خطباتِ جمعہ

انتخاب اسلامی خطبات

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالسلام بستوی رح

المکتبۃ السلفیۃ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریات:۵۵)

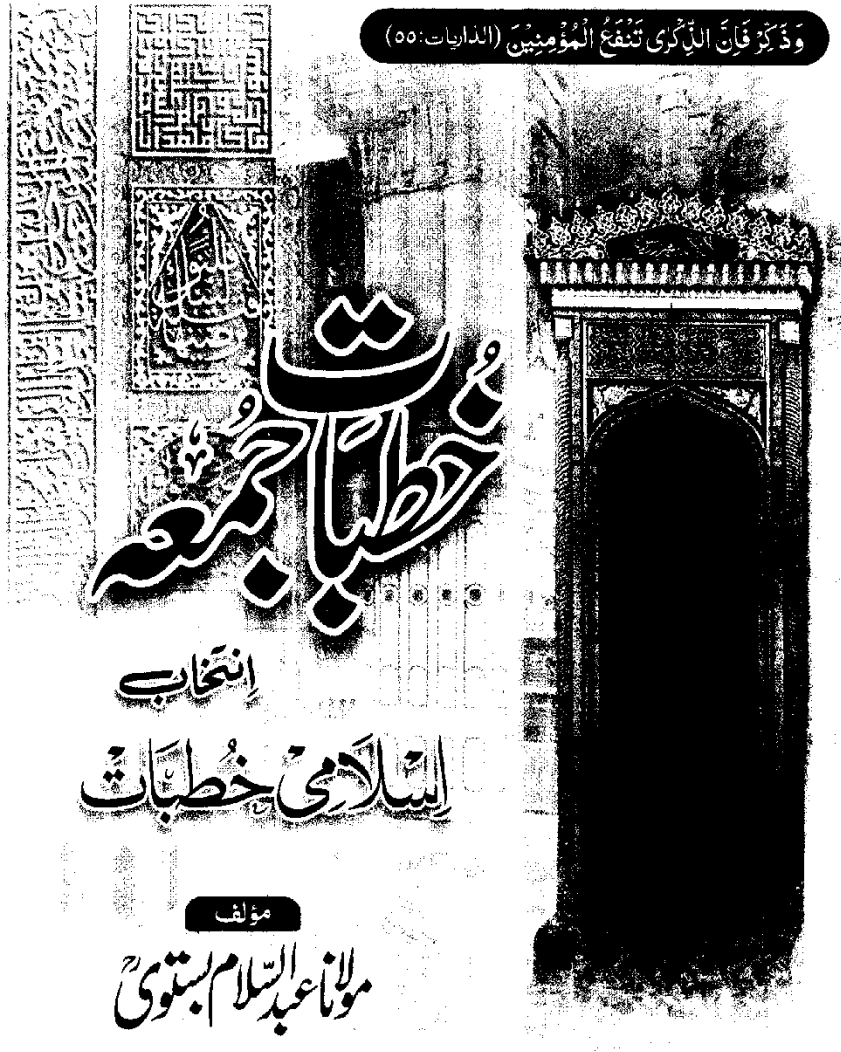

خطباتِ جمعہ

انتخاب

اسلامی خطبات

مؤلف

مولانا عبدالسلام بستوی

تلخیص: مولانا عطاء اللہ ساجد، مولانا محمد رفیق عبدالحق، مولانا عبیداللہ عبید

تخریج احادیث: مولانا محمد داؤد ارشد

www Kitabosunnat.com

المکتبۃ السلفیۃ ○ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر سے باقاعدہ تحریری اجازت کے
بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت
حال ظہور پذیر ہوتی ہے تو ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

طبع اوّل - ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ ..... اپریل ۲۰۰۵ء
طبع دوم - شوال ۱۴۳۰ھ ..... اکتوبر ۲۰۰۹ء

اہتمام ـــــــــ احمد شاکر
ناشر ـــــــــ المکتبۃ السلفیۃ لاہور
مطبع ـــــــــ شاکرین لاہور

4 شیش محل روڈ، لاہور 54000 فون 37230271, 0092-42-37237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

الحمد لله حمد الشاكرين والصلوة والسلام على سيد الصابرين و اصحابه الذاكرين.

www.KitaboSunnat.com

''المکتبۃ السلفیۃ'' کے قیام کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہے۔ اس کے بانی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے علومِ سلف کی اشاعت المکتبۃ السلفیۃ کا مقصد وحید تھا چنانچہ نصف صدی سے ''المکتبۃ السلفیۃ'' بتوفیقہ تعالیٰ اسی راستہ پر گامزن ہے جو اس کے بانی علیہ الرحمۃ نے اختیار کیا تھا۔

گزر جانے والی نصف صدی میں المکتبۃ السلفیۃ کی مطبوعات بحمد للہ ایک سو سے متجاوز ہو چکی ہیں جن میں عامۃ المسلمین کی بنیادی ضرورت کے لئے اصلاحی، تعلیمی، تبلیغی کتب بھی شامل ہیں اور اہل علم کے لئے تحقیقی کتب مراجع ومصادر بھی۔ مطبوعات کا انتخاب کرتے وقت جہاں طلبائے علوم دینیہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھا گیا وہاں عام مسلمانوں کی وعظ وتذکیر کے لئے خطباء کو مستند اور علمی مواد مہیا کرنے کا جذبہ بھی پیش نظر رہا۔

کم وبیش آج سے تیس سال قبل، جبکہ بازار میں خطباء کے لئے سوائے ''خطبات محمدی'' کے کوئی قابل ذکر تفصیلی کتاب نہیں تھی، مولانا محمد عطا اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے ایک عالم وفاضل اور خطیب وواعظ مولانا عبدالسلام بستویؒ کا ایک مجموعہ ''اسلامی خطبات'' کی جلد اول کتابی سائز پر طبع ہو کر آئی تو مولانا مرحوم نے ان خطبات کی نئی کتابت کروا کر واضح اور صاف خط میں بڑے سائز پر طبع کیا، پھر دوسری جلد آنے پر وہ بھی طبع کی گئی اور تیسری جلد طبع ہونے سے کتاب مکمل ہوگئی جو بعد ازاں قاری کی قوتِ خرید کو ملحوظ رکھتے ہوئے تین جلدوں کو دو جلدوں میں سمو کر سیٹ بنا دیا گیا جس نے بفضلہ تعالیٰ مسلک ومذہب کے امتیاز کیے بغیر غیر معمولی پذیرائی حاصل کی اور الحمد للہ خطباء کرام نے اس سے استفادہ بھی کیا اور اس کا فیض عام بھی ہوا۔

اس کے بعد ہی بعض خطباء نے اپنے خطبات جمع کر کے اس کے مجموعے تیار اور طبع بھی کئے۔ جس سے اردو زبان کی فہرست ہائے کتب میں ''خطبات'' ایک مستقل عنوان بن گیا۔

''اسلامی خطبات کامل'' میں آمدہ روایات کی تخریج کے لئے محترم مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ سے گزارش کی تو انہوں نے خندہ پیشانی سے اس کو قبول کیا اور اسلامی خطبات کامل پر مفصل تخریج احادیث کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''المکتبۃ السلفیۃ'' کوعنایت فرمادی جس کا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن بھی جلد ہی زیورطبع سے آراستہ ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ

بعض احباب کی توجہ دلانے پر ''اسلامی خطبات'' کی دوضخیم جلدوں میں سے اصلاحی وتبلیغی پچاس خطبے منتخب کرکے ''خطبات جمعہ'' کے نام سے شائع کیے جارہے ہیں۔ جواصلاً تو مولانا کے خطبات ہی ہیں لیکن چونکہ بعض خطبات کا اختصار کیا گیا ہے۔ بعض خطبات میں سیاق وسباق درست کرنے کے لئے کہیں کہیں معمولی ترمیمات واضافات آپ کونظر آئیں گے جن کے لئے ہم محترم مولانا عطاءاللہ ساجد (تلمیذ رشید شیخ الحدیث حافظ ثناءاللہ مدنی حفظہ اللہ) اوران کے رفقائے کار مولانا محمد رفیق عبدالحق اور مولانا عبیداللہ عبید حفظہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے یہ علمی خدمت سرانجام دی۔

اس مجموعہ خطبات میں غیرمعمولی افادیت کے حامل دوخطبوں (ایک شروع اورایک آخر میں) کا گرانقدر اضافہ آپ کونظر آئے گا جو ہمارے جنت مکیں فاضل دوست قاری نعیم الحق نعیم علیہ الرحمہ کے نگارشات میں سے ہیں۔

خطبات جمعہ کی پہلی اشاعت کا اہتمام المکتبۃ السلفیۃ کے ایک ذیلی ادارے شاکرین نے کیا تھا اب المکتبۃ السلفیۃ خطبات جمعہ کواپنی مطبوعات میں شامل کرکے یک گونہ مسرت محسوس کررہا ہے۔

ہم جہاں مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں وہاں ہم مولانا رحمہ اللہ کے صاحبزادہ شیخ عبدالرشید بستوی کی مغفرت کے لیے بھی دست بدعا ہیں کہ انہوں نے پاکستان میں اس کی اشاعت کے حقوق ہمیں مرحمت فرما دیئے تھے۔ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کے پوتے اور مولانا عبدالرشید رحمہ اللہ گرامی قدر بیٹے جناب عامر بستوی کے بھی شکر گذار ہیں جن کے تعاون سے یہ ایڈیشن طبع کیا جارہا ہے۔ خطبات جمعہ کا انتخاب اس کی تخریج، تحقیق اوراضافہ کے ساتھ بھارت میں اس کے جملہ حقوق طبع و اشاعت محترم عامر بستوی کے نام محفوظ ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے مصنف، ناشراس پرعلمی کام کرنے اوراس کی طباعتی نگرانی کرنے والوں کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اوران کے والدین کے لیے صدقہ جاریہ۔ آمین

ایں دعا از من وجملہ جہاں آمیں باد

الراجی الی رحمۃ اللہ الغافر

احمد شاکر غفرلہ ولوالدیہ

شوال المکرم ۱۴۳۰ھ ستمبر ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

الحمد لله ر ب العالمين ط و الصلاة و السلام على نبينا۔محمد و آله وصحبه اجمعين۔ امابعد:

اسلام۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دین ہے جو انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ﴾ (آل عمران: ۱۹) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے مختلف علاقوں اور قوموں میں انبیاء ورسل (علیہم السلام) کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ انہیں کفر وشرک، بدعت وضلالت اور ہر قسم کی نافرمانی سے نکال کر توحید وسنت جیسی شاہراہ پر چلائے رکھیں۔ اسی سلسلہ کی آخری کڑی رسول مکرم، خاتم النبین، محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنا رسول و نبی بنا کر مبعوث کیا۔ آپ ﷺ ایسے معلم ومربی تھے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی معلم نہ آپ ﷺ سے پہلے آیا اور نہ ہی قیامت تک آ سکتا ہے۔

علم نبوی ایک مشترکہ میراث ہے، جو قرآن وسنت کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے، یہی وہ ذخیرہ ہے جس میں عقائد، عبادات، معاملات اور آداب واخلاق کی پوری تفصیل محفوظ ہے، جس سے حسن عمل کی راہیں کشادہ ہوتی ہیں انہی پر عمل پیرا ہو کر ایک مسلمان اپنے حقیقی مقصدِ زندگی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ کتاب وسنت کی میزان میں جو اعمال پورے اتریں ان پر عمل کرنے سے موجودہ حیاتِ فانی بابرکت ہو جاتی ہے اور اس کے بعد برزخی اور اخروی زندگی کے تمام مراحل آسان ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی کا یہ خاکہ اور نقشہ کتاب الٰہی کی آیات اور احادیث نبوی کے ارشادات میں واضح طور پر موجود ہے۔

اگر ہم ''کتاب وسنت'' کو زندگی کے جملہ امور کے لئے بنیاد نہیں بنائیں گے تو جاہلیت اولیٰ کے لوگوں سے ہمارا کیا فرق رہ جائے گا؟

اسی علمی شمع کو روشن کرنے کے لئے دعاۃ ومصلحین کی یہ کوشش رہی ہے کہ اس نظامِ زندگی کی صحیح اور سچی تعبیر اچھے اور عمدہ اسلوب کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کی جائے تا کہ انہیں ایسا ایمان باللہ نصیب ہو جائے کہ ان پر ہر قسم کی محبت کے مقابلے میں اللہ کی محبت غالب آ جائے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی دنیا وآخرت کی کامیابی سمجھیں اور اس کی بنیاد پر ان سے ایسے اعمال وجود میں آئیں جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے کلمہ طیبہ کا مقصد پورا ہو جائے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے لگیں۔

چنانچہ! انہوں نے اُمت مسلمہ کے لئے ایسی کتب مرتب فرما دی ہیں جس سے ایک مسلمان اپنی زندگی اور معاشرت میں تمام آداب و رسوم، حقوق و فرائض، اخلاق و سیرت اور عبادات و معاملات کو کتاب وسنت کی روشنی میں درست کر سکیں۔

زیر نظر کتاب ''خطبات جمعہ'' دراصل ''اسلامی خطبات'' ہی کا اختصار ہے جس کو برصغیر کی مشہور شخصیت اور واعظ مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا تھا۔ جو ایک اچھے مسلمان کو اس کے عقیدے، اس کے اخلاق عبادات اور معاملات میں رہنمائی کے لئے کافی ہے۔

یہ کتاب ''خطباتِ جمعہ'' عام مسلمانوں بلکہ علماء کرام کے لئے بھی از حد مفید ہے۔ اسے میرے فاضل شاگرد رشید مولانا عطاء اللہ ساجد نے (مولانا رفیق بن عبدالحق اور مولانا عبید اللہ عبید کی معیت میں) تصحیح و تنقیح کے بعد ترتیب دیا ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کے لئے نجاتِ آخرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ حبیبہ المصطفی وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الکتاب والسنۃ

حافظ ثناء اللہ مدنی بن عیسیٰ خاں

جامعہ لاہور الاسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

الحمد لله والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه ومن والاه وبعد:

اسلامی تعلیمات کی دعوت وتبلیغ اور فروغ کے لئے خطبہ جمعہ کو ہمیشہ سے ایک مرکزی مقام حاصل رہا ہے۔ ہفتہ وار اجتماع اور اس میں عوام الناس کی بڑی تعداد میں شرکت کے باعث علماء کرام بھی اس کے لئے خصوصی اہتمام فرماتے ہیں۔ بعض علماء کرام نے ایسے مواقع پر افادہ عام کی خاطر تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اسی سلسلہ کی کاوشوں میں سے ایک اہم کاوش ''اسلامی خطبات'' مولانا عبدالسلام بستوی علیہ الرحمۃ کی ہے جس کی اشاعت ''المكتبة السلفية'' نے تقریباً ۳۰ سال قبل کی تھی جو اب بھی موضوع کے اعتبار سے انفرادیت کی حامل ہے۔ جس کی وجہ سے خطباء حضرات کو موضوع کے انتخاب اور مواد کی ترتیب میں آسانی رہتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''خطبات جمعہ'' اسی سلسلے کی تازہ ترین کوشش ہے۔ جس میں عقائد، سنن، بدعات، معاملات حقوق اللہ اور حقوق العباد سمیت مختلف موضوعات کا اختصار سے احاطہ کیا گیا ہے معاشرتی تعلقات کی بہتری اور برائیوں کے خاتمے پر بطورِ خاص توجہ دی گئی ہے۔

اس کتاب کی خاص باتوں میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے چند فاضل علماء کرام نے ان خطبات کی نئی تدوین وترتیب میں انتہائی جانفشانی سے کام لیا ہے جبکہ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی تخریج وتحقیق پر خاص توجہ دی گئی ہے المکتبۃ السلفیہ کا ذیلی شعبہ شاکرین بھی مبارکباد کا مستحق ہے کہ انہوں نے بھی انتہائی خوبصورت انداز میں اس مجموعہ کی اشاعت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجموعہ فروغ سنت کے لئے نافع اور خرافات وبدعات کے لئے مانع ثابت ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مقبولیت عامہ سے نوازے۔ (آمین) **وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله واصحابه اجمعين۔**

قاری روح اللہ مدنی

مدیر دارالقرآن الکریم، خیبر روڈ۔ پشاور

سابق وزیر برائے ریونیو سوشل ویلفیئر۔ اقلیات، زکاۃ ومذہبی امور۔ صوبہ سرحد

سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل، حکومت پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَطِيْبِ الْاَنْبِيَاءِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

امابعد! خطبہ جمعۃ المبارک اسلام کے عظیم الشان شعائر میں سے ہے۔ یہ بیک وقت عبادت بھی ہے اور تعلیم بھی قرآن حکیم نے اسے ذکر اللہ قرار دیا ہے اس کے لئے تمام کام کاج چھوڑ کر چلے آنے کا حکم دیا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ (الجمعة:٩)

''مومنو! جمعہ کے روز نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔''

نبی اکرم ﷺ نے خطبہ کے آداب بیان فرمائے اور تعلیم دی کہ اس دوران بات کرنا تو کجا کسی کو خاموش بھی نہیں کروایا جا سکتا اس لئے خطبہ جمعہ کی بہت اہمیت ہے۔ سننے والے کو اللہ کے گھر میں باوضو اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھنا چاہیے۔ خطیب کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کا خطبہ ذکر اللہ اور تذکیر عباد اللہ اور نصوص قرآن وحدیث سے مزین ہو کہ یہی دلوں کو زندہ کرنے والا آب حیات ہے بلکہ قلب وضمیر کو روشن کرنے والا نور ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ''اس سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور صالح عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔'' ﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر: ١٠) ''مرے بندوں کو خوشخبری دو جو بات غور سے سنتے ہیں اور اس بہترین تعلیم کی اتباع کرتے ہیں وہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور وہی عقل مند ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اس ''خطباتِ جمعہ'' کو خطباء کے لئے رہنما اور سننے والوں کیلئے استفادہ کا ذریعہ بنا دے اور مرتبین ومعاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابراهيم خليل الفضلي

بلتستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين۔ امابعد:

دین اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے راہِ ہدایت ہے۔اس دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور حدیث شریف کو قیامت تک کے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔دین کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے اور سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ مقرر کیا' جو مسلسل تذکیر و تعلیم اور تبلیغ و تفہیم دین کا ایک بے مثال ذریعہ ہے۔

علمائے کرام اکثر اوقات ایک موضوع متعین کر کے خطبہ دیتے ہیں۔اس کی تیاری کے لئے موضوع سے متعلق آیات واحادیث تلاش کرنا اور انہیں ترتیب دے کر خطبہ تیار کرنا ایک محنت طلب کام تھا۔اس مشکل کو محسوس کرتے ہوئے بعض علمائے کرام نے مختلف موضوعات کے تحت خطبات تیار کئے۔تاکہ خطیب حضرات بالخصوص نوآموز خطیبوں کے لئے آسانی ہو۔مولانا عبدالسلام بستویؒ کی تصنیف ''اسلامی خطبات'' بھی بہت عرصہ قبل خطباء کی اسی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی تھی۔جس میں قصے کہانیوں کے انداز سے ہٹ کر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطبات ترتیب دیئے گئے تھے۔چنانچہ طلباء وعلماء ایک طویل عرصہ سے اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔قدیم علماء حلال وحرام کے مسائل میں احادیث کی صحت کا جس قدر خیال رکھتے تھے وعظ ونصیحت اور ترغیب وترہیب میں اس بلند معیار میں نرمی پیدا کر کے بعض ضعیف احادیث بھی بیان کر دیتے تھے۔ ''اسلامی خطبات'' میں یہ چیز محسوس کر کے بہتر سمجھا گیا کہ کتاب میں سے ضعیف احادیث حذف کر کے صرف صحیح اور مقبول احادیث شامل رکھی جائیں۔چنانچہ مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ نے شب و روز محنت کر کے تمام احادیث کی تخریج فرمائی۔جس کی روشنی میں ہمارے لئے یہ ممکن ہوا کہ کتاب کے مواد پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس سے ضعیف احادیث کو کتاب سے الگ کر دیا جائے۔اس کے علاوہ زبان و بیان کو بھی بہتر شکل دینے کی کوشش کرتے ہوئے بعض نامانوس اور متروک الفاظ اور بعض جملوں کو حذف یا تبدیل کیا گیا ہے۔کہیں کہیں بعض ابحاث کو بھی موجودہ حالات میں غیر ضروری سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا گیا ہے۔اس مجموعہ کا نام ''خطبات جمعہ'' رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ بہرحال ایک انسانی کوشش ہے جو خطا ونسیان سے پاک نہیں ہوسکتی۔ علاوہ ازیں بہتر سے بہتر کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ ہم اس میں جو بہتری پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ اللہ کا فضل وکرم اور بزرگوں اور احباب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور جہاں جہاں ہم سے فروگزاشت ہوئی ہے' وہ ہماری کوتاہی اور قلت بضاعت کا نتیجہ ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ہماری فروگزاشتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے علامہ بستویؒ کے علمی فوائد سے استفادہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو ہم سب کے لئے مغفرت اور اخروی منفعت اور تمام مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت کا ذریعہ بنائے۔ انہ سمیع مجیب۔

عطاء اللہ ساجد

محمد رفیق عبدالحق

عبیداللہ عبید

۵ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۵ ہجری مطابق ۲۳ جولائی ۲۰۰۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

اسلام میں دعوت وتذکیر اور پند وموعظت کا موثر اور مفید اسلوب قرنِ اول سے ''خطبات'' کے ساتھ وابستہ ہے۔ انبیاء ورسل علیہم السلام اجمعین نے اسی اسلوب کے ذریعے انسانیت کو توحید خالص کی دعوت دی۔ قرآن مجید میں اس اسلوبِ خطابت کی اجمالی جھلکیاں موجود ہیں۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ کے خطبات اس ضمن میں ایک اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں' جو کان کی سماعت کے ذریعے دل کے دریچوں میں اترتے ہیں اور بصارت وبصیرت کا ایک جہان روشن کر دیتے ہیں۔ یہ امت مسلمہ کی خوش نصیبی اور سعادت ہے کہ خطبات رسول ﷺ کا تمام ذخیرہ اور لوازمہ کمال احتیاط کے ساتھ محفوظ ہے۔ یہ وہ انفرادیت ہے جو تاریخ الانبیاء میں ایک مثال کا درجہ رکھتی ہے۔ ان خطبات کے ساتھ آپ کا اندازِ خطابت اور اس کی مسنون ہیئت بھی امت میں ایک تواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ علمائے اسلام چونکہ نبی مکرم ﷺ کی میراثِ علمی کے وارث ہیں لہٰذا قیامت تک علما اور خطیب حضرات اسی مسنون اسلوب کے ساتھ دعوتِ دین کی اشاعت وترویج میں اس مسنون طریق سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

''خطبات نویسی'' اب ایک فن کا درجہ رکھتی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں خطبات کا وجود ملتا ہے۔ ان تنوع مواقع اور اسالیب کے خطبات میں سے ایک وہ مقدس روایت ہے' جنہیں ہم ''خطبات جمعہ'' کی صورت میں ہر ساتویں روز نماز ظہر کی بجائے جمعۃ المبارک کو ایک خاص ہیئت اور ایک خاص عقیدت کے ساتھ بڑے خشوع وخضوع اور التزام کے ساتھ کچھ مخصوص آداب کے ساتھ سنتے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کے انفرادی اور اجتماعی آداب کو اختیار کرتے ہیں۔

خطباتِ جمعہ کے بہت سے مجموعے عربی اور اردو زبان میں ملتے ہیں' ان میں سے ایک معروف مجموعہ ''اسلامی خطبات'' کے عنوان سے دستیاب ہے' جسے معروف عالم دین اور خطیب شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے اور یہ ہمارے علمائے کرام میں بہت پسندیدگی اور قبولیت کے ساتھ مشہور ہے۔ اس کی دو جلدوں میں ایک سو چھتیس خطبات شامل ہیں۔

''اسلامی خطبات'' کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس کے متن کو مزید مستند اور معتبر بنانے کے لئے از سرِ نو ترتیب دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اس سے موضوعاتی تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اس کے حوالوں کی تخریج کا مفید کام مولانا محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ نے انجام دیا ہے، جب کہ ان کی تصحیح و توضیح کا نازک کام مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داری سے پورا کیا ہے۔ مذکورہ خطبات کے ذخیرے میں دو مفید موضوعات پر مشتمل تحریروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دعوت و اصلاح دین کے موضوع پر یہ خطبات قاری نعیم الحق نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی نگارشات سے ماخوذ ہیں۔ خطبات کی یہ ''تدوین نو'' اب ''خطباتِ جمعہ'' کے معروف نام سے منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ اپنے لوازمے، اسلوب اور استناد کے حوالے سے علمائے دین اور خطیب حضرات ان خطبات کو جمعۃ المبارک کے علاوہ بھی دعوت و ارشاد کے موضوع پر مفید پائیں گے۔

اس معیاری تدوین نو کی طبع اول المکتبۃ السلفیۃ کے ذیلی ادارے شاکرین کے اہتمام میں ۲۰۰۵ء میں طبع ہوئی تھی اب یہ اشاعت المکتبۃ السلفیۃ طبع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر
ڈائریکٹر ''بیت الحکمت'' لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست مضامین

دعوت وتبلیغ کی اہمیت وشرعی حیثیت
(از قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ) ---------- ۱
اخلاص نیت ---------- ۱۹
توحید ---------- ۳۰
توحید (کلمہ طیبہ کی روشنی میں) ---------- ۳۴
ردشرک ---------- ۵۰
رسالت ---------- ۷۲
اطاعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے -- ۸۵
اتباع سنت ---------- ۹۰
ایمان اور عمل صالح ---------- ۹۵
امر بالمعروف ونہی عن المنکر ---------- ۱۰۳
ماہ ربیع الاول اور میلاد ---------- ۱۱۷
فضائل محرم ورد بدعات محرم ---------- ۱۲۶
نماز کی اہمیت اور مسنون طریقہ ---------- ۱۴۹
نماز استسقاء اور کسوف ---------- ۱۶۸
فضائل ومسائل رمضان ---------- ۱۷۴
مسائل زکوٰۃ ---------- ۱۹۰
فضائل ومسائل حج ---------- ۲۲۰
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ---------- ۲۲۲
کسب حلال ---------- ۲۵۰
حسن معاملہ اور حرمت سود ---------- ۲۶۰
اسلامی اخلاق ---------- ۲۸۰
حقوق العباد ---------- ۲۹۳
حقوق الوالدین ---------- ۳۰۶
نکاح کے مسائل ---------- ۳۱۴
اولاد کے حقوق ---------- ۳۲۸
بچوں کی دینی تعلیم وتربیت ---------- ۳۴۲
صلہ رحمی ---------- ۳۶۹
عزیز واقارب کے حقوق ---------- ۳۷۴
مہمانوں کے حقوق ---------- ۳۸۸
ہمسایہ کے حقوق ---------- ۳۹۴
اسلامی لباس ---------- ۴۰۶
اسلامی پردہ ---------- ۴۱۶
اسلامی صورت ---------- ۴۳۹
زبان کی حفاظت ---------- ۴۵۲
جھوٹ کی برائی ---------- ۴۷۹

اخلاق ذمیمہ

(۱) زنا اور شراب نوشی وقمار بازی کی مذمت -- ۴۹۰
(۲) چوری کی مذمت ---------- ۴۹۳
(۳) ناپ تول میں کمی بیشی کی مذمت ---------- ۴۹۹
(۴) تکبر اور خود بینی کی مذمت ---------- ۵۰۱
(۵) غصہ کرنے کی مذمت ---------- ۵۰۵
(۶) ظلم کی مذمت ---------- ۵۰۷
مذمت حسد ---------- ۵۱۱
صبر وشکر کی فضیلت ---------- ۵۲۹
توبہ کی فضیلت ---------- ۵۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عفت و پاک دامنی ---------- ۵۴۴
عدل وانصاف ---------- ۵۴۹
توکل علی اللہ (اللہ پر بھروسہ) -- ۵۷۳
خشیت الٰہی ---------- ۵۷۹
مومن کے اوصاف ---------- ۵۸۵
بیمار پرسی اور احکام میت ---------- ۶۱۶
امن وسلامت ---------- ۶۳۲
اتفاق واتحاد ---------- ۶۳۹
عبادت الٰہی ---------- ۶۴۵
فضائل ذکر الٰہی ---------- ۶۶۹
دعا کی اہمیت وفضیلت ---------- ۶۸۶
گناہوں کے نقصانات ---------- ۶۹۶
ایجاد بدعت کا دوسرا نام ''شریعت سازی''
(از قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ) --------- ۷۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خطباتِ جمعہ

انتخاب

اسلامی خطبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعوت وتبلیغ کی اہمیت وشرعی حیثیت

از: قاری نعیم الحق نعیمؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ (النحل: ١٢٥)

((لوگوں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ساتھ بلاؤ! اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ ومباحثہ کرو جو انتہائی سلجھا ہوا اور خوبصورت ہو۔)

﴿ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. ﴾ (القصص: ٨٧)

(اور (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلاؤ! اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ!)

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. ﴾ (یوسف: ١٠٨)

((اے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام) کہہ دیجئے کہ یہ ہے میرا راستہ۔ میں علی سبیل البصیرت اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں اور ہر وہ شخص جو میرا متبع ہے اور پاک ہے اللہ تعالیٰ، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔)

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. ﴾

(حٰمٓ سجدہ: ٣٣)

(اور کس شخص کی بات اس سے اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندازہ کیجئے کہ دعوت وتبلیغ کا کام کس قدر عظمت واہمیت کا حامل ہے کہ خود سید الاولین وسید الآخرین' افضل الانبیاء والمرسلین' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ اور بتایا جارہا ہے کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کا حقیقی متبع ہے وہ بھی یہ کام کرتا ہے۔ بلکہ یہ ضمانت دی جارہی ہے کہ ایک داعی ومبلغ کی زبان سے دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں نکلنے والے بول' کلمات اور جملے اللہ کی نگاہ میں دنیا بھر کے بولوں' کلمات اور جملوں سے بہتر اور خوبصورت ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔)) ❶

''جس نے بھلائی کے کام کی طرف کسی کی راہنمائی کی اس کو بھلائی کا کام کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملے گا۔''

گویا جو لوگ کسی داعی ومبلغ سے متاثر ہو کر راہ راست پر آجاتے ہیں ان سب کے نیک اعمال اس داعی و مبلغ کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتے رہتے ہیں جس کی دعوت وتبلیغ سے متاثر ہو کر انہوں نے نیکی کی زندگی اختیار کی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

((فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.)) ❷

''اللہ کی قسم! تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔''

چونکہ عربوں کی معاشرتی ومعاشی زندگی میں سرخ اونٹوں کی بہت زیادہ اہمیت تھی' اس لئے آپ ﷺ نے ان کی قدر وقیمت کے ساتھ مقابلہ کر کے دعوت وتبلیغ کی اہمیت وفضیلت اجاگر فرمائی ہے۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ. ﴾ (التوبہ: ۷۱)

(اور سب مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے ہمدرد ومددگار ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الجهاد۔ باب فضل اعانة الغازى فى سبيل الله رقم الحديث ۱۸۹۳

❷ صحیح دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا۔)

اس آیت کریمہ سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ اہل ایمان کی باہم محبت ومودت اور ہمدردی وموالات کا تقاضا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

اور دوسرے یہ کہ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ان کاموں میں سے ایک ہے جن کی بنا پر انسان اللہ تعالیٰ کے رحم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

﴿ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. ﴾ (آل عمران: ١١٤)

(وہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں ان اہل کتاب کا ذکر کیا گیا ہے جو حق پر قائم تھے۔ ان لوگوں کی دیگر خوبیوں کے ساتھ ان کی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی خوبی کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

﴿ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ. ﴾ (الاعراف: ١٦٥)

(پس جب وہ اس چیز کو بھول گئے جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے۔ اور ظلم کرنے والوں کو سخت عذاب کی گرفت میں لے لیا کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔)

اس آیت کریمہ میں اہل کتاب کے اس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا مگر وہ حیلہ سازی سے اس حکم کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ ہفتے کے دن مچھلیوں کی کثرت کی وجہ سے دریا کے کنارے پر کھودے ہوئے گڑھوں اور کھائیوں میں پانی کو مچھلیوں سمیت جمع کر لیتے اور اتوار کے دن جا کر وہاں سے مچھلیوں کو پکڑ لاتے۔

ان حیلہ سازوں کی اس روش کی وجہ سے اہل کتاب تین گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ تو ان حیلہ سازوں کا تھا جو برائی کا ارتکاب کیا کرتے تھے' دوسرا گروہ اس برائی سے روکنے والوں کا تھا۔ اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا تھا جو نہ اس برائی کا ارتکاب کرتے تھے اور نہ اس سے روکتے تھے۔

اوپر کی آیت کریمہ میں برائی کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے شدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ (یعنی ان کو بندر اور سور بنا دیا گیا) اور برائی سے روکنے والوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کو اس عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ اور برائی سے منع نہ کرنے والوں کا اس آیت میں صراحتاً ذکر نہیں ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ وہ بھی برائی کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ ہی عذاب الٰہی کی گرفت میں آ گئے تھے۔ کیونکہ متذکرہ آیت کریمہ میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ ہم نے ظلم کرنے والوں کو سخت عذاب کی گرفت میں لے لیا۔ اور قدرت کے باوجود برائی سے نہ روکنا بھی ایک قسم کا ظلم ہی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ دوسری رائے زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔)) ❶

''لوگ برائی کو دیکھ کر اسے ختم کرنے کی کوشش نہ کریں تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب نازل کر دے (جو برائی کرنے والوں اور اس سے منع نہ کرنے والوں دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے)''

عبداللہ بن مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ.)) ❷

''جب بنی اسرائیل نافرمانی کے کاموں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا' مگر وہ باز نہ آئے پھر (بھی) وہ ان مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان (علماء اور عوام) سب کے دلوں کو آپس میں خلط ملط کر دیا (یعنی عوام کے دلوں کی سیاہی علماء کے دلوں پر بھی اثر انداز ہونے لگی) پھر ان (سب) پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کی زبانی لعنت کی۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔''

---

❶ جامع ترمذی کتاب تفسیر القران من سورۃ المائدۃ۔ رقم الحدیث ۳۰۵۷

ابن ماجہ: کتاب الفتن۔ باب الامر بالمعروف و النھی عن المنکر۔ رقم الحدیث ۴۰۰۵

❷ ابو داؤد: کتاب الملاحم۔ باب الامر و النھی۔ رقم الحدیث ۴۳۳۶

جامع ترمذی: کتاب تفسیر القران۔ باب من سورۃ المائدۃ رقم الحدیث ۳۰۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان لوگوں کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کی قرآن مجید میں یوں وضاحت کی گئی ہے۔

﴿ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ. ﴾ (المائدہ: ۷۹)

(کہ وہ لوگ جس برائی کو کرنے لگ جاتے تھے پھر ایک دوسرے کو اس سے منع نہیں کرتے تھے۔)

اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کو جو ملعون قرار دیا گیا تھا تو اس کی وجہ دراصل یہ تھی کہ ان لوگوں نے اہل معصیت کو معصیت سے روکنے کا کام اور باہم دعوت وتبلیغ کا سلسلہ ترک کر دیا تھا۔ گویا اہل اسلام کو یہ تنبیہ کی جارہی ہے کہ وہ اس قسم کے طرز عمل سے احتراز کریں' ورنہ ان کو بھی بنی اسرائیل کے سے نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا۔

دوسرے یہ کہ علماء اگر اہل معصیت کو معصیت سے باز رہنے کی تلقین وتبلیغ کریں اور وہ ارتکاب معاصی سے باز نہ آئیں تو پھر علماء کو چاہیے کہ وہ ان کی مجلسوں میں شرکت' ان کے ساتھ مل کر کھانے پینے اور بے تکلف اختلاط کا سلسلہ ختم کر دیں۔ ورنہ ان کی مصاحبت ومجالست ان پر بھی اثر انداز ہوگی۔ اور برائی کے متعلق ان کی نفرت آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی' اور ایک دن آئے گا جب وہ خود بھی اس برائی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ گویا برائی کو نہ روکنا اور برے لوگوں کی صحبت ومجالست کا سلسلہ جاری رکھنا' برائی کو اپنے اوپر مسلط ہو جانے کی دعوت یا اجازت دینے کے مترادف ہے۔

اس اصول کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهِ فَاَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ۔)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے منع کردہ امور میں مداہنت کرنے والے شخص اور ان کا ارتکاب کرنے والے شخص کی مثال یوں ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک بحری جہاز میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ اس کے نیچے کے حصے میں ہو گئے اور کچھ اس کے اوپر کے حصے میں۔ پس ایک شخص جو اس کے نیچے

---

❶ صحيح بخاري: كتاب الصلح۔ باب القرعة في المشكلات۔ رقم الحديث ٢٦٨٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصے میں تھا اوپر والوں کے پاس سے پانی وغیرہ لے کر گزرتا رہا تو انہوں نے اس کی تکلیف محسوس کی (اور ناگواری کا اظہار کیا) چنانچہ اس نے کلہاڑا لیا اور جہاز کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا شروع کر دیا (تاکہ اپنی پانی کی ضرورت پوری کر سکے) پھر وہ سب اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم نے میری (آمد و رفت کی وجہ سے) تکلیف محسوس کی تھی، حالانکہ پانی کے بغیر میرے لئے کوئی چارۂ کار ہی نہیں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اب اگر وہ اس کے ہاتھوں کو روک لیتے ہیں تو اس کو بھی بچالیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچالیں گے۔ اور اگر اسے (اس کی حالت پر) چھوڑ دیتے ہیں تو اسے بھی ہلاک کر ڈالیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر ڈالیں گے۔''

گویا اسلامی معاشرہ بحری جہاز کی مانند ہے۔ اور اس میں برائی کا ارتکاب کرنا بحری جہاز کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے کے برابر ہے۔ اور اس برائی کے خلاف جدوجہد ترک کر دینا ایسے ہے جیسے کسی جہاز کو غرق ہو جانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی برائی کو دیکھ کر اس کو مٹانے کی کوشش نہ کرنے والے لوگ بھی ایک دن اس برائی اور اس کے ہولناک نتائج کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

چنانچہ آج اگر ہم اپنی انفرادی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی کا جائزہ لیں تو قدم قدم پر ایسے مقام آتے ہیں جہاں ہمیں بادل ناخواستہ برائی کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات انسان برائی کے ارتکاب پر مجبور ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس صورت حال کی اصل ذمہ داری اس لاپروائی پر عائد ہوتی ہے جو دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں ہم مدت دراز سے روا رکھے ہوئے ہیں۔ اور جو ہمیں ''گربہ کشتن روز اول'' پر عمل پیرا نہیں ہونے دیتی۔

دعوت و تبلیغ کی شرعی حیثیت

دعوت و تبلیغ کی شرعی حیثیت حالات و افراد کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ کبھی یہ فرض عین ہوتی ہے کبھی فرض کفایہ اور کبھی سنت مؤکدہ۔

فرض عین

جب ہر طرف جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی ہو، نیکی مغلوب اور برائی غالب ہو، برائیوں کا ارتکاب کرنے والے بے حد و حساب ہوں اور برائی سے منع کرنے والے قلیل ہوں تو ایسی صورت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسلمانان عالم کے ہر ہر فرد پر حسب استطاعت دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام فرض عین ہو جاتا ہے۔ یعنی جو مسلمان بھی اس فریضے کو حسب استطاعت ادا نہیں کرے گا۔ عنداللہ مجرم اور گنہگار تصور کیا جائے گا۔

حالات حاضرہ کے پیش نظر راقم کے خیال میں حسب طاقت دعوت وتبلیغ ہر ہر مسلمان پر فرض عین ہو چکی ہے' کیونکہ جہالت اور برائی کا ہر سو غلبہ ہے۔ داعی ومبلغ انتہائی قلیل اور مغلوب ہیں' الحاد ودہریت کا سیلاب امڈ آیا ہے' اور بے دینی مسلمانوں تک کے گھروں پر دستک دے رہی ہے۔ بلکہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں دندنا رہی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی مسلمان ایسے علاقے میں رہتا ہو جہاں اس کے سوا دوسرا کوئی شخص بھی دعوت وتبلیغ کی اہلیت وصلاحیت نہ رکھتا ہو تو وہاں اس مسلمان کے لئے بھی حسب استطاعت دعوت وتبلیغ کا کام فرض عین کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔

فرض کفایہ

جب برائی کمزور ہو' برائی کے مرتکب معدودے چند اشخاص ہوں۔ نیک لوگوں کی کثرت اور ان کا غلبہ ہو تو ایسی صورت میں دعوت وتبلیغ کا کام فرض کفایہ کی حیثیت رکھتا ہے یعنی چند لوگ اگر اس فریضے کو ادا کر دیں تو باقی سب مسلمان بھی اس سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اگر ان میں سے ایک شخص بھی اس فریضے کو ادا نہیں کرتا تو سب کے سب گنہگار ہوں گے۔

سنت مؤکدہ

دعوت وتبلیغ کے فرض کفایہ ہو جانے کی صورت میں جب کچھ لوگ اس کی ادائیگی کے لئے مختص اور مقرر ہو چکے ہوں' برائی کا سر کچل دینے کی قوت سے بہرہ ور ہوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو انتہائی مؤثر طریقے سے سرانجام دے رہے ہوں تو ایسے حالات میں عامۃ المسلمین کے لئے دعوت وتبلیغ میں شرکت کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کی انجام دہی میں شریک ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے بہت اجر وثواب ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو عنداللہ گنہگار نہیں ہوں گے۔

دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی شرعی حیثیت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل آیات واحادیث پر غور فرمائے۔

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بِاللّٰهِ.﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

(تم تو بہترین امت تھے' جسے لوگوں کی خاطر معرض وجود میں لایا گیا' تم (تمام دنیا کے لوگوں کو) نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔)

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۝﴾ (البقرة:۱۴۳)

(اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی (افراط وتفریط سے مبرا) امت بنایا' تا کہ تم (تمام دنیا کے) لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ اور رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم پر گواہ ہو جائیں۔)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر یہ ذمہ داری ڈال دی ہے کہ وہ تمام لوگوں کے لئے دعوت وتبلیغ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دے۔

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ (آل عمران:۱۰۴)

(اور (اے مسلمانو!) تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو (عام مسلمانوں کو) بھلائی کی دعوت دے' نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح وکامرانی پانے والے ہیں۔)

﴿ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۝﴾ (التوبہ: ۱۲۲)

(پس ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر (علاقے کی) جماعت سے ایک گروہ نکلتا تا کہ وہ لوگ دین کی تعلیم اور سمجھ حاصل کرتے اور تا کہ جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو ان کو (اللہ کے عذاب یا جہالت کے نتائج سے) ڈراتے۔ شاید وہ لوگ (اللہ کی نافرمانی سے) بچ جاتے۔)

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیے جو مسلمانوں کے اندر دعوت الی الخیر' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور انذار (اللہ کے عذاب سے ڈرانے) کا کام کرتا ہو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَن رَّأٰى مِنكُمْ مُّنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.)) ❶

''جو شخص تم میں سے کسی منکر (برائی) کو دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے (یعنی مٹا دے) سو اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے (اس کے خلاف بات کرے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور یہ (آخری صورت) ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

داعی، دعوت، مدعو اور مدعوالیہ کے متعلق چند اصولی باتیں

۱۔ دعوت دین چونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا کام ہے اس لئے داعی کے اندر ان برگزیدہ ہستیوں کے اوصاف و عادات زیادہ سے زیادہ ہونے چاہئیں جنہیں اخلاق حسنہ کے لفظ سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص داعی بننا چاہے اسے سب سے پہلے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اخلاق حسنہ سے متصف ہو۔ اگر وہ کسی درسگاہ میں زیر تعلیم ہے تو منتظمین درسگاہ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی صحیح اخلاقی تربیت کریں۔ اگر منتظمین کی طرف سے ایسا بندوبست نہ کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ خود اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے، با اخلاق اساتذہ اور طلبہ سے زیادہ تعلق رکھے، اس موضوع پر لکھی گئیں کتابیں زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے۔ مثلاً یہ دعا پڑھ سکتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔)) ❷

''یا اللہ! بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما۔ تیرے سوا بہترین اخلاق و اعمال کی طرف رہنمائی فرمانے والا کوئی نہیں اور مجھے میرے اعمال اور میرے اخلاق سے بچا۔ تیرے سوا میرے اخلاق و اعمال سے بچانے والا کوئی نہیں۔''

۲۔ داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ''مدعوالیہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا انتہائی مضبوط اور گہرا تعلق ہو۔ اس سلسلہ کی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ابتدائی مکی دور کی نازل شدہ سورتوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ مثلاً سورۃ العلق کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ (اے نبی ﷺ!) سجدہ کر کے (اللہ

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الايمان۔ باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان رقم الحديث ٤٩

❷ سنن نسائي: كتاب الافتتاح باب الدعاء بين التكبيرة و القراءة۔ رقم الحديث ٨٩٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا) قرب حاصل کرو! ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ.﴾ (العلق- ۱۹)

گویا سجدہ ونماز سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ انسان سجدے کی حالت میں سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔ ❶ لہٰذا نماز اور سجدوں کی کثرت اور ان کے طول سے تقرب کے لمحات کو بھی طول دیا جا سکتا ہے' جو آہستہ آہستہ دوام میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

سورۃ المدثر کے آغاز میں پہلا حکم ہے کہ اٹھ کر لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ! ﴿قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ (المدثر:۲) اور دوسرا حکم ہے کہ اپنے رب کی کبریائی کا اظہار و اعلان کر دو! ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.﴾ (المدثر:۳) اس کے بعد اپنے لباس اور اپنے اخلاق کو پاک اور صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔ اس کے بعد شرک کی آلودگیوں سے خود کو بچا کر رکھنے کا حکم ہے۔ ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝﴾ (المدثر: ٤ - ٥)

اس کے بعد یہ حکم ہے کہ کسی پر احسان کرو تو بے غرض ہو کر کرو! ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ.﴾ (المدثر: ٦) اور آخر دعوت و تبلیغ کی راہ میں پیش آنے والی تکالیف و مشکلات پر اپنے رب کے لئے صبر کرنے کا حکم ہے۔ ﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝﴾ (المدثر: ۷)

اسی طرح سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات میں داعی کے لئے اس سلسلہ کی تقریباً مکمل راہنمائی دے دی گئی ہے۔ اس میں سب سے پہلا حکم ''قیام اللیل'' کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قیام اللیل' اللہ سے تعلق جوڑنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا قوی ترین سبب ہے' بشرطیکہ اس کے آداب و شروط کا خیال رکھا جائے۔ یعنی خلوص نیت' خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ لمبے لمبے سجدوں اور رکوع و قیام کا اہتمام کیا جائے۔ دوسرا حکم قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا ہے۔ قرآن کو ترتیل کے ساتھ' ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سمجھ کر غور و فکر کرتے ہوئے پڑھنا بھی انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اور کلام سے تعلق پیدا ہو جائے تو صاحب کلام سے بھی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ تیسرا حکم اللہ کے نام کا ذکر کرنے کا ہے۔ اللہ کے نام کے ذکر اور یاد کے دوام و کثرت سے خود اللہ کا ذکر اور یاد حاصل ہو جاتی ہے۔ جب اللہ کا ذکر ہر دم دل میں رہنے لگے تو پھر سمجھنا چاہیے کہ اللہ سے تعلق پیدا ہو گیا اور اس کا قرب کسی حد تک حاصل ہو گیا ہے۔ چوتھا حکم تبتل کا ہے۔ یعنی تمام دنیوی علائق سے قلبی تعلق منقطع کر کے صرف اللہ تعالیٰ کا ہو رہنا۔ یہ گویا ایک قسم کی اندرونی'

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الصلاة- باب مايقال في الركوع و السجود- رقم الحديث ٤٨٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فکری، قلبی، نفسیاتی یا روحانی جدوجہد کا نام ہے، جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پانچواں حکم اللہ کو اپنا سہارا بنا لینے کا ہے۔ یعنی اپنے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ پر مکمل توکل اور بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور ظاہر ہے کہ بھروسہ اور اعتماد اسی پر کیا جاتا ہے، جس کے ساتھ پہلے کوئی قریبی تعلق قائم ہو چکا ہو۔ چھٹا حکم مخالفین کی دل آزار باتوں پر صبر کرنے کا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر کسی کے ساتھ قرب اور محبت و مودت کا تعلق پیدا ہو چکا ہو تو پھر اس کے راستے میں مصائب و مشکلات پیش آئیں تو انہیں برداشت کرنا اور صبر کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ ساتواں حکم یہ ہے کہ مخالفین کی باتیں سن کر ان کے پیچھے نہ پڑ جائیں اور ان کو سوچ سوچ کر خود کو پریشان نہ کریں۔ بلکہ ان کی پروانہ کرتے ہوئے اور ان کی باتوں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ان سے ذرا مناسب حد تک دوری اختیار فرما لیں۔ پھر دیکھیں آپ کی دعوت کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام احکام ایسے ہیں کہ ان پر مستقل کتب لکھی جا سکتی ہیں۔ یہاں صرف اصول اور اساسی باتوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے، تفصیل و جزئیات بیان کرنا مقصود نہیں۔

۳۔ داعی کو ''مدعوالیہ'' (اللہ تعالیٰ) کے متعلق معلومات بھی کافی اور درست ہونی چاہئیں تاکہ وہ اس کے متعلق جو کچھ بھی بیان کرے وہ بالکل درست اور علی سبیل البصیرت ہو۔ دوسرے لفظوں میں ایک اچھے داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علوم شرعیہ (کتاب و سنت اور ان کے خادم علوم و فنون) میں اچھی خاصی مہارت حاصل کرے۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.﴾ (یوسف: ۱۰۸)

۴۔ داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ''مدعو'' (مخاطب جسے دعوت دے رہا ہے) کو اچھی طرح جانتا پہچانتا ہو اور اس کے خیالات و نظریات اور اس کے افکار و عقائد سے بخوبی آگاہ ہو، تاکہ اس کی تمام گفتگو مخاطب کے مناسب حال ہو سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر اور قاضی بنا کر بھیجا تو اسی نکتے پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

((اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ.)) ❶

''یعنی تم اہل کتاب کے ایک گروہ کے پاس جا رہے ہو۔''

---

❶ صحیح بخاری کتاب الزکوۃ۔ باب اخذ الصدقة من الاغنیاء۔ رقم الحدیث ۱۴۹۶
صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام رقم الحدیث ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس لئے ذہنی طور پر اچھی طرح تیار ہو کر اور دلائل و براہین سے مسلح ہو کر جانا۔ کیونکہ وہ لوگ اہل علم ہیں مشرکین مکہ کی طرح جاہل نہیں۔ اور اہل علم کیساتھ گفتگو اور دینی مباحثہ نسبتاً مشکل بھی ہوتا ہے اور مختلف بھی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بھی مشرکین مکہ کو اور طرح سے خطاب کیا گیا ہے اور یہود و نصاریٰ کو اور طرح سے۔ لہٰذا تمام جدید فکری فتنوں (کیمونزم، سوشلزم، ڈیموکریسی، سیکولرزم وغیرہ) اور تمام گمراہ فرقوں کے متعلق بنیادی معلومات ہر داعی کو حاصل ہونی چاہئیں، البتہ تفصیلی معلومات کے لئے ہر فرقے کے متعلق متخصص (سپیشلسٹ) داعی تیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔

۵۔ داعی کو چاہیے کہ اس کی دعوت اکثر و بیشتر حالات و اوقات میں مثبت انداز کی ہو۔ یعنی اپنا موقف بیان کیا جائے اور اسے انتہائی مؤثر دلائل کے ساتھ مزین کیا جائے۔ باقی رہی مدمقابل موقف کی تردید تو وہ کبھی کبھار ہونی چاہیے جب کہ اس کی ضرورت انتہائی ناگزیر معلوم ہونے لگے۔ یعنی مخالفت کی تردید کو اوڑھنا بچھونا نہیں بنا لینا چاہیے، کیونکہ اس سے داعی اور اس کے مخاطبین کی شخصیت منفی قسم کی بن جاتی ہے، حالانکہ شخصیت کی مضبوطی مثبت قسم کے امور سے وابستہ ہے۔ منفی چیزیں صرف دفاع کے لئے ہوتی ہے۔ جس طرح کہ انسان کو غذا تو ہمیشہ کھانی چاہیے کیونکہ اس کے ساتھ اس کی بقا وابستہ ہے۔ جب کہ دوا کو صرف بیماری کی ناگزیر صورت ہی میں استعمال کرنا چاہیے۔

۶۔ دعوت انتہائی سنجیدہ اور متین انداز میں ہونی چاہیے۔ مخالف پر طنز کرنا فقرے کسنا، اس کا استہزاء اس کی توہین و تحقیر، لطیفہ بازی یہ سب امور سنجیدگی اور متانت کے خلاف ہیں۔ بلکہ مخاطب کو محسوس ہونا چاہیے کہ داعی کے دل میں واقعی اس کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ ہے، جو اسے دعوت دینے پر مجبور کر رہا ہے تاکہ مخاطب میں انتقامی جذبہ اور ضد و عناد پیدا نہ ہونے پائے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ دعوت کا انداز انتہائی باوقار ہو۔ سر ہلا ہلا کر، جھوم جھوم کر، موسیقی کی سروں میں، گانے بجانے کے انداز میں تقریر و خطاب کرنا کسی طرح بھی داعی کے لئے مناسب نہیں۔ اس لئے کہ دعوت دین کا کام انبیاء علیہم السلام کا کام ہے، اور ظاہر بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق نہیں کہ وہ گانے بجانے کے انداز میں اپنی قوم کو خطاب کریں۔ لہٰذا جو امر ایک نبی ﷺ کے لائق نہیں، وہ ایک داعی کے لئے بھی مناسب نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ وہ نبی ﷺ ہی کا وارث ہوتا ہے۔ اسی طرح اندھا دھند زور لگا کر اور ''بڑھکوں'' کے انداز میں تقریر و خطاب سے اجتناب بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ بھی وقار و تمکنت اور دعوت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

داعی کی شان کے منافی ہے۔

۷۔ دعوت مکمل دین کی دینی چاہیے۔صرف چند مشہور اختلافی مسائل تک اسے محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ مسئلہ حاضر و ناظر' علم غیب' قبر پرستی' رفع یدین' آمین' تقلید وغیرہ کے علاوہ داعی کے پاس کوئی مسئلہ ہی نہ ہو جس پر وہ گفتگو کر سکے۔

۸۔ دعوت میں مسائل و احکام کے شرعی مقام و اہمیت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جو مسئلہ اور حکم جتنی اہمیت کا حامل ہو اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے۔اہم کو غیر اہم اور غیر اہم کو اہم یا اہم ترین' نہیں بنا دینا چاہیے۔اسی طرح مقصود بالذات حکم کو وسیلہ اور وسیلہ کو مقصود بالذات نہیں بنا لینا چاہیے۔ مثلاً آج کل جلسوں اور تقریروں کو مقصود بالذات بنا لیا گیا ہے' حالانکہ وہ دعوت و تبلیغ کے لئے محض وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

۹۔ دعوت میں مناظرے کی قباحتوں' مثلاً غرور و تکبر' شہرت طلبی کا جذبہ' ریاکاری' ہر صورت میں اپنی برتری اور مخالف کو شکست دکھانے کا شوق وغیرہ سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔اگرچہ یہ سب چیزیں رذائل اخلاق میں داخل ہیں۔لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر ان سے خصوصی طور پر بچنے کا ذکر ضروری سمجھا گیا ہے۔

۱۰۔ ''دعوت الی اللہ'' کا مفہوم ہے' لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا۔لہٰذا داعی کو چاہیے کہ لوگوں کو اپنی طرف نہ بلائے' نہ کسی اور شخصیت کی طرف دعوت دے' بلکہ اس کی دعوت صرف اور صرف اللہ' رسول ﷺ اور ان کے دین کی طرف ہونی چاہیے۔دوسرے لفظوں میں دعوت میں اپنی یا کسی اور شخصیت کی اہمیت اجاگر کرنے کے بجائے اللہ' رسول ﷺ اور ان کے دین کی اہمیت اجاگر کرنی چاہیے۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.﴾ (یوسف: ۱۰۸)

(فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور میری اتباع کرنے والے بھی)۔

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.﴾ (النحل: ۱۲۵)

(اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دیجئے حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔)

۱۱۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی دعوت پیش کرنے کے لئے لوگوں سے فرداً فرداً بھی ملاقات کیا کرتے تھے' بلکہ ان کی دعوت کا زیادہ تر انحصار انفرادی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخصی تبلیغ ہی پر ہوا کرتا تھا۔ لہٰذا ہمیں بھی زیادہ تر یہی طریقہ اپنانا چاہیے۔ اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں مخاطب' داعی کی باتوں کو نسبتاً زیادہ توجہ اور سنجیدگی کے ساتھ سنتا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ داعی کی باتوں کا میں اکیلا ہی مخاطب ہوں جب کہ اجتماعی تبلیغ میں عام طور پر ہر شخص دوسرے کو اس کا اصل مخاطب قرار دے کر اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ لیتا ہے اور نتیجتاً تبلیغ بے اثر رہتی ہے۔ الا ان یشاء اللہ۔

۱۲۔ اگر حالات کا تقاضا ہو تو اجتماعی تبلیغ بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ کوئی ممنوع نہیں۔ تاہم موجودہ دور کے نام نہاد تبلیغی جلسوں کے اسلوب اور ان کے اندر ہونے والی قباحتوں سے کلیتہً پرہیز کرنا چاہیے' کہ ان سے دعوت دین کا کام بری طرح متاثر ہو رہا ہے (۱) لاؤڈ سپیکر کا بلا ضرورت اور بے تحاشا استعمال (۲) آدھی آدھی رات تک عوام کو بلا وجہ بٹھائے رکھنا۔ (۳) دوران تقریر مختلف قسم کے نعرے اور پھر ان کی حوصلہ افزائی بلکہ مقرر و داعی کا جیوے! جیوے! اور زندہ باد! اور مردہ باد! قسم کے نعروں کا شدید متمنی ہونا۔ (۴) مساجد جیسے مقدس مقامات کا تقدس پامال کیا جانا (۵) نام لے لے کر مخالف شخصیات پر کیچڑ اچھالنا (۶) تصویر سازی وغیرہ (۷) جلسہ گاہ کے قرب و جوار میں رہنے والے طلبہ اور مریضوں کو تنگ کرنا۔ یہ تمام امور دعوت و تبلیغ کے سراسر منافی ہیں۔

۱۳۔ جن لوگوں کو دین کی دعوت دینی ہو اگر وہ اس مقصد کے لئے کھانے کی دعوت پر بلا لئے جائیں تو داعی کے لئے دعوت دین کا کام کسی قدر آسان اور مدعوین کے لئے بہت حد تک سنجیدہ اور توجہ طلب ہو جاتا ہے' اور یہ طریقہ دعوت و تبلیغ مسنون بھی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں اسراف و تبذیر سے اجتناب کیا جائے' ورنہ مدعوین کی توجہ دعوت دین کی بجائے دعوت طعام پر مرکوز ہو کر رہ جائے گی۔

۱۴۔ انسانی مزاج و خیالات بدلتے رہتے ہیں' اس لئے داعی کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے بدلتے ہوئے خیالات و مزاج کا خیال رکھے اور ساز گار فضا اور مناسب ماحول میں دعوت دین پیش کرے۔ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے یہ کام نہیں کرتے رہنا چاہیے۔ اس سے فائدہ کے بجائے نقصان کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ بدمعاش' غنڈے' چور' اچکے' ڈاکو وغیرہ قسم کے لوگوں کے لئے بھی دعوت و تبلیغ کا خصوصی پروگرام بنانا چاہیے۔ عام طور پر نیک لوگوں ہی کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ اسی طرح فلمی اداکار' اخبار نویس' مصور و آرٹسٹ' شعراء و ادباء بھی اس کا استحقاق رکھتے ہیں کہ انہیں بھی تبلیغ کی جائے کہ یہ لوگ معاشرے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ نیز ڈاکو، چور قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں تو یہ لوگ دوسروں کی بہ نسبت دین کے لئے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے اندر بڑے بڑے خطرات مول لینے کی جرأت اور زبردست شجاعت ہوتی ہے جو عام لوگوں میں نہیں ہوتی۔

دعوت دین، حکمت موعظہ حسنہ اور جدال بطریق احسن

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ.﴾ (النحل: ۱۲۵)

((اے پیغمبر! لوگوں کو) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت و دانائی اور عمدہ نصیحت (موعظہ حسنہ) کے ساتھ بلاؤ! اور ان (دشمنان دین) سے بہترین (اور سلجھے ہوئے) طریقے سے جدال و مباحثہ کرو!)

۱۶۔ دعوت

کا مفہوم تو واضح ہی ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی طرف بلانا تاکہ وہ اپنی زندگی دین حق کی روشنی میں بسر کریں اور دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائیں۔

۱۷۔ حکمت

سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو دین حق کی طرف بے ہنگم طریقے سے نہ بلایا جائے بلکہ اس کے لئے ایسا طریقہ اپنایا جائے جو انتہائی دانائی پر مبنی ہو۔ اس سلسلہ میں ایک تو یہ پیش نظر رہے کہ اپنے موقف کے اثبات کے لئے انتہائی سنجیدہ اور باوقار انداز میں ایسے عام فہم قسم کے دلائل پیش کئے جائیں کہ مخاطب متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ دوسرے یہ کہ داعی اور مبلغ کی زبان اور لب ولہجہ انتہائی نرم اور مشفقانہ ہو۔ داعی میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ سخت سے سخت موقف اور تلخ سے تلخ مسئلے کے بیان کے لئے انتہائی نرم اور شیریں الفاظ کا انتخاب کر سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی۝﴾ (طٰہٰ: ٤٤)

(اس سے نرمی سے بات کرنا۔ شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے۔)

یہیں سے یہ بات بھی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً آخری نبی ﷺ سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زیادہ فصیح اللسان کیوں تھے۔ گویا ''دعوت بالحکمۃ'' کے لئے ضروری ہے کہ داعی کا زبان وادب کے ساتھ گہرا تعلق ہو اور وہ اس کی باریکیوں کو بخوبی جانتا ہو۔ تیسرے یہ کہ مخاطب کو اشتعال میں لانے والی زبان اور سخت لب ولہجہ سے پرہیز کیا جائے۔ چوتھے یہ کہ مخاطب کی اشتعال انگیز کاروائیوں پر صبر و برداشت کا مظاہرہ کیا جائے۔ پانچویں یہ کہ شخصیات کو زیر بحث لائے بغیر نفس مسئلہ پر اظہار خیال کیا جائے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شخصیات میں الجھانے کی غرض سے کہا تھا۔

﴿فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی.﴾ (طٰہٰ: ۵۱)

(گزشتہ نسلوں کا کیا بنے گا؟)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ لَّا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَى۝﴾ (طٰہٰ: ۵۲)

(ان کے بارے میں تمام معلومات میرے رب کے پاس کتاب میں مندرج ہیں میرا رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔)

چھٹے یہ کہ مخاطب کی استعداد' ذہنیت' نفسیات' حالات اور موقع ومحل کو پیش نظر رکھ کر گفتگو کی جائے ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر دعوت وتبلیغ کا کام کرنا حکمت کے منافی ہے۔

الغرض حکمت کا لفظ بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے جس میں تقریباً تمام فضائل اخلاق کو اپنانا اور رذائل اخلاق سے خود کو بچانا بھی آجاتا ہے۔

۱۸۔ موعظۂ حسنہ

سے مراد یہ ہے کہ دوران تقریر وگفتگو ایسی چیزوں کا ذکر کیا جائے جن سے مخاطب کا دل نرم ہو' تاکہ بآسانی دعوت حق قبول کر سکے۔ مثلاً: زندگی کی بے ثباتی کا ذکر' موت کا ذکر' آخرت کی ہولناکیوں کا ذکر' عذاب قبر اور عذاب جہنم کا بیان وغیرہ۔ اسی طرح اس کی اخلاقی حس کو انگیخت کرنے والے کلمات اور جملوں کا موقع ومحل کے مطابق استعمال تاکہ وہ بداخلاقی پر نہ اتر آئے۔ گویا مخاطب کے دل کو نرم کرنے والی اور اس کی اخلاقی حس کو بیدار کرنے والی باتیں ''موعظہ حسنہ'' ہیں۔

۱۹۔ جدال بطریق احسن

سے مراد یہ ہے کہ مخالف کے ساتھ افہام وتفہیم کے لئے مبادلہ خیال کیا جائے اور اس کے دلائل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شبہات کو سن کر ان کا مضبوط دلائل کے ساتھ ازالہ کیا جائے تاکہ دعوت حق کے قبول کرنے میں جو رکاوٹ ہے وہ دور ہو جائے۔

مخالف کے موقف پر تنقید اور اس کے دلائل کی تردید چونکہ بہت نازک کام ہے کیونکہ اس میں پہلے دونوں کاموں (دعوت بالحکمہ اور موعظہ حسنہ) کی نسبت مخاطب کے اشتعال میں آنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے' اس لئے یہاں بالصراحت یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ ایسا نازک کام انتہائی احسن طریق سے سرانجام دینا چاہیے تاکہ مخاطب میں ضد وعناد اور اشتعال پیدا نہ ہونے پائے۔

یہاں یہ بات از خود واضح ہو جانی چاہیے ''دعوت'' میں اگر ''حکمت و دانائی'' اور ''موعظہ حسنہ'' کی شدید ضرورت ہے تو ''جدال بطریق احسن'' میں ان دونوں کی لازماً اس سے بھی زیادہ شدید ضرورت ہوگی۔ اس اہم نکتے کی طرف داعیان دین کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

۲۰۔ داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی دعوت دین کا اولین مخاطب اپنے آپ کو سمجھے یعنی سب سے پہلے اپنے آپ کو اس کا پابند بنائے اور کوشش کرے کہ اس کا عمل اس کے قول کے مخالف نہ ہو' کیونکہ اس سے دعوت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور مخاطب یہ بات سوچنے میں حق بجانب ہوگا کہ اگر اس کی دعوت سچی ہوتی تو داعی خود عملاً اس کی مخالفت کیوں کرتا؟

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ.﴾ (البقرۃ: ٤٤)

(کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔)

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ.﴾ (الصف: ٢)

(کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟)

اس کے بعد داعی کے اہل وعیال کا حق ہے کہ انہیں دعوت دی جائے' اس کے بعد قریبی رشتہ دار اور پھر دور کے رشتہ دار علی ہذا القیاس جتنا کسی کا قریبی تعلق ہوگا' اتنا ہی اس کا دعوت کے بارے میں استحقاق زیادہ ہو گا۔

﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا.﴾ (التحریم: ١١)

(اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔)

﴿وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ.﴾ (الشعرآء: ٢١٤)

(اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔)) ❶

(تم میں سے ہر شخص رعیت والا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔)

۲۱۔ دعوت میں احکام و مسائل کی ترتیب و تدریج کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ یعنی جو مسائل سب سے اہم ہیں انہیں سب سے پہلے پیش کرنا چاہیے اور جو کم اہم ہیں انہیں بعد میں پیش کرنا چاہیے۔ چنانچہ سب سے پہلے عقائد و ایمانیات اور قلبی عبادات ❷ کی دعوت اور ان پر زور دینا چاہیے اور اس کے بعد ظاہری اعمال و مسائل پر۔ اس لئے کہ جس طرح دل کی اہمیت پورے جسم کے اندر سب سے زیادہ ہے اسی طرح دل سے تعلق رکھنے والے مسائل و اعمال کی اہمیت بھی باقی تمام اعضاء و جوارح سے تعلق رکھنے والے مسائل و اعمال سے زیادہ ہے۔ لہٰذا دعوت میں انہیں مقدم رکھنا چاہیے۔ کیونکہ دل کی اصلاح سے باقی تمام جسم کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔

((اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.)) ❸

اسی طرح مخاطب کے سامنے تمام مسائل و احکام یک مشت نہیں پیش کر دینے چاہئیں۔ بلکہ مخاطبوں کی استعداد و صلاحیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں تدریجاً پیش کرنا چاہیے۔ قرآن مجید کا تدریجاً نازل ہونا بھی اسی اصول کی تائید کرتا ہے اور نبی ﷺ کی معلمانہ عملی زندگی بھی اسی پر دال ہے۔

☆☆☆

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الامارة۔ باب فضيلة الامير العادل و عقوبة الجائر۔ رقم الحديث ۱۸۲۹

❷ صحيح بخاري: كتاب الايمان۔ باب فضل من استبراء لدينه۔ رقم الحديث ۵۲

❸ عقیدے کی اصلاح کے لئے کتاب التوحید' مصنفہ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تقویۃ الایمان' نصیحۃ المسلمین اور تذکیر الاخوان وغیرہ کا مطالعہ کرنا کرانا چاہیے۔ ایمانیات سے مراد ایمان باللہ' ایمان بالملائکہ' ایمان بالکتب' ایمان بالرسل' ایمان بالآخرۃ اور ایمان بالتقدیر ہے۔ اس سلسلہ میں ''سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ'' کی سیرۃ النبی ﷺ جلد چہارم پیش نظر رہنی چاہیے۔ اور قلبی عبادات سے مراد ہے۔ ''اخلاص' توکل' صبر شکر اور تقویٰ وغیرہ۔ قلبی عبادات کی تشریح و توضیح کے لئے ''سیرۃ النبی'' مصنفہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ جلد ۵ بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اخلاص نیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ.﴾ (سورة البينه: ٥)

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم سب اس کی خوبی بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور معافی چاہتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے کاموں کی برائی سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ جس کو خدا راہ پر لگا دے اس کو کوئی بے راہ کرنے والا نہیں اور جس کو بے راہ کر دے اسے کوئی راہ بتانے والا نہیں ہے ہم سب اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے وہ ایک اکیلا ہے اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کی کتاب سب کتابوں سے بہتر ہے اور محمد ﷺ کا طریقہ سب طریقوں سے اچھا ہے اور سب کاموں سے برے کام دین میں نئے کام ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ کی طرف لے جانے والی ہے۔ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔'' (اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ایک طرف ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ ادا کریں یہی مضبوط دین ہے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں علیہم السلام اور رسولوں کو یہی حکم دیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ صرف ایک اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبادت کرو۔

عربی لغت میں اخلاص کے معنی خالص کرنے کے ہیں اور اسلامی محاورہ میں اس نیک کام کو کہتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے لیے کیا جائے ریا ونمود اور اپنی دنیاوی غرض اور طلب شہرت یا طلب معاوضہ اور حصول منفعت وغیرہ کے لیے ہرگز نہ ہو اسی کو احسان بھی کہتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ.)) ❶

''مجھے احسان کے متعلق بتایئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ تم کو ضرور دیکھ رہا ہے۔''

ہر عبادت کا دارومدار اسی احسان اور اخلاص پر ہے ایمان اور دیگر اسلامی ارکان کی قبولیت اسی اخلاص پر موقوف ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ (سورة الزمر: ٢)

(یعنی اللہ کی عبادت واطاعت دل سے اور خلوصِ اعتقاد سے کرو۔)

عبادتِ قلبی، بدنی، روحانی، مالی اور ہر قسم کی اطاعت میں اخلاص رکن اعظم ہے ایمان میں بھی اخلاص پہلا رکن ہے اگر ایمان میں اخلاص نہیں تو وہ نفاق ہے قرآن مجید میں مشرکین ومنافقین کو اسی لیے برا کہا گیا ہے کہ وہ نیک کاموں میں ریا ونمود کے طور پر دوسروں کو بھی شریک کرلیا کرتے تھے ''لا الہ الا اللہ'' کا یہی مطلب ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور ہم سب اس کے بندے اور غلام ہیں تو بندگی اور غلامی کا یہی تقاضا ہے، کہ جو بھی نیک کام کرے وہ صرف اپنے معبود آقا کے لیے ہو اس میں اسی کی مرضی مقصود ہو اور اس کے علاوہ اور کسی کو خوش کرنا مقصود نہ ہو۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اخلاص کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے اور سب رسولوں کو اسی کام کے لیے مبعوث کیا گیا تھا جیسا کہ فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ.﴾

(سورة الانبياء: ٢٥)

(اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے سب کی طرف یہی حکم بھیجا، کہ میرے سوا کوئی سچا معبود

❶ صحيح بخاری: كتاب الايمان باب سؤال جبرائيل النبی ﷺ عن الايمان .... (رقم الحديث ٥٠)
صحيح مسلم: كتاب الايمان باب الايمان ماهو؟ و بيان خصاله۔ (رقم الحديث ٩٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں لہٰذا تم سب میری عبادت کرو۔)

اخلاص بہت بڑی چیز ہے جس نے اخلاص حاصل کرلیا۔ اس نے نفس پر قابو پالیا۔ اور جس نے نفس پر قابو پالیا، اس نے اللہ کو راضی کرلیا، درحقیقت انسان کا بہت بڑا دشمن خود اس کا نفس ہے یہی برائیوں کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ بسا اوقات انسان اپنے نفس کی خود پوجا کرتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ﴾ (سورة الفرقان : ٤٣)

(تم نے اس کو بھی دیکھا کہ جس نے اپنی خواہشوں کو معبود بنالیا ہے۔)

یہ نفس ہر کام اپنی مرضی کے مطابق کرنا کرانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق کرانا چاہتا ہے۔ تو جب انسان ہر کام کو اللہ کے لیے اور اللہ کی مرضی کے مطابق کرے گا تو گویا نفس کی خواہش کو اس نے کچل دیا۔ اسی نفس کشی کا نام عبادت واطاعت ہے پس اخلاص ہی سے ضبط نفس کی صفت وحقیقت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بہت بڑی چیز ہے سب عبادتوں میں رکن اعظم اور جزو لاینفک ہے بغیر اخلاص کے کوئی عبادت اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہے اس لئے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ﴾ (سورة الزمر: ١١ تا ١٥)

(آپ فرمادیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اطاعت گذاری کو اللہ کے لیے خالص کرکے اس کی عبادت کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا فرمانبردار بنوں' کہہ دیجئے کہ میں ڈرتا ہوں' اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں' بڑے دن کے عذاب سے' فرمادیجئے کہ اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنی اطاعت گزاری کو اس کے لیے خالص کرکے' تو تم اے نافرمانو! اللہ کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو۔)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر قلبی لسانی ومالی عبادت واطاعت کا رکن اعظم اخلاص ہی ہے جو خالص اللہ ہی کے لیے ہو اس میں کسی قسم کی ظاہری وباطنی بت پرستی ونفسانی خواہشات کو دخل نہ ہو بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہو اور بس۔

ہم جو کام کرتے ہیں اس کی دو صورتیں ہیں ایک مادی' جو ہمارے جسمانی اعضاء کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری روحانی، جس کا تخیل ہمارے دل کے ارادہ، نیت اور کام کی اندرونی غرض وغایت سے تیار ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔ کام کی بقا اور برکت دین و دنیا دونوں میں اسی روحانی پیکر کے حسن و قبح اور ضعف و قوت کی بناء پر ہوتی ہے انسانی اعمال کی پوری تاریخ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہے اسی لئے اس اخلاص کے بغیر اسلام میں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ اخلاق و معاملات عبادت کا درجہ پاتے ہیں اس لیے ضرورت ہے، کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت ہم اپنی نیت کو غیر مخلصانہ غرض و غایت سے پاک و صاف رکھیں اسی نکتہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْاِلَی امْرَأَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ.)) ❶

''سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کر لی ہے پس جو حصول دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہے۔''

یعنی نیک کاموں کی صحت اور اعتبار نیت پر موقوف ہے اگر نیت اچھی ہے اور وہ کام صرف خدا ہی کے لیے ہے تو وہ مقبول ہے اگر نیت اچھی نہیں ہے اور اس کام کی بنیاد اخلاص پر نہیں ہے تو وہ مردود ہے ہجرت کا بہت بڑا درجہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو تو ثواب ہے اور اگر حصول زر یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو تو بس اسی کے لیے ہجرت ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں۔ اسی اخلاص کو تقویٰ کے ساتھ بھی تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ﴾ (سورۃ الحج: ۳۷)

(اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے اور نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دلوں کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔)

وہ کھاتا پیتا نہیں ہے وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے وہ صرف تمہارے دلوں کے تقویٰ اور اخلاص کو دیکھتا ہے کہ یہ کام کس ارادہ اور نیت سے کیا ہے اگر دلوں میں اخلاص اور تقویٰ ہے تو خوش ورنہ نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی

---

❶ صحیح بخاری: کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدأ الوحی الی رسول اللہ ﷺ (حدیث نمبر ۱)
صحیح مسلم: کتاب الامارۃ باب قولہ ﷺ "انما الاعمال بالنیۃ....." (حدیث نمبر ۴۹۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قُلُوْبِكُمْ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔''

کہ تمہارے دلوں میں اخلاص ہے یا نہیں، اگر اخلاص ہے، تو وہ عمل مقبول اور خدا خوش ہے اور اگر اخلاص نہیں تو خدا ناخوش ہے دراصل ایمان واخلاص دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ ''لا الہ الا اللہ'' ایمان ہے اور اس میں ہر غیر مخلصانہ کام کی نفی ہے اس لیے یہی اخلاص بھی ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ:

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْإِيْمَانُ قَالَ الْإِخْلَاصُ.)) ❷

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اخلاص۔''

اخلاص والوں ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے اور ان ہی کی برکت سے لوگوں کی امداد ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔)) ❸

''اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے اس امت کی ان کے ضعیفوں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی برکت سے۔''

خلوص نیت کے ساتھ کام کرنے سے دین ودنیا دونوں جہاں میں سرخ روئی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر شخص ان سے محبت کرتا ہے اور بغیر شہرت چاہے شہرت نصیب ہو جاتی ہے وہ سب کے محسن شمار ہوتے ہیں۔ ان کے اخلاص کے سرچشمے سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں ان کے خلوص کے روشن چراغ سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے خلوص کے فیض وبرکت سے سخت سے سخت فتنے دب جاتے ہیں آفتیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

خالص عملوں کے وسیلہ سے اگر آئی ہوئی مصیبت کے دور کرنے کے لیے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اخلاص والے عملوں کی برکت سے اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے اس کا اندازہ ذیل کی سچی حکایت سے کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ پہلے زمانے کے تین آدمی جا رہے تھے رات کا وقت ہوا۔ ادھر بارش ہونے لگی تو ان

---

❶ صحيح مسلم: كتاب البر و الصلة باب تحريم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه و عرضه و ماله' (رقم الحديث ٦٥٤٢)

❷ شعب الايمان للبيهقي (٣٤٢/٥ رقم الحديث ٦٨٥٧)

❸ سنن نسائي: كتاب الجهاد باب الاستنصار بالضعيف' (رقم الحديث ٣١٨٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تینوں نے بارش سے بچنے کے لیے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی۔ اتفاقاً اوپر سے پتھر کی ایک چٹان گری، جس سے غار کا منہ بند ہو گیا تو ان لوگوں نے کہا:

((لَا يُنَجِّيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ.))

''اس بڑی چٹان سے نجات پانے اور بچنے کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے نیک اور خالص عملوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔''

تو ان میں سے ایک نے کہا: خدایا! میرا گزارہ صرف بکریوں پر تھا۔ بکریاں چراتا تھا۔ اور ان ہی کے دودھ سے تمام گھر والوں کی پرورش کرتا تھا چونکہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اس لیے میں ان سے پہلے کسی گھر والے کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ بلکہ پہلے ان کو پلاتا، پھر بال بچوں کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک روز مجھے درختوں کے پتے لینے کے لیے دور جانا پڑا۔ اور میں اتنی دیر سے واپس آیا کہ والدین سو چکے تھے میں نے حسبِ دستور دودھ دوہا، والدین کے حصہ کا دودھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ دونوں چونکہ سو گئے تھے ادب کی وجہ سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور بغیر ان کے پلائے کسی گھر والے کو پلانا مناسب بھی نہیں سمجھتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ دودھ کا کٹورا لیے میں ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا کہ جب ان کی آنکھ خود بخود کھلے گی، تو دودھ پیش خدمت کروں گا اس انتظار میں صبح ہو گئی اور میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے مگر ان کی میں نے کچھ پروانہ کی جب یہ صبح کو بیدار ہوئے تو دودھ پیا۔

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ.))

''اے اللہ! میں نے اس کام کو تیری خوشنودی اور تیری مرضی کے لیے کیا ہو تو اس چٹان کو ہٹا دے۔''

چنانچہ اس اخلاصِ عمل کی وجہ سے فوراً وہ چٹان ہٹ گئی لیکن وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے اس لیے دوسرے کی باری آئی، اور دوسرے نے کہا کہ:

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھ کو اپنے چچا کی لڑکی سے بہت محبت تھی اور میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا وہ بچتی رہی اور میرے قبضے میں نہیں آئی یہاں تک کہ ایک سال قحط سالی کے زمانے میں معاشی حالت خراب ہو گئی تو بہت مجبور ہو کر وہ میرے پاس آئی اور قرض کی درخواست کی، میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے اور میری مراد پوری کر دے وہ اس کام پر رضامند ہو گئی جب میں ہر طرح اس پر قابو پا چکا اور اس برے کام کے لیے بالکل آمادہ ہو گیا تو اس نے کہا اِتَّقِ اللّٰهَ ''اللہ سے ڈر جا'' اور ناحق اس مہر کو مت توڑ یہ تیرے لیے حلال نہیں میں اس سے ہٹ گیا حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مجھے اس سے محبت تھی اور ان اشرفیوں کو بھی بلا معاوضہ چھوڑ دیا۔

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ.))

''الٰہی! اگر میں نے اس کام کو محض تیری رضا مندی کے لیے کیا ہو تو اس مصیبت کو ہم سے دور کر دے جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں۔''

چنانچہ وہ چٹان کچھ اور ہٹ گئی۔ لیکن نکلنے کے قابل راستہ نہ ہو سکا اس لیے تیسرے کی باری آئی اس نے کہا۔

اے اللہ! میں نے ایک مرتبہ مزدوروں سے کچھ کام لیا سوائے ایک کے سب کی مزدوری دے دی وہ اپنی مزدوری کو چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو زراعت پر لگا دیا اور اس سے بہت ترقی ہو گئی بہت مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور اپنی مزدوری طلب کی، میں نے اس سے کہا کہ یہ سب کچھ اونٹ، گائے، بیل، بکریاں اور غلام وغیرہ سب تیرے ہیں سب لے جا اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا۔ جب اس کو یقین آ گیا تب وہ سب کچھ لے کر چلا گیا۔

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ.))

''اے اللہ! اگر میں نے اس کام کو تیری رضا مندی کے لیے کیا ہو تو اس چٹان کو ہٹا دے تا کہ ہم باہر نکل جائیں۔''

چنانچہ وہ چٹان اور ہٹ گئی اور سب باہر آ گئے۔ ❶

آپ نے اس اخلاص عمل کے اثر کو دیکھا کہ اخلاص نے ان کی مصیبتوں کو دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کو قبول فرماتا ہے۔ اور اسی سے خوش ہوتا ہے۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَ ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کیلئے کیا گیا ہو اور اس کی رضا مندی چاہی گئی ہو۔''

خالص اور سچی نیت پر ثواب ملتا ہے اگر چہ وہ کام نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کا ارادہ کرے، اور وہ اس کام کو کسی وجہ سے نہ کر سکے تو ایک نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو اس کا ارادہ کرے اور پھر

---

❶ صحيح بخاري: كتاب احاديث الانبياء باب حديث الغار (رقم الحديث: ٣٤٦٥)
صحيح مسلم: كتاب الذكر و الدعاء باب قصة اصحاب الغار الثلاثة و التوسل بصالح الاعمال. (رقم الحديث ٦٩٤٩)

❷ سنن نسائي: كتاب الجهاد باب من غزا يلتمس الاجر و الذكر. (رقم الحديث ٣١٤٢)' طبراني الاوسط (٢/ ٦٩، رقم الحديث ١١١٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس کام کو کر بھی لے تو دس نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے بعض صورتوں میں سات سو نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور اگر گناہ کا ارادہ کیا اور اس برے کام کو خدا کے خوف سے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور اگر اس کام کو کر لیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ ❶

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نیک کام کا ارادہ کرنے سے بھی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اگرچہ اس کام کو نہ کر سکے اور اگر کر لے تو اس سے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں مثلاً اگر تم آخر شب میں تہجد کا ارادہ کرو اور سچی نیت کر لو لیکن آخر شب میں بیدار نہ ہو سکو تو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

((مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِیْ اَنْ يَّقُوْمَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ حَتّٰی اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَانَوٰی وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ.)) ❷

''جو اپنے بستر پر آیا کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا لیکن وہ سو گیا۔ اور صبح تک آنکھ نہ کھلی تو اس نے جو نیت کی تھی۔ وہ لکھی گئی اور نیند (سونا) اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہے۔''

یہ اخلاص کی برکت ہے کہ تہجد کا ثواب بھی نامۂ اعمال میں لکھا گیا۔ اور رات بھر سوتے بھی رہے اور اگر اسی رات سونے کی حالت میں موت بھی آ جائے تو تہجد پڑھنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِيَّاتِهِمْ.)) ❸

''لوگ اپنی نیتوں پر قیامت کے دن اٹھائیں جائیں گے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے رہ گئے تھے کہ وہ ہر موقع پر اس جنگ میں تمہارے ساتھ ساتھ رہے ہیں، ہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عذر کی وجہ سے وہ رکے رہے ہیں ورنہ نیت کے اعتبار سے تمہارے ساتھ رہے ہیں اس لیے وہ بھی اس خلوص نیت کی وجہ سے مجاہدین میں شامل ہیں۔ ❹

---

❶ صحيح بخاری: ۲/ ۱۱۱۷ كتاب التوحيد باب قول الله تعالى يريدون ان يبدلوا ... (رقم الحديث ۷۵۰۱) ❷ سنن نسائی: كتاب قيام الليل باب من اتى فراشه وهو ينوى القيام فنام رقم الحديث ۱۷۸۸ ❸ ابن ماجه: ص ۳۲۲ كتاب الزهد باب النية رقم الحديث ۴۲۲۹

❹ صحيح بخاری: كتاب الجهاد باب من حبسه العذر عن الغزو رقم الحديث ۲۸۳۹

الحکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلوص نیت کی وجہ سے انسان بڑے بڑے درجے حاصل کرسکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔ **ایک** وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا ہو اور وہ اس میں اللہ سے ڈرتا ہو۔ اور صلہ رحمی کرتا ہو اور جانتا ہو کہ اس مال وعلم میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے ان دونوں کے حق ادا کرتا رہے تو یہ افضل المنازل بڑے مرتبے کے لوگوں میں سے ہے۔ **دوسرا** وہ ہے کہ جس کو اللہ نے علم تو دیا لیکن مال سے محروم ہو فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ اور اس کی نیت سچی ہو کہتا ہو اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس طرح اللہ کے راستے میں خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص خرچ کرتا ہے فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ تو یہ اپنی خالص نیت کی وجہ سے اور پہلا شخص خرچ کرنے والا دونوں ثواب میں برابر ہیں۔ **تیسرا** وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو، اور علم نہیں دیا تو وہ اپنا مال بے قاعدگی کے ساتھ بے سمجھے بوجھے خرچ کرتا ہو، نہ اس میں خدا سے ڈرتا ہو اور نہ حق والوں کے حق ادا کر کے صلہ رحمی کرتا ہو۔ اور نہ اس میں اللہ تعالیٰ ہی کے حق کو جانتا ہو بلکہ نڈر ہو کر شراب وکباب، کھیل تماشا اور ناچ گانوں میں اڑاتا ہو فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. تو یہ سب سے برے رتبے والا ہے۔ **چوتھا** وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا ہو نہ علم، وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص (قسم سوم) کی طرح خرچ کرتا۔ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ تو وہ اپنی بری نیت کی وجہ سے خود اور اس سے پہلا شخص دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ ❶

پیارے بھائیو! تم ہر ایک کام میں اخلاص پیدا کرو جو کام بھی کرو پہلے نیت کو پاک وصاف کرلو۔ تاکہ تمہارا کام مقبول ہو اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ، ریا نمود، نمائش اور دکھاوے سے بچو۔ اس لیے کہ ریا کار سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ قیامت کے دن سب سے پہلے شہید کا فیصلہ کیا جائے گا میدان حشر میں خدا کے سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا. فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ شہید جواب دے گا ((قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ.)) ''یعنی میں نے آپ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ كَذَبْتَ تو جھوٹ بولتا ہے میری راہ میں میری خوشنودی کے لیے جہاد نہیں کیا ہے بلکہ اس لیے قتال وجہاد کیا ہے تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص کیسا بہادر اور پہلوان ہے فَقَدْ قِيلَ پس یہ تو کہا گیا اور دنیا میں تیری بڑی تعریف وتوصیف کی گئی۔

((ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ.))

---

❶ مسند احمد: ٤/ ٢٣١، ترمذی: ٣/ ٢٦٢ كتاب الزهد باب ماجاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر، رقم الحديث ٢٣٢٥، ابن ماجه كتاب الزهد، باب النية رقم الحديث ٤٢٢٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''پس حکم دیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔''

دوسرے قاری اور عالم کا حساب لیا جائے گا جب وہ خدا کے سامنے پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا. تم نے کیا عمل کیا؟ ان نعمتوں کی کیا شکر گزاری کی؟ وہ جواب دے گا میں نے علم کو سیکھا اور سکھایا اور آپ کی رضا مندی کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے یہ کام میرے لیے نہیں کیا بلکہ اس لیے کیا کہ لوگ تجھے عالم اور قاری کہیں فَقَدْ قِيلَ پس یہ تو کہا گیا اور تیرا مقصد پورا ہو گیا اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک سخی کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری دولت اور ہر قسم کا مال دے رکھا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا سب تیری راہ میں خرچ کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ تو نے اس لیے خرچ کیا ہے تا کہ لوگ کہیں فلاں آدمی کتنا سخی ہے تجھے یہ کہا گیا پھر حکم دیا جائے گا اور منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ❶ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُولٰئِكَ الثَّلٰثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.))

''یہ تینوں سب سے پہلے دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور قیامت کے دن جہنم سب سے پہلے انہی تینوں سے بھڑکائی جائے گی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے شرک اصغر کا خوف ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ریا اور دکھاوا''۔ یعنی جو کام لوگوں کے دکھانے کے لیے کیا جائے وہ شرک اصغر ہے۔ ❷

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ.)) ''جو شہرت اور سنانے کے لیے کوئی کام کرے تو قیامت کے دن اللہ اس کے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرمائے گا اور لوگوں کو سنا دے گا کہ یہ شخص دنیا میں ریا کار تھا۔'' ❸

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ((اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ.)) میں سب شریکوں

---

❶ ترمذی: ۳ / ۲۸۰ کتاب الزهد. باب ماجاء فی الرياء رقم الحديث ۲۳۸۲، ابن خزيمه: ۴ / ۱۱۵ کتاب صدقة الفطر. باب التغليظ فی الصدقة رقم الحديث ۲۴۸۲

❷ مستدرك حاكم: ۱ / ۴ کتاب الايمان باب صفة اولياء الله ....

❸ صحيح بخاری: ۲ / ۹۶۲ کتاب الرقاق باب الرياء و السمعة، رقم الحديث ۶۴۹۹ صحيح مسلم: ۲ / ۴۱۲ کتاب الزهد باب تحريم الرياء، رقم الحديث ۷۴۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے حصے سے بے نیاز ہوں جب کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں دوسروں کو بھی شریک کر لیتا ہے تو اس کو اور اس کے شریک کو اس کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں جو حشر شریک کا وہی اس کا بھی۔ ❶

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ﴾ (سورة الشوریٰ: ۲۰)

(جو آخرت کی کھیتی چاہے تو ہم اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے تو ہم اسے دنیا میں دے دیتے ہیں اور اسے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔)

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (ھود: ۱۵-۱۶)

(جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتا ہے تو دنیا میں ہم اس کو پورا پورا بدلہ کمی کے بغیر دے دیتے ہیں ان لوگوں کے لیے آخرت میں سوائے دوزخ کے کچھ نہیں ہے اور ان کے سارے اعمال اکارت ہو گئے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اخلاص کیا ہے؟ تو فرمایا اخلاص یہ ہے کہ انسان کی یہ چاہت نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں بلکہ اس کا دلی منشا یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لے اور اسے پسند کر لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا.﴾ (سورة کہف: ۱۱۰)

(جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی توقع رکھتا ہو اسے نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے عبادت ہونی چاہیے۔)

خلاصہ یہ کہ سارے عملوں کا دارومدار نیت ہی پر ہے اگر نیت اچھی ہے تو عمل کا ثمرہ بھی اچھا ہوگا اور اگر نیت میں ہی کھوٹ ہے تو اس کا اجر بھی ویسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اخلاص عطا فرمائے اور ریا و نمود سے بچائے۔ (آمین)

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۔ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ﴾

---

❶ صحیح مسلم: ۲۹۸۵، کتاب الزھد باب من اشرک فی عملہ غیر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توحید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo ﴾ (اخلاص)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے۔)

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق مسند احمد میں ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ اپنے رب کے اوصاف بیان کیجئے تو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ وہ والد ہے نہ مولود ہے نہ اس کا کوئی شریک وہم جنس ہے۔ ❶

اس آیت سے خدا کی وحدانیت اور یکتائی ثابت ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں اکیلا ہے ان باتوں میں اس کا کوئی ساجھی نہیں ہے نہ اس کے برابر کوئی ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں بلکہ سب اس کے محتاج ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی چیز اس کو عاجز نہیں کر سکتی وہی غیب جانتا ہے وہ کسی کے مشابہ نہیں اس کی ذات وصفات کے ساتھ کوئی حادث قائم نہیں ہے اور نہ اس کی ذات وصفات میں حدوث ہی ہے وہ اپنی ذات وصفات وافعال میں یکتا ہے وہ عالم سے جدا ہے وہ سب کا خالق ہے اس لیے وہ ہر قسم کی عبادتوں کا مستحق ہے اسی توحید کی تعلیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور نبیوں کو بھیجا اور ہر ایک نبی اور رسول نے یہی تعلیم دی۔

چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا:

---

❶ ترمذی: ٤/ ٢٢١۔ کتاب التفسیر۔ باب تفسیر سورة الاخلاص رقم الحدیث ٣٣٦٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ ﴾

(الانبیاء: ۲۵)

(اے ہمارے نبی ہم نے آپ سے پہلے جتنے نبی بھیجے سب کو یہی حکم دیا تھا کہ میں ایک اکیلا ہی عبادت کے لائق ہوں تم صرف میری عبادت کرتے رہنا۔)

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۱۶۳)

(لوگو! تمہارا صرف ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بہت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔)

﴿ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ ﴾

(النحل: ۵۱)

(اور اللہ نے فرمایا دو معبود (خدا) نہ بناؤ بس وہ ایک ہی خدا عبادت کا حق دار ہے تم مجھ ہی سے ڈرو۔)

﴿ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء: ۱۰۸)

(کہہ دو بس مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ تمہارا صرف ایک ہی خدا عبادت کے لائق ہے تو اب مسلمان بن جاؤ۔)

﴿ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ﴾ (سورۃ صٓ: ۶۵)

(اور وہ ایک خدا عبادت کے لائق ہے جو سب پر قابو پانے والا ہے۔)

﴿ سُبْحَانَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ﴾ (زمر: ٤)

(پاک ہے وہ تو اکیلا ہے اور سب پر دباؤ رکھنے والا ہے۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں جن سے اللہ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات کاملہ میں یکتا اور بے مثل ماننے کا نام توحید ہے ایسی توحید صرف مذہب اسلام ہی میں پائی جاتی ہے چنانچہ دنیا میں اسلام کے سوا جتنے مذاہب ہیں یا تو ان میں سرے سے توحید ہی نہیں ہے یا ہے تو ناقص۔ مثلاً مجوسی یزدان اور اہرمن دو خداؤں کو مانتے ہیں اور اپنے اس عقیدے کی بنا پر کہتے ہیں کہ یزدان خیر کا مالک ہے اور اہرمن شر کا۔ یہودی لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی ابنیت کے قائل ہیں یعنی یہ کہ نعوذ باللہ یہ خدا کے بیٹے ہیں۔ عیسائی حضرات میں کئی خدا ہیں کچھ لوگ عقیدہ تثلیث کے قائل ہیں یعنی یہ کہ خدا مسیح اور روح القدس تینوں مل کر خدا ہیں ایک تین ہے اور تین ایک ہے اور کچھ حضرت مسیح علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی الوہیت کے قائل ہیں یعنی یہ کہ نعوذ باللہ حضرت خود خدا تھے۔ آریہ صاحبان پرمیشور کے ساتھ ساتھ روح اور مادہ کے قائل ہیں جو خدائی شان کے خلاف ہے سناتن دھرمی لوگ سینکڑوں دیوتاؤں کی پرستش کے قائل اور برہما بشن مہادیو کو ایشور کا نائب بلکہ مالک اور مختار کل سمجھتے ہیں بخلاف اس کے مذہب اسلام میں عقیدہ توحید کی بہت اہمیت اور تاکید ہے۔

توحید کی قسمیں

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ رسالت میں یہی تین قسم کے بڑے گروہ موجود تھے جو اپنی اختیار کردہ غلط راہِ توحید کو اپنا دین وایمان سمجھ رہے تھے اس لیے رب العزت نے ان سب غلط اعتقادوں کی جو مسئلہ توحید کے متعلق پیدا ہو سکتے تھے اور ہو چکے تھے کافی طور پر تردید کی اور لوگوں کو توحید فی الذات اور توحید فی الصفات اور توحید فی العبادات کی ایسی تعلیم دی جس سے اس کی خالص اور مکمل توحید کا مبارک اعتقاد ذہن نشین ہوا۔

توحید فی الذات

اللہ تعالیٰ کی ذات کو سب عیوب ونقائص سے خالی اور بے مثل ماننے کا نام توحید ذاتی ہے اور اس توحید کی تکمیل دو امور پر موقوف ہے ایک امر یہ کہ اللہ جل شانہ کی ذات کو مختلف اور متعدد اجزا سے مرکب اور مجسم تسلیم نہ کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اس لحاظ سے وہ مرکبات کی طرح اجزا سے مرکب نہیں ہے قرآن پاک نے خدا تعالیٰ کی ذات مرکب مجسم نہ ہونے کی تعلیم دی ہے اور جو لوگ خدا کی نسبت مجسم اور مرکب ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے مختلف پیرایوں میں ان کی تردید کی اور تمام دنیا کو آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مجسم اور مرکب ماننے کا اعتقاد ذرا بھی صحیح نہیں ہے۔

توحید فی الصفات

وہ تمام کمال کی صفتوں سے موصوف ہے کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے بلکہ وہ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام کرتا ہے وہ زندہ ہے تمام ممکنات اور مخلوقات پر اس کو پوری قدرت حاصل ہے اس نے ہی تمام چیزوں کو اپنے ارادے سے پیدا کیا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہی قابل پرستش ہے وہی لائق عبادت ہے وہی روزی دیتا ہے وہی دعا قبول کرتا ہے وہی عزت دیتا ہے وہی ذلت دیتا ہے وہی مریضوں کو شفا دیتا ہے وہی مصیبتوں کو ٹالتا ہے وہ گناہ گاروں کو بخشنے والا ہے برائی بھلائی دونوں کا پیدا کرنیوالا ہے لیکن نیکی سے راضی اور بدی سے ناخوش ہوتا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں نہ وہ سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے وہی جب چاہے گا سب کو فنا کر دے گا پھر سب کو قیامت کے دن پیدا کرے گا اور ہم دلائل وکتابیں سے گذشتہ متنوع و کنفرنس موضوعات پر مکمل تفصیل آنا شاء اللہ کریں گے۔

www.kitabosunnat.com

توحید فی العبادت

باری تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا غیر اللہ میں کسی کو عبادت کے لائق نہ جاننا اور اس کے سوا کسی کے آگے نہ جھکنا اور سجدہ کرنا اور نہ کسی کی تسبیح و تحمید پڑھنا یہ توحید فی العبادت ہے اسکے خلاف کرنا شرک فی العبادت ہے شرک کی پوری تفصیل وتردید آئندہ انشاءاللہ بیان کی جائے گی۔

اسلام نے ابتداء آفرینش سے انتہا تک یہی کوشش کی ہے کہ شروع سے آخر تک توحید ہی پر قائم رکھا جائے اور ازل میں اسی کا اقرار کیا تھا پھر دنیا میں آنے کے بعد اسی کی پابندی کا حکم دیا چنانچہ حکم ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان اور اقامت کہو۔ ❶ اور جب بولنے لگے تو پہلے تو یا اللہ سکھاؤ اور کچھ ہوشیار ہو تو کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھنا سکھاؤ جس کے معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ❷

پھر حکم ہوتا ہے کہ جب لڑکا لڑکی سات برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز پڑھاؤ۔ ❸

اور جب دس برس کے ہو جائیں تو تاکید سے پڑھاؤ جس میں شروع سے آخر تک دیگر امور کے علاوہ خصوصیت سے توحید پائی جاتی ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے۔

ہے اک ذات واحد عبادت کے لائق	زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق	اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ	جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم	اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم	اسی کی طلب میں مرد گر مرد تم
منزّا ہے شرکت سے اس کی خدائی	نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توحید پر قائم رکھے۔ آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.﴾

---

❶ سنن ابی داؤد ٤/ ٤٨٨ کتاب الادب- باب فی المولود یؤذن فی اذنه و ترمذی ٢/ ٣٦٢- رقم الحدیث ٥١٧ ❷ لم اجده

❸ ابوداؤد ١/ ١٨٥ کتاب الصلوة- باب مایؤمر الغلام بالصلوة رقم الحدیث ٤٩٤- ٤٩٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توحید کلمۂ طیبہ کی روشنی میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

﴿فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.﴾ (سورۃ محمد: ۱۹)

(امابعد! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (یہ بات یقینی طور پر جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔)

اللہ کی یکتائی کو توحید کہتے ہیں، عالمِ ارواح میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کا اقرار لیا تھا، توحید ربوبیت کا یہ مطلب ہے، کہ صرف اللہ تعالیٰ پالنے پوسنے والا ہے، روزی دینے اور پرورش کا سامان مہیا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھلاتا پلاتا ہے، اور سب کی نگرانی اور حفاظت کرنے والا، اور ضرورت پر کام آنے والا ہے، اور ہر دکھ درد، رنج وغم میں کام آنے والا ہے وہ اس میں یکتا ہے نہ وہ کسی کی امداد لیتا ہے اور نہ اس کو اس کی حاجت ہے، اور توحید الوہیت کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اور ہر قسم کی عبودیت اور عظمت وتقدس کا مستحق ہے، قرآنِ مجید میں فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا ﴾ (سورۃ اعراف: ۱۷۲)

(اور جب کہ آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی نسلوں کو نکالا، اور ان سے خود ان ہی کی ذاتوں پر اقرار لیا، کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں، سب نے کہا، ہاں ہم اس کے گواہ ہیں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسند احمد میں ہے حضرت [illegible] سے مروی ہے کہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا، تو قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں نکل آئیں، تو ان کی الگ الگ جماعتیں مقرر فرما دیں، نبیوں کی الگ، ولیوں کی الگ، مسلمانوں کی الگ، کافروں کی الگ، نیکوں کی الگ اور بدوں کی الگ جماعتیں مقرر کر کے ہر ایک کی ویسی ہی صورتیں بنائیں جیسی کہ دنیا میں بنانی منظور تھیں، پھر ہر ایک کو بولنے کی قوت اور طاقت دی، تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا، ہاں آپ ہمارے رب و مالک ومختار ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ساتوں آسمانوں' زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو تم پر گواہ بناتا ہوں، کہ تم نے میری ربوبیت کا اقرار کر لیا ہے، ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو ہمیں خبر نہیں تھی، کہ ہم اس سے ناواقف تھے، اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ یقیناً تم جان لو کہ میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اور نہ میرے علاوہ کوئی رب ہے، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرنا، اس قول وقرار کے یاد دلانے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجوں گا اور کتابیں بھی اتاروں گا، سب نے اس کا اقرار کیا، اور کہا، ((لَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ)) آپ کے سوا ہماری عبادت کا مستحق کوئی معبود نہیں ہے۔ ❶

اسی کلمہ طیبہ کی یاد دہانی کے لیے اللہ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۝﴾

(سورۃ انبیاء: ۲۵)

(اور آپ سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا، مگر اس کے پاس 'لَا اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَـا' کی وحی بھیجتے رہے، کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس لیے میری ہی عبادت کرو۔)

ہر ایک نبی اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کو اللہ کی عبادت کے لیے بلاتا رہا، حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجتے وقت فرمایا، کہ تم دنیا میں جاؤ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝﴾

(البقرۃ: ۳۸)

(اور اگر ہماری طرف سے کوئی رسول ہدایت کرنے والا تمہارے پاس پہنچے تو تم اس کی پیروی کرنا، جو ہماری راہ پر چلے گا، تو ان پر کسی قسم کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ غم اٹھائیں گے۔)

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ زوائدِ مسند احمد: ۵ / ۱۳۵، مجمع الزوائد: ۷ / ۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ (سورۃ اعراف: ۵۹)

(بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا، تو اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، (اور اگر اس کے خلاف کرو گے تو) یقیناً میں تم پر ایک بڑے مصیبت والے دن کے آجانے کا خوف کرتا ہوں۔)

حضرت ہود علیہ السلام کی نسبت ارشاد فرمایا:

﴿ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ﴾

(سورۃ اعراف: ۶۵)

(قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ہود کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے کہا، اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور یقین کر لو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے تو کیا تم (شرک سے) نہ بچو گے۔)

حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا ط قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ﴾

(سورۃ اعراف: ۷۳)

(اور قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت شعیب علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط ﴾

(سورۃ اعراف: ۷۵)

(اور اہل مدین میں ان کے بھائی شعیب کو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾

(سورۃ عنکبوت: ۱۶)

(اور ابراہیم کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، تب انہوں نے اپنی قوم سے کہا، تم اللہ ہی کی عبادت کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی سے ڈرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔)

حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ ﴾

(سورۃ یوسف: ۳۹-۴۰)

(اے جیل کے ساتھیو! کیا جدا جدا معبود اچھے ہیں یا ایک زبردست معبود اچھا ہے اور اس کے علاوہ جن کو تم پوجتے ہو، وہ نرے نام ہی نام ہیں، جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے تو ان کے پوجا کرنے کی کوئی دلیل نہیں اتاری ہے صرف اللہ کا حکم واجب العمل ہے، اس نے تو صرف یہی حکم دے رکھا ہے، کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، یہی سیدھا راستہ ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ﴾ (المائدۃ: ۷۲)

(اور عیسیٰ مسیح نے کہا، کہ اے بنی اسرائیل تم صرف اللہ کی عبادت کرو، جو میرا اور تمہارا رب ہے۔)

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا:

(۱) ﴿ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ﴾

(سورۃ کہف: ۱۱۰)

(اے نبی! آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں (صرف اتنا فرق ہے) کہ میرے اوپر خدا کا حکم اترتا ہے، کہ تمہارا ایک معبود ہے۔)

(۲) ﴿ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ○ ﴾ (سورۃ انعام: ۱۹)

(کہہ دیجیے کہ نہیں وہ اکیلا ہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہارے شریکوں سے بیزار ہوں۔)

ان تمام قرآنی آیتوں میں غور وفکر کرنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نبیوں اور رسولوں کو " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " کا حکم تھا، صرف رسالت کا فرق ان کے زمانے کے اعتبار سے ضرور تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کلمہ طیبہ کے پہلے جزو " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " میں سب نبیوں اور رسولوں کا اتفاق ہے اور وہ اسی کلمہ کی تبلیغ کرتے رہے، جس نے اس کلمہ کو مان لیا وہ مسلمان ہو گیا، اور جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہو گیا، اور جس نے نہیں مانا وہ نافرمان اور دوزخی ہے، اسی لیے کلمہ کا مطلب سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔

((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ)) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، صرف اللہ ہی الٰہ ہے، الٰہ کے معنی معبود کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ سچا معبود ہے، اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

عبادت کے معنی اطاعت وفرمانبرداری اور بندگی کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم وقانون کو مان کر اس کے مطابق عمل کرنے کا نام عبادت ہے، اور اللہ ہی معبود ہے، ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے کی جائے، وہ معبودِ حقیقی صرف اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں نہ صفات میں، شرک کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) شرک فی العبادت۔ (۲) شرک فی العلم۔ (۳) شرک فی التصرف۔ (۴) شرک فی العادت

مذکورہ عنوانات کی تفصیل خطبۂ شرک میں آئے گی۔

اگر اس کلمہ طیبہ پر یقین کامل اور اس کے مطابق عمل نہیں ہے، تو یہ کلمہ فلاحِ دارین کا ذریعہ نہیں بن سکتا، صرف زبانی پانی پانی کی رٹ لگانے سے پیاس دور نہیں ہو سکتی ہے، اور نہ روٹی روٹی کہنے سے بھوک مٹ سکتی ہے، اسی طرح کلمہ طیبہ کا معاملہ ہے کہ زبانی اقرار سے نہ مومن مسلمان بن سکتا ہے اور نہ دونوں جہاں کی سرخروئی حاصل کر سکتا ہے، جب تک کہ اس پر پورا یقین واعتقاد نہ ہو اور اس کے موافق عمل نہ ہو، کلمہ طیبہ کی جو فضیلتیں بیان کی گئی ہیں وہ اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں، جب کہ اس پر پورا ایمان وعمل صالح ہو "لا الہ الا اللہ" کا پورا اقرار پختہ ایمان اور خالص عمل ہو، اسی پر خاتمہ ہو، تو وہ ان شاء اللہ نجاتِ ابدی اور سعادتِ دارین کا مستحق ہوگا۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❶

"جو بندہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کرے، پھر اسی پر مر جائے، تو جنت میں داخل ہوگا۔"

---

❶ صحيح بخاری : ۲ / ۸٦۷ كتاب اللباس' باب الثياب البيض ' رقم الحديث ۵۸۲۷

صحيح مسلم : ۱ / ٦٦ كتاب الايمان باب الدليل على من مات لايشرك بالله ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ اس دین میں نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُهَا عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ.)) ❶

''جو میرا لایا ہوا کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر پیش کیا تھا، اور اس نے رد کر دیا تھا تو وہ کلمہ ماننے والے کے لیے نجات ہے۔''

یہی کلمہ دنیاوی مصیبتوں کے لیے بھی باعث نجات بن جاتا ہے، اس کے پڑھنے سے جان و مال کی حفاظت ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ.)) ❷

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کے قائل نہ ہو جائیں، اور جب وہ ''لا الہ الا اللہ'' کے قائل ہو جائیں، تو وہ مجھ سے اپنی جان و مال کو بچالیں گے، بشرطیکہ کہ قتل کے مرتکب نہ ہوں، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا، کہ جس طرح کلمہ طیبہ اخروی سزاؤں سے بچانے والا ہے، اسی طرح دنیاوی سزاؤں سے بھی بچانے والا ہے۔

یہ کلمہ طیبہ جڑ ہے، اور باقی اعمال اس کی شاخیں ہیں

ایمان کی تازگی سے دیگر بدنی اور مالی عبادتیں بھی تر و تازہ رہیں گی، اس لیے کہ جڑ تازہ رہے گی، تو شاخیں بھی سرسبز، ہری بھری رہیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ.)) ❸

''ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، ان میں سب سے بہتر کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور سب سے

---

❶ مسند احمد : ۱/ ٦ و ابویعلی : ۱/ ۳۹ رقم الحدیث ۱۰ ' مجمع الزوائد : ۱/ ۱۹

❷ صحیح بخاری : ۱/ ۸ کتاب الایمان باب فان تابوا و اقاموا ..... رقم الحدیث: ۲۵
صحیح مسلم : ۱ / ۳۷ کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا .. رقم الحدیث ۱۲۹

❸ صحیح بخاری : ۱/ ٦ کتاب الایمان باب امور الایمان رقم الحدیث ۹
صحیح مسلم : ۱ / ٤۷ کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان .... رقم الحدیث ۱۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھوٹی شاخ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا ہے، اور شرم ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔''

ان شاخوں کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔ انشاء اللہ

کلمہ طیبہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے

قرآنِ مجید میں اس کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ o تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ o وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ o يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ o ﴾ (سورۃ ابراھیم: ٢٤ - ٢٧)

((اے محمد ﷺ! کیا آپ نے نہیں دیکھا، کہ اللہ نے کیسی مثال بیان کی ہے، کہ پاکیزہ کلمہ اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے کہ جس کی جڑیں مضبوط ہوں، اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں، بحکم خدا ہر وقت پھل دیتا ہو اور اللہ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ یاد رکھیں، اور ناپاک بات کی مثال اس گندے درخت کی طرح ہے، کہ جس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو، اور اس کو ٹھہراؤ نہ ہو، ایمانداروں کو دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی بات پر قائم رکھتا ہے، اور ظالموں کو گمراہ چھوڑ دیتا ہے، اور وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے، (وہ مالک ومختار ہے))

کلمہ طیبہ سے مراد بحکم حدیث ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) ہے، حاصل تمثیل یہ ہے، کہ کلمہ طیبہ اس درخت کی مانند ہے، جس میں یہ چار اوصاف ہوں۔

(١) شکل وصورت، لذت وخوشبو، نفع سایہ، اور پھل پھول کے لحاظ سے عمدہ ہو۔

(٢) اس کی جڑیں زمین کے اندر خوب جمی ہوئی ہوں، کہ آندھیوں کا بھی مقابلہ کر سکے۔

(٣) اس کی شاخیں اور پتیاں خوب بلند اور پھیلی ہوئی ہوں۔

(٤) اس میں پھل ہمیشہ آتے ہوں، اور ہر وقت رہتے ہوں، کسی وقت خالی نہ رہتا ہو، ایسا درخت بہترین درخت ہوتا ہے، ایسے ہی درخت کی طرح کلمہ طیبہ بھی ہے۔ اس کے اندر بھی یہ چاروں اوصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موجود ہیں:

(۱) اس کے اندر جو لذت و کیف ہے، وہ اصحابِ ذوق سے پوچھو، دنیا کی بہترین مادی غذاؤں میں وہ کیف نہیں ہوسکتا، جو اس میں ہے۔

(۲) کلمہ طیبہ کلمہ حق ہے، اور حق کی جڑیں مضبوط ہیں، یہ کلمہ صداقت ہے، اور صداقت نا قابلِ زوال ہے، یہ کلمہ نور ہے، اور نور کی بنیاد نفوسِ قدسیہ میں ثبت ہوتی ہے، جس کو ہوا و ہوس کا کوئی جھونکا اور شیطانی وسوسوں کی کوئی آندھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔

(۳) کلمہ طیبہ کی شاخیں بہت بلند ہیں، عالمِ قدس تک اس کی رسائی ہے، اعمالِ صالحہ، اقوالِ صادقہ اس کی شاخیں ہیں، اور ان شاخوں کو روزانہ صبح و شام آسمانوں کے فرشتے اٹھا کر دربارِ الٰہی تک لے جاتے ہیں، ایمان و یقین تک پہنچنا اِس کی شاخیں ہیں جو فضاءِ الٰہی میں پھیلی ہوئی ہیں، الغرض کل جہان اسی پاک کلمہ کی شاخوں کے زیرِ سایہ ہے۔

(۴) اس میں ہر وقت پھل آتے رہتے ہیں، کلمہ طیبہ کا پھل ہر وقت دنیا میں بھی اچھا ملتا ہے اور آخرت میں بھی اچھا ملے گا، رزق میں برکت، دولت، عزت، حکومت و عروج، ترقی اس کے مادی پھل ہیں، آخرت میں جنت میں داخل ہونا، وہاں کی لذتیں حاصل ہونا' اور دیدارِ باری تعالیٰ کی روشنی میں گم ہو جانا، یہ اس کے اخروی پھل ہیں، یہ درخت نہ دنیا میں ثمر آوری سے خالی رہتا ہے، اور نہ آخرت میں کبھی اس کے پھل ختم ہوں گے۔

یہ تو کلمہ طیبہ کی مثال تھی، اب کلمہ خبیثۃ یعنی کلمہ شرک، تو اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی بدشکل درخت ہو، جس میں نہ زیادہ سرسبزی، نہ اچھے پھل ہوں، نہ خوشبو ہو، نہ اچھا مزہ ہو، نہ اس کا سایہ ہو، اور نہ کوئی اور فائدہ، پھر اس کی جڑ بھی اوپر ہی رکھی ہو، جمی ہوئی نہ ہو، اور ہوا کے معمولی جھونکے سے ہی، جڑ سمیت گر پڑے، یہی حالت کلمہ شرک کی ہے، نہ اس سے دنیا میں کوئی فائدہ ہے، نہ دین میں، نہ اس کے پھلوں میں کوئی لذت نہ اس کے پتوں میں کوئی سایہ، کمزور اتنا کہ جب ذرا کافر پر مصیبت پڑی، بس اس نے اپنے ہر باطل معبود کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رخ کیا، اور شرک کا پورا درخت زمین پر آرہا، اور چونکہ اس کی جڑ ہی کو ثبات نہیں، تو شاخیں کہاں سے آئیں گی، اس کی شاخوں کی کوئی حقیقت نہیں، نہ مشرک کے اعمال کی بارگاہِ الٰہی تک پہنچ ہے، کیونکہ اعمال (شاخیں) بغیر اصل (جڑ) یعنی ایمان کے کیسے پائے جاسکتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا یارسول اللہ! اس امت کا امتحان قبروں میں ہوگا، میں ضعیف عورت ہوں، میرا کیا حال ہوگا؟ حضور ﷺ نے آیت قرآنی: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝﴾ (ابراھیم:۲۷) تلاوت فرمائی۔ ❶

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے، تو وہاں ٹھہر جاتے، اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جائے گا۔ ❷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضورِ اقدس نے فرمایا، جب مؤمن سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' یہی مضمون ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ ❸

آپ نے فرمایا کہ تمام ذکروں میں بہترین ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور الحمد للہ تمام دعاؤں میں بہترین دعا ہے۔ ❹

کلمہ طیبہ پر آپ کی شفاعت:

جو اس کلمہ کو سچے دل سے پڑھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کی سفارش فرمائیں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ وَ نَفْسِهٖ.)) ❺

''میری شفاعت کا مستحق قیامت کے دن سب سے زیادہ وہ سعادت مند ہوگا، جس نے سچے دل سے اس کلمہ توحید کو پڑھا ہوگا۔''

---

❶ مسند بزار بحواله مجمع الزوائد ۳ / ٥٦ باب السؤال فی القبر

❷ سنن ابی داؤد : ۳ / ۲۰۹ کتاب الجنائز. باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف رقم الحدیث ۳۲۱۵، و مستدرك ۱/ ۳۷۰ کتاب الجنائز باب الاستغفار و سؤال التثبیت للمیت عندالقبر

❸ صحیح بخاری : ۱. ۱۸۳ کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر رقم الحدیث ۱۳٦۹، صحیح مسلم : ۲/ ۳۸٦ کتاب الجنة و نعیمها باب عرض مقعد المیت من الجنة، رقم الحدیث ۷۲۱۹

❹ جامع الترمذی : ٤/ ۲۲۷ کتاب الدعوات باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة رقم الحدیث ۳۳۸۳ و ابن ماجه: کتاب الادب باب فضل الحامدین رقم الحدیث ۳۸۰۰ و مستدرك ۱/ ٤۹۸ کتاب الدعاء باب افضل الذکر لا اله الا الله ....

❺ صحیح بخاری : ۱ / ۲۰ کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث، رقم الحدیث ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کلمہ طیبہ کا پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دوزخ میں نہیں جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کثرت سے کلمہ طیبہ ((لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہتے رہو، اس سے پہلے کہ ہمارے اور اس کلمہ طیبہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے، یعنی موت آنے سے پہلے اس کو کثرت سے پڑھتے رہو۔ ❶

جو موت کے وقت اس کلمہ کو پڑھتا ہوا مر جائے، انشاء اللہ وہ جنتی ہوگا۔ (ابویعلیٰ، حسن)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، جو اس کو سچے دل سے پڑھتا ہوا مر جائے، تو دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی، وہ کلمہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ہے۔ ❷

کلمہ طیبہ پڑھنے پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو بندہ سچے دل سے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتا ہے تو اس کے واسطے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور وہ کلمہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتا ہے، مگر شرط یہ ہے، کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔ ❸

مرنے والے کے پاس کلمہ طیبہ پڑھنا چاہئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مرنے والے کے سامنے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھو تا کہ وہ اس کلمہ طیبہ کو سن کر خود بھی پڑھنے لگے، اگر یہ موت کے وقت پڑھتا ہوا مر گیا، تو جنتی ہوگا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی تندرستی کی حالت میں اس کو پڑھتا رہے، تو کیسا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر تو سب سے اچھا ہے۔ ❹

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو خدا کی رضامندی کے

---

❶ التمهيد : ٦ / ٥٣ و ابويعلى بحواله مجمع الزوائد ١٠ / ٨٤ و الترغيب: ٢/ ٤١٦

❷ مسند احمد : ١/ ٦٣ و مستدرك : ١/ ٧٢، ٣٥١ و ابن حبان (موارد) رقم الحديث ٢،١

❸ جامع الترمذى : ٤ / ٢٨٦ كتاب الدعوات باب فى نسخة دعاء ام سلمة رقم الحديث ٣٥٩٠ و صحيح سنن ترمذى : ٢٨٣٩

❹ طبرانى كبير: ١٢/ ١٩٧ رقم الحديث ١٣٠٢٤ عن ابن عباس رضى الله عنهما، ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن علی بن طلحہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات و سماع ثابت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیے کلمہ طیبہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) پڑھے قیامت کے دن دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی۔ ❶

کلمہ طیبہ کا پڑھنے والا جہنم سے نکال لیا جائے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

((اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِیْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ، اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ ذَکَرَنِیْ اَوْخَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ.)) ❷

''ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو، جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو، اس حال میں کہ اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہو، اور اس کو بھی جہنم سے نکال لو، جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو، یا مجھے یاد کیا ہو، یا مجھ سے ڈرا ہو۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.))

دس مرتبہ پڑھے گا، تو اسے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ❸

اسی کلمہ طیبہ میں اسمِ اعظم ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ خدا کا اسم اعظم ❹ یعنی بڑا نام ان دونوں آیتوں میں ہے، ایک آیت یہ ہے:

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ ﴾ (البقرة: ١٦٣)

---

❶ صحیح بخاری: ١/ ١٥٨ کتاب الصلوٰة باب المساجد فی البیوت رقم الحدیث ٤٢٥، و مسلم: ١/ ٢٣٣ کتاب المساجد باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر رقم الحدیث ١٤٩٦.

❷ مستدرك ١/ ٧٠ کتاب الایمان باب شفاعتی لمن شهدان لا اله الا الله... و بخاری ٢/ ١١٠٢ کتاب التوحید، باب قول الله لما خلقت بیدی، و مسلم ١/ ١٠٩ کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة.

❸ صحیح بخاری ٦٤٠٤- کتاب الدعوات- باب فضل التهلیل

❹ مسند احمد: ٦/ ٤٦١ و ابوداؤد: ١/ ٥٥٥ کتاب الصلوٰة باب الدعاء، رقم الحدیث ١٤٩٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(تمہارا اللہ صرف ایک اللہ ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔)

اور دوسری آیت سورۃ آلِ عمران کے شروع میں ہے:

﴿ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ (آل عمران: ۱- ۲)

((الم، نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک اللہ جو ہمیشہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور تمام مخلوق کی ہستی کو قائم رکھنے والا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا، تو فرمایا، کہ اس نے اللہ کا وہ نام لے کر پکارا، کہ جب اس نام کے ذریعے سوال کیا جاتا ہے، تو ضرور دیتا ہے، اور اسکے طفیل دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے، دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذریعے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں، کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی ایک یکتا ہے اور بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے، اور نہ کسی کا بیٹا، اور نہ کوئی تیرا جوڑ و ہمسر ہے۔''

کلمہ طیبہ مشکل کشا اور قاضی الحاجات ہے

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو یوں پکارا تھا:

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾

(اے اللہ! تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں بیشک ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ جو مسلمان اس آیت کریمہ کو پڑھ کر دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ ❷

---

❶ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۵۵٤ کتاب الصلوۃ- باب الدعاء رقم الحدیث ۱٤۸۹ و جامع الترمذی: ٤/ ۲۵۲ کتاب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۳٤۷۵ و مسند احمد ۵/ ۳٤۹ ❷ مسند احمد: ۱/ ۱۷۰ و ترمذی: ٤/ ۲۶۰ کتاب الدعوات باب دعوۃ ذی النون رقم الحدیث ۳۵۰۵، و مستدرک للحاکم: ۱/ ۵۰۵ کتاب الدعاء باب من دعاء بدعوۃ ذی النون ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حدیثوں اور تفسیروں میں اس کی بڑی تعریف آئی ہے، اس دعا میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔

کلمہ طیبہ پر اسلام کی بنیاد قائم ہے

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر قائم ہے ان میں سے سب سے پہلی چیز ہی کلمہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ ، شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَ الْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ.)) ❶

''اسلام کی بنیاد ان پانچ ستونوں پر قائم ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز جاری رکھنا، (۳) زکوٰۃ دینا (۴) بیت اللہ شریف کا حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔''

اس حدیث میں کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کو اسلام کا پہلا رکن اعظم قرار دیا ہے، اور اسلام کے سارے ارکان پر اسی لیے مقدم کیا ہے، کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

کلمہ طیبہ کا وزن بہت بھاری ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ

((يَارَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ يَارَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَامُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

---

❶ صاحب کنز نے اس کو طبرانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۹) لیکن طبرانی میں نہیں ہے البتہ مسلم میں ''جہاد صدقہ عمل صالح'' کے بغیر موجود ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام' رقم الحدیث ۱۱۱ - ۱۱۴' صحیح بخاری: کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم ... رقم الحدیث ۸- فتح الباری: ۱/ ۴۳ ❷ صحیح ابن حبان: رقم الحدیث ۶۱۸۵' و ابویعلی: رقم الحدیث ۱۳۸۹ و مستدرک للحاکم: ۱/ ۵۲۸ کتاب الدعاء باب فضل لا الہ الا اللہ و امر اللہ بہ موسی علیہ السلام و التمہید: ۶/ ۵۳ و کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی ۱/ ۱۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے میرے پروردگار! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے، کہ اس کو پڑھ کر آپ کو یاد کرتا رہوں، اور اس کے ساتھ دعا مانگا کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم ''لا الہ الا اللہ'' کہا کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی کلمہ پڑھا کر، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، کوئی مخصوص چیز بتایئے، اللہ رب العزت نے فرمایا، اے موسیٰ! تم اس کلمہ کو معمولی مت سمجھو، اگر اس کلمہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور ساری زمینوں اور آسمانوں کو دوسرے میں رکھ کر تولا جائے، تو ''لا الہ الا اللہ'' کا پلڑا بھاری ہوگا۔''

چودہ طبق یعنی ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور کلمہ طیبہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے، اور پھر تولا جائے، تو چودہ طبق والا پلڑا ہلکا ہوگا، اور ''لا الہ الا اللہ'' کا پلڑا بھاری ہوگا، قیامت کے دن جبکہ سب عملوں کا وزن کیا جائے گا، تو یہ کلمہ بڑا وزنی ثابت ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَآئِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلَ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَاظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.)) ❶

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو سب کے سامنے لائے گا، اور اس کے اعمال کے بڑے بڑے دفتروں کو کھولے گا، ہر ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا، کہ جہاں تک اس کی نگاہ کام کر سکے گی، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا تو ان دفتروں میں سے کسی دفتر کا انکار کرتا ہے، اور لکھنے والے نگران فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ بندہ کہے گا نہیں، میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے کوئی عذر ہے؟ وہ شخص کہے گا، مجھے کوئی عذر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں میرے پاس تیری ایک نیکی ہے (جو تیرے عذر کے قائم مقام ہے، جو تیرے تمام گناہوں کو مٹا

❶ مسند احمد: ۲/ ۲۱۳ و ترمذی: ۳/ ۳۶۷ کتاب صفة جهنم باب فيمن يموت وهو يشهد ان لا اله الا الله. رقم الحديث ۲۶۳۹ و ابن حبان: ۲۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دے گی) اور قیامت کے دن تیرے اوپر کوئی ظلم نہ ہوگا (کہ تیری نیکیوں میں سے کچھ کم کر دیا جائے اور گناہوں کو زیادہ کر دیا جائے) پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا، جس میں کلمہ طیبہ ((اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله)) لکھا ہوا ہوگا، پھر اللہ جل شان فرمائے گا، جس جگہ تیری نیکی تولی جاتی ہے، اس جگہ تو حاضر ہو، وہ شخص کہے گا، خدایا! یہ پرچہ ان ننانوے دفتروں کے مقابلے میں کیا ہے، یعنی بظاہر کچھ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، آج تیرے ثوابوں میں کمی نہیں ہوگی، (بلکہ دوگنا سے گنا کر کے ثواب دیا جائے گا) چنانچہ کلمہ طیبہ والا پرچہ ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا، اور نامہ اعمال کے ننانوے دفتر دوسرے پلڑے میں رکھ کر تولے جائیں گے، تو دفتروں والا پلڑا ہلکا اور کلمہ طیبہ والا پلڑا بھاری ہوگا، اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔''

اسکی وجہ یہ ہے کہ کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے، اور اللہ کے سوا کسی کی ہستی نہیں ہے، اور اس کے سامنے سب ہیچ اور نیست و نابود ہیں، کیونکہ یہ وجودی ہے، اور باقی سب کی اصل عدم ہے، اور وجود عدم پر غالب ہے۔

اس کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار ہے، کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، اسکی عبادت اور خدائی میں کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے، وہی تمام کائنات کا خالق و مالک اور احکم الحاکمین ہے، یہی مطلب ہے کلمہ طیبہ کا، وحدانیت الٰہی کا اقرار ہی اسلام ہے، اور یہی ایمان کی روح ہے۔

((مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❶

''جس کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❷

''مرنے والے کے پاس ''لا الہ الا اللہ'' کہو۔''

تا کہ سن کر وہ خود بھی یہی کلمہ کہے اور اسی پر اس کا انتقال ہو۔

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۲۳۳ و ۲۴۷ و ابوداؤد: ۳/ ۱۵۹ کتاب الجنائز باب فی التلقین رقم الحدیث ۳۱۱۰

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۳۰۰ کتاب الجنائز باب تلقین الموتی لا اله الا الله. رقم الحدیث ۲۱۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حافظ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے، کہ جب محدث ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا وقت آیا تو لوگوں نے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین شروع کی، تو حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مذکور سند سمیت پڑھنی شروع کی، جب ''لا الہ الا اللہ'' پر پہنچے، اور اس کلمہ کو زبان سے نکال چکے، تو اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی ''سبحان اللہ'' کیا ہی اچھی موت ہوئی!

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کا اچھا خاتمہ کرے، اور اچھی موت دے (آمین)

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ وَاجْعَلْ اٰخِرَ کَلَامِنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ))

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ط ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ردِ شرک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ﴾ (سورۃ محمد: ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (پس اس بات کو جان لو کہ یقیناً اللہ ہی سچا معبود ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لیے مغفرت مانگا کرو اور اللہ تعالیٰ تمہاری آمد و رفت اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور معبودیت بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک جانو اور اسی کو ہر قسم کی عبادتوں کا مستحق سمجھو اور اپنے گناہوں اور مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ وہ تمہاری تمام حرکات وسکنات سے واقف ہے عبادت کے معنی اطاعت فرمانبرداری کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم وقانون کو مان کر اس کے مطابق عمل کرنے کا نام عبادت ہے اور خدا معبود ہے ہر قسم کی عبادت اسی کے لیے کی جائے۔ وہ معبود حقیقی صرف اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔ شرک کی بہت سی قسمیں ہیں یہاں پر صرف چار قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) شرک فی العبادت

یعنی عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے اسی طرح دوسرے کو بھی مستحق سمجھنا جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، رکوع، سجدہ کرنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ان سے دعائیں مانگنا نذر ونیاز وغیرہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اب کسی زندہ یا مردہ، پیر، پیغمبر، ولی، امام، شہید وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے لیے ان کو کرنا۔ اور ان کی قبر پر سجدہ، رکوع اور طواف کرنا شرک فی العبادت ہے۔

(۲) شرک فی العلم

یعنی اللہ تعالیٰ جیسا علم دوسروں میں ماننا ہے جیسے ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا ہر چیز کا جاننا دور و نزدیک سے برابر سننا وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کی شان ہے ان ہی صفتوں کو دوسروں کے لیے کسی طرح ثابت ماننا کہ دوسرا کوئی نبی ولی پیر شہید فرشتہ وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح ہر چیز کو جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر رہتے ہیں اور دور و نزدیک کی ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں یہ عقیدہ سراسر غلط اور بالکل باطل ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے کو شرک فی العلم کہتے ہیں۔

(۳) شرک فی التصرف

یعنی مخلوق میں سے کسی کا اللہ تعالیٰ کی طرح تصرف تسلیم کرنا مخلوق میں اپنے ارادے سے تصرف کرانا اور اپنا حکم جاری کرنا اپنی مرضی سے مارنا، زندہ کرنا، آرام و تکلیف دینا، تندرست و بیمار کرنا، مرادیں پوری کرنا اور مشکل کے وقت کام آنا، روزی عنایت کرنا اور اولاد دینا، ہوا چلانا، مینہ برسانا وغیرہ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں کسی نبی، ولی، پیر و مرشد، زندہ، مردہ میں یہ باتیں ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتیں ہیں ان باتوں کو دوسروں میں ثابت ماننا کہ دوسرا شخص بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتا ہے آرام و تکلیف دیتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور عالم میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرتا ہے اس قسم کے شرک کو شرک فی التصرف کہتے ہیں۔

(۴) شرک فی العادت

عادت کے طور پر جو کام اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے لیے کرنے چاہییں وہ غیر اللہ کے لیے کیے جائیں جیسے قسم کھانا اٹھتے بیٹھتے نام لینا وغیرہ سب کام اللہ تعالیٰ کی تعظیم و بڑائی کے لیے کیے جاتے ہیں تو کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' میں توحید الٰہی کا اثبات اور شرک کی نفی ہے سب سے پہلے فی العبادت کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں اور وہی ان کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کو یہ تعلیم دی ہے۔

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ﴾ (الفاتحة: ٤)

(ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہماری ہر قسم کی مالی، بدنی، قلبی، لسانی، اور باطنی سب عبادتیں صرف تیرے ہی لیے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔

﴿ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَo﴾ (الانعام: ۱۶۲ - ۱۶۳)

(آپ فرما دیجئے بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب خالص اللہ ہی کے لیے ہے جو مالک ہے سارے جہاں کا۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اپنے زمانے کے ماننے والوں میں پہلا مسلمان ہوں۔)

نماز روزہ حج زکوۃ اور تمام فرضی ونفلی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں غیر خدا کے لیے ہرگز نہیں اسی کو توحید فی العبادت کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَo الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo﴾ (البقرۃ- ۲۱ - ۲۲)

(اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی۔ خبردار باوجود جاننے کے خدا کے ساتھ شریک مقرر نہ کرو۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ضرورت کی تمام چیزیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری شکلیں اور صورتیں بنائیں آسمان سے پانی برسایا اور ہر قسم کے پھل تمہیں روزی دینے کے لیے پیدا کیے۔ لہذا تم اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

((قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ عِنْدَاللّٰہِ اَکْبَرُ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ)) الْحَدِیْث. ❶

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۱۴ کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك... رقم الحدیث ۷۵۳۲، صحیح مسلم: ۱/ ۶۳ کتاب الایمان باب بیان کون الشرك اقبح الذنوب .... رقم الحدیث ۲۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ایک شخص نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ جس نے تم کو پیدا کیا ہے شریک ٹھہرانا یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔''

بخاری و مسلم شریف میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((یَامُعَاذُ اَتَدْرِیْ مَاحَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَاحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْابِہٖ شَیْئًاوَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَایُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا.)) ❶

''اے معاذ! کیا تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اس کو ایک سمجھیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ اللہ ان موحدین کو سزا نہ دے جو اللہ کو ایک ہی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔''

شرک سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے اور شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے آدمی شرک کر بیٹھتا ہے اور اس کو اس کا احساس نہیں ہوتا جیسے بعض لوگ یوں کہہ دیتے ہیں کہ جو خدا چاہے اور فلاں چاہے یا جو خدا چاہے اور اس کا رسول ﷺ چاہے تو اس طرح کہنے سے بھی شرک پیدا ہو جاتا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ ❷

دوسری حدیث میں ہے تم اچھے لوگ ہو اگر تم شرک نہ کرتے تم کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے یہ شرک ہے۔ ❸

اللہ تعالیٰ کی ذات شرک سے بالاتر ہے جب کوئی عبادت میں خدا کے سوا دوسرے کو شریک کرتا ہے

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۴۰۰ کتاب الجهاد باب اسم الفرس و الحمار' رقم الحدیث ۲۸۵۶
صحیح مسلم: ۱/ ۴۴ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعا' رقم الحدیث ۱۴۳' ۱۴۴' ۱۴۵

❷' ❸ مسند احمد: ۵/ ۷۲ و طبرانی کبیر ۸/ ۳۲۴ رقم الحدیث ۸۲۱۴' ۸۲۱۵ و ابن ماجه: کتاب الکفارات باب النهی ان یقال ماشاء الله و شئت رقم الحدیث ۲۱۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو اللہ تعالیٰ سب کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی عبادت کو بھی قبول نہیں فرماتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے۔

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں تمام ساجھیوں سے بے پرواہ ہوں جس نے کوئی ایسا کام کیا کہ اس کام میں میرے ساتھ دوسروں کو شریک کر لیا تو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں اور اسکے ساجھی کو بھی چھوڑ دیتا ہوں اور میں اس سے بیزار ہوں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرنا چاہیے یہ بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کھلائے پلائے اور سب کچھ دے اور عبادت غیروں کے لیے ہو اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کوئی ملازم یا نوکر رکھے اور ماہوار یا سالانہ اس کو اجرت دے اور وہ مالک کا کام نہ کرے بلکہ دوسرے کا کرے یا کچھ کما کے دوسرے کو دے دے تو ایسا غلام و ملازم بہت ہی ناکارہ ہے اور آقا ایسے غلام سے کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی تعظیم اور بندگی یہ ہے کہ اس کو ایک ہی جانا جائے اگر کوئی خدا کے برابر دوسروں کو جانے اور سمجھے اور یہ عقیدہ رکھے کہ خدا کی طرح دوسرا بھی خدا ہے یا خدا کی صفات کی طرح دوسروں میں بھی وہ صفتیں پائی جاتی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ خالق اور پیدا کرنے والا ہے دوسروں کو بھی خالق سمجھے اللہ تعالیٰ رازق اور مربی ہے دوسرے کو بھی رازق اور رب جانا جائے تو یہ خدا کے مثل اور برابر بنانا ہوا جو شرک ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے قیام تعظیمی ہے جیسا کہ فرمایا: قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ صرف اللہ کے لیے تعظیماً کھڑے ہو غیر خدا کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا شرک ہے اسی طرح سے رکوع سجدہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کرنا چاہیے دوسروں کے لیے یہ کرنا شرک فی العبادت ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (حٰمٓ السجدة: ٣٧)

(نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو۔)

پس کسی امیر، کبیر، فقیر، بادشاہ، ولی، پیر، پیغمبر اور بزرگ کے لیے سجدہ کرنا شرک ہے اس نے فرمایا:

﴿ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ (الجن: ١٨)

---

❶ صحيح مسلم، الزهد والرقائق، باب من اشرك في عمله غير الله، حديث: ٧٥٠٥ (٢٩٨٥) دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض، طبعة أولى ١٤٢١هـ

www.kitabosunnat.com

(سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے لہذا اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَنْ يُّسْجَدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.)) ❶

''اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔''

لیکن خدا کے سوا کسی کے لیے سجدہ کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے ہماری شریعت کو پہلی شریعتوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور تعظیمی طور پر جھکنا اور آداب بجالانا اور رکوع کرنا اور اٹھتے بیٹھتے نام لینا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے غیر کے لیے کرنا شرک ہے جیسا کہ فرمایا۔

﴿ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرة: ٤٣)

(رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔)

اور خدا کے نیک بندوں کی تعریف میں قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ﴾ (ال عمران: ١٩١)

(یعنی مسلمان وہی لوگ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور سوتے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو یاد کرتے ہیں۔)

عبادت اور نماز کے وقت مؤدب قبلہ رخ کھڑا ہونا اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے عبادت کے وقت بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی درخت یا پتھر یا کسی بزرگ کی قبر کی طرف تعظیماً و تکریماً ہاتھ باندھ کر متوجہ ہونا اور منہ کر کے اس کے سامنے کھڑا ہونا شرک ہے جیسا کہ فرمایا۔

﴿ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (البقرة: ١٤٤)

(بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔)

حج کرنا اور دور دراز سے سفر کر کے بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جانا اور اس کا طواف کرنا اس کے دروازے کو چومنا اس کے پردہ اور غلاف کو پکڑ کر دعا کرنا صفا مروہ پر مخصوص مقام کی سعی کرنا منیٰ مزدلفہ عرفات جانا اور وہاں قربانی کرنا اور حرم مکہ و مدینہ کا احترام کرنا شجر ممنوعہ کو نہ کاٹنا وغیرہ سب اللہ کی تعظیم اور اس کے حکم کی بجا آوری اور عبادت کے لیے مخصوص ہے ان مقامات مقدسہ کے علاوہ دوسرے مقامات کی اسی طرح کی تعظیم و زیارت ناجائز بلکہ شرک فی العبادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ (آل عمران: ٩٧)

---

❶ جامع الترمذي: ٢/ ٢٠٣ كتاب الرضاع باب ماجاء في حق الزوج على المرأة. رقم الحديث ١١٥٩، صحيح سنن ترمذي رقم الحديث ٩٢٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ ہی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ شریف کی زیارت فرض ہے۔)

اور سورۃ حج میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے:

﴿ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ﴾ (الحج: ۲۷ - ۲۹)

(لوگوں کو حج کی منادی کر دیجئے لوگ تمہارے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے اور اس لیے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہوں پس تم آپ بھی اسے کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور خدا کے قدیم گھر کا طواف کریں۔)

آج کل بعض لوگ مردوں کے تقرب کے واسطے قرآن پڑھتے ہیں اور کھانا بزرگوں کی نذر کے واسطے کرتے ہیں اسی طرح نقدی غیر اللہ کے نام پر صرف کرتے ہیں جیسا کہ موحد لوگ یہ سب عبادتیں محض خدا کے واسطے کرتے ہیں اسی طرح بعض لوگ اپنے کھیت باغ مویشی اپنی تجارت اور کمائی میں سے غیروں کے نام کی نذر نیاز کرتے ہیں تو یہ بھی شرک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ ﴾

(النحل: ٥٦)

(بعض نادان ہماری پیدا کی ہوئی روزی میں سے غیروں کے لیے حصہ ٹھہراتے ہیں اللہ کی قسم ان کی ان افترا بازیوں کی ان سے ضرور باز پرس ہوگی۔)

شرک فی العلم

حمد وصلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ﴾ (سورۃ الانعام: ٥٩)

(اور اللہ کے پاس تمام غیب کی کنجیاں ہیں اس کے علاوہ کوئی ان کو نہیں جانتا۔)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا اور دور و نزدیک سے برابر دیکھنے والا اور پوشیدہ و ظاہر کا واقف کار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر ایک کی بات کو سننے والا ہے یہ صفت صرف اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اس آیت کریمہ میں اس نے یہ بتایا ہے کہ غیب کی کنجیاں صرف ہمارے ہاتھ میں ہیں اور کسی کے پاس نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بندوں کو ظاہری چیزیں دریافت کرنے کی ترکیبیں بتادی ہیں جیسے دیکھنے کو آنکھ سننے کو کان سونگھنے کو ناک چکھنے کو زبان۔ چھونے کو ہاتھ سمجھنے کو عقل دی ہے کہ ضرورت کے وقت جیسا دیکھنے کو دل چاہے آنکھ کھول کر دیکھنے لگیں اور جب چاہیں بند کرلیں اسی طرح اور چیزوں کو بھی معلوم کر لیتے ہیں تو گویا ان ظاہری چیزوں کے دریافت کرنے کی ان کو کنجیاں دی ہیں جس کے ہاتھ میں کنجیاں ہوتی ہیں اس کے ہاتھ میں اختیار ہوتا ہے جب چاہے قفل کھول کر سب چیزوں کو دیکھ لے اور جب چاہے نہ کھولے لیکن غیب کے دریافت کرنے کی کنجی کسی کو نہیں دی بلکہ اس کو اپنے پاس ہی رکھا ہے کسی نبی، ولی، شہید، جن، اور فرشتے کو یہ طاقت نہیں کہ اگر ان کو کوئی غیب دان جانے گا تو وہ ان کو اللہ کے ساتھ شریک کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ. ﴾ (سورۃ اعراف: ۱۸۸)

(اے ہمارے نبی! آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ میں اپنی ذات کے نفع ونقصان کا کچھ بھی مالک ومختار نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اگر میں غیب جانتا تو میں بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف اور برائی نہ پہنچتی میں تو صرف نافرمانوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا ہوں اور ایمان والوں کو خوشی سناتا ہوں۔)

اس میں شک نہیں کہ کائنات میں آپ ﷺ کے برابر کا بھی کوئی ہوا نہ ہوگا پھر بھی اپنی ذات کے نفع و نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تھے تو دوسرے کس شمار میں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرمارہا ہے کہ آپ خود لوگوں میں اس کا اعلان کردیں کہ میں اپنی ذات کے نفع وضرر کا مالک ومختار نہیں ہوں تو دوسروں کو کیا نفع ونقصان پہنچا سکتا ہوں اور نہ میں غیب جانتا ہوں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے معلوم کرلوں اگر میرے قابو میں غیب دانی ہوتی تو پہلے ہر کام کی بھلائی برائی معلوم کر لیتا اور اس کام کے انجام کو سوچ لیتا اگر اچھا ہوتا تو کرتا اور خراب ہوتا تو نہیں کرتا اس صورت میں کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ کبھی نقصان اٹھاتا مگر تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معلوم ہے کہ مجھے تکلیف پہنچتی ہے نقصان بھی ہوتا ہے دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ❶ پر منافقوں نے تہمت لگائی ایک ماہ تک سخت پریشانی رہی جب وحی آئی اور اللہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سچی پاک دامن ہیں تب معلوم ہوا۔ اس قسم کے بہت سے واقعات موجود ہیں۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ غیب صرف اللہ ہی جانتا ہے اس کے علاوہ کوئی نبی، ولی، شہید، پیر، جن اور فرشتہ غیب نہیں جانتا اگر کوئی غیب جاننے کا دعویٰ کرے تو وہ اس آیت کا مخالف ومنکر ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ ﴾ (سورة النمل: ٦٥)

(اے ہمارے نبی! آپ لوگوں سے فرما دیجیے کہ زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا (بلکہ) ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔)

اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے رہا ہے کہ آپ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ زمین وآسمان میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی جن فرشتہ اور پیر و پیغمبر غیب نہیں جانتے یہ یقین ہے کہ قیامت ضرور آئے گی مگر ان نبیوں، ولیوں، وغیرہ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ قیامت کب ہوگی اور کب یہ لوگ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اس کے تعین کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ﴾

(سورة لقمان: ٣٤)

(یقیناً قیامت کے خاص وقت کی خبر اللہ ہی کو ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور ماؤں کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اس کو وہی جانتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ فلاں جاندار کل کیا کرے گا اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ فلاں جاندار کہاں مرے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا پوری خبر رکھنے والا ہے۔)

ان سب باتوں کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے اور کوئی ان کو نہیں جانتا قیامت کا آنا بہت مشہور ہے مگر اس کے آنے کی خبر کسی کو نہیں اس کے علاوہ اور باتوں کا جاننا جیسے آئندہ فتح اور شکست کا ہونا یا کسی کا بیمار و تندرست ہونا وغیرہ تو قیامت کے برابر نہیں ہے حالانکہ اس کا وقت مقرر ہے اور موسم بندھا ہوا ہے ان موسموں میں بھی برستا ہے اور سب چھوٹے بڑے عالم جاہل نبی، ولی، وغیرہ سب کو اس کی ضرورت بھی

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے صرف ۱۰ آیات میں منافقین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رہتی ہے لیکن کسی کو یہ خبر نہیں کہ کس دن بارش ہوگی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے کہ جن چیزوں کا موسم نہیں بندھا ہوا ہے جیسے مرنا، جینا، پیدا ہونا، غنی ہونا، فقیر ہونا، وغیرہ وغیرہ بھی کوئی نہیں جانتا ہے اسی طرح مادہ کے پیٹ میں کیا ہے نر ہے یا مادہ ایک ہے یا دو ناقص ہے یا کامل خوبصورت ہے یا بدصورت کوئی نہیں جانتا ہے صرف خدا ہی جانتا ہے اسی طرح کل آئندہ کیا ہوگا وہ کیا کرے گا اسی طرح کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا اور کہاں دفن ہوگا ان سب باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ.)) ❶

''خدا کی قسم میں نہیں جانتا خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا مجھے معلوم نہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں کیا کرے گا اس کی حقیقت خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا ہوں۔

اسی طرح حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ.)) ❷

''جو مجھے اب معلوم ہوا ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا۔''

اس قسم کے صدہا واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بغیر اللہ کے بتائے ہوئے خود غیب کی باتیں نہیں جانتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا اور اس کے بتانے پر آپ نے کوئی بات آئندہ کے متعلق بتادی جیسے معجزات اور علامات قیامت وغیرہ تو یہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو بغیر کسی کے بتائے معلوم ہو کیونکہ علم اس ملکہ (قوت) کو کہتے ہیں جس سے جس وقت بھی چاہے اس کی جزئیات کو معلوم کر لے ایسا علم غیب کسی مخلوق کو نہیں ہے اور نہ کبھی پہلے تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا۔

﴿ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ ﴾

(سورۃ الانعام: ۵۰)

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۳۹، کتاب التعبیر باب العین الجاریۃ فی المنام۔ رقم الحدیث ۲۰۱۸

❷ صحیح بخاری: کتاب التمنی (۹۴) باب نمبر ۳ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت، رقم الحدیث ۷۲۲۹

صحیح مسلم: ۱/ ۳۹۶، کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۱۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا کہ فرشتہ ہوں۔)

یہ بھی یاد رکھو کہ علم کے معنی یقین کے ہیں اس لیے اندازے اور ظن اور گمان کی باتیں علم غیب نہیں ہیں کیونکہ بہت دفعہ ان باتوں کے خلاف ظہور میں آتا ہے اور علم غیب کے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اندازوں اور تخمینوں کی باتوں کو سچ اور غیب کی بات ماننے والا شرک فی العلم کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جادوگر، جوتشی، رمال، نجومی اور سفلی علم کی باتوں پر ایمان رکھنے سے ایمان باللہ ختم ہو جاتا ہے ہر ایمان والے کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ جس طرح خدا کی ذات یکتا و یگانہ ہے اسی طرح اسکی تمام صفتیں بھی یکتا اور بے مثل ہیں اور خدا تعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ حاضر غائب اور دور نزدیک کی تمام چیزوں کو جانتا ہے یکتا اور بے مثل ہے اللہ عزوجل اپنی ذات میں بھی وحدہ لاشریک ہے اور اپنی صفات میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے یہی عقیدہ قرآن مجید نے بتایا ہے اور اسی کا سبق رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اور تمام صحابہ اور تمام سلف وصالحین کا یہی عقیدہ ہے۔

شرک فی التصرف کا بیان

اللہ اکیلا ہے واحد ہے احد ہے فرد ہے صمد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ساتھی نہیں مشیر نہیں وزیر نہیں مددگار نہیں پھر ضد کرنے والا اور خلاف کہنے والا تو کہاں۔ جن جن کو پکارا کرتے ہو پکار کر دیکھ لو معلوم ہو جائے کہ ایک ذرے کے بھی مالک ومختار نہیں محض بے بس اور بالکل محتاج وعاجز ہیں نہ زمینوں میں انکی کچھ چلے گی اور نہ آسمانوں میں جیسے اور آیت میں ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ ﴾ (فاطر: ۱۳)

(جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔)

اور یہی نہیں کہ انہیں خود اختیاری حکومت نہ ہو نہ سہی شرکت کے طور پر ہی ہو نہیں شرکت کے طور پر بھی نہیں نہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے کسی کام میں مدد لیتا ہے بلکہ یہ سب کے سب محتاج وفقیر ہیں اسکے در کے غلام اور بندے ہیں اسکی عظمت اور کبریائی عزت وبڑائی ایسی ہے کہ بغیر اسکی اجازت کے کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے سامنے کسی کی سفارش کے لیے لب ہلا سکے جیسے کہ فرمان ہے۔

﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (سورۃ بقرۃ: ۲۵۵)

(کون ہے جو اسکے سامنے کسی کی سفارش بغیر اس کی رضامندی کے کر سکے۔)

اور آیت محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰىo ﴾ (النجم: ٢٦)

(یعنی آسمانوں کے کل فرشتے بھی اس کے سامنے کسی کی سفارش کے لیے لب نہیں ہلا سکتے۔ مگر جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی سے اجازت دے دے۔)

اور جگہ فرمان ہے:

﴿ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَo ﴾ (الانبیاء: ٢٨)

(وہ لوگ صرف ان کی سفارش کر سکتے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو فرشتے تو خود ہی اس کے خوف سے تھرا رہے ہیں۔)

تمام اولاد آدم علیہ السلام کے سردار سب سے بڑے شفیع اور سفارشی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب قیامت کے دن مقام محمود میں شفاعت کے لیے تشریف لے جائیں گے کہ اس وقت بھی آپ فوراً عرض شروع نہیں کر دیں گے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا خدا ہی جانتا ہے کہ میں کب تک سجدہ میں پڑا رہوں گا اس سجدے میں اس قدر اپنے رب کی تعریفیں بیان کروں گا کہ اس وقت تو وہ الفاظ بھی مجھے معلوم نہیں پھر مجھ سے کہا جائے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھایئے آپ بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی آپ مانگئے آپ کو دیا جائے گا اور آپ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ ❶

حقیقت شفاعت

اکثر لوگ انبیاء اور اولیاء کی شفاعت پر معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر طور پر بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر وزیر اس کو سفارش سے بچا لے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اس کے آئین کے موافق اس کو سزا پہنچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے۔

اس کو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اس کی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی، ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا

---

❶ صحیح بخاری: ٢/ ٩٧١ کتاب الرقاق باب صفة الجنة و النار، رقم الحدیث ٦٥٦٥
صحیح مسلم: ١/ ١٠٩ کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها رقم الحدیث ٤٧٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے کہ اس نے خدا کے معنی کچھ بھی نہ سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شہزادہ یا بادشاہ کا کوئی پیارا اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جائے اور بادشاہ اسکی محبت میں لاچار ہو کر اس چور کی تقصیر معاف کر دے اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اس رنج سے کہ جو اس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھ کو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اس کے دربار میں کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو جس قدر چاہے نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور کسی کو کلیم کا اور کسی کو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرما دے مگر پھر مالک مالک ہے اور غلام غلام۔ کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہیں بڑھ سکتا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں ہے اور چوری کو اس نے اپنا کچھ پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر وہ شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سر آنکھوں پر رکھ کر خود کو قصوروار سمجھتا ہے اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اسی کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھیے کہ میرے حق میں کیا حکم فرما دے سو اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر نہ گھٹ جائے سو کوئی امیر وزیر اسکی مرضی پا کر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام لے کر اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اس امیر نے اس چور کی سفارش اس لیے نہیں کی کہ وہ اس کا قرابتی ہے یا آشنا بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھ کر اس کو شفاعت بالاذن کہتے ہیں یعنی یہ سفارش خود مالک کی اجازت سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی یا ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث میں مذکور ہے سو اس کے معنی یہی ہیں۔

اعتدال کی راہ

سو ہر بندے کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اسی سے ڈرتا رہے اور اس کی التجا کرتا رہے اور اس کے روبرو اپنے گناہوں کا قائل رہے اور اسی کو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمائتی بھی اور جہاں تک خیال دوڑائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہ جانے اور کسی کی حمایت پر بھروسہ نہ کرے وہ بڑا غفور رحیم ہے سب مشکلیں اپنے ہی فضل سے کھول دے گا اور سب گناہ اپنی رحمت سے بخش دے گا اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع بنا دے گا۔

مذکورہ بالا آیات سے اور ان کی تشریح سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے اور وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے اور ہر کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتا ہے اور جس طرح چاہے تصرف کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی میں یہ طاقت وقوت نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ جیسا تصرف دوسروں میں مانے تو وہ خدا کا نافرمان بن کر مشرک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ○﴾ (سورۃ المؤمنون: ۸۸- ۸۹)

(آپ دریافت کیجئے کہ تمام چیزوں کے اختیارات کس کے ہاتھ میں ہیں جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے آپ کہہ دیجئے پھر تم کدھر جادو کر دیے جاتے ہو۔)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام کائنات عالم کا مالک اور قادر مطلق اور حاکم کل ہے اس کا ارادہ کوئی بدل نہیں سکتا ہے اس کا کوئی حکم ٹل نہیں سکتا اس سے کوئی باز پرس کر نہیں سکتا اس کی چاہت کے بغیر پتا ہل نہیں سکتا وہ سب سے باز پرس کرے کسی کی مجال نہیں کہ اس سے کوئی سوال کر سکے اس کی عظمت اس کی کبریائی اس کا غلبہ اس کا دباؤ اس کی خدمت اس کی عزت اس کی حکمت اس کا عدل بے پایاں اور بے مثل ہے مخلوق سب اس کے سامنے عاجز پست اور لاچار ہے اب ساری مخلوق کی باز پرس کرنے والا ہے اس سوال کا جواب بھی ان کے پاس بجز اس کے اور نہیں کہ وہ اقرار کریں کہ اتنا بڑا بادشاہ ایسا خود مختار اللہ واحد ہی ہے کہہ دیجئے کہ تم پر پھر کیا مصیبت پڑی ہے ایسا کون سا جادو تم پر ہو گیا ہے کہ باوجود اس اقرار کے پھر بھی دوسروں کی پرستش کرتے ہو جیسے فرمایا:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ○ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○﴾ (النحل: ۷۳- ۷۴)

(اور خدا کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمان اور زمین سے انہیں کچھ بھی روزی نہیں دے سکتے اور نہ کچھ مقدور رکھتے ہیں۔ لوگو! اللہ پر مثالیں مت بناؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے اور تم کچھ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جانتے۔)

دنیا میں خدا کے کارخانے میں نہ کسی کو دخل ہے اور نہ تصرف کا حق ہے قیامت میں بھی بغیر خدا کی اجازت کے کوئی کسی کے کام آسکے حتیٰ کہ خویش واقارب بھی الگ ہوجائیں گے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ ﴾ (عبس: ۳۳-۳۷)

(پس جب کہ کان بہرے کردینے والی قیامت آجائے گی اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسا مشغلہ ہوگا جو اسے مشغول رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔)

اس دن انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیکھے گا لیکن بھاگتا پھرے گا کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت کریمہ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ یعنی آپ اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرایئے نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو جمع کرکے یہ نصیحت فرمائی۔

((يَابَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَابَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْآ اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَافَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَّالِيْ فَاِنِّيْ لَآ اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.)) ❷

''یعنی اے بنی کعب بن لوئی! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچالو کیونکہ میں اللہ کے یہاں تمہارے کام

---

❶ یہ حضرت عکرمہ کا قول ہے۔ تفسیر ابن کثیر: ۴/۴۷۳

❷ صحیح بخاری: کتاب الوصایا باب هل یدخل النساء و الولد فی الاقارب رقم الحدیث ۲۷۵۳ صحیح مسلم: ۱/ ۱۱۴ کتاب الایمان باب فی قوله تعالی ﴿و انذر عشیرتك الاقربین﴾ رقم الحدیث ۵۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہیں آ سکتا ہوں اور اے مرہ بن کعب کے لوگو تم اپنی جانوں کو جہنم سے چھڑا لو کیونکہ میں تم کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور اے اولاد عبد شمس تم اپنے آپ کو جہنم سے چھڑا لو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہارے کام نہیں آؤں گا اور اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو جہنم سے بچا لو کیونکہ بغیر ایمان اور عمل صالح کے تمہارے لیے خدا کے یہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اور اے بنی ہاشم تم اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا اور اے بنی عبد المطلب تم بھی اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا لو یقیناً میں اللہ کے یہاں تمہیں فایدہ نہیں پہنچا سکوں گا اور اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تو اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لو اور دنیا میں تو جتنا چاہے مجھ سے میرا مال مانگ لے اللہ کے یہاں میں تیرے کام نہ آؤں گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی کو اختیار نہیں ہے کہ جس کو چاہیں بخشوالیں اور جس کو نہ چاہیں نہ بخشوائیں خدا کے سامنے سب مجبور اور عاجز ہیں خدا کے اوپر ایمان لا کر اور عمل صالح کر کے خدا کی مہربانیوں اور رحمتوں کی امید رکھے بس یہی ایمان اور عمل صالح انشاء اللہ کام آئیں گے حدیث قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يٰعِبَادِيْ الى قوله كُنْ فَيَكُوْنُ.)) ❶

اور سورہ بقرہ میں ہے:

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ. ﴾ (البقرة: ١٠٧)

(یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمان اور زمین کی اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی حمائتی اور مدد کرنے والا نہیں۔)

شرک فی العادت

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ (آل عمران: ٦٤)

❶ مسند احمد: ٥/ ١٥٤ و ترمذی: ٣/ ٣١٦ كتاب صفة القيامة باب فی نسخة اربعة احاديث، رقم الحديث ٢٤٩٥ و ابن ماجه: كتاب الزهد باب ذكر التوبة رقم الحديث ٤٢٥٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(آپ کہہ دیجئے کہ اے کتاب والو! تم ایسی انصاف کی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ اس کو چھوڑ کر ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب بنائیں اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو تم ہی کہو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں یہ ہے کہ غیر خدا کو رب اور پرورش کرنے والا نہیں بنانا چاہیے اور نہ کسی (مولوی عالم) اور درویش کو رب سمجھ کر اس کی ہر بات مانیں یعنی جس چیز کو یہ لوگ اپنی طبیعت سے حلال کریں اس کو حلال سمجھیں اور جس کو حرام بتائیں اس کو حرام جانیں بلکہ حلت وحرمت خدا کی طرف سے ہے جس کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جس کو خدا نے حرام کیا وہ حرام ہے بعض لوگ عادتاً کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں ہمارا مربی اور روزی رساں ہے اور ہم اس کی بات مانیں گے تو اس قسم کی بات کہنا شرک فی العادت میں شامل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ بْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ o وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا o لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحَانَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ (التوبہ: ۳۰)

(یہود کہتے ہیں عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ تو صرف ان کے منہ کی بات ہے اگلے منکروں کی طرح یہ بھی ایسی بات کرنے لگے انہیں خدا غارت کرے کیسے پلٹائے جاتے ہیں ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور دریشوں کو خدا بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے انکے شریک مقرر کرنے سے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ماں باپ اور نہ بیوی اور نہ کوئی شریک وسہیم ہے اس نے فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o ﴾

(الاخلاص: ۱-۴)

(کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے۔)

حضرت علکمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے ہم عزیر کو پوجتے ہیں جو خدا کے بیٹے ہیں اور نصرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہتے تھے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو پوجتے ہیں جو خدا کے بیٹے ہیں اور مجوسی کہتے تھے ہم سورج، چاند کی پرستش کرتے ہیں اور مشرک کہتے تھے ہم بت پرست ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ اتاری کہ اے نبی تم کہہ دو کہ ہمارا معبود تو اللہ تعالیٰ ہے جو واحد ہے۔ احد ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ جس وزیر نہیں جس کا کوئی شریک نہیں، جس کا کوئی ہمسر نہیں، جس کا کوئی ہم جنس نہیں، جس کے برابر اور کوئی نہیں، جس کے سوا کسی میں الوہیت نہیں، اس لفظ کا اطلاق صرف اسی کی ذات پر ہوتا ہے وہ اپنی صفتوں میں اور اپنے حکمت بھرے کاموں میں یکتا اور بینظیر ہے۔ ❶

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا جو سب کا خالق ہے۔ ❷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ خدا کا بندوں پر کیا حق ہے تو آپ ہی نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ ❸

دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ جو خدا چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہے کہ جو کچھ اللہ اکیلا چاہے پھر جو فلاں چاہے۔ ❹

طفیل بن سخبرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں چند آدمیوں کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہودی ہیں میں نے کہا افسوس تم میں یہ بڑی خرابی ہے کہ تم حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہو انہوں نے کہا تم بھی اچھے لوگ ہو افسوس تم کہتے ہو جو خدا چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں پھر میں نصرانیوں کی جماعت کے پاس گیا اور ان سے بھی اسی طرح پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا میں نے ان سے کہا افسوس تم بھی مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا جانتے ہو انہوں نے بھی یہی

---

❶ تفسیر ابن کثیر: ٤/ ٥٧٠

❷ صحیح بخاری: کتاب التوحید باب قول اللہ تعالی یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیك ..... رقم الحدیث ٧٥٣٢، صحیح مسلم: ١/ ٦٣ کتاب الایمان باب بیان کون الشرك اقبح الذنوب .... رقم الحدیث ٢٥٧

❸ صحیح بخاری: کتاب الجهاد و السیر باب اسم الفرس و الحمار رقم الحدیث ٢٨٥٦ و صحیح مسلم: ١/ ٤٤ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا رقم الحدیث ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦

❹ سنن ابن ماجه کتاب الکفارات باب النهی ان یقال ماشاء اللہ و شئت، رقم الحدیث ٢١١٨، کتاب الاسماء و الصفات: ١/ ٢٣٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جواب دیا میں نے صبح اپنے اس خواب کا ذکر کچھ لوگوں سے کیا پھر دربار نبوی میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے بھی خواب کا یہ واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے پوچھا کیا کسی اور سے بھی تم نے اس کا ذکر کیا ہے میں نے کہا ہاں حضور! اب آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا اور تم میں سے بعض سے بیان بھی کیا۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں اس کلمہ کے کہنے سے روک دوں لیکن فلاں فلاں کاموں کی وجہ سے میں اب تک نہ کہہ سکا یاد رکھو اب ہرگز ہرگز خدا چاہے اور رسول چاہے کبھی نہ کہنا بلکہ یوں کہو کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے۔ ❶

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔ ❷

یہ تمام کلمات توحید کے سراسر خلاف ہیں توحید باری کے بچاؤ کے لیے یہ سب احادیث بیان ہوئی ہیں واللہ اعلم تمام کفار اور منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی عبادت کرو یعنی اس کی توحید کے پابند بن جاؤ اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرو جو نہ نفع دے سکے نہ نقصان پہنچا سکے اور تم جانتے ہو کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں جو تمہیں روزی پہنچا سکے اور تم جانتے ہو کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ تمہیں اس توحید کی طرف بلا رہے ہیں جس کے سچ اور حق ہونے میں کوئی شک نہیں شرک اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے جیسے چیونٹی جو رات کے اندھیرے میں کسی صاف پتھر پر چل رہی ہو انسان کا یہ کہنا بھی شرک ہے بیٹے کی قسم آپ کی قسم انسان کا یہ کہنا بھی شرک ہے کہ اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو چوررات کو ہمارے گھر میں گھس آتے یہ کہنا بھی شرک ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں یہ کہنا بھی شرک ہے کہ مجھے اللہ کا اور آپ کا سہارا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ ❸

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (البقرة: ۲۱ - ۲۲)

(اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں تم سے پہلے کے سب لوگوں کو پیدا کیا اسی

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۷۲ طبرانی کبیر ۸/ ۳۲۴ رقم الحدیث ۸۲۱۴- ۸۲۱۵

❷، ❸ محکم دلائل وبراہین ۱/ ۲۰۶ مزید کتاب التوحید والاسماء والصفات پر ۱۳۸ مسئل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں تمہارا بچاؤ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا ہے اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی خبردار باوجود جاننے کے خدا کے ساتھ شریک مقرر نہ کرو۔)

غیر اللہ کی قسم کھانا بھی شرک فی العبادت میں داخل ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ.)) ❶

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی' اس نے شرک کیا۔''

بعض لوگ باپ دادوں کی قسم کھاتے ہیں یا کسی نبی ولی کی قسم کھا لیتے ہیں یا پیر فقیر کی قسم کھاتے ہیں یا سر کی قسم کھاتے ہیں یہ سب شرک فی العادت میں داخل ہے اس سے بچنا ضروری ہے اسی طرح سے غیر اللہ کے نام سے نذر و نیاز ماننا بھی شرک ہے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (المائدۃ: ۳)

(تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو۔)

لہٰذا سانڈھ وغیرہ جو غیر اللہ کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں وہ حرام ہیں کیونکہ اس میں شرک معنوی سرایت کر گیا ہے اسی طرح کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس جا کر غیب کی خبریں معلوم کرنا بھی شرک فی العادت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.)) ❷

''جو غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس روز تک عبادت قبول نہ ہوگی۔''

اسی طرح شگون بد لینا بھی شرک ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ. ❸

شگون بد لینا شرک ہے بچوں کا نام غیر اللہ کے نام پر رکھنا جیسے پیر بخش، نبی بخش، وغیرہ شرک فی التسمیہ

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۸۶' ۸۷ و ابو داؤد: ۳/ ۲۱۷ کتاب الایمان و النذور باب الیمین بغیر اللہ' رقم الحدیث ۳۲۴۵ و ترمذی: ۳/ ۳۷۱ کتاب النذور و الایمان باب ممایلی کراھیۃ الحلف بغیر اللہ رقم الحدیث ۱۵۳۵

❷ صحیح مسلم: ۲/ ۲۳۳ کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان' رقم الحدیث ۵۸۲۱

❸ مسند احمد: ۱/ ۴۳۸ و ابو داؤد: ۴/ ۲۴ کتاب الطب باب فی الطیرۃ رقم الحدیث ۳۹۰۴ و ترمذی: ۲/ ۴۰۰ کتاب السیر باب ماجاء فی الطیر رقم الحدیث ۱۶۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اس سے بچنا بھی ضروری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَا اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾ (سورۃ اعراف: ۱۸۹ - ۱۹۰)

(وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اپنے اس جوڑے سے انس حاصل کرے پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا سو وہ اس کو لیے ہوئے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو ان کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم شکر گزاری کریں گے سو جب اللہ تعالیٰ نے انکو صحیح سالم اولاد دیدی تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے سو اللہ تعالیٰ پاک ہے ان کے شرک سے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک مرد عورت سے پیدا کیا ہے اور ان دونوں میں محبت اور رحمت ڈال دی ہے اور اس سے ایک دوسرے کو راحت ملتی ہے اسی فطری محبت کی وجہ سے جب دونوں میں مقاربت اور موانست ہوتی ہے تو حمل رہ جاتا ہے تو اسی وقت سے اولاد کی امید ہو جاتی ہے اور دعائیں کرتے ہیں کہ اگر صحیح وسالم اولاد ہوئی تو خدا کے شکر گزار ہوں گے لیکن جب صحیح وسالم اولاد پیدا ہو جاتی ہے تو بجائے شکر گزاری کے ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ اور غیروں کے نام پر نذریں چڑھاتے ہیں بچے کو کوئی کسی مزار پر لیجاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر، اور بچے کے زندہ رہنے کے لیے کوئی اس کا نام عبدالحارث رکھتا ہے اور کوئی نبی بخش، امام بخش، علی بخش وغیرہ نام رکھتا ہے تو اس طرح کا نام رکھنا شرک ہے جو اللہ کے نزدیک بہت معیوب ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب ناموں سے پسندیدہ نام عبداللہ، عبدالرحمٰن ہے۔ ❶

جانوروں میں اور کھیتی باڑی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا بھی شرک ہے جیسے کوئی یوں کہے کہ یہ جانور فلاں کے نام کا ہے نہ اس پر کوئی سواری کرے نہ اس کا کوئی دودھ پیئے یا اس کھیتی کی پیداوار اتنی فلاں پیر کے لیے ہے اور اتنی خدا کے لیے ہے تو اس قسم کی نذر و نیاز ماننی شرک ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: ۲/ ۲۰۶ کتاب الادب باب النهی عن التکنی بابی القاسم و بیان مایستحب من الاسماء رقم الحدیث ۵۵۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ (سورۃ الانعام: ۱۳۸)

(اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کھیت اور مویشی ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور مویشی جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی ہے اور مویشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے محض اللہ پر افترا باندھنے کے لیے۔ ابھی اللہ تعالیٰ ان کے افترا کی سزا دیے دیتا ہے۔)

اس قسم کی اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں شرک کی مذمت بیان کی گئی ہے اس لیے ہر قسم کے شرک سے بچنا ضروری ہے تاکہ صحیح ایمان قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹے بڑے گناہ کو معاف کر دے گا لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم رکھے اور شرک و بدعت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

﴿ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ - وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسالت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ (اعراف: ۱۵۸)

حمد وصلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (اے محمد (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے، کہ اے لوگو! تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کے پاس بھیجا گیا ہوں، وہ اللہ جو زمینوں اور آسمانوں کا بادشاہ ہے، اور جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی مارتا ہے، تو تم تصدیق کرو، اللہ کی، اور اس کے رسول کی، جو اُمّی نبی ہیں، وہ اللہ اور اس کی تمام باتوں کی تصدیق کرتے ہیں، تم اسی نبی کی سنت کے موافق عمل کرو، تا کہ تم راہ پاؤ۔)

اس آیت کریمہ میں حکم ہے، کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرو، اور آپ کی تابعداری کرو، کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ ''لا الہ الا اللہ'' میں توحید کا ذکر تھا، جس کا مختصر بیان ہو چکا ہے۔

توحید کے بعد اسلام کی دوسری بنیاد محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرنا، اور شہادت دینا ہے، رسول اس نیک انسان کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب دے کر اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے، دنیا میں بھیجا تھا، ان ہی کو نبی اور پیغمبر کہتے ہیں۔

رسول و پیغمبر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور نیک بندے گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوتے تھے، اور ہر قسم کی خوبیاں اور بھلائیاں ان میں ہوتی تھیں، ان کے پاس اللہ تعالیٰ اپنا حکم دے کر فرشتوں کو بھیجتا تھا، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگ فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر اور پڑھ کر مخلوق کو سناتے، اچھی باتوں کا حکم کرتے، اور بری باتوں سے روکتے تھے، جنت کی خوشخبری دے کر دوزخ سے ڈراتے تھے، اپنی قوم کی خیر خواہی اور ہمدردی میں دن رات مشغول رہتے، کسی مخلوق سے نہیں ڈرتے تھے، اور نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم چھپاتے تھے، بلکہ تمام حکموں کو نڈر اور بے خوف ہو کر پہنچا دیتے، اور ماں باپ سے زیادہ مہربان ہوتے تھے، اس لیے ہم سب پر فرض ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کریں، جس کے کرنے کو کہا ہے، اس کام کو بجالائیں اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہیں، ان کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ ناخوش اور فرمانبرداروں سے خوش ہوتا ہے، بلکہ ان کی فرمانبرداری اللہ ہی کی فرمانبرداری ہے، اور ان کی نافرمانی اللہ ہی کی نافرمانی ہے، جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور جو ان کی فرمانبرداری کرے گا وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، ہم سب اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان و یقین کرتے ہیں، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے اور نیک بندے تھے، نبی اور رسول بہت ہوئے ہیں، ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، ان میں سے بعض نبیوں اور رسولوں کا بیان قرآنِ مجید میں آیا ہے، اور بعض کا نہیں آیا، سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہیں اور سب نبیوں کے امام اور پیشوا ہیں۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک معزز خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور والدہ محترمہ کا نام آمنہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے، دادا عبدالمطلب اور تایا ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی، چالیس برس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آسمان سے قرآن شریف اترنے لگا، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لانے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب و کفارِ مکہ کو قرآن شریف پڑھ کر سناتے اور سمجھاتے، بری باتوں سے روکتے اور اچھی باتوں کے کرنے کا حکم فرماتے تھے، مگر مکہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دق کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے، مدینہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عزت کی، بہت سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے، باقی جو رہ گئے تھے، وہ بھی مسلمان ہو گئے اور جان و مال سے خدمت کرنے لگے، دس برس مدینہ منورہ میں قیام رہا، اور وہیں تریسٹھ برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں کو ختم کرنے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دجال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں بلکہ فرشتوں سے بھی افضل اور سب کے سردار ہیں، قیامت کے دن سب سے پہلے اٹھیں گے اور سب سے پہلے گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تمام ایمان والوں پر فرض ہے، بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا، ذیل کی آیتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اس کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴾ (سورۃ النساء ۵۹ تا ۷۰)

(اے ایمان والو! اللہ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرو، اور تم میں سے جو صاحبانِ حکومت ہیں، ان کا بھی کہا مانو، اگر کسی معاملہ میں باہم اختلاف ہو جائے، تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر ہے، اور اسی کا انجام اچھا ہے، کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا، جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم اس کلام پر یقین رکھتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے، اور اس کلام کو بھی مانتے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے اتارا گیا ہے، حالانکہ یہ غیر اللہ کے پاس مقدمہ لے جانا چاہتے ہیں، باوجود یکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ان سے قطع تعلق کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو راہ سے بہکا کر دور کر دے، اور جب ان سے کہا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ اس فیصلہ کی طرف آؤ، جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اور اس کے رسول کے پاس آؤ تو منافقین کو دیکھو گے کہ وہ آپ ﷺ کے پاس آنے سے اعراض کرتے اور ٹھٹکتے ہیں، اس وقت ان کا کیا حال ہوگا، جب ان کی حرکات کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آن پڑے، پھر خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئیں کہ ہماری غرض تو میل ملاپ اور بھلائی ہی کی تھی، ان لوگوں کے دلوں کی باتوں کو خدا ہی خوب جانتا ہے، تو آپ ﷺ ان سے اغماض ہی کیجئے، ان کو نصیحت فرمایئے اور ان سے ایسی بلیغ بات کہیے جو ان کے دلوں میں اثر کرے، ہم نے اپنے ہر رسول کو اسی لیے بھیجا ہے، کہ اللہ کے حکم سے ان کا کہنا مانا جائے، اور اگر یہ ان حرکاتِ ناشائستہ کرنے کے بعد، آپ ﷺ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی چاہتے اور ہمارے رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے، تو اللہ کو ضرور بالضرور توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے، آپ ﷺ کے رب کی قسم! یہ لوگ مؤمن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اپنے تمام جھگڑوں میں آپ ﷺ کو حاکم اور جج نہ بنالیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کبیدگی اور تنگی محسوس نہ کریں، اور اس کو بسر وچشم قبول کرلیں، اور اگر ہم ان کو یہ حکم دیتے کہ وہ خود اپنے آپ کو ہلاک کردیں یا اپنی بستیاں چھوڑ کر چلے جائیں، تو اس حکم کی تعمیل تھوڑے آدمیوں کے سوا اور لوگ کبھی نہ کرتے، لیکن جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے، اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اور مضبوطی کے ساتھ دین پر قائم رکھنے والا ہوتا، اور اس صورت میں ہم ان کو بڑا اجر اپنی طرف سے عطا کرتے، اور ان کو سیدھے راستہ پر چلاتے اور جو اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں، وہ ان نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے، اور وہ اچھے رفیق ہیں، یہ اللہ ہی کا فضل ہے، اور اللہ کا جاننا ہی کافی ہے۔)

ان آیتوں میں اللہ ورسول کی فرمانبرداری اور تابعداری کی بڑی اہمیت بتلائی گئی ہے، رسول اللہ ﷺ کے رسول ماننے کا مطلب ہے، کہ ہر کام میں اللہ کے رسول ﷺ کے قول وفعل کی عملی حیثیت سے پیروی کی جائے، دین ودنیا کے مقدمات کا فیصلہ اللہ اور پیغمبر ہی سے کرایا جائے، اور بلا چون وچرا اسے تسلیم کرلیا جائے، جو لوگ زبانی کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو ''محمد رسول اللہ'' کہتے ہیں، اور اپنے مقدمات کو طاغوت اور مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں، ان کے فیصلہ کو مان کر عمل کرتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں اللہ کے رسول ﷺ کو رسول ہی تسلیم نہیں کرتے۔

جو لوگ صحیح معنوں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں وہ قیامت کے روز اللہ کے نیک بندوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ ہوں گے، نیز قرآنِ مجید میں جگہ جگہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول آیا ہے، یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کا کہا مانو، اللہ کی اطاعت کیسے کی جائے، اور وہ کس کس کام سے خوش اور کس سے ناخوش ہے، اس کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بلا واسطہ کسی کو خود اللہ ہی بتا دے، کہ تم اس طرح ہماری اطاعت و عبادت کرو، ایسا ہی شخص نبی اور رسول ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ نبی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ کی اطاعت کی جائے، اب چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آ سکتا، تو پہلے رسول کی تابعداری سے خدا کی اطاعت ہو سکتی ہے، بغیر رسول کی تابعداری کے اللہ کی فرمانبرداری ہو ہی نہیں سکتی، اللہ کے رسول کی تابعداری اللہ ہی کی فرمانبرداری ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴾ (سورۃ النساء: ۷۹- ۸۰)

(ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، جو رسول کا کہا مانے گا، وہ دراصل خدا کا حکم مانے گا، اور جو رخ پھیرے گا، تو ہم نے آپ ﷺ کو اس پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔)

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے نبی ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، جو اللہ کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ اللہ کی فرمانبرداری کرے گا، اور جو اللہ کے رسول سے محبت کرے گا، وہ اللہ سے محبت کرے گا، اسی طرح جس نے رسول کی نافرمانی کی، گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اپنے رسول کی نافرمانی سے خدا ناخوش ہوتا ہے، جس طرح اپنے نافرمانوں سے ناخوش ہوتا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (سورۃ النساء: ۱۱۵)

(اور جو شخص راہِ ھدایت کھل چکنے کے بعد اللہ کی مخالفت کرے گا' اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسری راہ پر چلے گا، ہم اس کو اسی راہ پر چلائیں گے جس پر وہ چلے گا، اور اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے، اور وہ بری جگہ ہے۔)

اس آیت کریمہ کا مطلب بالکل واضح ہے' کہ جو شخص باوجود ظہورِ ہدایت' اور نزولِ قرآن اور حقانیت اسلام کے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا' اور ہمارے نبی اور اسلام کے طریقے کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں کو اختیار کرے گا اور گمراہی کو پسند کرے گا' تو ہم بھی اس کو اسی گمراہی میں چھوڑ دیں گے جو اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے لئے پسند کی ہے اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے' رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے نمونہ بنایا ہے آپ کے اقوال' افعال' احوال کی پیروی میں نجات ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾ (سورة الاحزاب: ٢١)

(یقیناً تمہارے لیے رسول خدا ﷺ میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے نمونہ ہے جو اللہ کی اور قیامت کے آخری دن کی امید رکھتا ہے اور خدا کو بہت یاد کرتا ہے۔)

جو لوگ زبان سے تو رسالت محمدی ﷺ کا اقرار کرتے ہیں، مگر آپ ﷺ کے فیصلے کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کو منافق کہا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ کا تعالیٰ ارشاد ہے:

﴿ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ○ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ (سورة النور: ٤٧ تا ٥٢)

(وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہوئے، پھر ان سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے، یہ ایمان والے نہیں، جب وہ لوگ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں، کہ خدا اور اس کا رسول ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں، تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے، ہاں اگر ان ہی کو حق پہنچتا ہے تو مطیع و فرمانبردار ہو کر اس کی طرف چلے آتے ہیں، کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے، یا یہ شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، یا انہیں اس بات کا ڈر ہے، کہ کہیں خدا اور اس کا رسول ﷺ ان کی حق تلفی نہ کریں، بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ خود بھی بڑے بے انصاف ہیں، ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ، خدا اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے، تو وہ کہتے ہیں، کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، جو بھی خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں، اور خدا کا خوف رکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اوراس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔)

ان آیتوں میں منافقین کی حالت، کیفیت اور علامت بتلائی گئی ہے، کہ یہ لوگ زبان سے ایمان اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں، لیکن دل اور عمل اس کے خلاف ہیں، اور جب شرعی فیصلہ کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے، اگر اس میں ان کو اپنا دنیاوی فائدہ نظر آتا ہے، تو خوشی سے قبول کر لیتے ہیں، اور اگر اس میں دنیاوی نقصان نظر آتا ہے، تو حق کی طرف دیکھتے بھی نہیں، حالانکہ مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ خدا و رسول کی تابعداری کرتے ہیں، اوران کا یہی قول وعمل ہے، اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

رسول پر ایمان لانے کا مطلب

یہی ہے کہ اللہ کا رسول جو کچھ بتائے، وہ حق ہے، جو کچھ کہے وہ سچ ہے، اور جو عمل کرے وہ قابلِ اتباع ہے، ان کی تمام بتائی ہوئی باتوں کا ماننا، اوراس کے مطابق عمل کرنا فرض ہے، خواہ عبادات کے بارے میں ہو، یا معاملات اور اخلاق کے متعلق ہو، یا تمدن اور معاشرے کے بارے میں ہو، غرض زندگی کے کسی بھی شعبہ کے متعلق ہو، جب اپنی زندگی کو رسول کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لے گا، تو وہ اللہ کے رسول کو رسول مان لے گا، اوراس کا ایمان بالرسالت صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

اور جو آپ ﷺ کا تابعدار نہیں، وہ مؤمن نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَىٰ ، قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى.)) ❶

''میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر جو انکار کرے، عرض کیا گیا، کہ کون انکار کرے گا؟ فرمایا، جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو نافرمانی کرے گا وہ انکار کرے گا (یعنی نافرمانی اور انکار کرنا گویا نہ ماننے کی دلیل ہے)۔''

محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب رسول کا مطلب سمجھ میں آ گیا تو اس کے لوازمات سے یہ بھی ہے، کہ اللہ کے رسول کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہو اور یہ ظاہر بات ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے، وہ اس کی ہر بات اور ہر ادا کو پسند کرتا

❶ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه و سلم. رقم الحديث ٧٢٨٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے، اور اس کے کہنے پر چلتا ہے، اور اس کی ہر ادا کو اختیار کرتا ہے، وہ اس کے رنگ میں رنگ جانے کی بڑی خواہش کرتا ہے، گویا ایمان بالرسول، محبت رسول، اور اطاعت رسول ایک چیز ہے۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.)) ❶

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ اور اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.)) ❷

''ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔''

اللہ کے رسول کی محبت ایمان کا جزو ہے، محبت کے تین اسباب ہیں، جمال، کمال، جود، یہ تینوں اوصاف رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ میں موجود تھے۔

محبت کی دو قسمیں ہیں، طبعی اور عقلی، محبت عقلی سے اطاعت وفرمانبرداری مراد ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام عزیزوں اور خویش اقارب، ماں باپ، بیٹے، بیوی، اور اپنی جان سے بھی زیادہ ہو، یعنی اگر کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کے مقابلے میں تمام عزیزوں کو چھوڑنا پڑ جائے، یا اپنی جان دینی پڑ جائے، تو سب کو چھوڑ دے یا اپنی جان دے دے، مگر اللہ کے رسول کی نافرمانی نہ ہونے پائے جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے گی تب ایمان کامل ہوگا، اس کی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ہوتی ہے، کہ حضرت عبداللہ بن ہشام فرماتے ہیں، کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا:

((لَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ.))

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ٧ كتاب الايمان باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الايمان رقم الحديث ١٥

صحيح مسلم ١/ ٤٩ كتاب الايمان باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وسلم .... رقم الحديث ١٦٨

❷ صحيح بخاري: ٢/ ٩١ كتاب الادب باب علامة الحب .... رقم الحديث ٦١٦٨ و ٦١٦٩

صحيح مسلم: كتاب البر و الصلة باب المرء مع من احب' رقم الحديث ٦٧١٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے اپنی جان کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا، خدا کی قسم! جب تک میں تم کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں، تب تک تم سچے مؤمن نہیں ہو سکتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اب مجھے آپ ﷺ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا، اب تم کامل مؤمن ہو گئے ہو۔ ❶

قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾

(توبہ: ۲۳ - ۲۴)

(اے مومنو! اگر تمہارے باپ، بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو عزیز رکھتے ہوں، تو انہیں اپنا دوست نہ بناؤ، اور جو ایسا کرے گا، تو یہی لوگ ظالم ہوں گے، اے ہمارے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے، کہ اگر تمہارے باپ، اولاد، بھائی، بیبیاں، کنبہ، تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے، اور تمہاری تجارت جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے، اور تمہارے رہنے کے مکان جو تمہیں بہت پسند ہیں، یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ جو خدا کو کرنا ہے، تمہارے سامنے آجائے گا، خدا فاسقوں پر ہدایت کی راہیں نہیں کھولتا۔)

اس آیت کریمہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور رسول کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہئے، اور اپنے اور غیروں کے مقابلہ میں خدا اور رسول ہی کو ترجیح دینا چاہئے، اور ان دونوں کی محبت سب محبتوں پر غالب ہونی چاہیے، انصار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ سے اسی طرح کی محبت تھی۔

قاضی عیاض نقل کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، کہ آپ ﷺ مجھے اہل و مال میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، مجھے آپ ﷺ کی صورت یاد آتی ہے تو صبر نہیں آتا، جب تک

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۹۸۱ کتاب الایمان و النذور باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم.... رقم الحدیث ۶۶۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آپ ﷺ کو یہاں آ کر دیکھ نہیں لیتا، اب غم یہ ہے، کہ وفات کے بعد آپ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے، تو میں آپ ﷺ کو وہاں کیسے دیکھا کروں گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (النساء: ٦٩)

(اور جو لوگ اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا کا انعام ہے یعنی نبی صدیق شہید اور نیک لوگ، اور ان لوگوں کی صحبت بڑی نعمت ہے۔)

آپ ﷺ نے اسے یہ آیت سنادی۔ ❶

اللہ تعالیٰ کی محبت اطاعت رسول پر موقوف ہے، جو اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ خدا کا دوست ہے، قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

(آل عمران: ٣١- ٣٢)

((یعنی اے ہمارے رسول سب لوگوں سے) کہہ دیجئے، کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو، تو میری تابعداری کرو، اللہ تم کو چاہے گا، اور تمہارے گناہ بخشش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، (اے ہمارے رسول) کہہ دیجئے، کہ اللہ کی اور رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو، اور اگر وہ اس سے پھر جائیں، تو بات یہ ہے، کہ وہ نافرمان ہیں، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے محبت نہیں رکھتا۔)

اس آیت کے شان نزول کی بابت تفسیر جامع البیان وغیرہ میں لکھا ہے، کہ مشرک لوگ بتوں کو اور جنوں کو پوجتے تھے، اور دعویٰ ان کا یہ تھا، کہ یہ کام ہم لوگ اللہ کی محبت میں کرتے ہیں، یعنی ہماری نیت یہ ہے، کہ ان کاموں سے اللہ راضی ہو جائے، اور یہود و نصاریٰ کہتے تھے، کہ ہمارے بزرگ پیغمبر ہوئے ہیں، اور ہم لوگ پیغمبروں کی اولاد ہیں، لہٰذا اللہ کو ہم سے ضرور محبت ہوگی، ایسے ہی مکہ والے یوں سمجھتے تھے، کہ ہم لوگ بیت اللہ کے خادم اور مجاور ہیں، اور حاجیوں کی مہمانداری اور خبر گیری کرتے ہیں، ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور محبت ضرور ہوگی، اور ان سب کی بات رد کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے، یعنی فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی، تو اس کے بھیجے ہوئے رسول کو مانتے، اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو جب ہی سچا ہے،

❶ طبرانی الاوسط: ١/ ٢٩٦ رقم الحدیث ٤٨٠ و ابن مردویه بحواله تفسیر ابن کثیر: ١/٥٢٣ و درمنثور: ٢/ ١٨٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اوراس کی رضامندی جب ہی حاصل ہوگی، جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حکم برداری کروگے، اگراس کے رسول کی حکم برداری نہیں کرتے، تو سب خیال اور تمام دعوے غلط ہیں۔

آج کل کے ہزاروں مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ زبان سے تو یہ کہتے کہ ہمیں اللہ اوراس کے رسول سب سے زیادہ پیارے ہیں، اوراللہ اوراس کے رسول کے واسطے ہمارا مال اور جان قربان ہے، لیکن رسول ﷺ کے حکم کی پیروی بالکل نہیں کرتے، جدھر دیکھو شکل وصورت، وضع قطع، کھانا کمانا، شادی بیاہ، اور لینا دینا غرض سب کام اپنے ملک، برادری اور باپ دادا کی رسم پر کرتے ہیں، اور جب کوئی کہے کہ یہ کام اور سب رسمیں چھوڑ دو، اور شریعت پر چلو، تو یہ جواب دیتے ہیں، کہ ہم لوگ دنیا دار ہیں، گناہ گار ہیں، بھلا ہم سے شریعت پر عمل کہاں سے ہوسکتا ہے! دیکھا آپ نے کہ وہ شریعت پر عمل کرنے سے صاف انکار کرتے ہیں، اور پھر اچھے خاصے مسلمان بنے پھرتے ہیں

تجھ میں کچھ بوئے وفا داری نہیں یار ہو کہ شیوۂ یاری نہیں

رسول کی نافرمانی کرنے والا قیامت کے دن کفِ افسوس ملے گا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَآئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ ﴾

(الفرقان: ۲۵- ۲۹)

(جس دن آسمان مع بادل کے پھٹ جائے اور فرشتے لگاتار اتریں گے، اس دن ملک صرف رحمان ہی کا ہوگا، اس دن ستم گر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے افسوس! کاش میں نے اللہ کے رسول کی راہ لی ہوتی، ہائے افسوس! کاش کہ میں نے فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی، اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی تابعداری فرض ہے، نافرمانی کرنے والا قیامت کے دن افسوس کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴾

(سورة النساء: ٤١ - ٤٢)

(اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور ان سب پر اے نبی ہم آپ ﷺ کو گواہ بنا کر پیش کریں گے، اس دن کفر کرنے والے اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کرنے والے آرزو کریں گے، کہ کاش زمین ان کو اپنے سما کر ہموار ہو جائے، اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔)

رسول کی تابعداری میں لوگوں کا امتحان ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ﴾ (سورة البقرة: ١٤٣)

(اور جس قبلہ پر آپ پہلے تھے، اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ اس رسول کا سچا تابعدار کون ہے، اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گویا یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے، ان پر کوئی دشوار نہیں ہے۔)

جو اس وقت اللہ کے رسول ﷺ کے عمل کی موافقت کرے گا، وہ آزمائش میں پورا اترے گا، اور جو تحویل قبلہ کے وقت نافرمانی کرے گا، وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوگا۔

اللہ کے رسول کی تابعداری بہترین کسوٹی ہے

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس چند فرشتے آئے، آپ ﷺ سوتے تھے، تو وہ فرشتے آپس میں کہنے لگے، کہ ان کے لیے ایک مثال ہے، وہ مثال ان کو سناؤ، بعض فرشتے بولے، مثال کس کو سنائیں، یہ تو سوتے ہیں، بعض فرشتوں نے جواب دیا، کہ ان کی آنکھ سوتی ہے، اور دل جاگتا ہے، یعنی ان کا سونا ایسا نہیں ہے، جیسا کہ اور لوگوں کا سونا ہوتا ہے، بلکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں، اور دل خبردار اور ہوشیار رہتا ہے، جو کچھ تم کہو گے وہ سنیں گے، تو ان فرشتوں نے کہا، کہ ان کی مثال ایسی ہے، کہ کسی شخص نے ایک مکان بنایا، اور اس میں ضیافت کا سامان تیار کیا، اور ایک بلانے والے کو بھیجا، کہ لوگوں کو اس ضیافت کے لیے بلا لائے، تو جو کوئی اس بلانے والے کے کہنے پر چلا آئے گا، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس مکان میں بھی داخل ہوگا، اور ضیافت کا کھانا بھی کھائے گا، اور جو شخص اس بلانے والے کے کہنے پر نہ آئے گا، وہ اس مکان میں بھی داخل نہ ہوگا، اور ضیافت کا کھانا بھی اسے میسر نہ ہوگا، بعض فرشتوں نے کہا، کہ اس کا مطلب کھول دو، تاکہ وہ سمجھیں، اس پر بعض فرشتے بولے، کہ وہ تو سوتے ہیں، بعض فرشتوں نے کہا، کہ آنکھیں سوتی ہیں، اور دل جاگتا ہے، تو ان فرشتوں نے کہا، کہ وہ مکان جنت ہے، اور بلانے والے محمد ﷺ، جو شخص محمد ﷺ کی نافرمانی کرے، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، یعنی کافر و مومن یا نیک و بد میں تمیز اور پہچان کا یہی طریقہ ہے، کہ جو کوئی محمد ﷺ کا تابعدار ہے وہ مومن اور نیک ہے، اور ان ہی کے واسطے جنت ہے، اور جو کوئی ان کی تابعداری نہ کرے، وہ کافر اور دوزخی ہے، ❶ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝﴾ (انفال: ۲۰-۲۱)

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی، اور اس کے رسول کی، اور مت پھرو اس سے اور تم سنتے ہو۔)

اور مت ہو مانند ان لوگوں کے، کہ کہتے ہیں سنا ہم نے اور وہ نہیں سنتے، یعنی یہود و نصاریٰ کا یہ حال ہے، کہ زبان سے تو تورات و انجیل اور پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان احکام پر عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا، کہ تم ایسے مت ہو جانا، جب تک احکام الٰہی اور احکام رسول ﷺ کی تعمیل نہ کرو گے، اس وقت تک زبانی اقرار سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اطاعت رسول ﷺ کی توفیق مرحمت فرمائے، اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر ہو، آمین)

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.﴾

☆☆☆

---

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۸۱ کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول الله صلی الله علیه و سلم، رقم الحدیث ۷۲۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا.﴾ (النساء: ۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے رجوع کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔)

اطاعت کے معنی فرمانبرداری اور حکم بجا آوری کے ہیں یعنی ہر کام میں اور ہر معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد کے مطابق عمل کرنا چاہیے خواہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا معاملہ ہو اس اطاعت اور فرمانبرداری پر قرآن مجید میں بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور جگہ جگہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ تاکیدی حکم آیا ہے چند آیتوں کو پڑھیے سنیے اور سمجھیے تاکہ اطاعت کا مفہوم کما حقہ سمجھ میں آجائے۔

﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

(اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔)

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ (النساء: ٦٩)

(اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (سورة النساء: ٨٠)
(جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔)
﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ﴾ (الانفال: ٤٦)
(اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔)
﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (ال عمران: ٣٢)
(کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔)
﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ﴾ (سورة المائدة: ٩٢)
(اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور بچتے رہو۔)
﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ﴾ (آل عمران: ٣٢)
(کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو۔)
﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ (النور: ٥٢)
(اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے تو یہی لوگ بامراد ہیں۔)
﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (النور: ٥٦)
(اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔)
﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب: ٣٦)
(اور نہ یہ کسی مومن مرد اور نہ مومن عورت کو شایان شان ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس معاملہ میں اپنا کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی گمراہی میں گمراہ ہو گیا۔)

ان دس آیتوں سے اطاعت اور فرمانبرداری کی تاکید صراحۃ ثابت ہوتی ہے اور رسول کی اطاعت خدا ہی کی اطاعت ہے اور بہت سی حدیثیں بھی اس اطاعت کی اہمیت میں آتی ہیں جن میں سے دو چار حدیثیں ہم آپ کو سناتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((جَآءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانَ فَقَالَ مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جب کہ آپ سو رہے تھے ان فرشتوں نے آپس میں کہا کہ تمہارے ان صاحب (محمد ﷺ) کی ایک مثال ہے اس مثال کو بیان کرو ان میں سے بعض فرشتوں نے کہا آپ سو رہے ہیں (مثال بیان کرنے سے کیا فائدہ جب کہ سن نہیں سکتے) ان میں سے بعض فرشتوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے (جو کچھ تم بیان کرو گے وہ سمجھ لیں گے پھر بیان کرنے لگے) ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان تیار کیا اور لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے دسترخوان چنا یعنی دعوت کا انتظام کیا اور لوگوں کو دعوت دینے کے لیے ایک شخص کو بھیجا (یہ بلانے والا سب کو دعوت دے رہا ہے) تو جس نے اس بلانے والے کی دعوت منظور کر لی اور اس کے ساتھ چلا آیا تو اس کے ساتھ اس مکان میں داخل ہو جائے گا اور چنے ہوئے دسترخوان سے کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس دعوت دینے والے کی بات نہ مانی اور نہ دعوت کو قبول کیا تو وہ نہ مکان میں ہی داخل ہو سکتا اور نہ دعوت کا کھانا ہی کھا سکتا ہے (ان فرشتوں نے کہا بہت بہترین مثال ہے لیکن) اس مثال کی توضیح وتشریح کر دوں۔ تاکہ آپ سمجھ لیں اس پر بعض نے کہا آپ ﷺ سو رہے ہیں (کیا سمجھیں گے؟) دوسرے نے جواب دیا آپ کی آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے (جو کہو گے آپ صاف صاف سمجھ جائیں گے) پھر وہ کہنے لگے وہ مکان تو جنت ہے اور اس کا بلانے والا اللہ تعالیٰ ہے اس نے لوگوں کو دعوت دینے کے لیے محمد ﷺ کو بھیجا ہے کہ آپ بلانے والے ہیں پس جس نے محمد ﷺ کی دعوت کو قبول کر لی اور آپ کی اطاعت کر لی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لی وہ اس مکان میں

❶ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث ٧٢٨١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

داخل ہوجائے گا اور وہاں کی نعمتوں کو کھائے گا اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (نہ وہ جنت میں جائے گا اور نہ وہاں کی نعمتوں کو کھا سکتا ہے) اور محمد ﷺ لوگوں میں فرق کرنے والے اور تمیز کرنے والے ہیں۔''

یعنی کافر اور مومن میں یہی تمیز ہے کہ جو اللہ کے رسول کی تابعداری کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو رسول کی اطاعت نہیں کرے گا وہ کافر ہوگا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى.)) ❶

''میری امت کا ہر ایک شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے میرا انکار کیا (وہ داخل نہیں ہوگا) آپ سے دریافت کیا گیا وہ کون شخص ہے جس نے آپ کا انکار کیا آپ نے فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول ﷺ کی پیروی فرض ہے اور نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.)) ❷

''انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور اس دین کی مثال جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر دنیا میں بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے (وہ دشمن بہت جلد حملہ آور ہونے والا ہے) میں تم

---

❶ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم الحديث ٧٢٨٠

❷ صحيح بخاري: ٢/ ١٠٨١ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رقم الحديث ٧٢٨٣ صحيح مسلم: ٢/ ٢٤٨ كتاب الفضائل باب شفقته ﷺ على امته و مبالغته في تحذيرهم مما يضرهم، رقم الحديث ٥٩٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو اس دشمن سے ہوشیار کرتا ہوں اور خیر خواہی کے لئے تمہیں ڈراتا ہوں لہذا اس دشمن کے آنے سے پہلے اپنی نجات کا سامان کرلو اور بچنے کی کوئی صورت نکال لو اس کی ان نصیحت آمیز باتوں کو سن کر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کا کہا مان لیا اور راتوں رات آہستہ آہستہ وہاں سے چل پڑے اور دشمن سے نجات پا گئے اور کچھ لوگوں نے اس کو نہ سمجھا اور صبح تک اپنے بستروں پر سوئے پڑے رہے کہ دشمن کا لشکر صبح ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو ہلاک و برباد کر ڈالا اور ان کی نسل کا خاتمہ کر دیا پس بالکل ہو بہو یہی مثال اس شخص ہے جس نے میری بات مان لی اور میری تابعداری کی اور جو احکام خدا کی طرف سے لایا ہوں ان کی پیروی کی اور اس شخص کی جس نے میری نافرمانی کی اور میری لائی ہوئی سچی بات کی تکذیب کی اور اس کو جھٹلایا۔''

یعنی اطاعت و تابعداری کرنے والا نجات پائے گا اور نافرمانی کرنے والا ہلاک ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو خدا اور رسول کی تابعداری کا سچا جذبہ عطا فرمائے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔

آمین یارب العالمین۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اتباع سنت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

(آل عمران: ۳۱- ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(اے ہمارے نبی! آپ سب لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو چاہے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا وہ بخشنے والا مہربان ہے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو اگر ان کی فرمانبرداری سے پھر جاؤ گے تو کافر ہو جاؤ گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری تمام لوگوں پر فرض ہے اتباع کے معنی تابعداری کے اور کسی کے موافق عمل کے ہیں اور سنت کے معنی رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل و تقریر کے ہیں اس کے موافق عمل کرنے کو اتباع سنت کہتے ہیں آپ کے حکموں اور اعمال کی تابعداری فرض ہے آپ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے آپ کی پیروی کرنے والے سے خدا بہت خوش ہوتا ہے اور اپنا پیارا بنالیتا ہے جیسا کہ آیت مذکور سے معلوم ہوا کہ تم اگر خدا کو محبوب بنانا چاہتے ہو تو اس کے رسول کی پیروی کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنالے گا اور اگر آپ کی اطاعت سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو دوست نہیں بناتا۔ رسول کی باتوں کو لو اور جس چیز کا حکم دیں کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہو جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید میں ہے:

﴿ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ (الحشر: ۷)

(ہمارے رسول جو حکم تمہیں دیں اس کو مان لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔)

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ ﴾ (النساء: ۱۵۰ - ۱۵۱)

(بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہیں مانیں گے اور وہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ چاہتے ہیں یہی لوگ پکے کافر ہیں۔)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾ (النور: ۶۳)

(جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔)

اس قسم کی بہت سی آیتیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ وہی کہتے اور کرتے تھے جو خدا کا حکم ہوتا تھا۔ بلا خدا کے حکم کے وہ بولتے ہی نہیں اور نہ کچھ کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ (النجم: ۳ - ۴)

(وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر ان کا ارشاد صرف وہی ہے جو ان پر اترتا ہے۔)

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی ہم سب پر فرض ہے بلا رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری و پیروی کے نجات نہیں ہے۔

یعنی ہر کام میں سنت کی پیروی ضروری ہے اور اسی میں ہم سب مسلمانوں کا امتحان بھی ہے جو لوگ اس میں پورے اتریں گے وہی پورے مسلمان ہیں اور جو لوگ اتباع سنت میں کچے ہوں گے وہ پکے مسلمان نہیں ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴾ (البقرة: ١٤٣)

(جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں پر پھر جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے مگر جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔)

یعنی تحویل قبلہ امتحان کے لیے ہے یعنی پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کر کے پھر بیت اللہ کی طرف متوجہ کرنا اسی لیے ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ رسول کا سچا تابع دار کون ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی تابعداری نہیں کی اور نہ بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی وہ سچے مسلمان نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے بڑی سخت مصیبت آتی ہے جیسا کہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے شکست ہوگئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ﴾ (آل عمران: ١٥٢ - ١٥٣)

(اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ تم اس کے حکم سے انہیں اپنے ہاتھوں سے کاٹنے لگے یہاں تک کہ تم بزدل ہو گئے اور کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کرنے لگے اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا پھر تمہیں ان سے پھیر دیا تا کہ تمہیں آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگذر فرمایا ایمان والوں پر اللہ بڑے فضل والا ہے جب کہ تم چڑھے چلے جا رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ تک نہ کرتے تھے اور اللہ کے رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے پس تمہیں غم پر غم پہنچا تا کہ تم نہ فوت شدہ چیز پر غم گین ہو اور نہ ملی ہوئی چیز پر اداس ہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خبردار ہے۔)

اس آیت کریمہ میں غزوۂ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کی فتح یابی کا وعدہ کیا تھا جو پورا کر کے دکھایا لیکن بعض لوگوں نے رسول کی نافرمانی کی کہ آپ ﷺ نے مورچہ والوں سے کہا تھا کہ تم لوگ یہیں پر جمے رہنا خواہ ہماری فتح ہو یا نہ ہو لیکن فتح ہونے کے بعد مورچہ والوں نے مورچہ چھوڑ دیا اور مال غنیمت کے جمع کرنے میں مشغول ہو گئے مخالفین نے دوبارہ حملہ کیا جس سے مسلمانوں کی فتح مندی کے بعد شکست ہوگئی یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَ تْ مَصِيْرًا۝ ﴾ (النساء: ۱۱۵)

(جو شخص باوجود راہ ہدایت کی وضاحت ہو جانے کے بعد بھی رسول کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دینگے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔)

یعنی جو غیر شرعی طریق پر چلے شرع ایک طرف ہو اور اسکی راہ ایک طرف ہو فرمان رسول کچھ ہو اور اس کا منتہائے نظر کچھ اور ہو حالانکہ اس پر حق کھل چکا ہو دلیل دیکھ لی ہو پھر بھی مخالفت رسول کر کے مسلمانوں کی صاف راہ سے ہٹ جائے تو ہم بھی اسی ٹیڑھی اور بری راہ پر اسے لگا دیتے ہیں اسے پھر وہی بری راہ اچھی معلوم ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ بیچوں بیچ جہنم میں پہنچتا ہے مومنوں کی راہ کے علاوہ راہ ڈھونڈنا دراصل رسول سے خلاف اور شقاق کرنا ہے ایسے لوگ قیامت کے دن بہت افسوس کریں گے اور پچھتائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۝ ﴾ (الفرقان: ۲۷- ۲۹)

(اس دن ستمگر شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا' ہائے کاش! کہ میں نے رسول (ﷺ) کی راہ لی ہوتی۔ ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا' اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر ورغلا دینے والا ہے۔)

یعنی قیامت کے روز رسول کا نافرمان کف افسوس ملتا ہوا کہے گا کہ کاش میں رسول کے راستے پر چلتا اور فلاں فلاں کو دوست نہ بناتا ان ایرے غیروں نے نصیحت پہنچنے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا لیکن اس وقت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

افسوس کرنے سے کچھ نتیجہ نہیں نکلے گا جہنمی جہنم میں چلے جانے کے بعد بھی یہی آرزو کریں گے۔

﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَا اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ٦٦ تا ٦٨)

(اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداراور بزرگوں کی بات مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اوران پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں رسول کی نافرمانی کی وجہ سے سخت سزا کی دھمکی دی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کا خاتمہ آپ کے طریقے پر کرے نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر چلنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف عظام کی مبارک جماعت میں ہمارا شمار کرے آمین ثم آمین۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایمان اور عمل صالح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴾ (الحج: ١٤)

(ایمان اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو، اللہ تعالیٰ بہتی نہروں والی جنتوں میں داخل کرے گا، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔)

انسان کی فلاح وکامیابی دو چیزوں پر موقوف ہے: (۱) ایمان (۲) عمل صالح، مگر افسوس عام طور پر لوگ اب ان دونوں میں سست نظر آتے ہیں، بعض میں کچھ ایمان ہے، تو عمل بالکل نہیں، اگر کچھ عمل ہے تو صحیح ایمان نہیں، حالانکہ ایمان وعمل صالح لازم وملزوم کی سی حیثیت رکھتے ہیں، ان دونوں کے پائے جانے کے بعد انسان دین ودنیا میں تمام مشکلات ومصائب سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

دنیاوی کامیابی بھی صرف ذہنی تخیل سے نہیں ہوسکتی، جب تک کہ اس کے مطابق کام نہ کیا جائے، صرف اتنا تسلیم کرنے سے کہ روٹی سے بھوک جاتی رہتی ہے، بھوک بند نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس روٹی کے حاصل کرنے کے لیے کوشش نہ کی جائے، اس کے حاصل کرنے کے لیے جدوجہد بھی کرنی پڑے گی، اور خاص طریقے سے پکا کر کھانا بھی پڑے گا، ان تمام مرحلوں کے طے کرنے کے بعد بھوک کا علاج ہوگا، حج کا تصور کر لینے سے حج نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی طرف قدم نہیں بڑھائے جائیں گے، اور چل کر وہاں نہ پہنچیں گے، دنیا کی عدالتوں ہی کی مثال لے لیجئے، کہ آپ جس حکومت میں رہتے ہیں، اس کے قوانین کی تصدیق و تسلیم ہی سے آپ حکومت کی زمین میں نہیں رہ سکتے، بلکہ تسلیم وتصدیق کے بعد ان قوانین کو برتنے کی ضرورت ہے، اگر ایسا ہو کہ قانون تسلیم کر کے عمل نہ کریں، یا خلاف قانون عمل کریں، تو آپ کا شمار باغیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ہوگا، اور آپ کیفر کردار تک پہنچا دیے جائیں گے۔

بالکل اسی طرح اخروی عدالت میں بھی نجات کا یہی حال ہے، کہ جب تک ایمان اور عمل صالح دونوں کو ساتھ ساتھ وجود میں نہ لایا جائے، فلاح غیر ممکن ہے، عمل صالح کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس کے اندر ہر قسم کے نیک اور اچھے اچھے کام شامل ہیں، جیسے سچائی، پاک بازی، دیانتداری، امانتداری، شرم و حیا، عدل وانصاف، حلم اور بردباری، رحم وکرم، تواضع وخاکساری، احسان، عفو، درگزر، ایثار، اخلاص مودّت ومحبت، مہمان نوازی، تیمارداری، بیوہ اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک، اور حاجت مندوں کی حاجت برآری، اور خلق خدا کی خدمت اور خالق کی عبادت وغیرہ سب عمل صالح کی شاخیں ہیں، غرض ہر وہ نیک کام جو خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جائے، عمل صالح ہے۔

قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ ساتھ، جگہ جگہ عمل صالح کو ضرور بیان کیا گیا ہے، جس کا یہی مقصد ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ہونا ضروری ہے، بغیر عمل صالح کے ایمان کا اعتبار نہیں، اسلامی صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے، کہ یہ افراط وتفریط سے خالی ہے، انسانی نجات نہ صرف ایمان پر ہی موقوف رکھی ہے، جیسا کہ عیسائیوں میں ہے، اور نہ صرف نیکوکاری وتپسیا سے نروان کا درجہ ملتا ہے، جیسا کہ بعض مذہبوں میں ہے، بلکہ ان دونوں کی اہمیت اور اس کی جزا وثواب کی بابت قرآنی آیتوں کو سنیے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) ﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ (البقرة: ۲۵)

(اور آپ ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے، جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے، کہ یقیناً ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔)

یعنی خدا اور رسول ﷺ کی تصدیق کرنے اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے ایسے عالیشان باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، اور وہاں ہر قسم کا عیش وآرام ہے۔

(۲) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (البقرة: ٦٢)

(یقیناً جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہوئے، اور نصاریٰ، اور بے دین ہیں، (ان میں سے) جو بھی اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور عمل صالح کیے، تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ثواب ہے، اور نہ ان کو کچھ ڈر ہے، اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی یہ تفسیر بیان فرماتے ہیں، کہ خدا کو کسی کی ذات سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے، اور نہ خاندانی وجاہت وپستی کا اس کے نزدیک کوئی اعتبار ہے، اور نہ کوئی امتیاز بلکہ ایمان اور عمل صالح پر دارومدار ہے، کوئی بھی ہو، رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے کے مومن ہوں یا دور اسرائیل کے یہودی یا عہد عیسی کے نصاری ہوں، یا اپنے زمانے کے صابی، بہر حال کسی کا بھی زبانی دعویٰ معتبر نہیں ہے، بلکہ ان میں سے جس کا خالص ایمان خدا اور قیامت پر ہوگا، اور اعمال نیک ہوں گے، تو اس کے لیے خدا کے یہاں ضرور اچھا بدلہ ہے، نہ وہاں خوف ہے، اور نہ رنج وغم ہوگا۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے یہاں حسب ونسب کی اہمیت نہیں ہے وہاں عمل صالح ہی کی اہمیت ہے، جسکا ایمان صحیح ہے اور عمل صالح موجود ہے، وہی خدا کا مقرب ہے، خواہ حسب ونسب کے اعتبار سے کیسا ہی ہو

دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

دیکھئے حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان بیٹے کا کیا حشر ہوا عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے ﴿اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ وہ خاندان نبوت سے الگ ہوکر غرق آب ہوا، خاندانی نسب نہ بچا سکا

حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی خیانت اور غیر عمل صالح کی وجہ سے تباہ وبرباد ہوگئی، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَةَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَةَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ﴾ (التحریم: ۱۰)

(اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح اور لوط کی بیوی کی کہاوت بیان فرمائی ہے، کہ یہ دونوں ہمارے صالح بندوں کے گھر میں تھیں، ان دونوں نے ان کی نافرمانی کی، پس یہ دونوں صالح بندے ان دونوں غیر صالح عورتوں کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے اور حکم دیا گیا، ان دونوں عورتوں کو دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل کردو۔)

حالانکہ یہ دونوں عورتیں دو نبیوں کے نکاح میں تھیں، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والی تھیں، مگر ایمان اور عمل صالح کے نہ ہونے کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئیں۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی تھیں، لیکن ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے جنت الفردوس میں داخل ہوئیں، سچ ہے اللہ تعالیٰ شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا، بلکہ تقویٰ اور عمل صالح ہی کو دیکھتا ہے، جو بھی ان دونوں خوبیوں سے متصف ہوگا، وہی اللہ کے نزدیک پیارا ہے، فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴾ (النساء: ١٢٤)

(اور جو مرد یا عورتیں کچھ نیک کام کریں، بشرطیکہ وہ مؤمن ہوں، تو وہ جنت میں داخل ہوں گے، اور تل برابر ان پر ظلم نہ ہوگا۔)

یعنی جو مرد یا عورت ایمان کے ساتھ عمل صالح کرے، وہ جنتی ہے، اور ذرہ برابر ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، یہی ایمان اور عمل صالح دیدار ولقاء الٰہی کا سبب بنے گا، فرمایا:-

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ (کہف: ١١٠)

(جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو، اسے عمل صالح کرنا چاہیے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔)

اسی ایمان اور عمل صالح کی ہر جگہ ضرورت ہے، اور ہر شخص سے ان ہی دونوں کا مطالبہ ہے، زندگی ایک مسلسل جہاد ہے، اور ایمان وعمل صالح اس جہاد میں کام آنے والے فولادی ہتھیار ہیں، بالکل درست کہا اقبال مرحوم نے

؎ یقین محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

ایمان اور عمل صالح پر قرآن مجید میں جتنا زور دیا گیا ہے، غالباً اتنا زور دوسرے مسئلوں پر نہیں دیا گیا ہو گا، کوئی سورۃ ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ سے غالباً خالی نہیں ہوگی، اب آپ ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ والی آیت کو ترجمہ سمیت پڑھ کر ایمان کو تازہ کیجئے:

(١) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ٨٢)

(جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اور اچھے اچھے کام کیے ہیں، یہی لوگ جنتی ہیں، اور ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے۔)

(٢) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (البقرۃ: ٢٧٧)

(تحقیق جو لوگ ایمان لائے، اور عمل صالحہ کیے اور نماز کو قائم کیا، اور زکوۃ ادا کی، ان کے لیے رب کے پاس ثواب ہے، اور نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳) ﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ﴾ (ال عمران: ۵۷)
(جولوگ ایمان لے آئے، اوراچھے کام کیے، ان کواللہ تعالیٰ پوراپورا اجرعطا فرمائے گا۔)

(۴) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ﴾ (النساء: ۵۷)
(اور جولوگ ایمان لے آئے، اورانہوں نے اچھے کام کیے تو ہم عنقریب ان کوایسے باغوں میں داخل کریں گے، جن میں نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)

(۵) ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴾ (طه: ۱۱۲)
(جو نیک عمل کرے گا، اوروہ ایماندار بھی ہو، تو اسے نہ بے انصافی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا ڈر ہوگا۔)

(۶) ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ ﴾ (الانبياء: ۹۴)
(جومومن نیک عمل کرے گا، تو اس کی کوشش ومحنت کی ناقدری نہ ہوگی، اوراس کے عملوں کو ہم لکھنے والے ہیں۔)

(۷) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾ (حج: ۵۰)
(ایمان داروں اورعمل صالح کرنے والوں کے لیے بخشش ہے، اورعمدہ روزی ہے۔)

(۸) ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾ (المومنون: ۵۱)
(اے رسولو! پاکیزہ اور حلال چیزوں کو کھاؤ، اورعمل صالح کرو، میں تمہارے عملوں سے خوب واقف ہوں۔)

(۹) ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (الفرقان: ۷۰)
(مگر جس نے توبہ کی، اورایمان لایا، اورنیک عمل کیے تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اوراللہ بخشنے والا مہربان ہے۔)

(۱۰) ﴿ وَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْمُفْلِحِيْنَ﴾(القصص: ٦٧)

(جس نے توبہ کی، اور ایمان لے آیا، اور عمل صالح کیے، تو ممکن ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہو جائے۔)

(۱۱) ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ﴾ (العنکبوت:۹)

(جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے، ہم ان کو نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔)

(۱۲) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ (کہف: ۱۰۷-۱۰۸)

(تحقیق جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اور نیک عمل کیے ہیں، ان کی مہمانی کے لیے جنت الفردوس ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور کبھی بھی یہاں سے نکلیں گے نہیں۔)

اس قسم کی اور بہت سی آیتیں ہیں، جن میں ایمان اور عمل صالح والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں رحمت، مغفرت، فردوس اور جنت کی نعمتوں کی بڑی بڑی بشارتیں دی گئی ہیں، آخرت میں عمل صالح کرنے والے کو جو ملے گا، وہ تو یقینی امر ہے، لیکن اس کے علاوہ دنیا ہی میں ان دونوں یعنی ایمان اور عمل صالح کی بدولت بڑی بڑی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں، جن کا بیان قرآن مجید میں متعدد جگہ مختلف لفظوں سے آیا ہے، دنیا کی تمکنت، خلافت، نیابت، سلطنت اور امارت اسی ایمان اور عمل صالح سے دستیاب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱۳) ﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (سورة النور: ۵۵)

(ایماندار اور عمل صالح والوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، کہ انہیں ضرور بالضرور ملک کا حاکم بنا دے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو بنا دیا تھا، جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا، جسے ان کے لیے پسند فرما چکا ہے، اور ان کے خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا، اگر میری ہی عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، اس کے بعد جو میری ناشکری کرے گا، وہ یقیناً نافرمان ہی نافرمان ہے۔)

یعنی اللہ نے نیک عمل کرنے والے ایمانداروں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو زمین کا مالک بنا دے گا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگوں کا حاکم اور بادشاہ مقرر فرما دے گا، ملک ان کی وجہ سے آباد ہوگا، بندگان خدا ان سے دل شاد ہوں گے، آج یہ لوگوں سے لرزاں وترساں ہیں، کل یہ بامن واطمینان ہوں گے، حکومت ان کی ہوگی، سلطنت ان کے ہاتھوں میں ہوگی، الحمدللہ یہی ہوا بھی، مکہ، خیبر، بحرین، جزیرہ عرب اور یمن تو خود آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں فتح ہو گیا، ہجر کے مجوسیوں نے جزیہ دے کر ماتحتی قبول کر لی، شام کے بعض حصوں کا بھی یہی حال ہوا، شام اور روم کے ہرقل نے تحفے روانہ کیے، مصر کے والی نے بھی خدمت اقدس میں تحفے بھیجے، اسکندریہ کے باشاہ مقوقس نے اور عمان کے بادشاہوں نے بھی یہی کیا، اور اس طرح اپنی اطاعت گزاری کا ثبوت دیا، حبشہ کے بادشاہ اصحمہ رحمہ اللہ تو مسلمان ہو ہی گئے تھے، اور اس کے بعد جو والی حبشہ ہوا، اس نے بھی سرکار محمدی ﷺ میں عقیدت مندی کے ساتھ تحائف روانہ کیے۔

پھر جب کہ اللہ رب العزت نے اپنے محترم نبی ﷺ کو اپنی مہمانی میں بلایا، آپ ﷺ کی خلافت صدیق اکبر نے سنبھالی، جزیرہ عرب کی حکومت انہوں نے مضبوط اور مستقل بنائی، ساتھ ہی ایک جرار لشکر سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں بلاد فارس کی طرف بھیجا، جس نے وہاں فتوحات کا سلسلہ شروع کیا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ وغیرہ امراء کے ماتحت شام کے ملکوں کی طرف لشکر اسلام کے جانبازوں کو روانہ کیا، انہوں نے بھی یہاں محمدی جھنڈا بلند کیا، اور صلیبی نشان اوندھے منہ گرائے، مصر کی طرف مجاہدین کا لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سرداری میں روانہ فرمایا، بصری، دمشق، حران وغیرہ کی فتوحات کے بعد آپ بھی راہیٔ ملک بقا ہوئے، اور خدا کے الہام ہی سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے زبردست اور زورآور ہاتھوں میں سلطنت اسلام کی باگیں دے گئے، سچ تو یہ ہے، کہ آسمان کے تلے کسی نبی کے بعد ایسے پاک خلیفوں کا دور نہیں ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قوت، طبیعت، آپ کی نیک سیرت، آپ کے عدل کا کمال، آپ کی خدا ترسی کی مثال دنیا میں تلاش کرنا محض بے سود اور لاحاصل ہے، تمام ملک شام، پورا علاقہ مصر، اکثر حصہ فارس آپ کی خلافت کے زمانے میں فتح ہوا، سلطنت کسریٰ کے ٹکڑے اڑ گئے، خود کسری کو منہ چھپانے کے لیے کوئی جگہ نہ ملی، کامل ذلت اور اہانت کے ساتھ بھاگتا پھرا، قیصر کو فنا کر دیا، نام مٹا دیا، اور شام کی سلطنت سے اسے دست بردار ہونا پڑا، قسطنطنیہ میں جا کر منہ چھپایا، ان سلطنتوں کی صدیوں کی جمع کی ہوئی دولت اور بے شمار خزانے ان بندگان خدا کے نیک نفس اور مسکین خصلت بندوں پر خرچ کیے، اور اللہ کے وہ وعدے پورے ہوئے، جو اس نے حبیب اکرم ﷺ کی زبانی کیے تھے۔

پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آتا ہے، اور مشرق ومغرب کی انتہا تک خدا کا دین پھیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاتا ہے، خدائی لشکر ایک طرف اقصیٰ مشرق تک اور دوسری طرف انتہا مغرب تک پہنچ کر دم لیتا ہے، اور مجاہدین کی آبدار تلواریں، خدا کی توحید کو دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پہنچا دیتی ہیں، اندلس، قبرص، قروان، اور چین تک آپ کے زمانے میں فتح ہوئے، کسریٰ قتل کر دیا گیا، اس کے ملک کا نام ونشان تک کھود کر پھینک دیا گیا، اور ہزار ہا برس کے آتش کدے بجھا دیئے گئے، اور ہر اونچے ٹیلے سے صدائے ''اللہ اکبر'' آنے لگی۔

دوسری جانب مدائن، عراق، خراسان، اور اہواز سب فتح ہو گئے، ترکوں سے جنگ عظیم ہوئی، آخر ان کا بڑا باشاہ خاقان خاک میں ملا، ذلیل وخوار ہوا، اور زمین کے مشرقی اور مغربی کونوں نے اپنے اپنے خراج بارگاہ عثمانی میں پہنچا دیے، حق تو یہ ہے، کہ مجاہدین کی ان جانبازیوں میں جان ڈالنے والے چیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی برکت تھی، آپ کو قرآن سے ایسا شغف تھا، جو بیان سے باہر ہے، قرآن کے جمع کرنے، اس کے حفظ کرنے، اس کی اشاعت کرنے، اس کے سنبھالنے میں جو نمایاں خدمتیں خلیفہ ثالث سے ظاہر ہوئیں، وہ یقیناً عدیم المثال ہیں، آپ کے زمانے کو دیکھو، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کو دیکھو، کہ آپ نے فرمایا تھا، میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے، یہاں تک کہ میں مشرق ومغرب کو دیکھ لیا، عنقریب میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک مجھے اس وقت دکھائی گئی ہے۔ ❶

مسلمانو! رب کے اس وعدے کو، اور پیغمبر کی اس پیشین گوئی کو دیکھو، پھر تاریخ کے اوراق پلٹو، اور اپنی گذشتہ عظمت وشان کو دیکھ آؤ نظریں ڈالو، آج تک اسلام کا پرچم بحمد اللہ بلند ہے، اور مسلمان ان مجاہدین کرام کی مفتوح زمینوں میں شاہانہ حیثیت سے چل پھر رہے ہیں، بیشک اللہ کے رسول سچے ہیں۔

مسلمانو! حیف اور صد حیف اس پر جو قرآن اور حدیث کے دائرے سے باہر نکلے، حسرت اور صد حسرت اس پر جو اپنے آبائی ذخیرے کو غیر کے حوالے کر کے اپنے آباء اجداد کے خون کے قطروں سے خریدی ہوئی چیز کو اپنے نالائقوں اور بے دینوں سے غیر کی بھینٹ چڑھا دے، اور سکھ سے بیٹھا اور لیٹا رہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کامل اور عمل صالح کی توفیق مرحمت فرمائے، اور دونوں جہان کی فلاح اور کامیابی سے سرخروئی عنایت فرمائے، آمین ثم آمین۔

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِ خْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ ○ وَنُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾

((وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ))

---

❶ مسلم: ۲/ ۳۹۰ كتاب الفتن باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض .... رقم الحديث ۷۲۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ١٠٤)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔)

یعنی کچھ لوگ ایسے کام کے لیے مستعد اور آمادہ رہیں کہ جو لوگوں کو وعظ و نصیحت سناتے رہیں اور نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے رہیں تاکہ دنیا میں امن وامان رہے اور فتنہ فساد نہ پیدا ہو خدا کی نافرمانی سے عذاب آتا ہے اور فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے اور نیکی اور اطاعت سے امن وامان رہتا ہے یہ کام دراصل سمجھدار کے لئے ضروری ہے عقلی اور نقلی حیثیت سے اس کی بڑی اہمیت ہے قرآن مجید کی متعدد آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے اس کی خوبی بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة الذاريات: ٥٥)

(یعنی اے نبی! آپ لوگوں کو وعظ وتذکیر کیجئے کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع پہنچاتی ہے۔)

اور وہ اس سے فائدہ اٹھا کر عمل صالح کرتے ہیں اور برائی سے باز رہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران: ١١٠)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔)

یعنی تم تمام امتوں میں سب سے افضل ہو اس لیے کہ تم میں یہ تین خوبیاں پائی جاتی ہیں (۱) تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو (۲) لوگوں کو بری باتوں سے روکتے ہو (۳) نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔

اور جن میں یہ تین خوبیاں پائی جائیں گی وہ کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتے بلکہ ہمیشہ فائدے میں رہیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (سورة العصر: ۱ – ۳)

(نماز عصر کی قسم! بیشک و بالیقین انسان سراسر نقصان ہی نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔)

یعنی حق پر قائم رہنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے اور بری باتوں سے روکنے والے کبھی خسارے میں نہیں رہیں گے بلکہ ایسے لوگوں کے لیے دنیا و آخرت میں بڑے بڑے درجے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ (حم سجدة: ۳۳)

(اور اس سے اچھی بات والا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا کی بندوں کو خدا کی طرف بلائے اور خود بھی نیکی کرے اسلام قبول کرے اس سے زیادہ اچھی بات اور کس کی ہوگی یہ ہے جس نے اپنے آپ کو نفع پہنچایا اور خلق اللہ کو بھی اپنی ذات سے نفع پہنچایا یہ ان میں سے نہیں جو بڑے باتونی ہوتے ہیں کہتے ہیں مگر خود نہیں کرتے یہ تو خود بھی کرتا اور دوسروں سے بھی کہتا ہے یہ آیت عام ہے رسول اللہ ﷺ سب سے اولیٰ طور پر اس کے مصداق ہیں اور آپ کے قائم مقام جتنے بھی اعلان کرنے والے ہیں حتی کہ مؤذن جو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ کر لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور خود بھی نیک عمل کرتا ہے یہ سب اس آیت کریمہ میں داخل ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.)) ❶

''جو اسلام میں کوئی اچھا کام کرے تو اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے اور ان کے ثوابوں میں کمی بھی نہیں ہوگی اسی طرح گناہ کا کام ایجاد کرنے والے کو گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اسی کو ہوتا ہے اور عمل کرنے والوں کے گناہوں میں بھی کمی نہیں ہوگی۔''

لہٰذا بھلائی اور نیک بات کے بتانے والے اچھے اور کامیاب لوگ ہیں اور ان کی نیکیوں کی وجہ سے یعنی بری باتوں سے منع کرنے اور اچھی باتوں کے حکم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذابوں اور آفتوں کو دور فرما دیتا ہے اور جب اسے چھوڑ دیا جاتا ہے تو انسان مصیبتوں میں گھر جاتا ہے یعنی نیکیوں کے بتانے اور برائیوں کے روکنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے اور اس کے چھوڑ دینے سے مصیبتیں آ جاتی ہیں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ سمجھانے کے لیے نہایت عمدہ مثال بیان فرمائی ہے جو بخاری شریف میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ:

((قَالَ مَثَلُ الْقَآئِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَ الْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ عَلٰى مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ مَآ اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.)) ❷

''فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں میں قائم رہے آگے نہ بڑھے اور جو ان میں گھس گیا گناہ میں پڑ گیا دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی کے لیے اوپر کے درجے والوں سے گذرے پھر کہنے لگے ہم نیچے ہی اپنے درجے میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار

---

❶ صحيح مسلم: ٢/ ٣٤١ كتاب العلم باب من سن سنة حسنة او سيئة..... رقم الحديث ٦٨٠٠

❷ صحيح بخاري: ١/ ٣٣٩ كتاب الشركة باب هل يقرع في القسمة والاستهام فيه رقم الحديث

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں اور ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو روکیں تو آپ بھی بچیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے۔''

حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر نافرمانوں کو نافرمانی سے روکا جائے تو سب ڈوبنے سے اور آفتوں سے بچ جائیں گے ورنہ سب پر آفت آئے گی پہلے زمانے میں بہت سے لوگوں کو صرف اس وجہ سے معون قرار دیا گیا کہ وہ نہ برائیوں سے روکتے تھے اور نہ بھلائیوں کا حکم کرتے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝﴾

(المائدة: ٧٨)

(بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے وہ جو کرتے تھے روکتے نہ تھے جس کو بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔)

یعنی ارشاد ہے کہ بنو اسرائیل کے وہ کافر ملعون ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان ہی کے زمانے میں ملعون قرار پا چکے ہیں کیونکہ وہ خدا کے نافرمان تھے اور مخلوق خدا پر ظالم تھے توراۃ انجیل، زبور اور قرآن سب کتابیں ان پر لعنت برساتی آئیں یہ اپنے زمانے میں بھی ایک دوسرے کو برے کاموں پر دیکھتے تھے لیکن خاموش بیٹھے رہتے تھے حرام کاریاں اور گناہ کھلے عام ہوتے تھے اور کوئی کسی کو روکتا نہ تھا یہ تھا ان کا بدترین فعل۔

مسند احمد اور ترمذی میں ہے کہ یا تو تم بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر بھی اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے گا تم اس سے دعائیں بھی کرو گے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا ابن ماجہ میں ہے اچھائی کا حکم دو اور برائی سے مخالفت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دعائیں قبول ہونے سے روک دی جائیں ❶ صحیح حدیث میں ہے تم میں سے جو شخص خلاف شرع کام دیکھے اس پر فرض ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اور یہ بہت ہی ضعیف ایمان والا ہے۔ ❷

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٨٨ و ترمذی: ٣/ ٢٠٩

❷ صحیح مسلم: ١/ ٥١ کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص رقم الحدیث ١٧٧

مخکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسند احمد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں کرتا لیکن اس وقت کہ برائیاں ان میں پھیل جائیں اور وہ باوجود قدرت کے انکار نہ کریں اس وقت عام وخاص کو سب کو اللہ تعالیٰ عذاب میں گھیر لیتا ہے۔ ❶

ابوداؤد میں ہے کہ جس جگہ خدا کی خطائیں ہونا شروع ہو جائیں جو وہاں ہو اور ان خلاف شرع امور سے ناراض ہو وہ مثال اس کی ہے جو وہاں حاضر ہی نہ ہو اور جو ان خطاؤں سے راضی ہو گو وہاں موجود نہ ہو وہ ایسا ہے گویا ان میں حاضر ہے۔ ❷ ابوداؤد میں ہے لوگوں کے عذر جب تک منقطع نہ ہو جائیں وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ ❸

ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ افضل جہاد کلمہ حق ظالم بادشاہ کے سامنے کہنا ہے۔ ❹

ابن ماجہ میں ہے کہ جمرہ ثانیہ کے پاس آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا اور آپ سے سوال کیا آپ خاموش ہو رہے جب جمرہ عقبیٰ پر کنکری مار چکے اور سواری پر سوار ہونے کے ارادے سے پاؤں رکاب میں رکھے تو دریافت فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے اس نے کہا حضور میں حاضر ہوں فرمایا کلمہ حق ظالم بادشاہ کے سامنے کہہ دینا۔ ❺ جب اسے اللہ تلقین حجت کرے گا تو یہ کہے گا کہ تجھ سے تو میں نے امید رکھی اور تو لوگوں سے خوف کھا گیا۔ ❻ مسند احمد میں ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تئیں ذلیل نہ کرنا چاہیے لوگوں نے پوچھا یہ کیسے فرمایا ان بلاؤں کو سر پر لینا جن کی برداشت کی طاقت نہ ہو۔ ❼

---

❶ كتاب الزهد لابن المبارك ص ٤٧٦ رقم الحديث ١٣٥٢ و مسند احمد: ٤/ ١٩٤ و شرح السنه: ١٤/ ٣٤٦، رقم الحديث ٤١٥٥

❷ سنن ابى داؤد: ٤/ ٢١٨ كتاب الملاحم باب الامر و النهى، رقم الحديث ٤٣٣٨ و طبرانى كبير: ١٧/ ١٣٩ رقم الحديث ٣٤٥

❸ مسند احمد: ٤/ ٢٦٠ و ابو داؤد: ٤/ ٢١٨ كتاب الملاحم باب الامر و النهى رقم الحديث ٤٣٤٠

❹ مسند احمد: ٣/ ١٩ و ابو داؤد: ٤/ ٢١٧ كتاب الملاحم باب الامر و النهى رقم الحديث ٤٣٣٧

❺ ابن ماجه: كتاب الفتن - باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٢، الترغيب: ٣/ ٢٢٥، سلسلة الصحيحه ٤٩١

❻ ابن ماجه: كتاب الفتن- باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٧، و مسند احمد: ٣/ ٢٩، ٧٧ و مسند حميدى: ٧٣٩

❼ جامع الترمذى: ٣/ ٢٤٣ كتاب الفتن باب فى نسخة لايتعرض من البلاء لما لا يطيق رقم الحديث: ٢٢٥٤، ابن ماجه: كتاب الفتن- باب الامر بالمعروف الخ رقم الحديث ٤٠١٦ و مسند احمد: ٥/ ٤٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس مذکورہ بالا بیان کی تائید میں سورہ اعراف کی یہ آیت ہے:

﴿ وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْتَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ o وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا نِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ o فَلَمَّا نَسُوْا مَاذُكِّرُوْا بِهٖ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ o فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ o ﴾ (اعراف: ۱۶۳- ۱۶۶)

(اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے شور کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے' جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کیے جاتے ہو جن کو اللہ تعالیٰ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید وہ ڈر جائیں سو جب وہ اس امر کے تارک ہی رہے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری بات سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو زیادتی کیا کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا بوجہ اس کے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے یعنی جب وہ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ۔)

چونکہ یہ لوگ بحیرہ قلزم کے کنارے پر آباد تھے' مچھلیوں کا کاروبار کرتے تھے اور اسی کی خرید و فروخت میں لگے رہتے تھے ہفتہ کے روز مچھلیوں کا شکار کرنا ان کے لیے حرام کر دیا گیا لیکن جب وہ حیلہ بہانہ کر کے شکار کرنے لگے تو غضب الٰہی کا دروازہ ان پر کھل گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے بارے میں فرماتے جیسا کہ ابن کثیر کے پہلے پارے میں ہے کہ ان پر جمعہ کی عزت و ادب کو فرض کیا گیا تھا لیکن انہوں نے جمعہ کے دن کو پسند نہ کیا اور ہفتہ کے دن کو رکھا اس دن کی عزت کے طور پر ان پر شکار کھیلنا وغیرہ اس دن حرام کر دیا گیا ادھر خدا کی آزمائش کی بنا پر ہفتے والے تمام دن مچھلیاں اوپر جایا کرتی تھیں اور کودتی اچھلتی رہتی تھیں۔ اور دنوں نظر بھی نہیں آتی تھیں۔ ایک مدت تک تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگ خاموش رہے اور شکار کھیلنے سے رکے رہے ازاں بعد ان میں سے ایک شخص نے یہ حیلہ نکالا کہ ہفتہ والے دن مچھلی کو پکڑ لیا اور پھندے میں پھانس کر ڈوری کو کنارے پر کسی چیز سے باندھ لیا اتوار کے دن جا کر نکال لیا اور پکا کر کھائی لوگوں نے بھی اس حیلے کو پسند کیا اور اس طرح پاس پاس گڑھے کھود لیے ہفتہ والے دن جب مچھلیاں اس میں آ جاتیں تو اسے بند کر دیتے اور اتوار والے دن اسے پکڑ لاتے تھے کچھ لوگ جوان میں نیک دل اور سچے مسلمان تھے وہ انہیں روکتے اور منع کرتے رہے' لیکن ان کا جواب یہی ہوتا تھا کہ ہم ہفتے کو شکار نہیں کھیلتے ہم تو اتوار والے دن پکڑ لاتے ہیں ان شکار کھیلنے والوں اور ان منع کرنے والوں کے سوا ایک گروہ ان میں اور ہو گیا جو مصلحت وقت برتنے والے اور دونوں فرقوں کو راضی رکھنے والے تھے بلکہ روکنے والوں سے کہتے تھے کہ تم اس قوم کو کیوں وعظ و نصحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا یا سخت عذاب کرے گا اور تم اپنا فرض ادا کر چکے انہیں منع کر چکے جب نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دو یہ جواب دیتے کہ ایک تو ہم خدا کے یہاں معذور ہو جائیں گے اور دوسرے اس لیے بھی کہ شاید آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں یہ مان جائیں گے اور عذاب خدا سے نجات پا جائیں گے۔

بالآخر اس مسلم جماعت نے اس حیلہ جو فرقے کا بالکل بائیکاٹ کر دیا اور ان سے بالکل الگ ہو گئے بستی کے درمیان ایک دیوار کھینچ لی اور ایک دروازہ اپنے آنے جانے کا رکھا اور ایک دروازہ حیلہ گر نافرمانوں کے لیے اس پر بھی ایک مدت اسی طرح گذر گئی ایک دن صبح مسلمان جاگے دن چڑھ گیا لیکن اب تک ان لوگوں نے اپنا دروازہ نہیں کھولا اور نہ ان کی آوازیں آ رہی تھیں یہ لوگ متحیر تھے کہ آج کیا معاملہ ہے آخر جب زیادہ دیر لگ گئی تو ان لوگوں نے دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو وہاں عجب منظر نظر آیا دیکھا کہ وہ تمام لوگ مع عورتوں بچوں کے بندر بن گئے ہیں۔ ان کے گھر جو راتوں کو بند تھے اسی طرح بند ہیں اور اندر وہ کل انسان بندر کی صورتوں میں ہیں جن کی دمیں نکلی ہوئیں ہیں بچے چھوٹے بندروں کی شکل میں مرد بڑے بندروں کی صورت میں اور عورتیں بندریاں بنی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک پہچانا جاتا ہے کہ یہ فلاں مرد ہے اور یہ فلاں عورت ہے اور یہ فلاں بچہ ہے نافرمانی کرنے والے اور نافرمانی سے منع نہ کرنے والے دونوں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا.)) ❶

❶ سنن ابی داؤد: ٤/ ٢١٤ كتاب الملاحم باب الامر و النهى رقم الحديث ٤٣٣٢

و ابن ماجه: كتاب الفتن باب الامر بالمعروف و النهي عن المنكر' رقم الحديث ٤٠٠٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جس بستی اور شہر میں کوئی گناہ کا کام کر رہا ہو اور وہاں کے لوگ اس کو اس گناہ سے روکنے پر قادر ہوں اور پھر بھی اس کو نہیں روکتے اور منع کرتے تو مرنے سے پہلے سب خدائی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔''

نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا ضروری ہے خواہ گھر کا آدمی ہو یا پاس پڑوس کا ہو اگر خود نمازی ہے اور گھر والوں یا پاس کے لوگوں کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں کرتا ہے اور ان کو دیگر برائیوں سے نہیں روکتا ہے تو قیامت کے دن یہ بے نمازی پڑوسی کا دامن پکڑ کر خدا کے سامنے پیش ہوگا اور وہ کہے گے خدایا اس نے میری خیانت کی ہے اور میری حق تلفی کی ہے یہ نمازی پڑوسی اپنی صفائی میں کہے گا کہ خدایا نہ میں نے اس کی خیانت کی ہے اور نہ حق تلفی کی ہے وہ بے نمازی کہے گا کہ خدایا یہ سچ تو کہتا ہے لیکن اس نے مجھے گناہوں سے نہیں روکا ہے اس لیے میری خیانت اور حق تلفی کی ہے۔

مومن کی یہی شان ہے کہ وہ نیکیوں کا مجسمہ ہوتا ہے وہ خود بھی بھلائی کرتا ہے اور لوگوں کو بھی بھلائی کا حکم دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومن کامل کی یہ نشانی بتائی ہے۔

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝﴾ (سورة التوبة: ٧١)

(مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے مدد معاون اور دوست ہیں بھلائیاں سکھاتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ عزت و غلبے والا حکمت و درست کاری والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور اسی سورۃ توبہ کے آخر میں ان مومنین کاملین کی یہ توصیف بیان فرمائی ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾

(التوبة: ١١٢)

(وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رکھنے والے اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔)

یہ آیت پاک ان مومنین کی تعریف میں ہے کہ اللہ نے جن کی جانیں اور جن کے مال ان کی ان صفات جمیلہ کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ وہ تمام گناہوں اور سارے فواحش سے باز رہتے ہیں اور اپنے رب کی عبادت پر قائم ہیں اپنے اقوال وافعال پر بڑی کڑی نظر رکھتے ہیں اقوال میں خاص ترین چیز تو خدا کی حمد ہے اسی لیے فرمایا الحامدون اور افعال واعمال کی رو سے افضل اعمال صیام ہیں صیام کہتے ہیں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کو اسی طرح رکوع وسجود سے مراد نماز ہے چنانچہ کہا گیا اَلرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ وہ عبادتیں کر کے صرف اپنا ہی فائدہ نہیں کرتے بلکہ اللہ کے دوسرے بندوں کو بھی ہدایت کر کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو کر فائدہ پہنچاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کون سا کام سزاوار ہے اور کون سے کاموں سے ترک واجب ہے اور علما اور عملا دونوں طرح سے حلال وحرام کے بارے میں خدا کی حدود کی حفاظت پیش نظر رہتی ہے چنانچہ وہ بذات خود عبادت حق اور خیر خواہی خلق دونوں طرح کی عبادت کے علمبردار ہوتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا پروردگار نے کہ مومنین کو خوشخبری دے دو کیونکہ ایمان ان دونوں کے اجماع کا نام ہے اور پوری طرح کی سعادت تو اسی کو حاصل ہے جو ان دونوں باتوں سے متصف ہو۔ (تفسیر ابن کثیر)

ان باتوں کی ذمہ داری ہر چھوٹے بڑے پر ہے جو جس درجے ومرتبے کے لائق ہے اسی لحاظ سے اسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ.)) ❶

''یعنی تم خبردار ہو تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری اور نگرانی کی بابت دریافت کیا جائے گا جو لوگوں کے سردار اور حاکم ہیں وہ لوگوں پر چرواہے ہیں اور ان کے محافظ ونگہبان ہیں اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر شخص اپنے گھر والوں کا چرواہا ہے اس سے بھی حساب لیا جائے گا عورت بھی اپنے خاوند کے مال واولاد کی نگہبان ہے اس

❶ صحیح بخاری: ۲/ ۱۰۵۷ کتاب الاحکام باب قول اللہ' اطیعوا اللہ .... رقم الحدیث ۱۷۳۸
صحیح مسلم: ۲/ ۱۲۲ کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل و عقوبۃ الجائر ... رقم الحدیث ۴۷۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے حساب لیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال وغیرہ کا چرواہا اور محافظ ہے اس سے بھی سوال کیا جائے گا لہٰذا تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری اور فرض کی ادائیگی کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھے تو اس سے اپنی ہمت کے مطابق روکے اور منع کرے سب سے زیادہ شریف انسان وہ ہے جو خود بھی بھلائی کرے اور برائیوں سے باز رہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اچھی باتوں کی تلقین کرتا رہے اور ناشائستہ حرکات سے منع کرتا رہے یہ بڑی ہمدردی کی بات ہے کہ لوگوں کو بھلائیوں پر آمادہ کرے اور برے کاموں سے بچانے کی کوشش کرے یہی خدمت خلق کی بہترین صورت ہے ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ دعوت الی الحق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے تشریف لائے تو جو متبع رسول ہونے کا مدعی ہے اس کے ذمہ یہ بھی فریضہ ہے اگر اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت اور مداہنت سے کام لے تو وہ آپ کے طریقہ اور روش پر نہیں ہے اس کا ایمان اور اسلام ناقص ہے کیونکہ حق کا اظہار کرنا ایمان کی شرائط میں سے ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اسلام یہ ہے کہ اللہ کو ایک جانو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز پڑھو رمضان کے روزے رکھو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور اپنے عیال کو سلام کرو جس نے ان میں سے کسی ایک کام کو نہیں کیا اس کے اسلام کا ایک حصہ ناقص ہے اور جس نے سب کو ترک کر دیا ہے تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ ❶ (حسن ہے)۔

دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اسلام آٹھ حصوں کے مجموعہ کا نام ہے اسلام ایک حصہ ہے اور نماز ایک حصہ ہے اور زکوۃ ایک جزو ہے اور روزہ ایک حصہ ہے اور حج ایک حصہ ہے اور امر بالمعروف ایک حصہ جہاد ایک حصہ ہے جس نے ان حصوں کو حاصل نہیں کیا وہ بہت بدقسمت اور محروم ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا فتنہ میں مبتلا کرتا ہے ❷ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾ (الانفال: ۲۵)

(اس عذاب اور فتنہ سے ڈرتے اور بچتے رہو جو تم جیسے خاص گنہ گاروں پر ہی نہیں پڑتا۔)

(وثقہ احمد)

---

❶ مستدرك: ۱/ ۲۱ كتاب الايمان باب الاسلام ان تعبد الله ....

❷ مسند بزار بحواله الترغيب: ۳/ ۲۳۲' مجمع الزوائد: ۱/ ۴۳ باب فی بیان فرائض الاسلام... و ۱/ ۲۹۷ باب فرض الصلوٰة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بلکہ دوسرے بھی اس کی لپٹ میں آ جاتے ہیں' جیسے قحط' گرانی' طاعون اور ظالم حاکموں کا مسلط ہونا' ہاں اگر ظالموں کو ظلم اور باغیوں کو سرکشی اور مفسدین کو فساد سے روکتے ہیں تو بس بچتے رہیں گے۔

پہلے زمانے والوں پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا کسی پر رات کے وقت اور کسی پر دن کو سوتے وقت اور کسی پر جاگتے ہوئے عذاب آیا اسی طرح موجودہ زمانے میں ہنگاموں اور طوفانی سیلابوں کی صورت میں جو تباہی آ رہی ہے وہ بھی عذاب خداوندی کا ایک ادنیٰ حصہ ہے اور یہ تباہی صرف اس لیے ہے کہ انسان کی آنکھ کھل جائے اور دنیا والے اپنی سرکشی چھوڑ کر سب سے بڑی طاقت والے کے سامنے جھک جائیں ورنہ ان تباہیوں سے اگر ہمیں عبرت حاصل نہ ہوئی تو ہمیں ایک ایسے بڑے عذاب وتباہی کے لیے تیار رہنا چاہیے جس سے پوری دنیا الٹ پلٹ ہو جائے گی پوری انسانیت تباہی کے چکر میں پھنس جائے گی قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝﴾

(حم السجدة: ٢١)

(اور ہم ان کو چھوٹے چھوٹے عذاب چکھائیں گے سوائے بڑے عذاب کے تاکہ وہ گناہوں سے باز آ کر ہماری طرف رجوع کریں۔)

اب بھی موقع ہے کہ اس بحرانی وقت میں صلاح ورشد امن وتقوی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے تیار ہو جائیں تاکہ آنے والے ظلم وتعدی اور الحاد ودہریت کے لشکر سے مقابلہ پر میدان میں آ سکیں کتاب وسنت میں جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور درحقیقت دونوں ایک ہی ہیں صرف لفظوں کا فرق ہے۔

''جہاد'' جہد سے مشتق ہے جس کے معنی محنت' مشقت' کوشش اور کسی کام کے لیے سخت تکلیف برداشت کرنے کے ہیں امام راغب نے جہاد کی یہ تعریف کی ہے کہ دشمن کے حملے کے مدافعت میں اپنی پوری کوشش کرنا وہ دشمن ظاہری ہو یا باطنی۔ (مفردات)

اس ظاہری اور باطنی دشمن کی مدافعت کرنی اور اس کو ظلم وضلالت سے روکنا اور خیر وصلاح کی طرف بلانا جہاد ہے خواہ زبان وقلم سے ہو خواہ ہاتھ وطاقت اور تلوار سے ہو اور اسی کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کہتے ہیں اس معنی کی طرف رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت میں ایسے لوگوں کو پیدا کر دیا تھا جو اپنے نبی کی سنت پر چلتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نبیوں کی پیروی کو چھوڑ دیا ان کا قول ان کے فعل کے اور ان کا فعل ان کے قول کے مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھا جس کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اسی کو کرتے تھے۔

اور جس کام کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ نہیں کرتے تھے اور جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے پھر اس کے بعد ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ ❶

اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے آیا اور نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ دونوں ایک ہی حکم کے دو نام ہیں پس وہ ہر کوشش جو حق کے لیے ہو اور ہر وہ مال جو سچائی اور نیکی کی خاطر ہو اور ہر وہ محنت اور مشقت جو صداقت کے نام پر ہو ہر وہ تکلیف اور مشقت و مصیبت جو اپنے جسم و جان پر ہو اور وہ راہ حق میں برداشت کی جائے ہر وہ قید خانہ کی زنجیر اور بیڑی جو اعلان حق کی وجہ سے پاؤں میں پڑے ہر وہ پھانسی کا تختہ جس پر جمال حق و صداقت کا عشق لے جا کر کھڑا کر دے غرضیکہ ہر قربانی جو بذریعہ جان و مال اور زبان و قلم کی سچائی اور حق کی راہ میں کی جائے جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

حدیث شریف میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَنْفُسِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ.)) ❷

''باطل پرستوں کے مقابلہ میں اپنی جان اپنے مال اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرو۔''

یعنی فرض جہاد کبھی حرب و قتال کی صورت میں کبھی اعلان حق کے لیے مال لٹانے کی صورت میں کبھی زبان سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شکل میں انجام پاتا ہے (عمل بھی نہایت ضرور ہے) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ خود بھی مومن کامل اور متبع سنت متقی اور پرہیز گار ہو اور اسلامی احکام کا پورے طور پر پابند ہو اگر وہ نیکی کا حکم کرتا ہے لیکن خود نیکی نہیں کرتا اور برائی سے منع بھی کرتا ہے لیکن خود برائی سے باز نہیں آتا تو وہ خدا کا نافرمان ہے اور اس کے لیے بھی وعیدیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ فرمایا ہے:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝﴾

(سورة البقرة: ٤٤)

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ٥٢ كتاب الايمان باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان ... رقم الحديث ١٧٩

❷ سنن ابى داؤد: ٢/ ٣١٨ كتاب الجهاد باب كراهية ترك الغزو' رقم الحديث ٢٤٩٣' و سنن نسائى: كتاب الجهاد باب وجوب الجهاد' رقم الحديث ٣٠٩٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(کیا تم لوگوں کو بھلائیوں کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلائیوں سے بھلا بیٹھے ہو اور تم قرآن مجید اور کلام الٰہی کو پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔)

یعنی لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو تو خود بھی اس کے عامل بن جاؤ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ دوسروں کو کہے اور خود نہ کرے اس آیت میں خود عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان کی مذمت کی گئی ہے' اچھی بات کہنا تو خود اچھا ہے ہی بلکہ واجب اور فرض ہے لیکن اس کے ساتھ اس پر عمل کرنا بھی چاہیے جیسا کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ﴾ (سورۃ ھود: ۸۸)

(یعنی میں ایسا نہیں ہوں کہ تمہیں روکوں اور خود کروں میرا ارادہ تو اپنی طاقت کے مطابق اصلاح کا ہے میری توفیق اللہ کی مدد سے ہے میرا بھروسہ اللہ پر ہے اور میری رغبت اور رجوع بھی اسی کی طرف ہے۔)

پس نیک کاموں کے کرنے کو کہنا بھی واجب اور خود کرنا بھی واجب' ایک کے نہ کرنے سے دوسرا بھی چھوڑ دیا جائے یہ نہ چاہیے۔

((رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شَفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْخُطَبَآءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ.)) ❶

''معراج والی رات میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل امین نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب اور واعظ و عالم ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے مگر خود نہیں کرتے تھے باوجود علم کے سمجھ نہیں رکھتے تھے۔''

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا' اس کی آنتیں نکل آئیں گی اور وہ ان کے اردگرد چکر کھاتا رہے گا اور جہنمی اس کے اردگرد جمع ہو کر پوچھیں گے کہ حضرت آپ تو ہمیں اچھی

❶ مسند طیالسی ص ۲۷٤ رقم الحدیث ۲۰٦۰ و مسند احمد: ۳/۱۲۰، ۲۳۱، ۲۳۹، شعب الایمان للبیھقی ۱۷۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باتوں کا حکم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے یہ آپ کی کیا حالت ہے؟ وہ کہے گا افسوس میں تمہیں کہتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا میں تمہیں روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔ ❶

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کے عذابوں سے بچائے اور نیک عملوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

﴿ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ- وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. ﴾

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

❶ صحیح بخاری: ۱/ ٤٦٢ کتاب بدء الخلق باب صفة النار و انها مخلوقة ---- رقم الحدیث ۳۲٦۷- صحیح مسلم: ۲/ ٤۱۲ کتاب الزهد باب عقوبة من یامر بالمعروف ولا یفعله --- رقم الحدیث ۷٤۸۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ماہ ربیع الاول اور میلاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ط هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (سورۃ الجمعۃ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے جو بادشاہ غالب وحکمت والا ہے وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (سورہ احزاب: ٥٦)

(اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴾ (سورہ احزاب: ٤٥)

اور ارشاد باری ہے: (اے نبی! ہم نے یقیناً آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چراغ بنا کر بھیجا ہے۔)

یہ سراج منیر اور آفتاب نبوت ربیع الاول کے مہینے میں عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور صرف عرب ہی کی سرزمین کو نہیں بلکہ اپنے نور سے سارے عالم کو منور کیا۔

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ))

اس آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا گوشہ گوشہ تاریک تھا حق وصداقت کی روشنی سے محروم تھا' رشد وہدایت کا چراغ گل اور تہذیب وتمدن کا ستارہ غروب ہو چکا تھا نیز دنیا حق پرستی کے نام سے بالکل نا آشنا ہو چکی تھی' باطل اور ظلم پرستوں کی سلطنت عروج پر تھی اور فسق وفجور کا بازار گرم تھا' جگہ جگہ زنا کاری' شراب خوری' اور قمار بازی ہو رہی تھی اور دختر کشی کا عام رواج تھا خاندانی تنازعات اور دشمنی کا بدلہ نسل بعد نسل چلتا رہتا تھا ہر جگہ جہالت اور بربریت پھیلی ہوئی تھی خدا پرستی کا بھول کر بھی تصور نہ آتا تھا ایسی حالت میں رب العالمین کی غیرت وحمیت کو حرکت ہوئی اور دریائے رحمت جوش میں آیا' روئے زمین میں توحید الٰہی کی اشاعت کے لئے اور لوگوں میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور خصائل حمیدہ کی روح پھونکنے کے لئے ایک ماہر معلم کی ضرورت پیدا ہوئی' جو اخلاق وسیاست واصول حکمرانی وقواعد سلطنت وضوابط رعایا پروری ومعدلت گستری کی عملی تعلیم دینے والا اور ہر کام کے محاسن ونقائص سے آگاہ کرنے والا' نیز دنیا وآخرت کی صحیح سچی اور خیر وشر کی جزا وسزا کی خبر دینے والا مصلح اور بے غرض محسن اعظم ہو اور امین صادق ہو۔

چنانچہ عرب کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور نبوت کا بیش بہا خلعت عنایت فرما کر داعی الی اللہ اور شاہد حق نذیر وبشیر اور سراج منیر کے القاب سے مشرف فرما کر مبعوث فرمایا جیسا کہ آیت نمبر تین میں گزر چکا ہے۔

اس روشن چراغ کی روشنی چاند اور سورج سے زیادہ ہے مخلوق خدا جس طرح آفتاب اور ماہتاب کی روشنی کی محتاج ہے اس سے کہیں زیادہ اس سراج منیر کی روشنی کی محتاج ہے اس چاند اور سورج سے دوسرا چاند اور سورج روشن نہیں ہو سکتا' لیکن اس سراج منیر سے بے شمار چراغ روشن ہوئے' اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے' آفتاب صرف رات کی تاریکی کو دور کر سکتا ہے لیکن نبوت کا چراغ کفر وشرک اور عقائد باطلہ واخلاق ذمیمہ کی ظلمتوں کو مٹاتا ہے اور ہٹا دیتا ہے' یہ آفتاب غروب ہو کر تاریکیوں میں چھپ جاتا ہے لیکن چراغ نبوت کی روشنی رات دن میں برابر رہتی ہے لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا. ❶

---

❶ ابن ماجه المقدمه باب اتباع السنة رقم الحديث ٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ آفتاب محدود وقت میں زمین کے ایک حصہ کو روشنی پہنچاتا ہے لیکن چراغ رسالت شب و روز اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے روشنی پہنچاتا ہے اور غیر فانی شعاعوں سے جہالت' ظلمت الحاد' کفر وشرک کی تاریکیوں کو دور کرتا رہتا ہے' نیز لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو صحیح عقائد کی چمک سے منور کرتا رہتا ہے اسی کی چمک سے دنیا نے تمدنی' معاشی وسیاسی اور اقتصادی روشنی حاصل کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ نہایت خیر و برکت کا مہینہ ہے اس کی نویں تاریخ نہایت ہی سعید ومسرت آمیز ہے اور دوشنبہ کا دن بھی فیض ونور سے لبریز ہے کیونکہ اس دن مصلح اعظم رہبر عالم' سید الاولین والآخرین' شفیع المذنبین' خاتم النبین' رحمۃ للعالمین' احمد مجتبیٰ' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

درحقیقت یہ دن تمام کائنات عالم کے لئے خیر و برکت وسعادت کا دن ہے اس دن جتنا بھی خوشی و مسرت کا اظہار کیا جائے کم ہے لیکن اس ظاہری جشن سے ہم اپنے منصبی فرائض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان رسمی محفلوں اور مروجہ میلاد خوانیوں سے شفیع المذنبین ﷺ ہی خوش ہو سکتے ہیں جب تک ہم آپ کے اسوہائے حسنہ پر عمل نہ کریں اور آپ کی سچی تابعداری نہ کریں رسول اللہ ﷺ کی یہی محبت نہیں کہ سال میں ایک دن روشنی کر کے آپ کی ولادت شریفہ کا ذکر سن لیں' نہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں اور نہ دیگر اسلامی ارکان واحکام کے متبع ہوں آپ کی سچی محبت آپ کی سچی تابعداری سے ہوتی ہے اور اس اطاعت میں آپ کی خوشی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے راویت ہے کہ:

((اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جَارَہٗ مَنْ جَاوَرَہٗ.)) ❶

''ایک روز رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے وضو کے پانی کو تبرکا اپنے جسموں پر ملنا شروع کیا' رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کس چیز نے تم کو اس کام پر آمادہ کیا' ان لوگوں نے عرض کیا' کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کام پر آمادہ کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو' کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اس کا رسول اس

❶ شعب الایمان بیھقی: ۲/ ۲۰۱ رقم الحدیث ۱۵۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بولے تو سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ہمسائیگی کا حق ادا کرے۔''

پس عاشق رسول ﷺ کے دعویدار کے لئے یہ ضروری ہے کہ نبی کریم کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں' جن ناجائز کاموں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہے جہاں یہ مہینہ مسرت وشادمانی کا ہے اسی کے ساتھ یہ رنج وغم اور افسوس کا بھی مہینہ ہے' یعنی اسی ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کو دوشنبہ کے دن میلاد شریف کے تریسٹھ سال بعد رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے' رحلت فرمانے سے کچھ ہی پہلے مزارات پرستی کے روکنے کے لیے فرمایا۔

((لَعَنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔)) ❶

''یہود ونصاری پر خدا کی لعنت ہو' جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

ان شعروں میں آپ ﷺ کی ذات مقدس ہی کی طرف اشارہ ہے۔

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم — نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

آخری وصیت:

((اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ.)) ❷

نماز پڑھتے رہنا اور اپنے زیردستوں کا خیال رکھنا ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى.)) ❸ کہتے کہتے آپ کی روح مبارک جسم اطہر سے پرواز کر کے عالم قدس میں پہنچ گئی' ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ))

بہرحال اس ماہ میں خوشی بھی ہے اور غم بھی' مسرت بھی ہے اور شادمانی بھی اور افسوس وصدمہ بھی ہے آپ کی ذات شریف میں دونوں حیثیتیں ہیں' محب رسول ﷺ کے لئے اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے' افراط وتفریط ٹھیک نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا:

((لَا تُطْرُوْنِى كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❹

---

❶ صحيح بخارى: ١/ ١٧٧ كتاب الجنائز باب مايكره من اتخاذ المساجد على القبور. رقم الحديث ١٣٣٠

❷ ابن ماجه كتاب الجنائز باب مرض رسول الله ﷺ رقم الحديث ١٦٢٥

❸ بخارى: ٢/ ٦٤١ كتاب المغازى باب اخر ما تكلم النبى ﷺ رقم الحديث ٤٤٦٣

❹ بخارى: ١/ ٤٨٨ كتاب احاديث الانبياء باب و اذكر فى الكتاب مريم..... ٣٤٤٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث کا ترجمہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کیا ہے:

''تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
میری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں جس طرح داں سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ''

میلاد شریف اور رسول اللہ ﷺ کا قرآن وحدیث کے مطابق ذکر خیر کرنا اور صحیح روایات کے موافق آپ کی سیرت مقدسہ کا بیان کرنا اور اس پر عمل کرنا ایمان کا ایک بہت بڑا جزو ہے لیکن مروجہ میلاد کو اس عقیدے کے مطابق کرنا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت ہے اور رسول ﷺ ایسی محفل میں تشریف لاتے ہیں اور آپ کی تشریف آوری کی وجہ سے محفل والے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آپ کو حاضر وناظر سمجھتے ہیں تو اس قسم کے میلاد کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ہے بلکہ یہ ساتویں صدی میں مروج ہوا جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے اب آپ موجودہ مروجہ میلاد کے بارے میں سنئے:

تاریخ ایجاد میلاد:

پیغمبر خدا ﷺ اپنی نبوت کے بعد دنیا میں تیئس سال تک زندہ رہے' ہر سال ربیع الاول آتا رہا اور ہر ربیع الاول میں بارھویں تاریخ بھی آتی رہی لیکن نہ تو آپ نے کوئی مجلس مروجہ منعقد کی' نہ اس کا حکم دیا اور رحلت سے پہلے فرما گئے کہ میرے بعد میرے اس دین میں جو نیا کام نکلے میں اس سے بیزار ہوں اور اس کام اور اس کے نکالنے والے کو مردود کہتا ہوں۔ ❶

اور یہ میلاد ساتویں صدی یعنی ۶۰۴ھ میں ایجاد ہوا' ملاؤں میں سے ایجاد کرنے والا شیخ عمرو بن محمد ہے' جو ایک مجہول شخص ہے نہ محدثین میں سے ہے نہ فقہا میں سے' نہ ائمہ مجتہدین میں ہے بادشاہوں میں سب سے پہلے اسے رواج دینے والا ابوسعید کوکبوری بن ابوالحسن علی بکتگین ترکمانی ہے جس کا لقب ملک المعظم مظفر الدین تھا' جسے ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے بابل شہر کا جو موصل کے قریب ہے گورنر مقرر کیا تھا اور جس کا انتقال ۶۳۰ھ میں ہوا' (تاریخ ابن خلکان بہ قاموس)

پس چونکہ یہ آپ کے بعد کی چیز ہے اور مروجہ میلاد کو دینی کام سمجھا جاتا ہے اس لئے بدعت ہے صحابہ کبار وآل اطہار سے بھی بعد از وصال نبی مجلس مروجہ میلاد منقول نہیں ہوئی اس کی وجہ یا تو یہ سمجھنی چاہئے کہ

❶ بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور.... رقم الحدیث ۲۶۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس وقت ربیع الاول کا مہینہ آتا ہی نہ ہو یا آتا ہو مگر اس میں بارھویں تاریخ نہ آتی ہو یا آتی ہو لیکن ان حضرات کو ہم جیسی محبت وعقیدت آنحضرت ﷺ سے نہ ہو یا ہو لیکن بخیلی کی وجہ سے یا کام کے ڈھنگ نہ جاننے کی وجہ سے اس کارِ خیر سے وہ محروم رہ گئے ہوں یا پھر ان بزرگوں نے اس کام کو بدعت اور ناجائز سمجھا ہو اور باوجود اس ماہ اور تاریخ کے آنے کے اور باوجود بخیلی اور لاعلمی نہ ہونے کے بھی ان حضرات نے دیدہ و دانستہ اس کام سے احتراز کیا ہو اور اسے پسند نہ فرمایا ہو اب ظاہر بات ہے کہ وہ پہلی وجہیں بالکل باطل ہیں تو اب یہی بات حق ہے کہ باوجود عقیدت اور محبت کے اندر بڑھے ہوئے ہونے کے نیکوں اور بھلے کاموں کی طرف پوری طرح راغب ہونے کے اس نئی چیز یعنی بدعت نکالنے سے وہ بچے رہے تو جس کام کو ان بزرگوں نے اپنے اجتماع سے برا جانا پچھلے والے کوئی حق نہیں رکھتے کہ ان حضرات کے بعد اس طرح کی باتیں ایجاد کر کے وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں داخل ہو کر غضب خداوندی کے مستحق ہوں۔

اور تابعین اور تبع تابعین اور چاروں اماموں کا بھی زمانہ گزر جاتا ہے لیکن نہ یہ بزرگان دین اس کام کو کرتے ہیں ان حضرات کی کتابیں اور ان کے منقول ارشادات اس سے بالکل خالی نظر آتے ہیں تو گویا اس زمانے میں بھی اس فعل کے کم از کم ترک پر تو اجماع رہا ہے غرض چاروں اماموں کے نزدیک یہ عمل باطل ہے اسی واسطے امام احمد بصری اپنی کتاب ''قول معتمد'' میں لکھتے ہیں:

((قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى ذَمِّ الْعَمَلِ بِهٖ.))

''یعنی چاروں مذاہب کے علما کا مجلس میلاد کی برائی پر اجتماع ہے۔''

اب ظاہر کہ سوائے اس کے کہ مجلس میلاد مروجہ ناجائز ہے اور اس کو کرنے کے لئے کوئی صورت باقی نہیں اسی لئے علمائے سلف اسے کھلم کھلا بدعت مکروہ حرام اور ممنوع لکھتے ہیں:۔

اور اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں شیخ تاج الدین فاکہانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

((هُوَ بِدْعَةٌ اَحْدَثَهَا الْبَطَّالُوْنَ وَشَهْوَةُ نَفْسٍ اعْتَنٰى بِهَا الْاَكَّالُوْنَ۔))

''یعنی مجلس مروجہ باطل پرست لوگوں کی ایجاد کردہ بدعت ہے اور پیٹ کے پجاریوں کی نفس پرستی کو پورا کرنے کی ایک مشین ہے۔''

تحفۃ القضاۃ میں ہے:

((لَا يَنْعَقِدُ لِاَنَّهٗ مُحْدَثٌ وَّكُلُّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ .))

''یعنی یہ مجلس میلاد منعقد نہ کی جائے اس لیے کہ یہ دین میں ایک نئی گھڑت ہے اور ہر نئی بات گمراہی اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذخیرۃ السالکین میں ہے کہ ''چیزے کہ نام آن مولود نامند بدعت است' یعنی مولود بدعت ہے''

نور الیقین میں حضرت مجدد الف ثانی اپنے دوسو تہتر ویں مکتوب میں لکھتے ہیں کہ:۔

''اگر فرضاً حضرت ایشاں دریں اواں در دنیا زندہ می بودند' وایں مجلس واجتماع منعقدی شد آیا بایں امر راضی می شدند وایں اجتماع رامی پسندیدند یا نہ' یقین فقیر آن ست کہ ہرگز ایں معنی راتجویز نہ می فرمودند' بلکہ انکار می نمودند''

یعنی بالفرض اگر نبی کریم ﷺ اس زمانے میں زندہ موجود ہوتے' اور میلاد کی ان مجلسوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں' تو ہرگز اسے پسند نہ فرماتے' بلکہ آپ قطعاً اس سے روک دیتے۔

حافظ ابوبکر بغدادی الشہیر بابن نقطہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:۔

((اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلُوْدِ لَمْ یُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَالَمْ یَعْمَلِ السَّلَفُ.))

''یعنی مجلس مولود سلف سے منقول نہیں اور اس کام میں کبھی خیر و برکت نہیں ہوسکتی' جسے سلف نے نہ کیا ہو۔''

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب 'تحفہ اثنا عشریہ'' میں لکھتے ہیں'' روز تولد ہیچ نبی عید گردانیدن'' کسی پیغمبر کی وفات یا تولد کے دن کو عید کی طرح منانا جائز نہیں ہے۔

اسی طرح علمائے متاخرین میں سے مولانا رشید احمد گنگوہی فتاویٰ مولود عرس میں لکھتے ہیں:۔

ایسی مجلس ناجائز اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا' اگر حاضر ناظر جان کر کرے' تو کفر ہے اور ایسی مجلس میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے' اس پر مولانا محمود صاحب دیوبندی اور مولوی محمد ناظر صاحب دیوبندی اور مولوی محمد عبدالخالق صاحب دیوبندی وغیرہ کے دستخط ہیں۔

جب خود مجلس مولود ثابت ہوگئی کہ یہ بدعت ہے' تو قیام جو کہ اس کے ضمن میں تھا' وہ بھی بدعت اور ممنوع ثابت ہوگیا' علاوہ ازیں قران پاک میں صاف موجود ہے۔

﴿ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۳۸)

(یعنی قیام باادب صرف خدا ہی کے لئے کیا کرو۔)

آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے اپنی زندگی میں اپنے اصحاب کرام کو قیام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں تشریف لائے۔ ہم آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے تو آپ ﷺ ناراض ہوئے' فرمایا:

((لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.)) (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو' جیسے بد دین لوگ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہوا کرتے ہیں۔''

برہان شرح مواہب الرحمٰن میں ہے:

((تُكْرَهُ الْقِيَامُ لِتَعْظِيْمٍ.))

''یعنی تعظیم کے طور پر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔''

چلپی شرح وقایہ میں ہے:

((لَمْ يُذْكَرِ الْقِيَامُ تَعْظِيْمًا لِغَيْرٍ.))

''یعنی کسی کی تعظیم کے لئے قیام کرنا مذکور نہیں ہے۔''

تعظیم وہ کرتا ہے جو حاضر ہو اور اسکے سامنے کوئی بہت بڑا جلیل القدر شخص آ جائے کیا ولادت کے وقت بھی کوئی موجود ہوتا ہے' یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے کیا اس کی پیدائش پر دیکھنے کے لئے کوئی جماعت وہاں حاضر ہوتی ہے' اگر نہیں' سچ مچ ولادت کے وقت جب قیام نہیں ہوا تو اب اس کے ذکر کے وقت کیوں قیام کیا جائے؟ فقیر محمد شامی نے اپنی کتاب سیرت شامی تہنیہ دوم باب ششم میں لکھا ہے۔

((جَرَتْ عَادَةُ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمُوْا لَهٗ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَّا اَصْلَ لَهٗ.))

''یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ حضرت ﷺ کی ولادت کا بیان سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں' یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔''

تحفہ القضاۃ میں ہے

((وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ تَجْئُ وَحَاضِرَةٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَقَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا.))

''یعنی لوگ آپ کی ولادت کا ذکر سن کر کھڑے ہو جایا کرتے ہیں جانتے ہیں کہ آپ کی روح تشریف لائی ہے' اور آپ اس وقت حاضر ہوتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ یہ اعتقاد شرک ہے اور چاروں ماموں نے ان جیسی باتوں سے منع فرمایا ہے''۔

بہر حال مروجہ میلاد کا ثبوت نہیں ہے اب بجائے لفظ میلاد کے سیرت النبی کے جلسہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سیرت کے جلسے دراصل میلاد النبی کے جلسے ہی ہیں' ناموں کا فرق ہے' کام ایک ہی ہے عوام بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذوق شوق سے شرکت کرتے ہیں اور علمائے کرام وشعراء عظام بھی خوب داد تحسین وصول کرتے ہیں' سیرت مقدسہ کے جلسوں کا انعقاد فی ذاتہ بغیر رسم ورواج اور بغیر تخصیص ماہ ودن کے بہت ہی نیک عمل ہے بشرطیکہ صحیح صحیح باتیں بیان کی جائیں' کیونکہ اس میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے جو عبادت میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو بدعتوں سے بچائے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل محرم وردِّ بدعات محرم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ.﴾ (سورۃ التوبۃ: ۳۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں' یہی درست دین ہے' تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو' اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو' جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں' جان رکھو' کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔)

وہ حرمت والے چار مہینے یہ ہیں' رجب' ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم' محرم کے مہینے کو محرم اس کی تعظیم کی وجہ سے کہتے ہیں' اس لئے چاروں مہینے اللہ کے نزدیک حرمت اور تعظیم کے لائق ہیں ان مہینوں میں خصوصیت سے اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہئے' اور نہ کوئی گناہ کرنا چاہیے۔ ان مہینوں کی حرمت ابتدائے آفرینش عالم سے ہے' رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے خطبہ میں فرمایا تھا' کہ زمانہ گھوم گھام کر اپنی اصلیت پر آ گیا ہے' سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں' جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں' تین تو پے در پے ذوالقعدہ' ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب المرجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ ❶

❶ بخاری: ۲/۶۳۲ کتاب المغازی باب حجة الوداع رقم الحدیث ۴۴۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی سال کی ابتدا محرم الحرام کے مہینے سے شروع ہوتی ہے' کیونکہ اس مقدس ماہ کی عظمت ابتدائے آفرینش سے ہے۔

اور اسی مہینے میں فرعون غرق آب ہوا' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے ظلم وتشدد سے نجات ملی تھی۔

اسلام سے پہلے کے لوگ عاشورہ محرم کا روزہ رکھتے تھے اور اس کے خاتمہ پر عید کی طرح خوشی مناتے تھے' ابتدائے اسلام میں عاشورہ محرم کا روزہ فرض تھا جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہو گیا' تب عاشورہ محرم کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی' استحباب کا درجہ باقی ہے جس کا جی چاہے رکھے' جس کا جی چاہے نہ رکھے' جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے یہودیوں کو عاشورہ محرم کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا کہ تم اس روز کیوں روزہ رکھتے ہو' انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری نجات کا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی' اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ میں روزہ رکھا' آپ نے فرمایا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہم تم سے زیادہ موافقت رکھنے کے حق دار ہیں' اس لئے آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ❶

اور ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں:

((اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ .)) ❷

''رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کا روزہ رکھنا زیادہ افضل ہے۔''

اور فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ ❸

جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے' تو آپ نے اعلان کرایا' کہ اب عاشورہ کا روزہ ضروری نہیں جو چاہے رکھے' جو چاہے نہ رکھے' لیکن خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا' یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے آپ نے فرمایا' کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا' تو محرم کی نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ ❹

مگر آئندہ سال آپ محرم کے آنے سے پہلے فوت ہو گئے' لیکن یہ حکم باقی رہا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا' لہٰذا محرم نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں کو دو دن کا روزہ رکھنا چاہئے' صرف ایک دن کا روزہ نہ رکھے۔

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۶۸ کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث ۲۰۰۴

❷ مسلم: ۱/ ۳۶۸ کتاب الصیام باب فضل الصوم المحرم رقم ۲۷۵۵

❸ مسلم: ۱/ ۳۶۷ کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر..... رقم الحدیث ۲۷۴۶

❹ مسلم: ۱/ ۳۵۹ کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء رقم الحدیث ۲۶۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدعاتِ محرم

روزے کے بدلے میں لوگوں نے اس مہینے میں بہت سی ناجائز باتیں ایجاد کر لی ہیں' نوحہ اور ماتم' گریہ وزاری کے علاوہ وہ تعزیہ داری کی رسم اسی مہینے میں ادا کی جاتی ہے جس کا ثبوت نہیں ہے' بلکہ یہ کھلا ہوا کفر اور شرک کا کام ہے' اب میں تعزیہ نوحہ و ماتم وغیرہ کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

تعریف تعزیہ:

تعزیہ کے لغوی معنی کسی مصیبت زدہ کو تلقین صبر کرنے' اور تسکین دینے کے ہیں' چونکہ کسی کا مرنا بھی اسی کے ورثا کے لئے ایک سخت مصیبت اور باعث رنج وغم ہے' لہٰذا ان کے تلقین صبر کرنے کو بھی تعزیت کہتے ہیں' بلکہ اکثر اسی پر بولا جاتا ہے' شریعت میں اس کے یہ معنی ہیں کہ کسی کے مرنے پر صرف تین دن تعزیت جائز ہے' جس میں نہ رونا ہے نہ پیٹنا' نہ چیخنا ہے نہ چلانا' نہ کپڑا پھاڑنا نہ گریبان چاک کرنا' نہ بال نوچنا' نہ سینہ کوٹنا اور نہ زانو اور رخساروں پر ہاتھ مارنا' نہ اجتماع واہتمام اور جزع وفزع کی ضرورت ہے نہ میت کی مدح وذم کی حاجت ہے جیسا کہ عوام کالانعام میں کسی کے مرنے کے وقت دیکھا جاتا ہے۔

لیکن یہ سب خرافات کچھ زیادتی کے ساتھ آج جس تعزیہ میں ہوتا ہے وہ محرم کا تعزیہ ہے' جس کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ منورہ کی نقل کہا جاتا ہے' یعنی بانس کی تیلیوں اور کھپچیوں کا ایک ڈھانچہ بنا کے اس کے اوپر کاغذ اور ابرک منڈھے ہیں' اس کے اندر ایک قبر ہوتی ہے جس کے اوپر چادر چڑھی ہوتی ہے اس کے اوپر گنبد سا ہوتا ہے' اس میں روپیہ پیسہ' کوڑی' ناریل' مٹھایاں اور ریوڑی' بتاشے' گٹے' غلاف اور کھچڑا پکا کر کونڈوں میں بھر کر چڑھاتے ہیں۔

ہزاروں مرد وعورتیں اس کے پاس باادب دست بستہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں' اور جھک جھک کر اسے سلام اور سجدہ کرتے ہیں کوئی اپنے جان ومال کی ترقی چاہتا ہے' کوئی اولاد مانگتا ہے' اکثر مرد وعورتیں تعزیہ کے نیچے سے اس فاسد خیال سے نکلتے ہیں اور اپنے بچوں کو نکالتے ہیں' کہ امام صاحب کی پناہ میں آجائیں گے اور تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہیں گے' کسی قسم کا ہم کو نقصان نہ پہنچے گا' ہماری اولاد دیر تک زندہ رہے گی' اس کا طواف کرتے ہیں' اور اپنی خاطر خواہ مرادیں مانگتے ہیں' کوئی کہتا ہے اگر یہ کام ہو گیا تو آئندہ سال حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا تعزیہ بنائیں گے' کوئی کہتا ہے اگر میں یا میری اولاد فلاں بیماری سے اچھی ہو گئی تو تعزیہ بنا کے چڑھاوے چڑھائیں گے' اور کوئی ہائے حسین ہائے حسین کے نعرے بلند کر کے مرثیہ خوانی کرتا ہے کوئی علم اور سیاہ جھنڈا لئے کھڑا ہے' کوئی مور چھل جھل رہا ہے کہ مکھی نہ بیٹھنے پائے' کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ڈھول تاشہ بجا کر اچھلتا کودتا ہے' کوئی چھری دگتے سے مصنوعی جنگ کر رہا ہے' کوئی لکڑی کی تلوار چلاتا ہے کوئی کشتی اور اکھاڑے کا جوہر دکھا رہا ہے' اور کہیں سبیلیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی لگائی جا رہی ہیں' آبخورے رکھے ہوئے ہیں' کوئی شربت پلاتا ہے' آخر دسویں محرم کو بازاروں اور گلی کوچوں میں پھرا کے ایک میدان میں لے جا کے دفن کر آتے ہیں اور بعض لوگ تبرکاً اپنے گھروں میں رکھ چھوڑتے ہیں تاکہ اس کا سایہ رہے اور کوئی آفت و مصیبت نہ پہنچے' حالانکہ یہ سب کام کفر و شرک کے ہیں اور حرام ہیں' ان کی مفصل و مدلل تشریح انشاء اللہ العظیم آگے بیان کی جائے گی۔

تعزیہ اور دسہرہ (رام لیلا)

الغرض جس طرح ہندو اپنے بتوں اور دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں' اور تعظیم و تکریم بجالاتے ہیں' اور نذر و نیاز کرتے ہیں' اسی طرح مدعیان اسلام مسلمان بھی سال بھر میں بیسیوں میلے لگاتے ہیں جس طرح یہ ہندو ہر دیوا اور مہادیو وغیرہ کی جھنڈیاں' چھڑیاں بناتے ہیں' مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ' سید سالار' مدار' قطب صاحبان کی جھنڈیاں اور چھڑیاں بنا کر چڑھاتے ہیں' جس طرح یہ ہندو اپنے بتوں' بزرگوں اور دیوتاؤں کے نام چبوترے بناتے ہیں' اسی طرح بعض مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے چبوترے بناتے ہیں' جس طرح ہندو رام لیلا ہر سال بڑے دھوم دھام سے کرتے اور نکالتے ہیں' اور بازاروں میں' گلی کوچوں میں ڈھول تاشہ بجاتے' اچھلتے کودتے پھرتے ہیں' بہت سے مرد اور عورتیں' بچے جوان اور بوڑھے اچھے اچھے لباس پہن کر میلے میں شریک ہوتے ہیں' پھر دسویں تاریخ کو توڑ پھوڑ کر اس کو میدان میں پھینک آتے ہیں' بس بالکل ہو بہو بعض مسلمان بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی نقل یعنی تعزیہ بنا کر محرم کی دسویں تاریخ کو ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجاتے ہوئے' اور مرثیہ گاتے ہوئے تمام مرد عورتیں' بوڑھے' بچے' جوان عمدہ عمدہ لباس فاخرہ پہن کر تعزیہ کے ہمراہ پھرتے ہیں۔

دیکھئے تو سہی ہندوؤں کے یہاں (دسہرہ رام لیلا) میں دس دن ہیں اور تعزیہ پرستوں کے ہاں بھی دس دن ہیں' ان کے یہاں ایک جنگ کا ذکر ہے' تو ان کے یہاں بھی ایک جنگ کا ذکر ہے' وہ رام رام کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ بعض نام نہاد مسلمان حسین حسین کہہ کر پکارتے ہیں' پس تعزیہ دراصل دسہرہ کی نقل ہے' جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ اثنا عشریہ' باب گیارھواں' شیعہ کے خواص کے ذیل میں نوع شانزدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

کسی چیز کی صورت اور نقل کو اصل ٹھہرا لینا یہ ایک وہم ہے' اور اس وہم نے اکثر بت پرستوں کو سیدھی راہ سے بہکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر گمراہی کے گڑھے میں گرا دیا ہے' شیعہ حضرات میں بھی اس قسم کے وہم نے بہت غلبہ حاصل کر لیا ہے یہ لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبروں کی نقل بنا کر خیال کرتے ہیں' کہ یہ ان بزرگوں کی نورانی قبریں ہیں' اور ان کے ساتھ از حد تعظیم کرتے ہیں' بلکہ سجدہ بھی کرتے ہیں' فاتحہ درود و سلام بھیجتے ہیں' اور ان کے گرداگرد مکھیوں کو ہٹانے کیلئے مور چھل لئے قبروں کے مجاوروں کی طرح کھڑے رہتے ہیں اور خوب شرک کی داد دیتے ہیں' سمجھدار انسان کے نزدیک ان چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کی حرکتوں میں (جو کپڑے کی گڑیاں وغیرہ بنا کر ان کی شادی رچاتی ہیں اور تیلیوں اور کاغذوں سے ان کے مکان' پلنگ' زیور وغیرہ بناتی ہیں اور ان تعزیہ کے بنانے والوں میں کوئی فرق نہیں' (مختصر از تحفہ)

تاریخ تعزیہ اور موجد تعزیہ

پس ان رسموں کا پتہ نہ قرآن و حدیث میں ہے اور نہ صحابہ کرام اور نہ ائمہ اہل بیت کی تعلیم مقدس میں ہے' بلکہ اس تعزیہ اور ان رسموں کے موجد قاتلان حسین شیعہ حضرات ہی ہیں' جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا' ص ۲۷۷ میں مطیع باللہ القاسم کے احوال میں معز الدولہ شیعی کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

۳۴۱ھ میں ایک قوم جو تناسخ کی قائل تھی ظاہر ہوئی' ان میں سے ایک نوجوان شخص نے دعویٰ کیا کہ حضرت علی کی روح اس کے اندر حلول کر آئی ہے اور اس کی بیوی نے دعویٰ کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح اس کے اندر حلول کر آئی ہے' اور اسی جماعت کے ایک شخص نے دعویٰ کیا' کہ میں بذات خود جبرئیل ہوں' جب یہ خبر ندرت اثر خلیفہ تک پہنچی' تو تینوں کو تعزیر و تشہیر کا حکم دیا' تب اس قوم نے مکر و کید سے کام لے کر اپنے کو اہل بیت کی طرف منسوب کر دیا' تا کہ اس سزا سے بچ جائیں' معز الدولہ شیعی نے بہت سفارش کر کے تینوں کو بری کرا کے بڑے بڑے مراتب و مناصب تک پہنچا دیا' اسی شرارت کے باعث معز الدولہ کی نسبت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں هٰذا مِنْ اَفْعَالِهِ الْمَلْعُوْنَةِ الخ یعنی یہ اس کے لعنتی کاموں میں سے ہے۔

آگے چل کر اسی کتاب کے ص ۲۷۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ۳۵۱ھ میں شیعوں نے بغداد کی مسجدوں کے دروازوں پر یہ عبارت لکھ دی۔ لَعْنَةُ مُعَاوِيَةَ وَلَعْنَةُ مَنْ غَصَبَ فَاطِمَةَ حَقَّهَا مِنْ فِدَكَ وَمَنْ مَنَعَ الْحَسَنَ اَنْ يُّدْفَنَ مَعَ جَدِّهٖ وَمَنْ نَفٰى اَبَاذَرٍّ' رات کو کسی نے مٹا دیا' لیکن معز الدولہ نے اس کام کے لئے رغبت دلائی' کہ دوبارہ وہی عبارت لکھی جائے' تو وزیر مہلبی کے مشورہ سے یہ عبارت لکھی گئی: لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن خوب ظاہر کیا گیا' اس کے بعد اسی کتاب کے ص ۲۷۸ پر علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۵۲ھ میں معز الدولہ نے لوگوں پر لازم و واجب کر دیا کہ عاشورا کے دن تمام دکانیں اور بازار بند کر دیئے جائیں' خرید و فروخت مطلق نہ کریں' نانبائی اور باورچی تندور نہ سلگائیں اور دال روٹی وغیرہ نہ پکائیں اور بازاروں میں قباب' (گنبدوں) کو نصب کرا دیا' جن کے اوپر ٹاٹ کپڑا وغیرہ چڑھا ہوا تھا اور عورتیں بال کھولے اپنے منہ پر طمانچے مارتی اور سینوں پر گھونسے مارتی ہوئیں مرثیے نوحے پڑھتی ہوئی گلیوں بازاروں میں گشت لگائیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کریں یہ پہلا دن ہے کہ بغداد میں یہ رسم ادا کی گئی اور یہ بدعت سالوں جاری رہی۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ تعزیہ معز الدولہ شیعی کے حکم سے بنا' ماتم داری و گریہ و تعزیہ داری ادا کی گئی اور ایجاد ہوئی' اس کے بعد اس کے لڑکے عز الدولہ نے اپنے باپ کی گدی سنبھالی' اور مذہب شیعہ امامیہ کی ترویج کی' اسی نے خطبہ عباسیہ کو اپنی رائے سے قطع کر کے یہ جملہ ایجاد کیا۔ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ وَعَلَی الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سِبْطِ الرَّسُوْلِ وَصَلِّ عَلَی الْاَئِمَّةِ اَبْنَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُعِزِّ الدَّوْلَةِ.'' اور اذان میں یہ کلمہ بڑھایا حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ یہ بدعت سیئہ تمام دمشق میں پھیل گئی کیونکہ اس کا معین و مددگار جعفر بن فلاح ہو گیا تھا' چونکہ عنان حکومت اس کے ہاتھ میں تھی' اس لئے کسی کو انکار کی گنجائش نہ تھی۔

زیادہ تشریح تاریخ الخلفاء میں ملاحظہ فرمایئے' ہمارا مقصود تو صرف آغاز تعزیہ داری تھا' وہ یہاں پر بقدر ضرورت بیان کر دیا گیا کہ اس بدعت سیئہ کا موجد معز الدولہ شیعی اور معین اس کا پسر عز الدولہ اور موید اس کا نائب جعفر بن فلاح ہوئے اور ہدیہ مجیدیہ' تحفہ اثنا عشریہ کے ترجمہ میں ہے' کہ مختار بن عبید شیعی نے (اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی) بنام تابوت سکینہ جناب امیر کی کرسی کی پرستش شروع کی' حالانکہ یہ کرسی (جناب امیر) کی نہ تھی بلکہ طفیل بن جعدہ کسی روغن فروش کی دکان سے اٹھا لایا تھا (ہدیہ مجیدیہ ص ۴۲)

علامہ عبدالکریم شہرستانی الملل والنحل کے ص ۸۴ پر اس کرسی کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ وہ ایک پرانی کرسی تھی' جس پر مختار نے ریشمی غلاف چڑھا کر اور خوب آراستہ پیراستہ کر کے ظاہر کیا' کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے توشہ خانہ سے ملی ہے جب کسی دشمن سے جنگ کرتا تو اس کو صف اول میں رکھ کر اہل لشکر سے کہتا بڑھو اور قتل کرو فتح و نصرت تمہارے شامل حال ہے' یہ تابوت سکینہ تمہارے درمیان مثل تابوت بنی اسرائیل کے ہے اس میں دل کی تسکین اور فرشتے امداد کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ (الملل والنحل ص ۸۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل تعزیہ داری پہلے یہیں سے شروع ہوئی' چنانچہ صاحب تذکرہ الکرام اس عبادت کے نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دراصل تعزیہ داری کی ابتداء یہیں سے معلوم ہوتی ہے' جو بعد میں بت پرستی بن گئی اور ہندوستان میں اس تعزیہ داری کی اشاعت کی یہ بھی وجہ بتائی جاتی ہے' کہ تیموری عہد میں چونکہ بادشاہ' وزیر اور بیگمات و نیز اہل لشکر شیعہ تھے' اور ہندوستان میں سلطنت و جنگ کے انتظامات کے باعث ہر سال کربلائے معلیٰ نہیں جا سکتے تھے' یہ شکایت بادشاہ کے گوش گزار ہوئی' تو امیر تیمور نے کربلا سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کی نقل حاصل کرا کے اس کو تعزیہ کی صورت میں تیار کرایا کہ ہندوستان کے شیعہ اس کی نقل کے ذریعہ سے کربلائے معلیٰ کی زیارت کا ثواب یہیں حاصل کر لیں' چنانچہ یہی ہوا اور بجائے کربلا کے اس نقل کی زیارت ہونے لگی جس نے کم و بیش بہت جلد یہ صورت اختیار کر لی' جواب مروج ہے چنانچہ تلخیص مرقع کربلا کے مصنف شیعہ بھی رقم طراز ہیں کہ جوہری صاحب طوفان البکاء نے امیر تیمور کا عراق میں آنا اور زیارت کرنا اور پیادہ پا چلنا' اور وزراء کا پیادہ روی سے منع کرنا اور اس کا قرآن میں فال دیکھنا اور یہ آیت فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ' کا نکلنا اور تبرکات کا لانا اور انفاذ تعزیہ داری خصوصاً ہندوستان میں سب مفصل لکھا ہے اور سب جانتے ہیں۔ (مرقع ص ۸۲)

پھر اس میں بتدریج بڑی ترقی ہوئی' اور اب تو اس کے ساتھ دلدل اور علم وغیرہ بھی نکلنے لگے اور شیعہ اور جاہل سنی اس تعزیہ کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جو درجہ شرک کو پہنچ جاتا ہے مولوی خیرات احمد وکیل شیعہ نے اپنی کتاب نور ایمان میں اعمال محرم کے عنوان سے ص ۳۳۲ سے ۳۸۴ تک تعزیہ اور اس کے متعلقات پر مفصل بحث کی ہے اس میں یہ بھی درج ہے کہ تعزیہ نقل روضہ مبارک حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہے اس کی غرض (دکھانے کے لئے تا کہ قتل حسین رضی اللہ عنہ کا بدنما دھبہ مٹ جائے) یہ ہے کہ چونکہ ہم لوگ روضہ مبارک سے دور بستے ہیں' اس لئے تعزیہ کے دیکھنے سے روضہ مبارک اور واقعات کربلا یاد آ جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

تعزیہ کی تردید قرآن مجید سے

الغرض تعزیہ کے بانی مبانی' موجد و معین و مصدق سب شیعہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ ہیں' یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرصہ دراز کے بعد ایجاد ہوا' پھر بھی اس کو دین میں داخل کر لیا' تعجب یہ ہے کہ خود ہی اس کو اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں' اور خود ہی اس سے حاجت روائی کی دعا کرتے ہیں' اس کے سامنے سجدہ' طواف وغیرہ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (صافات: ۹۵-۹۶)

(یعنی کیا تم اس چیز کو پوجتے ہو جس کو خود تراشتے ہو حالانکہ اللہ نے تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور عبادت کا حق دار پیدا کرنے والا ہی ہے انصاف کیجئے کہ اگر کفار پتھروں کی مورتیں تراش کر پوجیں تو وہ مشرک کہلائیں اور اگر مسلمان کاغذ اور تیلیوں کا ڈھانچہ بنا کر عبادت کریں تو پکے مسلمان رہیں' مولانا حالی مرحوم نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر — کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں' خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں — شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں — ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں!
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں — وہ بدلا گیا آ کے ہندوستان میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں — وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ (یوسف: ۱۰۶)

(یعنی اکثر لوگ ایمان لانے کے بعد شرک کے کام کرتے ہیں۔)

مشرکین عرب وکفار مکہ بھی اپنے بزرگوں کی اس طرح کی تعظیم وتکریم کرتے' اور ان کے نام کی نذر ونیاز کرتے' اور ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے مورتیں بنا کے گھروں اور کعبہ میں نصب کرتے اور ضرورت کے وقت ان کے نام لے کر پکارتے تھے' اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل کی تردید کر کے فرماتا ہے:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾ (سورہ یونس: ۱۸)

(مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہیں' جو ان کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری سفارش خدا کے پاس کریں گے' اے نبی' تم ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کو وہ چیز بتاتے ہو جس کا وجود آسمان وزمین میں نہیں ہے' وہ پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے اس کی ذات بالاتر ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس آیت کریمہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ مشرکین اپنے بزرگوں کی تصویروں' مورتوں' قبروں وغیرہ ایسی چیزوں کو پوجتے تھے' جن کی اگر پرستش چھوڑ دی جائے' تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور اگر عبادت کی جائے تو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتیں لیکن باوجود اس کے کہتے ہیں کہ ان بزرگوں کی تصویروں' مورتوں' قبروں اور تھانوں کی پرستش کرتے ہیں اور ان کی روح خوش ہوکر ہماری سفارش کرے اور ہمارے مصائب و مشکلات دور ہوں' تجارت وزراعت وغیرہ میں ترقی ہو اور اولاد حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے عقیدہ کی پرزور تردید کرکے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے زیادہ جاننے والے ہیں؟ کہ خدا کو وہ چیز بتانا چاہتے ہیں' کہ جس کا وجود آسمان وزمین میں نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ خدا سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں' اگر ان کا وجود ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو ضرور معلوم ہوتا' لہٰذا ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں اور یہ سب بے سند اور لایعنی باتیں ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (الشوریٰ: ۲۱)

(کیا ان کے ایسے شریک ہیں کہ انہوں نے ان کے واسطے دین کی ایسی راہ نکالی ہے جس کا حکم اللہ نے انہیں دیا۔)

پس اے میرے عزیز واور بزرگو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو اور ہوش درست کرو اور ایسے جہنمی قول وفعل سے توبہ کرو ورنہ تمہارے لئے وہی وعید تیار ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ﴾ (الکہف: ۱۰۲-۱۰۵)

(کیا کافروں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی وحمایت بنالیں گے ہم ان کو چھوڑ دیں گے ہرگز نہیں' ہم نے ان کافروں کے لئے دوزخ کو مہمانی کی جگہ بنایا ہے' اے ہمارے نبی! آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ کیا میں تم کو بہت زیادہ عملی نقصان والی جماعت بتاؤں' وہ لوگ ہیں' جن کی کوشش دنیا کی زندگی ہی میں بیکار ہوا تی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں' یہ لوگ اپنے رب کی آیتوں (احکام) کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کی ملاقات کے بھی منکر ہوتے ہیں پس ان کے اعمال بیکار ہو جاتے ہیں' ہم ان کے لئے قیامت کے دن اعمال کی میزان بھی کھڑی نہ کریں گے (بلکہ یونہی جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے))

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ فضول اور لغو حرکت کر کے اسے اچھا کام تصور کرتے ہیں' جیسے تعزیہ بنانے والے تعزیہ کو بہت متبرک اور اچھا سمجھتے ہیں حالانکہ ان کی ساری کوششیں رائیگاں اور برباد ہیں' اس تعزیہ میں علاوہ کفر وشرک کے مال کی بربادی بھی ہے' کہ ہر سال لاکھوں روپیہ اس لغو کام میں فضول خرچ کرتے ہیں۔

یہ سب فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے' کیا اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک خوش ہوتی ہے؟ یا اس سے قوم وملت کو کچھ فائدہ پہنچتا ہے' ایسی فضول خرچی کا اللہ تعالیٰ ضرور حساب لے گا اور وہ اس لغو حرکت کو پسند بھی نہیں کرتا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط ﴾ (بنی اسرائیل: ۲۷)

(فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔)

اللہ اکبر! جتنا روپیہ اس لغو حرکت میں خرچ ہوتا ہے' اگر یہی روپیہ وپیسہ ہر سال قوم کی تعلیم وتربیت میں خرچ ہوتا' یعنی اسی روپیہ سے دینی علوم کے مدارس ہر شہر ودیہات میں کھول دیئے جاتے' تو اسلام کو کس قدر فائدہ پہنچتا' اگر یہی روپیہ صنعت وحرفت میں لگا کر مدرسے اور کارخانے کھولے جائیں تو قوم کا اخلاص دور ہو' گداگری اور بے ہنری دنیا سے معدوم ہو جائے اگر یہی روپیہ یتیم خانوں اور مسافر خانوں کی تعمیر میں خرچ ہو تو قوم کو کس قدر آرام وآسائش نصیب ہو' اگر یہی روپیہ مولویوں اور واعظوں کے لشکر تیار کرنے میں خرچ کیا جائے اور ان واعظوں اور مولویوں کو ملک بملک اشاعت کے لئے بھیجا جائے' جیسا کہ عیسائیوں کی جانب سے پادری بھیجے جاتے ہیں' تو دین محمدی کو کس قدر ترقی نصیب ہو' اگر یہی روپیہ خرچ کر کے ہر ملک کی زبان میں مذہبی کتابیں ترجمہ کرائی جائیں اور ہر ملک کی زبان میں اسلامی جرائد اور رسالے نکالے جائیں تو کتنے جاہل راہ راست پر آ جائیں' اور کتنے ناواقف اپنے دین اسلام سے واقف ہو کر خدا اور رسول کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۔

نوحہ وماتم:

دنیا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جس نے سب سے پہلے نوحہ وماتم ایجاد کر کے کار خیر سمجھا ہے وہ بقول شیعہ حضرات یزید ہے جو ان کے نزدیک اور ان کے خیال کے مطابق اول درجہ کا دشمن اور قاتل حسین رضی اللہ عنہ تھا' چنانچہ ملا جعفر مجلسی (شیعی) اپنی مشہور کتاب جلاء العیون میں لکھتے ہیں کہ:۔

جب اہل حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ کوفہ سے دمشق آیا' اور یزید کے دربار میں پیش ہوا' تو یزید کی بیوی ہندہ' بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تاب ہوکر بے پردہ مجلس یزید میں چلی آئی' یزید نے دوڑ کر اس کے سر پر کپڑا ڈال دیا' اور کہا کہ گھر میں جا اور آلِ رسول ﷺ خدا قریشی کے بزرگوار پر نوحہ وزاری کر' کہ ابن زیاد نے ان کے بارے میں جلدی کی' میں ان کے قتل پر ہرگز راضی نہ تھا (جلاء العیون ص ۲۵۶)

جب اہل بیت یزید کے محل میں داخل ہوئے تو اہل بیت یزید نے زیور اتار کر لباس ماتم پہنا' صدائے نوحہ وگریہ بلند کی' اور یزید کے گھر تین روز تک ماتم برپا رہا۔ (جلاء العیون ص ۵۲۶)

اور اسی کتاب جلاء العیون کے ص ۲۹۳ میں ہے کہ: یزید کے ہاتھ میں رومال تھا' جس سے وہ آنسو پونچھتا تھا' اس نے کہا ان کو میرے محل میں ہندہ بنت عامر کے پاس لے جا' جب اس کے پاس پہنچائی گئیں' تو اندر سے صدائے گریہ وزاری بلند ہوئی جو باہر سنائی دیتی تھی۔

نیز ناسخ التواریخ ص ۲۷۸' اور منہج ص ۳۲۸ میں کم وبیش اس ماتم کا ذکر ہے' حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم و نوحہ کا یہ پہلا دن تھا جو بحکم یزید محل میں ہوا اور اہل بیت یزید نے اہتمام سے کام لیا۔

غرض اس طرح محرم کے تعزیہ کی روح ماتم داری نے اول اول خانہ یزید میں جنم لیا' پھر جب یزید نے چند دن کے بعد اہل بیت حسین رضی اللہ عنہ کو بعزت وحرمت شام میں رہنے یا مدینہ جانے کا اختیار دیا' تو انہوں نے ماتم برپا کرنے کی اجازت چاہی جو دی گئی اور شام میں جو قریش اور بنی ہاشم تھے سب شریک آہ و ماتم ہوئے ایک ہفتہ یہ گریہ وزاری قائم رہی بعد ازاں یزید نے بآرام تمام ان کو مدینہ کی جانب روانہ کیا۔ (جلاء العیون ص ۵۳۱)

اور منہج ص ۵۳۵ میں ہے کہ یہ دوسرا ماتم تھا جو باجازت یزید اہتمام سے ہوا۔

یزید کے مرنے کے بعد دوسرا شخص مختار بن عبید شیعہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے: ((یَکُوْنُ فِی الثَّقِیْفِ کَذَّابٌ.)) ❶

''قبیلہ ثقیف میں ایک بہت جھوٹا شخص ہوگا'' وہ مختار ثقفی ہے اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا' یہ حقیقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سخت دشمن تھا' لیکن ظاہر میں ان کا محبّ وخیر خواہ و ہمدرد بنا ہوا تھا' جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ جو شخص حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ مرثیہ خانی' نوحہ کرنا' رونا پیٹنا وغیرہ رسوم کرے' تب وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محبّ بن سکتا ہے' یہ کذاب ہمیشہ اپنی زندگی میں ایسی ہی قبیح باتوں پر لوگوں کو مجبور کرتا رہا' حتی کہ ۶۷ھ میں مصعب بن عمیر کی حکومت

❶ مسلم: ۲/ ۳۱۲ کتاب فضائل الصحابہ باب ذکر کذاب ثقیف رقم الحدیث ۶۴۹۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں قتل کر دیا گیا۔

تیسرا شخص معز الدولہ ہے جس نے اول بغداد میں بزور حکومت عشرہ محرم میں نہایت دھوم دھام سے رسم ماتم منائی تھی' اور تبرئی وغیرہ کا اضافہ کیا' دیکھو تاریخ ابن خلدون ج ۳ ص ۴۲۵)

اور کامل ابن اثیر جلد دوم میں ہے کہ معز الدولہ نے دس محرم ۳۵۰ھ کو حکم دیا کہ سب دکانیں بند کر دی جائیں' بازار اور خرید و فروخت کا کام روک دیا جائے' لوگ نوحہ کریں اور کمبل کا لباس پہنیں' عورتیں پراگندہ بال اور گریبان چاک اور دو ہتڑ مارتی ہوئیں شہر کا چکر لگائیں۔ (کامل ابن اثیر ج ۲ ص ۱۹۷ تاریخ الخلفاء ص ۲۷۸)

آنریبل سید امیر علی سپرٹ آف اسلام انگریزی میں لکھتے ہیں معز الدولہ نے بیاد گار شہادت سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ و دیگر شہدائے کربلا یوم عاشوراء کو ماتم کا دن مقرر کیا (ص ۴۶۱)

اس کو مولوی اعجاز حسین شیعی بھی اپنی کتاب تلخیص مرقع کربلا ۷۸ و ۷۹ میں بحوالہ تاریخ الخلفاء تسلیم کرتے ہیں کہ معز الدولہ پہلا بادشاہ مذہب امامیہ پر تھا' جس نے یوم عاشورا' کو بازار بند کر دیئے اور نانبائیوں کو کھانا پکانے کی ممانعت کر دی' عورتیں سر کھولے نکلیں' اور ماتم حسین رضی اللہ عنہ کریں ۱۸ ذوالحجہ کو عید غدیر کی وغیرہ وغیرہ۔

یہ رسم ماتم عاشورہ کی مختصر داستان ہے' جو بحکم یزید اس کے گھر سے شروع ہوئی اور مختار معز الدولہ نے اس کو ترقی دی' پھر شیعوں نے اس پر مذہبی رنگ چڑھایا' اب عشرہ محرم میں شیعوں کے گھر گھر بس اسی کا جلوہ ہے کسی نے سچ کہا ہے

رسم ماتم بنا یزید نمود ہرکہ آمد برآں مزید بود

جب شیعان کوفہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو امام زین العابدین نے دیکھا' کہ یہ لوگ رو رہے ہیں تو ان رونے والوں کے متعلق فرمایا:

اِنَّ هٰؤُلَآءِ يَبْكُوْنَ فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ. (احتجاج طبری ص ۱۵۶)

''یہ لوگ رو رہے ہیں' حالانکہ ان ہی لوگوں نے ہم کو قتل کیا ہے۔''

ان تمام تاریخی واقعات سے آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ باقاعدہ بدعت نوحہ و ماتم کی ایجاد چوتھی صدی میں ہوئی' جو یقیناً جہنم میں لے جانے والی ہے اب چند حدیثوں کو بھی ملاحظہ فرمالیجئے' جن سے معلوم ہو گا کہ نوحہ و ماتم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.)) ❶

❶ بخاری: ۱/ ۱۷۳ کتاب الجنائز باب لیس منا من ضرب الخدود رقم الحدیث ۱۲۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو ماتم کرتا ہوا اپنے رخسار اور منہ پیٹے ہے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے وہ ہم میں سے نہیں۔''

(۲) ((اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ۔)) ❶

''میں اس سے بیزار ہوں جو (ماتم میں) سر کے بال منڈائے یا بلند آواز سے روئے یا کپڑے پھاڑے۔''

(۳) ((ثِنْتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا کُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ.)) ❷

''دو باتیں مسلمانوں میں کفر کی ہیں' نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔''

اور ایسی ہی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے ماتم اور نوحہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس حرمت پر تمام امت کا اتفاق ہے چنانچہ حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے۔

وَقَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی تَحْرِیْمِ النَّوْحِ وَ الدَّعْوٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

''تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ نوحہ اور جاہلیت کی طرح پکار پکار کر رونا حرام ہے۔''

علامہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں کہ اس بات کی بہت ہی تاکید ہے کہ انسان روافض کی بدعات میں مشغول ہونے سے پرہیز کرے اسی طرح نوحہ وغم وغیرہ کرنے سے بھی بچے اس لئے کہ یہ تمام چیزیں ایمانداروں کے اخلاق کے خلاف ہیں اگر اس طرح کا نوحہ وغم جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کا دن اس کے لئے زیادہ مناسب ہوتا۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی شرح سفر السعادت ص ۶۷۳ میں فرماتے ہیں اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہئے کہ روز عاشوراء' کو فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں مثلاً مرثیہ' ماتم ونوحہ وغیرہ سے احتیاط کی جائے یہ کام مومنوں کے نہیں ورنہ اس غم والم کا سب سے زیادہ حقدار خود پیغمبر ﷺ کا یوم وفات تھا۔

اور فتاوی رشیدیہ جلد اول ص ۴۴ میں ہے کہ ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا مشابہت روافض کی وجہ سے منع ہے اور ماتم ونوحہ کرنا حرام ہے۔ لِمَا فِی الْحَدِیْثِ نُهِیْ عَنِ الْمَرَاثِیْ' اور فتاوی مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم ص ۳۱ میں اس ماتم ونوحہ کی کافی تردید موجود ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ منہاج السنۃ میں فرماتے ہیں:

---

❶ بخاری: ۱/ ۱۷۳ کتاب الجنائز باب ما ینهی من الحلق عند المصیبة رقم الحدیث ۱۲۹۶

❷ مسلم: ۱/ ۵۸ کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب الخ. رقم ۲۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَاَقْبَحُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْظَمُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُ الرَّافِضَهُ مِنِ اتِّخَاذِهٖ مَاْتَمًا يُقْرَءُ فِيْهِ الْمِصْرَعُ وَيُنْشَدُ قَصَائِدُ النِّيَاحَةِ وَ يَعْطِشُوْنَ فِيْهِ اَنْفُسَهُمْ وَيَلْطِمُوْنَ الْخُدُوْدَ وَيَشُقُّوْنَ الْجُيُوْبَ وَيَدْعُوْنَ فِيْهِ دِعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (اِلٰى اَنْ قَالَ) مَا يُفْعَلُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ مِنِ اتِّخَاذِهٖ بِدْعَةً اَشْنَعُ مِنْهَا وَهِيَ مِنَ الْبِدَعِ الْمَعْرُوْفَةِ فِي الرَّوَافِضِ.

''اس سے بھی زیادہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے' قبیح اور گناہ کبیرہ ہے' کہ رافضیوں نے اس دن (عاشوراء) ماتم بنالیا ہے' نوحہ کے شعر و اشعار پڑھتے ہیں اور پیاسے رہتے ہیں اور رخساروں پر طمانچے تھپڑ مارتے ہیں' گریبان اور کپڑا پھاڑتے ہیں' اور کفار کی طرح چیختے چلاتے ہیں شیخ نے یہاں تک فرمایا عاشورا کے دن میلا کرنا' ناچنا' کھیل تماشا وغیرہ کرنا بدعت ہے اور ماتم وغیرہ کرنا اس سے بری بات ہے۔ یہ رافضیوں کی مشہور بدعت ہے۔'' (منہاج السنۃ)

بہرحال نوحہ و ماتم واویلا کرنا شرعاً وعقلاً معیوب و مذموم ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی وصیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ آپ اپنی شہادت سے پہلے اپنے خیمہ میں تشریف لاکر تمام اہل بیت کو مخاطب فرما کر یہ وصیت فرماتے ہیں کہ:

اُوْصِيْكُنَّ اِذَا اَنَا قُتِلْتُ فَلَا تَشْقُقْنَ عَلَيَّ جَيْبًا وَلَا تَلْطِمْنَ عَلَيَّ خَدًّا وَلَا تَخْدِشْنَ عَلَيَّ وَجْهًا. (اسوہ حسین ص ۲۳)

''میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ جب میں دشمن کے ہاتھوں قتل کر دیا جاؤں تو تم مرے ماتم میں گریبان چاک نہ کرنا نہ اپنے رخساروں پر طمانچے مارنا' نہ اپنے منہ کو زخمی کرنا۔''

یہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعلیمی وصیت مگر افسوس آج کل جوان کی محبت کا دم بھرنے والے ہیں وہی ان تمام خرافات کرنے کو معیار محبت وعظمت قرار دیتے ہیں' نعوذ باللہ اس کے اثبات میں جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ موضوع ہے اسی طرح غنیۃ والی وایت بھی موضوع ہے اور ام سلمہ کا خواب قابلِ حجت نہیں ہے۔

ماتم وسوگ کرنا مرد کسی حالت میں درست نہیں ہے ہاں عورت کے لئے اپنے شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک سوگ منانے کے بارے میں البتہ آیا ہے علاوہ شوہر کے اگر کوئی اس کے عزیزوں میں سے مر جائے تو صرف تین دن کے لئے اگر زینت وغیرہ کو ترک کر دے تو جائز ہے اور تین دن کے بعد جائز نہیں' جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.)) ❶

''جوعورت اللہ پر قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' ہاں اپنے خاوند کے فوت ہو جانے پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا' کہ مسلمان عورت کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ و ماتم میں رہنا حرام ہے مگر اپنے شوہر کے لئے چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اس سے زیادہ خاوند کی موت پر بھی سوگ کرنا حرام ہے مردوں کے لئے تو کسی وقت کسی حالت میں سوگ درست نہیں ہے پس مرد وعورت دونوں کو سوگ میں رہنا مثلاً عطر خوشبو کا نہ لگانا' رنگا ہوا کپڑا استعمال نہ کرنا' چوڑیاں وزیور نہ پہننا' شادی والے گھر نہ جانا' چالیس روز تک گوشت نہ کھانا' گھر میں سرکہ چارنہ ڈالنا' سویاں نہ پکانا' ایک برس تک چارپائی پر نہ سونا' یہ سب جاہلانہ رسمیں ہیں سوائے اس مدت کے جو اوپر بیان کی گئی ہے' ہر قسم کا سوگ حرام ہے۔

عشرہ محرم میں لباس اور زینت کی چیزوں کو ترک کرنا

بعض لوگ عشرہ محرم میں زینت اور عمدہ لباس کو چھوڑ کر اظہار غم کرتے ہیں' ننگے سر' ننگے پاؤں' ننگے بدن رہتے ہیں' حالانکہ یہ سب جاہلیت کی رسمیں ہیں۔

((اَفَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ.)) ❷

''کیا تم لوگ جاہلیت کا کام کرتے ہو' یا جاہلیت کی ہم کی مشابہت کرتے ہو۔''

آپ کا یہ فرمان سن کر لوگوں نے اپنی چادریں لے لیں اور اس کے بعد کبھی اس قسم کی کوئی رسم نہیں کی۔ (مسند احمد وابن ماجہ)

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کسی مصیبت میں یا سوگ کی وجہ سے لباس ترک کر کے ننگے سر ننگے پاؤں اور ننگے بدن رہنا درست نہیں' بلکہ یہ اسلام سے پہلے کے زمانہ جاہلیت کی رسم ہے اس لئے مسلمانوں کو ان تمام رسموں سے بچنا چاہئے جو کفار کے اندر موجود ہوں یا ان کی رسموں سے ملتی جلتی ہوں' بنابریں معلوم ہوا کہ تعزیوں کے ساتھ جاہل مسلمانوں کا' ننگے سر اور کرتے اتار کر ننگے بدن چلنا جاہلیت کی رسموں میں سے ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان مشرکانہ رسموں سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین

---

❶ بخاری: ۲/ ۸۰۴ کتاب الطلاق باب القسط للحادة عند الطهر رقم الحديث ۵۳۴۱

❷ ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء في النهي التسلب مع الجنازة رقم الحديث ۱۴۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مرثیہ خوانی

ابتدائے محرم سے مرثیہ خوانی شروع ہوتی ہے' جگہ جگہ مجلسیں اور محفلیں قائم ہوتی ہیں ان میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر اظہار رنج کیا جاتا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجو وتحقیر بلکہ سب وشتم وغیرہ کیا جاتا ہے' بعض کٹھ ملا اور درویش گھروں میں وعظ ومرثیہ وجنگ نامہ وغیرہ پڑھتے ہیں مرد اور عورتیں ان کے غلط قصہ کو سن کر مشتعل ہوتے ہیں۔ اسی فتنہ کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے' چنانچہ حضرت ابن ابی ادنی سے مروی ہے کہ:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِيْ.)) ❶

''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے۔''

اور بعض لوگ ان مرثیوں کو بڑے سر اور راگ سے گاتے ہیں گانے کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا بجانا انسان کے دل میں نفاق (بے ایمانی) کو اس طرح اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔ ❷

اور ایسے شرکیہ وکفریہ مبالغہ اور جھوٹ آمیز اشعار کو یاد کرنے اور پڑھنے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ اور کچ لہو سے بھرے' یہ اس کے واسطے ان خلاف شریعت اشعار سے بہتر ہے۔ ❸

اس مرثیہ میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جاتی ہیں اور گستاخانہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اس کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ.)) ❹

''میرے صحابیوں کو گالی مت دیتا۔''

اسی بناء پر علامہ نووی شارح مسلم تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو گالی دینا حرام ہے' بلکہ بعض بزرگوں کے نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والا کافر واجب القتل ہے علامہ غزالی فرماتے ہیں کہ واعظ ہو یا کوئی اور ہو اس کے لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات کا بیان کرنا حرام ہے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

---

❶ ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فى البكاء على الميت رقم الحديث ١٥٩٢

❷ شعب الايمان ٤/ ٢٧٩ رقم الحديث ٥١٠٠

❸ مسلم: ٢/ ٢٤٠ كتاب الشعر باب فى انشاد الشعر رقم الحديث ٥٨٩٣

❹ بخارى: ١/ ٥١٦ كتاب المناقب باب قول النبى ﷺ لو كنت متخذ اخليلا.... رقم الحديث ٣٦٧٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جو باہمی جھگڑے واختلافات ہوئے ہیں ان کو بھی بیان نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ باتیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کینہ پیدا کرتی ہیں' حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے علماء ہیں' ائمہ دین نے دین ان ہی سے سیکھا ہے اور ہم نے ان ہی ائمہ سے دین حاصل کیا ہے پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے والا دراصل اپنے ہی مذہب پر طعن کرنے والا ہے۔ (احیاء العلوم)

اور علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الصواعق المحرقہ میں مرثیہ خوانی کی بہت سخت تردید فرمائی ہے' حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ان محفلوں اور مجلسوں میں زیارت وگریہ وزاری کی نیت سے بھی جانا درست نہیں ہے کیونکہ وہاں کوئی زیارت نہیں ہوتی جس کے لئے آدمی جائے اور لکڑیاں تعزیئے' جو خود بنائے ہوئے ہوتے ہیں زیارت کے قابل نہیں' بلکہ پھینک دینے کے لائق ہیں' جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں سے اس کو مٹا دے' یہ بھی نہ کر سکے تو اپنی زبان سے ان کی برائی بیان کرے یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے برا جانے یہ سب سے ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ❶

اور تعزیہ داروں کی مجلس میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننا دو حال سے خالی نہیں' اگر اس مرثیہ اور کتاب میں واقعی اور سچے حالات نہ ہوں' بلکہ جھوٹ اور افتراء ہو اور بزرگوں کا ذکر تحقیر کے ساتھ کیا جاتا ہو تو ایسے مرثیے اور کتاب کا سننا بلکہ ایسی مجلسوں میں جانا حرام ہے۔ حدیث میں جو مرثیوں کے سننے اور پڑھنے کی ممانعت آئی ہے وہ اسی قسم کے مرثیوں کے پڑھنے اور سننے سے منع فرمایا ہے اس کو ابن ماجہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور اگر اس مرثیہ اور کتاب کے سننے میں فی نفسہ کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن بہ ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ بدعتی کرتے ہیں ہرگز نہ کرنا چاہئے ورنہ بدعتی لوگوں کے مشابہ ہو جائیں گے اور ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.)) ❷

''جو شخص کسی قسم سے بالکل ہی مشابہ ہو جائے تو وہ ان ہی میں سے ہے۔''

اور یہ بھی حدیث میں وارد ہے:

((مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ.)) ❸

---

❶ مسلم: ١/ ٥٠ كتاب الايمان باب كون النهى عن المنكر الحديث ١٧٧

❷ مسند احمد: ٢/ ٥٠ و ابوداؤد ٤/ ٧٨ كتاب اللباس باب فى لبس الشهرة رقم الحديث ٤٠٢٣

❸ مسند ابى يعلى بحواله نصب الرايه ٤/ ٣٤٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو شخص کسی قوم کے مجمع کو بڑھائے وہ اسی میں سے ہوگا اور کسی قوم کے کام کو جو پسند کرے وہ اس کام کرنے والے کا شریک ہوگا'' (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۷۱'۷۲) اور مرثیہ پڑھ کر اجرت لینا بھی حرام ہے۔'' (دیکھو فتاویٰ مذکور ص ۷۱)

فاتحہ ونذر ونیاز لغیر اللہ

بعض لوگ نذر مانتے ہیں کہ اگر ہم کو اللہ نے بچہ دیا' تو عاشوراء کے دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر آبخورے اور مٹی کی پیالیاں شربت اور میٹھے چاولوں وغیرہ سے بھر کر تقسیم کریں گے اور تعزیہ کے سامنے لے جا کر فاتحہ دلائیں گے یہ سب کام ناجائز بلکہ حرام ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ﴾ (البقرۃ: ۱۷۳)

(تمہارے لئے حرام کیا گیا مردہ (جانور) اور خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔)

یہ ظاہر بات ہے کہ ان کھانوں اور پینے کی چیزوں میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ (غیر اللہ) کا نام لیا جاتا ہے لہٰذا ایسا کھانا' کھانا اور شربت وغیرہ پینا سب حرام ہے اور ایسی نذر بھی نہیں ماننی چاہئے اگر کوئی بے وقوفی سے ایسی نذر مان لے' تو وہ اس شرک سے توبہ کرے اور اس نذر کو ہرگز ہرگز پورا نہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.)) ❶

''اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں نذر کو پورا مت کرو۔''

جس کھانے و پینے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اس کا کھانا اور سور کا کھانا برابر ہے بلکہ میرے نزدیک تو سور سے بھی بدتر ہے کیونکہ اس کھانے میں تعزیہ کے سامنے لے جانے سے یا غیر اللہ کا نام لینے سے نجاست معنوی پیدا ہو جاتی ہے یعنی شرک حلول کر آتا ہے' حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یعنی تعزیہ کے سامنے فاتحہ درود پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ وہاں نجاست معنوی ہوتی ہے اور فاتحہ و درود اس جگہ پڑھا جاتا ہے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک وصاف ہو اسی وجہ سے جو شخص قرآن مجید کو پاخانہ اور ناپاک جگہ پر پڑھے تو وہ قابل ملامت اور مطعون وملعون ہو جاتا ہے اسی طرح جہاں نجاست معنوی ہو

---

❶ مسلم: ۲/ ٤٥ كتاب النذر باب لا وفاء لنذر فی معصية الله.... رقم الحديث ٤٢٤٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جیسے تعزیہ وقبر وغیرہ) اور اس کا دور کرنا ضروری ہو وہاں پڑھنے والا قابل ملامت مطعون وملعون ہوگا' کیونکہ بے محل ہے (فتاویٰ عزیزیہ جلد اول ص ۷۲)

اس کھانے کو کھانا بھی حرام ہے' کیونکہ وہ بنام غیر اللہ ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کھانے کو تعزیہ کے پاس لے جانے کی اور اس جگہ بلکہ قبروں کے سامنے رکھنے کی وجہ سے کفار اور بت پرستوں کی مشابہت ہوتی ہے لہٰذا یہ مکروہ تحریمی کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

معلوم ہوا کہ تعزیہ کے سامنے کا کھانا اور شربت وغیرہ بنام غیر اللہ کا پینا حرام ہے۔

شربت وسبیل بہ نیاز حسین رضی اللہ عنہ

عشرہ محرم میں لوگ بہت سخی ہو جاتے ہیں کہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور ان کو قسم قسم کے سرخ وسبز کپڑوں اور کاغذوں وجھاڑ فانوس سے سجایا جاتا ہے اور ساقی صاحب کے بیٹھنے کے لئے اچھا فرش اور عمدہ قالین بچھایا جاتا ہے اس کے چاروں طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے آبخورے قطار و قطار رکھے ہوتے ہیں' سامنے اور دائیں' بائیں جانب مٹکوں میں ٹھنڈا شربت رکھا ہوا ہوتا ہے خوب سریلی صدائیں لگا کر اور امام حسین کا نام لے کر خوب مزے سے پیتے اور پلاتے ہیں۔

آہ! حضرت حسین رضی اللہ عنہ تو کربلا کے سنسان میدان میں تین دن کی بھوک پیاس کی حالت میں شہید ہوئے' قیامت کے دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرمائیں گے کیوں تم محرم میری توہین کے لئے مناتے تھے' یا تعظیم کے لئے؟ میں نے تو دسویں محرم بھوک و پیاس کی شدت میں گزاری اور تم میرا نام لے لے کر اس روز خوب مزے کے منوں کھانے پکاتے اور کھاتے رہے اور خوب ٹھنڈے ٹھنڈے شربت پیتے اور پلاتے رہے' تو میں نے تو سارا دن خدا کی یاد میں گزارا' اور تم اس روز سارا وقت باجے اور جلوس کے اہتمام میں صرف کرتے رہے' نفلی نمازیں تو ایک طرف رہیں فرض نماز تک سے تم غافل رہے اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم حسین رضی اللہ عنہ کے محب ہیں۔ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَكَاذِبُوْنَ۔ میرے محبّ تو تم اس وقت ہوتے کہ میری روش پر چلتے میری طرح تم بھی راہ خدا میں شہید ہوتے' کیا میں نے تم کو ان حرکات ناشائستہ اور ان خرافات کے کرنے کا حکم دیا تھا؟ اور تم نے میرے نام کا تعزیہ کیوں بنایا اور میرے نام کی سبیلیں کیوں لگائیں؟ کیا قرآن مجید میں ﴿وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (البقرۃ: ۱۷۳) نہیں پڑھا تھا' جس کے معنی یہ ہیں کہ جس چیز کے اوپر غیر اللہ کا نام لیا جائے اس کا کھانا پینا حرام ہے تم نے حرام کھایا کھلایا' اور خدا کے ساتھ غیروں کو شریک بھی کیا' لہٰذا تمہارا ٹھکانا وہی ہے جو مشرکوں کا ہے پس میرے بزرگو اور عزیزو! آپ کو اختیار ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فیصلہ کو مانو' یا ان تمام خرافات کو چھوڑ کر محبِّ حسین رضی اللہ عنہ بن جاؤ۔

(بر رسولاں بلاغ باشد بس)

ڈھول' تاشہ' نقارہ

لطف یہ ہے کہ عشرہ محرم و ماتم و گریہ زاری کا دن کہا جاتا ہے مگر یہ ایسا ماتم ہے کہ مسرت و خوشی سے بھرا ہوا ہے کیونکہ اس میں کام وہی ہوتا ہے جو شادی و خوشی کی تقریب میں کیا جاتا ہے جیسے ڈھول و تاشے کا بجانا' ناچنا' کودنا' کشتی اور اکھاڑہ کرنا' گیت گانا' اور آتش بازی کا چھوڑنا وغیرہ' کیوں صاحب اگر یہ تعزیہ بقول آپ کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ مقدسہ کی نقل ہے اور فرضی کربلا میں لے جا کر ایسی نیت سے دفن کرتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے تو اس کے پیچھے پیچھے ڈھول تاشہ کیوں بجاتے جاتے ہیں خدانخواستہ اگر آپ کے گھر کوئی میت ہو جائے تو یقیناً آپ یہ ہرگز نہ کریں گے اس پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپ اپنے جنازہ کے پیچھے باجہ بجاتے ہوئے کیوں نہیں جاتے' تو آپ ہی جواب دیں گے کہ یہ ماتم و غم کا وقت ہے باجہ بجانا تو خوشی پر دلالت کرتا ہے یہ دونوں باتیں شادی و غمی کی ایک حالت میں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں' پھر عشرہ محرم میں تعزیہ کی تقریب میں ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ علامہ ابن حجر مکی الصواعق المحرقہ ص ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں میں ایک فرقہ ناصبیہ شیعہ ہے جسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے بہت خوشی ہوئی تھی' یہ لوگ اہل بیت کو دشمن جانتے تھے ان سے حسد کرتے تھے یہ ہمیشہ اسی خیال میں رہتے کہ اہل بیت کو تکلیف پہنچے اس فرقہ کا پیشوا حجاج بن یوسف ثقفی بھی تھا' جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

((اِنَّ فِی ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَ مُبِیْرًا.)) ❶ ''قبیلہ ثقیف میں ایک ظالم اور مہلک ہوگا۔''

اہل علم کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں حجاج بن یوسف ثقفی مراد ہے اس کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ جن لوگوں کو اس نے (معرکہ جنگ میں نہیں) باندھ کر قتل کیا تھا' ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہو گئی تھی' ان میں اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے' یہ شخص پچانوے ہجری میں چون برس عمر گزار کر مر گیا' جب ان دشمنان اہل بیت کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی' تو ان کو بڑی خوشی ہوئی لوگوں کو خوشی منانے کا حکم دیا اور لوگوں سے موضوع حدیثیں بیان کرانی شروع کر دیں مثلاً یہ حدیث کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال کو کھانے اور کپڑے کی وسعت کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ تمام سال فراخی کرتا ہے اور جو عاشوراء کی رات کو سرمہ لگا لے تو

❶ ترمذی: ۳/ ۲۲۷ کتاب الفتن باب ماجاء فی ثقیف کذاب و مبیر رقم الحدیث ۲۲۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تمام سال اس کی آنکھوں میں درد نہ ہوگا' ❶ اسی طرح یہ حدیث بھی بیان کی گئی کہ جو شخص عاشورا کے دن غسل کرے تو تمام سال بیمار نہیں ہوگا۔ ❷

اس قسم کی موضوع حدیثیں بیان کر کے لوگوں کو اظہار خوشی کی ترغیب دینا دشمنان اور قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کی شیطانی حرکت ہے لیکن ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور' نام ماتم وغم اور کام شادی وخوشی کا' اور یہ تعزیہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کا ہے ہر سال بنا کے اس کی توہین کرتے ہیں' جیسے اس زمانے میں کسی کی توہین کرنی مقصود ہوتی ہے تو فرضی جنازہ بنا کر گشت کراتے ہیں' بہر حال باجہ بجانا وغیرہ یہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ (شیعہ) اور حجاج میر کے گروہ کی سنت ہے سنت نبوی ہرگز نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام باجوں اور تمام خرافات کے مٹانے کے لئے دنیا میں مبعوث کئے گئے تھے آپ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَّهُدًى لِلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ یَعْنِی الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ.)) ❸

''خدا نے مجھ کو ساری کائنات ومخلوق کے واسطے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام باجوں ڈھول' تاشے' نقارے' سارنگی وغیرہ کو مٹادوں۔''

اور قیامت (دنیا کی تباہی) کی علامتوں میں جو چیزیں آپ نے بیان فرمائی ہیں ان میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:

((وَاتَّخَذَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ.)) ❹

''گھنٹی شیطان کا ساز ہے۔''

اور آپ جب باجے کی آواز سنتے تو کان میں انگلیاں ڈال دیتے۔ (مسند احمد' ابوداؤد' حسنہ الالبانی)

نہایت شرم کی بات ہے کہ جس چیز سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی نفرت اور کراہت ہو کہ کانوں میں انگلیاں دے لیتے' آج کل اسی کو معیار عبادت وطاعت مقرر کر لیا گیا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

---

❶ الضعفاء الکبیر للعقیلی ٤/ ٦٥

❷ شعب الایمان ٣/ ٣٦٧ رقم الحدیث ٣٧٩٧

❸ مسند احمد: ٥/ ٢٥٧ و طبرانی کبیر ٨/ ١٩٧ رقم ٧٨٠٣- ٧٨٠٤

❹ ترمذی: ٣/ ٢٢٤ کتاب الفتن باب ماجاء فی علامة حلول المسخ و الخسف رقم الحدیث ٢٢١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شانِ حسین رضی اللہ عنہ

حضرت حسین کی عظمت اور مقام اہل سنت کے ہاں بھی مسلم ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جگر گوشہ تھے' آپ نجیب الطرفین اور محبوب خلائق ہیں تمام لوگ آپ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بے حد مانوس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں صاحبزادوں کے ساتھ غایت درجے کی محبت رکھتے تھے کبھی کبھی نماز میں آپ کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوش مبارک پر بٹھا لیتے آپ کے بچپن کا زمانہ اس خیر القرون میں نہایت آرام وراحت سے گزرا' جب آپ سات آٹھ برس کے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا' بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایسی محبت اور شفقت کی' جس کے یہ مستحق تھے آپ کی ذات گرامی فضائل واخلاق کا مجموعہ تھی' ارباب سیر لکھتے ہیں:

((كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَثِيْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعَهَا.)) (استيعاب و اسد الغابة)

''یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ بڑے نمازی' بڑے روزہ دار' بڑے حج کرنے والے' صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کو کثرت سے کرنے والے تھے۔''

عمومی اعتبار سے آپ کو خدا نے جیسی فارغ البالی عطا فرمائی تھی اسی طرح فیاضی سے آپ اس کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء للنووی' ص ۱۶۳)

ابن عساکر لکھتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ خدا کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے۔

(ابن عساکر ص ۳۲۳' ۳۲۴)

کوئی سائل کبھی آپ کے دروازے سے ناکام واپس نہ ہوتا تھا ایک مرتبہ ایک سائل مدینہ کی گلیوں میں پھرتا پھراتا درِ دولت پر پہنچا' اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے' سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کر کے باہر نکلے سائل پر فقر وفاقہ کے آثار نظر آئے' اسی وقت قنبر خادم کو آواز دی قنبر حاضر ہوا آپ نے پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے قنبر نے جواب دیا آپ نے دو سو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیے تھے اور ابھی تقسیم نہیں کیے گئے' آپ نے فرمایا ان کو لے آؤ' اہل بیت سے زیادہ مستحق آ گیا ہے اسی وقت دو سو درہم کی تھیلی منگوا کر سائل کے حوالے کر دی اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے اس لئے اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکتے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب آپ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بصرہ سے آپ کا ذاتی مال آتا تھا تو آپ اسی مجلس میں تقسیم کر دیتے تھے (ابن عساکر ص ۳۱۲)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا.)) ❶

''یہ میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔''

اور آپ نے ان دونوں کے بارے میں فرمایا کہ خدایا! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرے۔ ❷

((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.)) ❸

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں' اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ ❹

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور محبوب ہیں اور جس نے ان سے محبت رکھی اس نے خدا اور رسول سے محبت رکھی' اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے خدا اور رسول سے دشمنی رکھی ان کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے محبت کا مطلب یہی ہے کہ ان کی اتباع اور تابعداری کی جائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل بیت کی محبت عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو' آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ' اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ' اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

---

❶ بخاری: ۱/ ۵۳۰ کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب الحسن و الحسین' رقم الحدیث ۳۷۵۳ ❷ ترمذی: ۴/ ۳۳۹ کتاب المناقب باب مناقب ابی محمد حسن بن علی..... رقم الحدیث ۳۷۶۹ ❸ مسند احمد: ۳/ ۳ و ترمذی: ۴/ ۳۳۹ کتاب المناقب باب المناقب الحسن حدیث ۳۷۶۸ ❹ ترمذی: ۴/ ۳۴۲ کتاب المناقب باب (فی نسخة ان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة) حدیث ۳۷۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز کی اہمیت اور مسنون طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۝﴾ (العنکبوت: ٤٥)

(قرآن مجید کی تلاوت کیجئے اور ہمیشہ پابندی سے نماز پڑھتے رہیے کیوں کہ نماز بے شرمی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) قرآن مجید کی تلاوت کا (۲) نماز پڑھنے کا (۳) ذکر الٰہی کا نماز اسلامی رکنوں میں سے ایک بڑا رکن ہے جس کی بہت بڑی اہمیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) ❶

''یعنی اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ٦ كتاب الايمان باب دعاؤكم ايمانكم ..... رقم الحديث ٨

صحيح مسلم: ١/ ٣٢ كتاب الايمان باب بيان اركان الاسلام و دعائمه العظام..... رقم الحديث ١١١، ١١٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حدیث میں استعارہ کے طور پر اسلام کو ایک ایسے مکان سے تشبیہ دی گئی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہو لہٰذا ان ستونوں کی نگہداشت نہایت ہی ضروری ہے' ستونوں کے نہ رہنے سے مکان منہدم ہو جائے گا' جس نے نماز نہیں پڑھی' اس نے اسلام کے ایک ستون کو گرا دیا' اسلام لانے کے بعد اسلام کا دوسرا رکن یہی نماز ہے' نماز پڑھنے والا کامل مسلمان ہے' اور قصداً انکار کرنے والا خدا کے نزدیک کافر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يَكْتُبُ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَسْتَيْقِظُوْا.)) ❶

''تم لوگ گناہوں کی آگ میں جلتے رہتے ہو جب تم نے فجر کی نماز پڑھ لی تو اس نماز نے گناہوں کی آگ کو بجھا دیا پھر اس کے بعد گناہ کر کے گناہوں کی آگ میں جلتے رہے جب ظہر کی نماز پڑھی تو اس نماز نے گناہ کی آگ کو بجھا دیا پھر ظہر سے عصر تک بھی گناہ کرتے رہے اور اسی آگ میں جلتے رہے جب تم نے عصر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی پھر عصر سے مغرب تک گناہ کیے اور اس کی آگ تیز ہو گئی جب تم نے مغرب کی نماز پڑھی تو وہ آگ بجھ گئی پھر مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ میں جلتے رہے جب عشاء کی نماز پڑھی تو وہ آگ بجھ گئی جو عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے تو اس نیند کی حالت میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔''

یعنی نماز پڑھنے سے سب گناہ دھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ (یعنی نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَرَءَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.)) ❷

---

❶ طبرانی الاوسط: ۳/ ۱۱۹ رقم الحدیث ۲۴۴۵' طبرانی صغیر: ۱/ ۹۱ رقم الحدیث ۱۲۱ و مجمع الزوائد: ۱/ ۳۰۴ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۷۶ کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ رقم الحدیث ۵۲۸ و صحیح مسلم: ۱/ ۲۳۵ کتاب المساجد باب المشی الی الصلوۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات رقم الحدیث ۱۵۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک بہتی ہوئی نہر ہو اور روزانہ وہ شخص اس میں پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہے گی لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کی برکت سے نمازیوں کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے اور انہیں پاک صاف کر دیتا ہے۔''

کیونکہ یہ نمازیں کفارات ہیں نمازوں کے ذریعہ گناہ دور ہو جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَآئِرُ.)) ❶

''پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان میں کسی شخص سے سرزد ہوں جب تک کہ بڑے گناہوں میں مبتلا نہ ہوا ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک درخت کی شاخ ہاتھ سے پکڑ کر ہلائی تو اس کے سارے پتے جھڑ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ.﴾)) ❷

''مسلمان جب اچھا وضو کر کے پانچوں نمازیں پڑھ لیتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز پڑھ لیا کرو کیوں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے)۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ مَنْ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰى وُضُوْءِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَاٰتَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ١٢٢ كتاب الطهارة باب الصلوات الخمس و الجمعة الى الجمعة .... رقم الحديث ٥٥٠

❷ مسند احمد: ٥/ ٤٣٧ و دارمي: ١/ ١٩٢ كتاب الطهارة باب فضل الوضوء رقم الحديث ٧١٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَمَا اَدَآءُ الْاَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمَنِ ابْنَ اٰدَمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ دِيْنِهٖ غَيْرَهَا.)) ❶

''پانچ قسم کے لوگ ہیں جو ایمان کے ساتھ ساتھ ان پانچ چیزوں کو ادا کریں گے' تو وہ جنت میں داخل ہوں گے' (۱) جس نے پانچوں نمازوں پر وضو' رکوع' سجدہ اور پابندی اوقات کے ساتھ محافظت کی (۲) جس نے خوشی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے (۳) جس نے استطاعت ہونے پر حج کو ادا کیا (۴) جس نے خوشی سے زکوٰۃ دی (۵) اور امانت ادا کی۔ دریافت کیا گیا کہ امانت ادا کرنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ناپاکی پر غسل کرنا یہ بھی ایک امانت ہے جو غسل جنابت نہیں کرتے وہ خائن ہیں غسل جنابت بڑی امانت ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا جنتی آدمی ہے لمبی عمر والا زیادہ نماز پڑھنے کی وجہ سے بڑے بڑے درجات پائے گا ترغیب وترہیب بحوالہ احمد وابن ماجہ کے یہ روایت ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے ان میں سے ایک پہلے شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال کے بعد اپنی موت سے مرا طلحہ بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ پچھلا شخص جو اپنی موت سے مرا تھا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوطلحہ نے کہا کہ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا اس خواب کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس میں تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ شہید کے بعد پچھلے شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور سال بھر کی چھ ہزار رکعت سے زیادہ نماز پڑھی جو شہید نے نہیں پڑھی اس لیے پچھلے کا زیادہ مرتبہ ہے بہ نسبت شہید کے۔

نماز کا حساب قیامت میں سب سے پہلے ہوگا اگر یہ نماز ٹھیک ٹھاک نکل آئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک نکلیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَآئِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَآئِرُ عَمَلِهٖ.)) ❷

''قیامت کے روز سب سے پہلے حق اللہ میں نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست نکل آئی تو تمام

---

❶ سنن ابی داوٗد: ۱/ ۱٦٤ کتاب الصلاۃ باب المحافظة علی الصلوٰت رقم الحدیث ٤٣٠ و طبرانی کبیر بحواله مجمع الزوائد: ۱/ ٥٢

❷ طبرانی الاوسط: ۲/ ٥۱۲ رقم الحدیث ۱۸۸۰' تحفة الاحوذی: ۱/ ۳۱۹' عون المعبود: ۱/ ۳۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز خراب رہی تو سارے اعمال خراب رہے اسی نماز سے نجات ہے۔ کیوں کہ یہی جنت کی کنجی ہے اور نماز نہ پڑھنے سے بربادی ہے۔''

نمازی قیامت کے روز نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا اور بے نماز فرعون ہامان نمرود اور شداد وغیرہ سرکشوں کے ساتھ ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَّنَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.)) ❶

''جو نماز پر محافظت کرتا ہے یعنی ہمیشہ بلا ناغہ پڑھتا ہے تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور کا سبب بنے گی اور کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جس نے نماز کی محافظت نہیں کی تو یہ نماز اس کے لیے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل بنے گی اور وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے نمازیوں کا حشر قارون فرعون اور دیگر کافروں کے ساتھ ہوگا اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ فرعون اور قارون جہنم میں جائیں گے تو بے نماز بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوگا اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اور شرک وکفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ ❷

یعنی نماز کے چھوڑ دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے جیسے کہ ایک حدیث میں صاف طور پر فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.)) ❸

''ہمارے اور کافروں کے درمیان نماز پڑھنے کی ذمہ داری ہے جس نے نماز پڑھی وہ مسلمان ہے اور جس نے نماز چھوڑ دی اور اس کا انکار کر دیا وہ کافر ہے۔''

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے نمازی کو کافر جانتے تھے اور نماز کے چھوڑ دینے کو کفر سمجھتے تھے۔ ❹

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۱۶۹ و دارمی: ۲/ ۳۹۰ کتاب الرقاق باب فی المحافظة علی الصلاة رقم الحدیث ۲۷۲۱

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۶۱ کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلوٰة رقم الحدیث ۲۴۶، ۲۴۷

❸ مسند احمد: ۵/ ۳۴۶، ۳۵۵ و ترمذی: ۳/ ۳۶۰ کتاب الایمان باب ماجاء فی ترك الصلاة، رقم الحدیث ۲۶۲۱ ❹ جامع ترمذی: ۳/ ۳۶۰ کتاب الایمان باب ماجاء فی ترك الصلوة- صحیح سنن ترمذی: ۲۱۱۴، و مستدرك: ۱/ ۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرآن مجید کی اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

﴿ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (الروم: ۳۱)

(یعنی نماز پڑھو اور مشرکین سے مت ہو۔)

یہ امیر غریب سب کے لیے ہے اور امیروں کے لیے حج اور زکوٰۃ بھی ہے نماز کی قرآن اور حدیث میں بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے قرآن مجید میں تقریباً اسی (۸۰) جگہوں میں ﴿ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ کا لفظ آیا ہے یعنی (نماز کو اطمینان سے پڑھا کرو) اور بہت سی حدیثیں اس سلسلہ میں آئی ہیں اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔

لہٰذا نماز کو تعدیل ارکان اور نہایت خشوع اور حضورِ قلب سے پڑھتے رہنا چاہیے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ (المؤمنون: ۱-۲)

(بیشک ان ایمان داروں نے نجات حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔)

یعنی اپنی نمازوں میں اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور سکون کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ان کا دل و دماغ اللہ ہی طرف متوجہ رہتا ہے التفات یعنی ادھر ادھر نہیں دیکھتے صرف سجدہ کی جگہ نظر لگائے رکھتے ہیں اور دل میں ادھر ادھر کا خیال نہیں لاتے یہی نماز کی حقیقت اور جان ہے۔ نماز کی ظاہری اور باطنی دونوں حقیقتیں ہیں۔ ظاہری حقیقت نماز کے شرائط وارکان وآداب ہیں جو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن یہاں مختصر بیان کیا جا رہا ہے۔

نماز سے پہلے طہارت اور وضو کرنے کا حکم ہے اس کے بعد اس دعا کا پڑھنا مسنون ہے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.)) ❶

''میں اس گواہی دیتا ہوں کہ بندگی کے لائق کوئی نہیں مگر اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے کر دے۔''

پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان دی جاتی ہے یعنی خدا کی عظمت اور اس کی بڑائی کا اعلان کیا جاتا ہے اور فلاح وخیر کی طرف بلایا جاتا ہے پھر خدا کی بڑائی کا اعلان کر کے ختم کر دیا جاتا ہے پھر دل میں نیت کر کے

❶ صحيح مسلم: ۱/ ۱۲۲ كتاب الطهارة باب الذكر المستحب عقب الوضوء رقم الحديث ٥٥٤
ترمذی: ۱/ ۵۸ كتاب الطهارة باب مايقال بعد الوضوء رقم الحديث ٥٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر سینہ پر باندھ لیا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھی جاتی ہے

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) ❶

''الٰہی! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جس طرح تو نے دوری کر رکھی ہے مشرق اور مغرب کے درمیان خدایا تو مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ تو میرے گناہوں کو دھو دے پانی برف اور اولے سے۔''

پھر آہستہ سے یہ تعوذ پڑھی جاتی ہے۔

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.)) ❷

''سننے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کے خطرے وسوسے اور پھونک سے۔''

پھر آہستہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اگر جہری آواز والی نماز ہے تو آواز سے اگر سرّی (آہستہ والی) نماز ہے تو آہستہ پڑھی جاتی ہے سورہ فاتحہ ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ (آمین)

(ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والا ہے انصاف کے دن کا مالک ہے اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ ان لوگوں کا

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۳ کتاب الاذان باب مایقول بعد التکبیر رقم الحدیث ۷۴۴
صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۹ کتاب المساجد باب مایقال بین تکبیرة الاحرام و القرأة رقم الحدیث ۱۳۵۴

❷ سنن ابی ابوداؤد: ۱/ ۲۸۰ کتاب الصلاة باب من رای الاستفتاح بسبحنك اللهم و بحمدك الخ. رقم الحدیث ۷۷۳۔ و ترمذی: ۱/ ۲۰۲ کتاب الصلاة باب ما یقول عند افتتاح الصلاة رقم ۲۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راستہ جن پر تو غصہ ہوا ہے اور نہ گمراہوں کا راستہ۔)

جب تم اس پوری سورت کو ختم کر چکو تو آمین کہنی چاہیے اگر جہری نماز ہے تو زور سے اور اگر سرّی نماز ہے تو آہستہ سے آمین کہی جاتی ہے اس کے بعد ذرا سا ٹھہر کر پھر کوئی بڑی یا چھوٹی سورت بسم اللہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے جیسے سورہ اخلاص۔

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o ﴾

(اخلاص: ۱ - ٤)

(کہہ دو اللہ ایک ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔)

اس دوسری سورت کو ختم کر کے رفع یدین کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے رکوع میں پیٹھ سیدھی رکھ کر دونوں ہتھیلیوں سے خوب مضبوطی کے ساتھ دونوں گھٹنے پکڑ کر انگلیوں کو کشادہ رکھ کر اور دونوں کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھ کر تانت کی طرح اس شکل میں تان لی جائیں کہ کہنیاں ٹیڑھی نہ رہیں اور رکوع کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ سے آگے نہ جائے اور رکوع میں یہ دعا تین مرتبہ سے دس مرتبہ تک پڑھی جاتی ہے مگر تین مرتبہ سے کم نہ ہو رکوع کی دعا یہ ہے۔

(۱) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❶

''ہمارے معبود! پروردگار تو پاک ہے ہم تیری ہی تعریف کرتے ہیں الٰہی تم ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے تو پاک صفتوں والا پاک ذات والا فرشتوں اور روح کا پالنے والا ہے۔''

(۲) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.)) ❷

''ہم اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

(۳) ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.)) ❸

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۹ کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع' رقم الحدیث ۷۹٤' صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۲ کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود' رقم الحدیث ۱۰۸۵' ۱۰۹۱

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲٦٤ کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرأۃ فی صلاۃ اللیل.... رقم الحدیث ۱۸۱٤

❸ مسلم: ۱/ ۲٦۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل.... رقم ۱۸۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے اللہ میں تیرے سامنے جھک گیا اور تیرے اوپر ایمان لے آیا اور تیرا فرمانبردار ہو گیا تیرے سامنے جھک گیا میرا دل اور میری آنکھ اور میرا گودا اور ہڈی اور میرے پٹھے۔''

اب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے ہوئے اور ہاتھ لٹکا کر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے پھر یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

(۱) ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.)) ❶

''اے ہمارے رب! صرف تیرے ہی لیے بہت پاکیزہ بابرکت خوبیاں ہیں۔''

(۲) ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْاَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَمَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.)) ❷

''اے اللہ! بس تیرے ہی لیے زمین و آسمان بھر کی تعریف ہے اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اور بھر کر کہ اس کے جو تو چاہے۔''

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جایا جاتا ہے اس طرح سے زمین پر پہلے دونوں ہاتھوں کو رکھا جاتا ہے پھر دونوں گھٹنوں کو رکھا جاتا ہے یا پہلے دونوں گھٹنوں کو پھر دونوں ہاتھوں کو پھر پیشانی کو اور ناک کو رکھا جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کا کانوں یا کندھوں کے برابر انگلیاں ملا کر رکھا جاتا ہے اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ کی طرف رکھا جاتا ہے اور کہنیوں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور کہنیوں کو زمین پر نہ بچھانے کا حکم ہے اور سجدہ کی دعا کم سے کم تین مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے جیسا کہ رکوع میں پڑھی جاتی ہے دعا یہ ہے:

(۱) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❸

''اے اللہ! تو ہمارا رب ہے ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں تو ہمارے گناہوں کو بخش دے تو پاک ذات والا ہے پاک صفتوں والا فرشتوں اور روح کا رب ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الاذان باب ۱۲۶ رقم الحدیث ۷۹۹، ۱/ ۱۱۰، و مسلم: ۱/ ۱۷۷ کتاب الصلاۃ باب التسمیع و التحمید و التامین

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۰ کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا رفع رأسه من الرکوع رقم الحدیث ۱۰۷۲

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۱۰۹ کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع، رقم الحدیث ۷۹۴، صحیح مسلم: ۱/ ۱۹۲ کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود، رقم الحدیث ۱۰۸۵، ۱۰۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲) ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.)) ❶

''ہم اپنے اعلیٰ رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

(۳) ((اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.)) ❷

''الٰہی میں نے اپنی پیشانی کو تیرے سامنے ٹیک دیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیرا حکم بردار ہو گیا میرے چہرے نے اس اللہ کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھول دیا اللہ بہت برکت والا ہے جو سب بنانے والوں سے بہت اچھا ہے۔''

اس دعا کو پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سر پھر ایک ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین سے اٹھا کر اس طرح سیدھے بیٹھا جاتا ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دائیں پیر کو اس طرح کھڑا رکھا جائے کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف مڑی ہوئی ہوں اور داہنے ہاتھ کو داہنے زانو پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانو پر رکھا جائے اور خوب اطمینان سے بیٹھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھا جائے۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.)) ❸

''اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو ہدایت کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔''

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جایا جاتا ہے اور پہلے سجدے کی طرح اس دوسرے سجدے کو بھی پورا کیا جاتا ہے اور پہلے سجدے والی دعا اس دوسرے سجدے میں بھی تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھی جاتی ہے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے سے اٹھ کر جلسہ استراحت کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ پہلے زمین پر ٹیک کر پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

سیدھے کھڑے ہو کر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ باندھ کر اور بسم اللہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پہلی رکعت کی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جاتی ہے اگر جہری نماز میں امام کے پیچھے ہو تو صرف سورہ

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۲۶۴ کتاب صلوۃ المسافرین باب استحباب تطویل القرآءۃ فی صلوۃ اللیل رقم الحدیث ۱۸۱۴

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲۶۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل۔ رقم ۱۸۱۲

❸ سنن ابی داؤد: ۱/ ۳۱۶ کتاب الصلاۃ باب الدعاء بین السجدتین' رقم الحدیث ۸۴۸

جامع ترمذی: ۱/ ۲۳۶ کتاب الصلاۃ باب مایقول بین السجدتین رقم الحدیث ۲۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور اگر تنہا ہو تو سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پہلی رکعت کے مطابق رکوع قومہ، سجدہ اور دوسرا سجدہ کیا جاتا ہے اور پہلی رکعت کی طرح رکوع قومہ سجدہ وجلسہ والی دعاؤں کو اسی قاعدے کے مطابق پڑھے اس دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کیا جاتا ہے یعنی اس طرح سیدھے بیٹھ جانا کہ داہنا پاؤں کھڑا ہوا اور بایاں پاؤں بچھا ہوا ہو اور دائیں پیر کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رکھنا اور داہنے ہاتھ کو داہنے بازو پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھنا اور داہنے ہاتھ کی پچھلی دونوں انگلیاں موڑ کی بیچ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ میں لگا کر حلقہ کی طرح بنا لینا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اس وقت اس شہادت کی انگلی پر نظر رکھنا اور دونوں کہنیوں کو زانو سے الگ رکھنا اور تشہد (التحیات) پڑھنا جو یہ ہے۔

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❶

''زبانی بدنی اور مالی سب عبادتیں اللہ ہی کے واسطے ہیں اے نبی! آپ کے اوپر سلامتی ہے اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہیں ہم اوپر اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اس تشہد کو ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھا جاتا ہے جو یہ ہے۔

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❷

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو خوبیوں اور عزت والا ہے یا اللہ! تو برکت نازل کر محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت نازل کی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو

❶ صحيح بخاري: ١/ ١١٥ كتاب الاذان باب التشهد في الاخرة رقم الحديث ٨٣١
صحيح مسلم: ١/ ١٧٣ كتاب الصلاة باب التشهد في الصلاة، رقم الحديث ٧٩٧

❷ صحيح بخاري: ١/ ٤٧٧ كتاب احاديث الانبياء باب ١٠ رقم الحديث ٣٣٧٠
صحيح مسلم: ١/ ١٧٥ كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد رقم الحديث ٩٠٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہت خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔''

درود شریف کے بعد یہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں:

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) ❶

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جینے اور مرنے کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ وَمَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِ رَبِّكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا پس تو مجھے بخش دے اور میرے حال زار پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(۳) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (مسلم) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاُمُوْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ.)) ❸

''الٰہی تو میرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف کر دے اور ان گناہوں کو بھی معاف کر دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں الٰہی میں تجھ سے دین کاموں میں ثابت قدمی مانگتا ہوں اور سیدھے

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۵ کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام رقم الحدیث ۸۳۲، صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۷ کتاب المساجد باب مایستعاذ منه فی الصلاۃ، رقم الحدیث ۱۳۲۵، ۱۳۲۶

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۵ کتاب الاذان- باب الدعاء قبل السلام الحدیث ۸۳۴
صحیح مسلم: ۲/ ۳۴۷ کتاب الذکر و الدعاء باب الدعوات و التعوذ، رقم الحدیث ۶۸۶۹

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۲۶۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل رقم الحدیث ۱۸۱۲، نسائی کتاب السهو رقم ۱۳۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

راستے پر چلنے کی پختگی مانگتا ہوں اور تیری نعمتوں کی شکر گذاری اور اچھی عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور بے عیب دل اور سچی زبان تجھ سے مانگتا ہوں اور وہ بھلائیاں تجھ سے مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ان گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔''

ان دعاؤں کو پڑھ کر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرا جاتا ہے یعنی یوں کہا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی اے دائیں طرف کے نمازیو! تمہارے اوپر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو پھر بائیں طرف بھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا جاتا ہے یعنی اے بائیں طرف کے نمازیو! تم پر اللہ کی سلامتی نازل ہو اور رحمت و برکت نازل ہو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرا جاتا ہے اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف منہ پھیرا جاتا ہے۔ ❶

فرض نمازوں کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے ایک بار بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا جاتا ہے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا جاتا ہے۔ ❷

اس کے بعد ایک ایک بار نیچے لکھی ہوئی دعاؤں کو پڑھا جاتا ہے۔

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.)) ❸

''اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اے عزت اور بلند مرتبے والے تو بہت ہی بابرکت ذات والا ہے۔''

(۲) ((رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.)) ❹

''اے میرے رب تو اپنے ذکر اور شکر گذاری اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔''

(۳) ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❺

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱/ ۳۸۰ کتاب الصلاۃ باب فی السلام' رقم الحدیث ۹۹۴ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۶ کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ رقم الحدیث ۸۴۱' ۸۴۲ و صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۷ کتاب المساجد باب الذکر بعد الصلاۃ رقم الحدیث ۱۳۱۸ ❸ صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۸ کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ رقم الحدیث ۱۳۳۴ ❹ مسند احمد: ۵/ ۲۴۴' ۲۴۵' ۲۴۷ و ابوداؤد: ۱/ ۵۶۱ کتاب الصلاۃ باب الاستغفار رقم الحدیث ۱۵۱۸

❺ صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۷ کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ رقم الحدیث ۸۴۴ و صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۸ کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ رقم الحدیث ۱۳۳۸ تا ۱۳۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

((اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❶

''اللہ جس کو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کو دولت مندی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

(۵) ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.)) ❷

''نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے لیے بادشاہت ہے اسی کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے گناہوں سے پھیرنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ہم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں اسی کی نعمت ہے اسی کے لیے بزرگی ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔''

(۶) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❸

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔''

(۷) ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

---

❶ صحيح بخاري: ۱/ ۱۱۷ كتاب الاذان باب الذكر بعد الصلاة رقم الحديث ۸٤٤ و مسلم: رقم الحديث ۱۳۳۸ ❷ صحيح مسلم: ۱/ ۲۱۸ كتاب المساجد بلب استحباب الذكر بعد الصلوة رقم الحديث ۱۳٤۳ ❸ صحيح بخاري: ۱/ ۳۹٦ كتاب الجهاد و السير باب ما يتعوذ من الجين رقم الحديث ۲۸۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے ہمیشہ سے زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے نہیں پکڑتی ہے اس کو اونگھ اور نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے بغیر اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے جو کچھ مخلوق کے آگے اور پیچھے ہے سب کو جانتا ہے اور وہ اس کے منشا کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور آسمان اور زمین سے اس کی کرسی زیادہ وسیع ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہ سب سے بلند اور بڑا ہے۔)

ان دعاؤں کے پڑھنے کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاتا ہے۔ ❶

اور ایک ایک بار معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری سورت پڑھی جاتی ہے۔ ❷

ان کے علاوہ بہت سی دعائیں ہیں جن کو دوسری کتابوں میں لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر یاد کیا جا سکتا ہے۔ الغرض دن میں کم از کم پانچ بار اور اس سے زیادہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور مذکورہ بالا باتیں خدا کے سامنے پیش کی جاتیں ہیں اور نماز میں شروع سے آخر تک ذکر الٰہی ہی ہے تو جب کوئی شخص نہایت عاجزی اور اخلاص اور توجہ کامل سے نماز پڑھے گا انشاء اللہ اس کی نماز قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوگا یہی مطلب اس حدیث کا ہے تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ تم اس طرح خدا کی عبادت کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تم کو دیکھ رہا ہے۔ ❸

اخلاص اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جنت واجب ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَہٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَایَسْھُوْ فِیْھِمَا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ.)) ❹

---

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۹ کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ رقم الحدیث ۱۳۴۷ تا ۱۳۵۲

❷ سنن ابی داؤد: ۱/ ۵۶۱ کتاب الصلاۃ الاستغفار' رقم الحدیث ۱۵۱۹ و ترمذی ۴/ ۵۱ کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی المعوذتین رقم الحدیث ۲۹۰۳

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۱۲ کتاب الایمان باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان و الاسلام.... رقم الحدیث ۵۰ ❹ سنن ابی داؤد: ۱/ ۳۴۱ کتاب الصلاۃ باب کراھیۃ الوسوسۃ و حدیث النفس فی الصلاۃ رقم الحدیث ۹۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے اور دل لگا کر کے دو رکعت پڑھے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

((مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهٖ وَبِوَجْهِهٖ عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.)) ❶

''جو شخص اچھا وضو کر کے ظاہری اور باطنی خشوع و اخلاص سے دو رکعت بھی پڑھ لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔''

جتنا ہی زیادہ اخلاص اور حضور قلب ہو گا اتنی ہی زیادہ نماز کامل ہو گی اور جتنا ہی اخلاص کم ہو گا اسی قدر نماز ناقص ہو گی آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ يَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهٖ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا.)) ❷

''مسلمان آدمی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے حالانکہ اس کی نماز میں سے دسواں یا نواں یا آٹھواں یا ساتواں یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا اور آدھا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔''

اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لیے نشست و برخاست کے علاوہ کچھ بھی نہیں لکھا جاتا ہے وہ ثواب سے قطعی محروم ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ.)) ❸

''بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کو سوائے جاگنے کے کچھ نہیں ملتا۔''

جو نماز بغیر دل لگائے پڑھی جائے گی وہ بیکار ہی ہو گی اور ایسے ہی نمازی عذاب و سزا کے مستحق ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝﴾ (الماعون: ٤ - ٥)

(ایسے نمازیوں پر اللہ کی مار ہو جو بے توجہی اور غفلت سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔)

اور دل لگا کر نہیں پڑھتے زبان سے قرأت کرتے ہیں اور دل دنیا کے دھندوں میں پھنسا رہتا ہے۔

بہر حال نماز کے لیے حضور قلب اور خشوع بے حد ضروری ہے بغیر اس کے ہماری نماز بغیر روح کے ہوتی

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ١٢٢ كتاب الطهارة باب الذكر المستحب عقب الوضوء رقم الحديث ٥٥٣

❷ سنن ابی داؤد: ١/ ٢٩٠ كتاب الصلاة باب ماجاء فی نقصان الصلاة رقم الحديث ٧٨٨

❸ ابن ماجه: كتاب الصيام باب ماجاء فی الغيبة و الرفث للصائم' رقم الحديث ١٢٩٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔

نماز میں حضورِ قلب غفلت کے دور کرنے سے ہوتا ہے غفلت دو وجہ سے ہوتی ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ ظاہری سبب یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں کچھ دکھائی سنائی دیتا ہو جس سے دل ادھر ادھر متوجہ ہو جاتا ہے اس غفلت کے دور کرنے کی یہ صورت ہے کہ اکیلے اور تنہائی میں نماز پڑھی جائے جہاں کچھ دکھائی نہ دے نہ کچھ سنائی دے دوسری باطنی غفلت یہ ہے کہ ادھر ادھر کے پراگندہ خیالات دل میں آئیں اس کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ کسی کاروبار کی وجہ سے ہو کہ دل اس میں مشغول ہو جائے اس کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے اس کام سے فارغ ہو جائے پھر نماز پڑھے جیسے کہ کھانے پینے کی اگر ضرورت ہے تو کھا پی لیا جائے یا پیشاب پائخانہ کی حاجت ہے تو اس سے فارغ ہو جائے پھر نماز پڑھی جائے تاکہ اطمینان اور حضورِ قلب سے نماز پڑھی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَ وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَآءِ.)) ❶

''اقامت کے وقت اگر کسی کو پیشاب پائخانہ کی حاجت پیش آ جائے تو اس سے فارغ ہو جائے۔''

((لَاصَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ.)) ❷

''کھانے کے موجود ہونے کے وقت اور پیشاب پاخانے کی حالت میں نماز نہیں ہوتی۔''

جب کھانا سامنے حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو جب کہ تمہیں کھانے کی خواہش ہو۔

ان تینوں حدیثوں کا یہی مطلب ہے کہ نماز سے پہلے اپنی ضرورتیں پوری کر لو پھر اطمینان سے نماز ادا کرو دوسرے ایسے کام ہوں جو اسی وقت دور نہ ہو سکتے ہوں تو ان کے خیالات دور کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ نماز میں جو کچھ پڑھے اس کے معنی و مطلب پر غور کرتا رہے تاکہ اس معنی میں دل لگا رہے ادھر ادھر نہ جائے اگر اس کے معنی کو نہیں سمجھتا ہے تو اس کے پڑھنے پر دل جمالے اور شیطانی خیالات کو حتی الامکان دل سے دور ہٹائے رہے کیونکہ شیطان نماز میں ادھر ادھر کی باتیں یاد کراتا ہے حضرت عثمان بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

((قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱/ ۳۳ کتاب الطهارة باب ایصلی الرجل وهو حاقن رقم الحدیث ۸۹

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۲۰۸ کتاب المساجد باب کراهة الصلاة بحضرة الطعام الذی یریدا کله فی الحال و کراهة الصلاة مع مدافعة الحدیث نحوه رقم الحدیث ۱۲۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قِرَآءَتِیْ یُلَبِّسُهَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ.)) ❶

''میں نے کہا اے اللہ کے رسول بیشک شیطان میری نماز میں گڑ بڑ اور شک وشبہ ڈال دیتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے جب یہ محسوس کرو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہو اور اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھنکار لو میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وسوسہ کو مجھ سے دور کر دیا۔''

بائیں جانب تھنکارنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ شیطان دور ہو جائے گا اور ادھر ادھر کے خیالات جاتے رہیں گے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر انہیں باتوں میں مشغول کرا دے گا اس لیے تم اس کے کام کو اور اس کے خیالات کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دو' اس کی مثال یوں سمجھو کہ تم کسی درخت کے نیچے نماز پڑھو جس پر بہت سے چڑیاں چہچہاتی ہوں اور شور مچاتی ہوں اگر تم کسی لکڑی وغیرہ سے مار کر اڑا دو تو تھوڑی دیر کے لیے وہ اڑ جائیں گی لیکن لکڑی کے آواز کے بند ہو جانے کے بعد پھر واپس آ کر شور مچائیں گی اگر تم ان کے شور سے بچنا چاہتے ہو تو اس درخت کو جڑ سے کاٹ دو جب درخت ہی نہیں رہے گا تو شور مچانے والی چڑیاں بھی نہیں رہیں گی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بہترین پسندیدہ باغ جو اللہ کے واسطے صرف اس لیے دے دیا تھا کہ اس باغ میں دل نہ لگا رہے رسول اللہ ﷺ نے پھولدار چادر کو اس لیے واپس کرا دیا تھا کہ نماز میں اس پھول بوٹے سے دل نہ الجھا رہے۔ ❷

اپنے دل کو جس طرح بھی ممکن ہو نماز میں لگائے رکھو اور اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہاری پوری نماز ادا ہو اگر باوجود سعی بلیغ کے کما حقہ حضور قلب نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کرتے رہو وہ مقلب القلوب ہے اسی لیے نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ.)) ❸

''اے دلوں کے پھیرنے والے خدا! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔''

اور ان وسوسوں اور خیالات کے آتے ہوئے بھی نماز پڑھتے رہو چھوڑو نہیں حضرت قاسم بن محمدؒ سے

---

❶ صحيح مسلم: ٢/ ٢٢٤ كتاب السلام باب التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة رقم ٥٧٣٨

❷ صحيح بخارى: ١/ ٥٤ كتاب الصلاة باب اذا صلى فى ثوب له اعلام و نظر الى علمها رقم ٣٧٣

❸ نسائى كتاب السهو باب نوع اخر من الدعاء رقم الحديث ١٣٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روایت ہے۔

((اِنَّ رَجُلًا سَالَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُّ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ امْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذَالِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ.)) ❶

''ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں بہت زیادہ وہم ہو جایا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم برابر نماز پڑھتے رہو کیونکہ یہ وہم تم سے ہرگز دور نہ ہوگا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اور کہو گے کہ میری نماز پوری نہیں ہوئی۔''

اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کو قبول فرمائے اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائے (آمین)

نماز کے بہت سے مسائل ہیں جن کو ہم نے ''اسلامی تعلیم'' کے ابتدائی چار حصوں میں مفصل طور پر بیان کیا ہے اس کے مطالعہ سے انشاء اللہ آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

﴿عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوْا اللّٰهَ یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَ اَكْبَرُ.﴾

☆☆☆

❶ مؤطا امام مالك ص ٨٤ باب العمل فی السهو. (یہ حضرت قاسم (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کا فتویٰ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز استسقاء اور کسوف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ط اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (الاعراف: ۱۳۰- ۱۳۱)

(اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں تا کہ وہ سمجھ جائیں پس جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آ جاتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے خبردار ہو جاؤ ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔)

یعنی جب لوگ خدا کی نافرمانی کے کاموں میں لگ جاتے ہیں تو ان کو قحط اور دیگر مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اور شاد فرمایا:

((لَمْ يَنْقُصْ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَ لَوْ لَا الْبَهَآئِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا.)) ❶

''جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کو قحط سالیوں کی سخت مصیبتوں اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں ان سے بارش روک لی جاتی

---

❶ ابن حكم ه لائل ابن ابي الدنيا في مكارم الاخلاق و مقرظ الحاكم في ص ۹ ج ۱ مستدرك آ ۴ / لان ۴ مكتبه

www.kitabosunnat.com

ہے اگر جانور نہ ہوتے تو بارش ہی نہ ہوتی۔''

بارش برسانے اور قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے۔ اور نماز پڑھی جاتی ہے اس کو استسقاء کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کال پڑا تو آپ نے ایک دن اور ایک وقت مقرر کر کے سب میں اعلان کرایا کہ پانی طلب کرنے کے لیے فلاں میدان میں جمع ہو جاؤ تاریخ معینہ پر سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ سورج نکلتے ہی نہایت عاجزی تواضع خاکساری سے سادہ اور معمولی لباس پہن کر عید گاہ تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عیدین کی نماز کی طرح ادا کی یعنی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہہ کر نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ دیا اور کبھی نماز سے پہلے خطبہ دیا اور دعا کے لیے بہت اونچے ہاتھ اٹھائے ہاتھ ہتھیلیاں زمین کی طرف اور پشت کو آسمان کی جانب رکھا اور چادر کو اس طرح الٹا کہ چاروں کونے بدل گئے یعنی نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے اور دائیں کا بائیں جانب اور بائیں کا دائیں جانب ہو جاتا اس نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآئَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے اور استقبال قبلہ کے وقت چادر مبارک کو الٹ دیا' اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کی پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نماز پڑھائی بعد میں خطبہ دیا جمہور ائمہ کا یہی مسلک ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگوں نے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا عید گاہ میں منبر رکھا جائے چنانچہ منبر عیدہ گاہ میں رکھا گیا آپ نے لوگوں سے وعدہ فرمایا کہ فلاں دن آئیں گے صبح کو سورج نکلنے کے بعد ہی وہاں تشریف لے گئے آپ نے منبر پر بیٹھ کر حمد وثناء کی اور اللہ اکبر کہا اس کے بعد لوگوں سے فرمایا تم نے قحط سالی کی شکایت کی ہے کہ بارش کا زمانہ ختم ہو رہا ہے اور بارش ابھی تک نہیں ہوئی ہے ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دعا کرو اس نے قبولیت کا وعدہ کیا ہے پھر آپ نے خطبہ دیا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ

❶ مسند احمد: ٤/ ٤١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ .)) ❶

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے نہایت مہربان نہایت رحم والا ہے جزا کے دن کا مالک ہے خدا کے سوا کوئی بندگی کے قابل نہیں وہ جو چاہے کر ڈالے اے اللہ تو ہی سچا معبود ہے تو بے نیاز ہے ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ تو ہم پر مینہ برسا اور جس قدر برسائے اس سے ہمیں قوت دے اور ایک مدت تک فائدہ پہنچا۔''

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو خوب اونچا اٹھا کر دعائیں کیں پھر لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر چادر کو الٹ دیا پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھائی (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خطبہ دیا بعد میں نماز پڑھائی اس لیے ائمہ کرام کے نزدیک دونوں طرح جائز ہے لیکن عیدین کی طرح یعنی نماز کے بعد خطبہ دینا اولی ہے۔ ❷

قرأت بالجہر ہونی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ. ❸

دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی استسقاء کی نماز میں بہت سی دعائیں ہیں نبی ﷺ ذیل کی دعائیں پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ.)) ❹

''اے اللہ! تو ہمارے اوپر بارش برسا دے جو فریاد کو پہنچنے والی ہو بہت بہت شادابی اور رزاقی کرنے والی ہو نفع دینے والی جلدی برسنے والی نہ دیر کرنے والی ہو۔''

((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.)) ❺

''اے اللہ! تو اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر دے۔''

((اَللّٰهُمَّ انْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَ سُكْنَاهَا.)) ❻

---

❶ سنن ابی داؤد: ۱/ ۴۵۵ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم ۱۱۶۹ و مستدرک: ۱/ ۳۲۸

❷ نیل الاوطار: ۴/ ۷

❸ بخاری: ۱/ ۱۳۹ کتاب الاستسقاء باب الجہر بالقرأت فی الاستسقاء رقم الحدیث ۱۰۲۴

❹ سنن ابی داؤد: ۱/ ۴۵۴ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث ۱۱۶۵

❺ سنن ابی داؤد: ۱/ ۴۵۷ کتاب الصلاۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء رقم الحدیث ۱۱۷۲

❻ طبرانی کبیر ۷/ ۱۷ و براہین سے مزین ۴ منوع و منفرد موضوعات پر مشتمل ۶۹۲۸، ۶۹۵۲، ۶۹۵۰ محکم دلائل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اے اللہ تو اتار دے ہماری زمین پر اس کی زینت اور اس کے آرام کو۔''

ان کے علاوہ بہت سی دعائیں ہیں جو ہم نے ''اسلامی وظائف'' میں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کر لو۔

صلوٰۃ کسوف یعنی سورج اور چاند گرہن کی نماز

اللہ تعالیٰ سورج اور چاند کی روشنیوں کو کبھی کبھی چھین لیتا ہے دن ہوتا ہے مگر روشنی نہیں رہتی یا بہت کم ہو جاتی ہے چاند نکلا ہوتا ہے لیکن روشنی ہلکی ہو جاتی ہے محاورہ میں اس کو گہن لگنا کہتے ہیں جب ایسی حالت ہو جائے تو اسی وقت توبہ واستغفار کرنا چاہیے تضرع اور آہ وزاری کرنی چاہیے صدقہ وخیرات کرنا چاہیے اور دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے اس نماز کو صلوۃ الکسوف چاند اور سورج گرہن کی نماز کہتے ہیں گہن میں تفاوت رہتا ہے کہیں جلدی صاف ہو جاتا ہے اور کہیں دیر میں صاف ہوتا ہے اسی وجہ سے دو رکعت نماز میں کبھی ہر ایک رکعت میں دو دو رکوع کرنے پڑتے ہیں یعنی اگر دیر میں صاف ہونے کا اندازہ ہو تو ہر ایک رکعت میں دو رکوع کر لیے جائیں اور اگر جلدی صاف ہو جانے کا خیال ہو تو ہر ایک رکعت میں ایک رکوع کافی ہے رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں اگر سورج یا چاند کو گرہن لگتا تو آپ اسی ترکیب سے نماز ادا فرماتے تھے۔ ❶

اس کی تشریح وتوضیح یہ ہے کہ تم دو رکعت نماز صرف اس طرح پڑھو کہ تکبیر تحریمہ کے بعد عام مسنونہ دعائیں پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی لمبی سورہ بقرہ یا سورہ آل عمران وغیرہ پڑھ کر رکوع کرو اس رکوع میں بہت دیر تک مسنونہ دعائیں پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھا کر قومہ کرو ابھی سجدہ نہ کرو بلکہ اس قومہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر اور کوئی بڑی سورت پڑھ کر پھر رکوع کرو۔ رکوع کرنے کے بعد کھڑے ہو جاؤ۔ اب دو رکوع ہو گئے اگر گہن کا انداز یہ ہے کہ دیر تک رہے گا تو پھر اس رکوع کے بعد پھر سورت فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو جو پہلی سورتوں سے چھوٹی ہو اور اس کے بعد رکوع کرو اب تین رکوع ہو گئے اس کے بعد حسب دستور دو سجدے کر کے کھڑے ہو جاؤ اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھو کہ حسب موقع دو دو تین تین رکوع کرو لیکن یہ دوسری رکعت پہلی رکعت سے ہلکی ہونی چاہیے اور اس کا قیام رکوع اور سجدہ بھی پہلے سے ہلکے ہی ہوں اس کے بعد سلام پھیرو اگر بہت سے لوگ ہوں تو جماعت سے پڑھیں امام مذکورہ بالا قاعدے سے عیدین کی طرح آواز بلند سے دو رکعت نماز پڑھائے اور نماز کے بعد خطبہ سنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف

---

❶ صحیح بخاری میں تین اور چار چار رکوعات کی روایات قطعاً نہیں۔ یہ حضرت مؤلف کا وہم ہے بلکہ بخاری ومسلم میں ایک رکعت میں دو دو رکوعات کا ذکر ہے۔ صحیح بخاری: ۱/ ۱۴۲، ۱۴۳ کتاب الکسوف باب هل يقول كسفت الشمس او خسفت رقم الحديث ۱۰۴۷ و صحیح مسلم: ۱/ ۲۹۵ کتاب الکسوف باب صلاة الكسوف رقم الحديث ۲۰۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بعد خطبہ دیا تھا۔ ❶

کسوف میں ذکر الٰہی، دعا صدقہ، وخیرات کرو، اور نماز پڑھو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُو االلّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَصَلُّوْا.)) ❷

''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا جب گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی کرو صدقہ کرو اور نماز پڑھو۔''

زلزلہ کی نماز

اللہ کے حکم سے زمین ہلنے لگتی ہے اور اس کو زلزلہ یا بھونچال کہتے ہیں، گہن کی طرح زلزلہ میں بھی نماز پڑھنے کا حکم ہے، اس کی بھی دو رکعت ہیں اور گہن کی طرح ہر رکعت میں دو دو تین تین رکوع کر کے پڑھی جاتی ہے جو ترکیب گہن کی نماز کی ہے وہی ترکیب زلزلہ کی نماز کی بھی ہے۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما صَلّٰى فِيْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رُكُوْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ.)) ❸

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے اور فرمایا کہ قدرتی نشانیوں کی نماز اسی طرح ہوتی ہے۔''

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ میں دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں دو، دو تین، تین رکوع کیے دو رکعتوں میں چار سجدے کیے صاحب سبل السلام فرماتے ہیں:

((رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ مُخْتَصَرًا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ زَلْزَلَةٍ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ رَكَعَ فِيْهَا سِتًّا وَ ظَاهِرُ اللَّفْظِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً وَّاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ الْقَاسِمُ مِنَ الْاٰلِ وَقَالَ يُصَلِّيْ لِلْاَفْزَاعِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ وَاِنْ شَآءَ رَكْعَتَيْنِ وَ وَافَقَهٗ عَلٰى

---

❶، ❷ صحيح بخاری: ۱/ ۱۴۲ كتاب الكسوف باب الصدقة فی الكسوف رقم الحديث ۱۰۴۴
صحيح مسلم: ۱/ ۲۹۵ كتاب الكسوف باب صلاة الكسوف رقم الحديث ۲۰۸۹، ۲۰۹۰

❸ سنن الكبرىٰ للبيهقی: ۳/ ۳۴۳ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔ اس سند میں کوئی علت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ لٰكِنْ قَالَ كَصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ.)) ❶

''ابن ابی شیبہ نے اس اثر کو مختصر روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ میں دو رکعت نماز پڑھائی دونوں رکعتوں میں چار سجدے کیے اور چھ رکوع کیے اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت سے نماز پڑھائی یہی رائے امام قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے کہ خوف کے وقت گہن جیسی دو رکعت نماز پڑھی جائے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے موافق ہو کر فرماتے ہیں کہ زلزلہ میں گہن جیسی نماز ہونی چاہیے۔''

مغنی ابن قدامہ میں ہے:

((يُصَلِّيْ لِلزَّلْزَلَةِ كَصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ.))

''زلزلہ کی نماز بھی گہن کی طرح پڑھی جائے۔''

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ﴾

☆☆☆

❶ سبل السّلام: ۲/ ۵۱۳ و اللفظ له و ابن ابی شیبه: ۲/ ٤٧٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل ومسائل رمضان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ط اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۳-۱۸۵)

(اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم بچ جاؤ گنتی کے چند دنوں میں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں اس گنتی کو پورا کر لے۔ طاقت نہ رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ لیکن تمہارے حق میں افضل کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم جانتے ہو ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا حق جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو اسے روزے رکھنا چاہیے ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی بڑائیاں کرو اور اس کا شکر کرو۔)

ان آیتوں سے یہ باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) روزہ فرض ہے (۲) چند گنتی کے دنوں میں (۳) مریض و مسافر اگر روزے نہ رکھ سکیں تو وہ دونوں دوسرے دنوں میں رکھ سکتے ہیں (۴) یہ رمضان کے روزے ہیں جس میں قرآن مجید اُتارا گیا ہے۔ (۵) جسے یہ مہینہ مل جائے اسی پر رمضان کے روزوں کا رکھنا فرض ہے بیمار، مسافر اپنی مجبوری کی وجہ سے اگر اس مہینہ میں روزے نہ رکھ سکیں تو اتنی گنتی کے روزے اور مہینے میں رکھ سکتے ہیں رمضان کا روزہ اسلام کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے اگر کوئی شخص اس کی فرضیت کا انکار کر دے تو وہ کافر ہے اور بلا عذر شرعی کے فرض روزے چھوڑنے والا فاسق اور فاجر ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ.)) ❶

''میں نے خواب میں ایسے لوگوں کو دیکھا جو الٹے لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے منہ کو چیر دیا گیا ہے جس سے خون بہتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جو روزے کو وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔''

رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں نابالغ بچوں اور مجنون یا پاگل پر فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لیے نابالغ بچوں سے روزہ کھوانا چاہیے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کے لیے انہیں تنبیہ کے طور پر مارو۔ ❷ اسی طرح روزہ بھی ہے جب ان نابالغ بچوں کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو جتنے روزے بغیر تکلیف کے رکھ سکتے ہیں رکھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک متوالے نشہ باز کو درے لگا کر فرمایا، کہ کم بخت تیرا ستیاناس ہو تو رمضان شریف میں شراب پیتا ہے اور ہمارے بچے روزے سے ہیں۔

رمضان کے روزوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۲) ((أَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ

---

❶ صحيح ابن حبان رقم الحديث ٧٤٤٨ و مستدرك: ١/ ٤٣٠، ٢/ ٢١٠

❷ ابو داؤد كتاب الصلوة باب متى يؤمر الغلام بالصلوة رقم الحديث ٤٩٤- ٤٩٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

السَّمَآءِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَ تُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.)) ❶

''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آ پہنچا ہے جو بابرکت مہینہ ہے اللہ نے اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان اس مہینہ میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم ہو گیا وہ بالکل ہی محروم ہو گیا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۳) ((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❷

''جس نے شب قدر میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کر لیا تو اس کے پہلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے اور جس نے رمضان المبارک کے روزے ایمان اور اخلاص رکھ لیے اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۴) ((اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهٗ رَيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَايَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ فَاِذَا دَخَلُوْآ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ.)) ❸

''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور دوسرے لوگ داخل نہیں ہوں گے جب وہ لوگ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا ان کے بعد کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ سنن نسائی کتاب الصیام- ذکر الاختلاف علی معمر فیه رقم الحدیث ۲۱۰۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۶۹ کتاب صلاة التراویح باب فضل من قام رمضان رقم الحدیث ۲۰۰۸/ ۲۰۰۹، صحیح مسلم: ۱/ ۲۵۹ کتاب صلاة المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان رقم الحدیث ۱۷۷۹

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵٤ کتاب الصوم باب الریان للصائمین رقم الحدیث ۱۸۹٦
صحیح مسلم: ۱/ ۳٦٤ کتاب الصیام باب فضل الصیام رقم ۲۷۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۵) ((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ.)) ❶

''روزہ جہنم سے ڈھال کی طرح ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۶) ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَ يَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ.)) ❷

''روزہ اور قرآن مجید دونوں بندہ کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے روزہ کہے گا الٰہی روزہ دار کو میں نے کھانے پینے اور خواہش سے روکا تھا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا پروردگار میں نے اس کو رات میں نیند سے روک دیا تھا یہ رات کو کلام الٰہی پڑھتا رہتا تھا تو اس کو بخش دے ان دونوں کی سفارش منظور ہوگی۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۷) ((مَامِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَالِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.)) ❸

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۸) ((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) ❹

''جو شخص لا الہ اللہ کہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ کی

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۰۲ و شعب الایمان ۳/ ۲۸۹ رقم ۳۵۷۱ و بخاری: ۱/ ۲۵۴ کتاب الصوم باب فضل الصوم رقم الحدیث ۱۸۹۴

❷ مسند احمد: ۲/ ۱۷۴ و مستدرک: ۱/ ۵۵۴

❸ صحیح مسلم کتاب الصیام- باب فضل الصیام فی سبیل اللہ رقم الحدیث ۲۷۱۱

❹ مسند احمد: ۵/ ۳۹۱، مجمع الزوائد: ۲/ ۳۲۷، الترغیب ۲/ ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خوشنودی کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے گا اور وہ اسی پر مر جائے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے صدقہ وخیرات کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔''

ترغیب وترہیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

(۹) ((اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ.)) ❶

''یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رمضان المبارک کی اول رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلتا نہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا' اور اللہ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے تلاش کرنے والے آگے بڑھ یعنی اب وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لے اور اے گناہ کرنے والے اب پیچھے ہٹ جا یعنی اس خیر وبرکت کے وقت کی شرم کر اور گناہوں سے باز آ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جو آزادی کے مستحق ہیں' اور یہ معاملہ ہر رات ہوتا ہے۔''

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱۰) ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ الخ.)) ❷

''یعنی انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

وہ کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے یہ روزہ قیامت کے دن دوزخ سے بچانے کے لیے ڈھال بن جائے گا اس لیے روزہ دار جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ داروں کے لیے دو خوشی کے وقت ہیں کہ ان دونوں

---

❶ جامع ترمذی: ۲/ ۳۱ کتاب الصیام باب ماجاء فی فضل شهر رمضان رقم الحدیث ٦٨٢ و ابن حبان: ٣٤٢٦ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۵ کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شتم رقم الحدیث ۱۹۰٤ و صحیح مسلم: ۱/ ۳٦۳ کتاب الصیام باب فضل الصیام رقم ۲۷۰٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقتوں میں بہت خوشی ہوتی ہے اول افطار یعنی روزہ کھولنے کے وقت۔ دوم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔

روزے کے احکام

روزے کے بہت سے احکام ومسائل ہیں ان میں سے چند حکموں کو یہاں بیان کیا جارہا ہے۔

(۱) یہ تو سب کو معلوم ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے جماع جعلی غیبت فحش اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری وخلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام روزہ ہے لہٰذا روزہ کی حالت میں کھانا پینا اور جماع اور دیگر بری باتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر قصداً کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضا ضروری ہے اور اگر قصداً جماع کر لیا تو قضا اور کفارہ ضروری ہے کفارہ میں اگر طاقت ایک غلام آزاد کرنے کی ہے تو ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کی طاقت نہیں تو دو مہینے تک پے در پے روزے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک صحابی سے ایسا کام ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے ان کو ان ہی تین چیزوں کے کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ❶

(۲) روزے کی حالت میں اگر کوئی غلطی سے کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کھلایا پلایا ہے۔

((فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللّٰهِ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ .)) ❷

''وہ اللہ کی روزی ہے جو اللہ نے اسے دی ہے اس پر قضا نہیں ہے۔''

بلکہ وہ اپنا روزہ پورا کرلے اس کا روزہ ہو جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.)) ❸

''جس نے بھول کر کھا پی لیا اسے روزہ پورا کر لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔''

(۳) روزہ کی حالت میں بیماری کی وجہ سے سینگی اور پچھنے لگوانا جائز ہے بشرطیکہ ضعف کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جانے کا خوف نہ ہو رسول اللہ ﷺ نے روزے میں سنگی لگوائی ہے۔ ❹

---

❶ صحيح بخاري: ۱/ ۲۵۹ كتاب الصوم باب اذا جامع في رمضان ولم يكن له .... رقم الحديث ۱۹۳۶-۱۹۳۷

❷ سنن دارقطني: ۲/ ۱۷۸ و ابن خزيمه رقم الحديث ۱۹۹۰ و مستدرك: ۱/ ۴۳۵

❸ صحيح بخاري: ۱/ ۲۵۹ كتاب الصوم اذا أكل اوشرب ناسيا رقم الحديث ۱۹۳۳

❹ صحيح بخاري: ۱/ ۲۶۰ كتاب الصوم باب الحجامة و القيء للصائم رقم الحديث ۱۹۳۸، ۱۹۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴) جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا بے قصور پر الزام رکھنا غیبت اور چغلی کھانا گالی گلوچ بکنا لڑائی جھگڑا کرنا اور دیگر گناہوں کے کام کرنا ہر حالت میں منع ہیں لیکن روزے کی حالت میں خصوصیت سے ان کاموں کو نہ کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ.)) ❶

''جو شخص جھوٹی بات اور برے عمل پر کام کرنا نہ چھوڑے تو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

((فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَآئِمٌ.)) ❷

''جب کوئی روزے سے ہو تو لغو اور بے ہودہ بات نہ کہے اگر کوئی جھگڑے یا گالی گلوچ پر اتر آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔''

(۵) روزہ کی حالت میں جس وقت اور جس طرح چاہے وہ مسواک کر سکتا ہے اور تیل و خوشبو لگانا' اور سرمہ لگانا' نہانا سر پر پانی ڈالنا' کلی کرنا جائز ہے لیکن زیادہ مبالغہ سے کلی نہ کرے کہ ناک یا حلق کے ذریعہ پانی اتر جائے اور نہ زیادہ مبالغہ سے ناک میں پانی ڈالے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَآئِمًا.)) ❸

''اور ناک میں مبالغہ سے پانی ڈالو مگر روزے کی حالت میں مت ڈالو۔''

(۶) روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اپنے نفس پر قابو ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ((يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ.)) ❹

روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے اور آپ اپنے نفس پر تم سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔ جو آدمی جو اپنے نفس کی خواہش سے رک سکے اس کے لیے جائز نہیں۔

---

❶ صحيح بخاري: ۱/ ۲۵۵ كتاب الصوم باب من لم يدع قول الزور و العمل به في الصوم رقم الحديث ۱۹۰۳ ❷ صحيح بخاري: ۱/ ۲۵۵ كتاب الصوم باب يقول اني صائم اذ شتم رقم الحديث ۱۹۰۴ ❸ مسند احمد: ٤/ ۳۳ و ابو داؤد ۱/ ٥٤ كتاب الطهارة باب في الاستنثار رقم الحديث ۱٤۳ ❹ صحيح بخاري: ۱/ ۲۵۸ كتاب الصوم باب المباشرة للصائم.... رقم الحديث ۱۹۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷) روزہ دار کو اگر دن میں احتلام ہو جائے تو اس سے اس کے روزے میں کوئی خرابی نہیں آتی اس کو غسل کر لینا چاہیے روزہ نہ توڑے۔ (لہٗ شواہد)

(۸) روزہ دار اگر رات ہی کو جنبی رہ گیا تو صبح صادق کے بعد غسل کر لینے میں روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا ہے رسول اللہ ﷺ سے یہ امر ثابت ہے۔ ❶

(۹) روزے کی حالت میں حیض ونفاس آ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اس کی مدت ختم ہونے کے بعد روزہ رکھیں۔ ❷

(۱۰) بیمار مسافر، بوڑھا، حاملہ اور مرضعہ کے لیے رخصت ہے کہ ان وقتوں میں روزے نہ رکھیں۔ ❸ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ.﴾ بیمار اور مسافر دوسرے دنوں میں روزے رکھیں جن بوڑھوں کو روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے وہ فدیہ دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ. ﴾ جن کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہو مسکینوں کو کھانا کھلائیں حمل والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو اگر زیادہ تکلیف ہو تو وہ روزے نہ رکھیں جب اس سے فارغ ہو جائیں تب ان روزوں کی قضا کریں وہ بیمار کے حکم میں شامل ہیں حدیث میں ہے:

((وَعَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمُرْضِعِ الصَّوْمُ.)) ❹

''اللہ تعالیٰ نے حاملہ اور مرضعہ کو روزے کی رخصت دی ہے۔''

کہ اس حالت میں روزہ نہ رکھیں قضا شدہ روزوں کو رمضان کے بعد جب موقع مل جائے رکھا جا سکتا ہے لیکن حتی الامکان جلدی رکھنے کی کوشش کی جائے اور لگا تار رکھنا ضروری نہیں ہے فاصلہ اور ناغہ کر کے رکھنا بھی درست ہے۔

(۱۱) رمضان کا روزہ رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد سے فرض ہو جاتا ہے رمضان کا چاند طلوع ہو جانے سے رمضان شریف کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے اور اس کے لیے رجب کے مہینے سے خیال رکھنا چاہیے کہ رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا چاہیے تاکہ شعبان کی انتیسویں اور تیسویں تاریخ صحیح معلوم ہو جائے کیونکہ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو ابر یا گرد وغبار کی وجہ سے چاند معلوم نہ ہو سکے تو تیس دن شعبان کے

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۸ کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا رقم الحدیث ۱۹۲۵

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۶۱ کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم و الصلاة رقم الحدیث ۱۹۵۱

❸ مسند احمد: ٤/ ۳٤۷ و ٥/ ۲۹ و ابوداؤد ۲/ ۲۹۱

❹ سنن نسائی کتاب الصیام- باب ذکر وضع الصیام عن المسافر- رقم الحدیث ۲۲۷٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پورے کرنے پر رمضان کا روزہ رکھنا شروع کیا جائے گا اور اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان کا چاند نظر آ جائے تو صبح کو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر مطلع صاف تھا پھر بھی چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر چاند کے ہونے یا نہ ہونے میں شک وشبہ ہو تو یقیناً روزہ نہیں رکھنا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ.)) ❶

''رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور عید کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور عید مناؤ اور اگر چاند پوشیدہ ہو جائے یعنی ابر اور گرد وغبار کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اُحْصُوْ هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ.)) ❷

''رمضان کے لیے شعبان کے چاند کا شمار کرو۔''

((مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَشُكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❸

''جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

رمضان شریف کے چاند کی بابت اگر کوئی پکا سچا مسلمان شہادت دے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ مجھے چاند نظر آ گیا ہے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ❹

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا ثبوت ایک مسلمان آدمی کی گواہی سے ہو جائے گا لیکن عید کے چاند کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی شہادت ضروری ہے نبی کریم ﷺ نے دو اعرابیوں کی شہادت سے افطار کرنے کا حکم دیا تھا۔ ❺

چاند دیکھنے سے دو چار دن پہلے رمضان کے استقبال کے طور پر روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ❻

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۶ کتاب الصوم باب اذا رئیتم الھلال فصوموا.... رقم ۱۹۰۹

❷ جامع ترمذی: ۲/ ۳۳ کتاب الصوم ماجاء فی احصاء ھلال شعبان لرمضان رقم ۶۸۷

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۶ کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الھلال.... تعلیقًا و عبدالرزاق: ۴/ ۱۵۹ رقم الحدیث (۷۳۱۸)

❹ سنن دارمی: ۲/ ۹ کتاب الصیام باب الشھادۃ علی رؤیۃ ھلال رمضان رقم الحدیث ۱۶۹۲

❺ مسند احمد: ۴/ ۳۱۴ و ۵/ ۳۶۲ و ابوداؤد: ۲/ ۲۷۴

❻ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۶ کتاب الصوم باب لایتقدم رمضان بصوم یوم ولا یومین رقم الحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگر ہو پہلے سے ہمیشہ سے نفلی طور پر روزہ رکھتا چلا آیا ہے تو اس کے لیے رخصت ہے چاند دیکھ کر اس دعا کو پڑھنا سنت ہے۔

((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) ❶

''اے اللہ! تو اس مہینے کو ہم پر سے امن وامان سلامتی اور اسلام کے ساتھ گزار دے اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔''

روزہ کے لیے سحری کھانا سنت ہے سحری سحر سے ہے اور سحر وقت آخری شب جو صبح صادق سے پہلے ہوتا ہے اور سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو روزہ دار رات کے آخر وقت میں صبح صادق سے پہلے کھاتا پیتا ہے تاکہ دن میں طاقت دے اور بھوک اور پیاس کی زیادہ تکلیف نہ ہو اور سحری کھانے کا اچھا وقت آخر رات ہے سحری کھانے سے دن بھر قوت رہتی ہے اور اس میں برکت بھی ہے اس لیے اس کھانے کو غداء مبارک کہا گیا ہے سحری کھانا سنت مؤکدہ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً.)) ❷

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

اور آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے:

((فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السُّحُوْرِ.)) ❸

''ہم مسلمانوں اور یہود ونصاری کے روزوں کے درمیان فرق صرف سحری کھانا ہے۔''

کیوں کہ یہود ونصاریٰ سحری نہیں کرتے اور مسلمان سحری کھاتے ہیں۔

((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُسَحِّرِيْنَ.)) ❹

''سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے اور فرشتے ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٢٩ و ترمذی: ٤/ ٢٤٥ كتاب الدعوات باب مايقول عند روية هلال، رقم الحديث ٣٤٥١

❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٥٧ كتاب الصوم باب بركة السحور من غير ايجاب، رقم الحديث ١٩٢٣

❸ صحيح مسلم: ١/ ٣٥٠ كتاب الصيام- باب فضل السحور و تاكيد استحبابه رقم الحديث ٥٠٥٠

❹ ابن حبان: رقم الحديث ٣٤٥٨ و طبرانی الاوسط رقم ٦٤٣٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلسَّحُوْرُ كُلُّهُ بَرَكَةٌ وَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ اَنْ يَّجْرَعَ اَحَدُكُمْ جُرْعَةَ مَآءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُسَحِّرِيْنَ.)) ❶

''سحری کا کھانا باعث برکت اس کو نہ چھوڑو اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ ہی سے ہو کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اور اس کے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔''

روزے کی نیت ضروری ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.)) ''عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔'' ❷

اس میں بھی روزہ شامل ہے آپ نے روزے کے متعلق خصوصیت سے فرمایا۔

((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ.)) ❸

''جو شخص صبح سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔''

علامہ شوکانیؒ ''نیل الاوطار'' میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کو روزے کی نیت کر لینا ضروری ہے لیکن یہ فرض روزوں کے لیے ہے اور نفلی روزے کی نیت اگر زوال آفتاب سے پہلے کر لی جائے تب بھی درست ہے زبان سے نیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ دل میں روزہ رکھ لینے کا ارادہ کر لینا ضروری ہے زبان سے کہنے کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ بعض کے نزدیک بدعت ہے۔

افطاری کا بیان:

روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں اور آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد اس کا وقت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ.)) ❹

''جب رات ادھر سے ادھر آ جائے یعنی مغرب اور دن ادھر سے ادھر ہو جائے یعنی مشرق سے چلا جائے اور سورج چھپ جائے تو روزہ داروں کے روزہ کھولنے کا وقت ہو گیا۔''

---

❶ ابن حبان رقم الحديث ٣٤٥٨- طبرانی اوسط ٢٢٢/٧ رقم الحديث ٢٤٣٠

❷ صحيح بخاری: ٢/١ كتاب بدء الوحی باب كيف كان بدأ الوحی.... رقم الحديث ١

❸ مسند احمد: ٢٨٧/٤ و دارمی: ١٢/٢ كتاب الصيام باب من لم يجمع الصيام من الليل رقم الحديث ١٦٩٨ ❹ صحيح بخاری: ٢٦٢/١ كتاب الصوم باب متى يحل فطر الصائم رقم الحديث ١٩٥٤ و مسلم: ٣٥١/١

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آفتاب کے غروب ہوجانے کے بعد روزہ کھولنے میں دیر کرنا ٹھیک نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَایَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَاعَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ.)) ❶

''دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے کیونکہ یہود ونصاری افطار میں دیر کرتے تھے۔''

ان سب حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے وقت ہوجانے کے بعد متبع سنت کا کام نہیں ہے کہ دیر کر کے افطار کرے۔

روزہ افطار کرانے کی بڑی فضیلت ہے افطار کرانے والے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں جتنے آدمیوں کو افطار کرائے گا اتنے ہی آدمیوں روزوں کے ثواب کو پالے گا ان لوگوں کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ.)) ❷

''جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے تو اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور دوزخ سے آزاد ہوجائے گا اور روزہ دار کے برابر اس کو ثواب ملے گا ان روزہ داروں کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔''

کھانے پینے کی کوئی بھی حلال اور طیب چیز ہو اس کے کھانے پینے سے افطار ہوجاتا ہے لیکن کھجوروں سے افطار کرنا افضل ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ تَمْرًا فَالْمَآءُ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ.)) ❸

''جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجوروں سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت ہے اور کھجور نہ پائے تو پانی سے کیوں کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ خود کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر یہ نہیں پاتے تو پانی سے افطار کرتے۔ ❹

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) ❺

---

❶ سنن ابی داؤد: ۲/ ۲۷۷ کتاب الصیام باب مایستحب من تعجیل الفطر رقم الحدیث ۲۳٤٤

❷ ابن خزیمه ۳/ ۱۹۱ رقم الحدیث ۱۸۸۷ - شعب الایمان ۳/ ۳۰۵ رقم الحدیث ۲٦۰۸

❸ مسند طیالسی ص ۱۷۷ (۱۲٦۱) و مسند احمد: ٤/ ۱۷ ❹ مسند احمد: ۳/ ۱٦٤ و ابوداؤد: ۲/ ۲۷۸ ❺ سنن ابی داؤد: ۲/ ۲۷۸ رقم الحدیث ۲۳٤۸ کتاب الصوم باب القول عند الافطار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔''

اعتکاف

اعتکاف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اور شرعی محاورہ میں دنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر عبادت الٰہی کی نیت اور رضائے مولیٰ کی غرض سے مسجد میں ٹھہر کر عبادت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں بحالت اعتکاف کثرت سے نفل نماز پڑھنے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی تسبیح وتہلیل وتحمید تکبیر کرنے درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا چاہیے قرآن وحدیث کا درس دینا اور مسجد میں وعظ ونصیحت کرنا بھی جائز ہے کیونکہ یہ بھی عبادت کے کام ہیں اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے۔

معتکف کا عاقل مسلمان ہونا اور حیض ونفاس اور جنابت سے پاک وصاف ہونا اور اعتکاف کی نیت کرنا اور مسجد کا ہونا ضروری ہے۔

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) سنت' فرض یہ ہے کہ نذر ومنت مان کر اپنے اوپر لازم کرلے یعنی یوں کہے کہ میں خدا کے واسطے اعتکاف کروں گا تو اس کا ادا کرنا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ.﴾ (الحج: ۲۹) (اپنی نذروں کو پورا کرو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے اعتکاف کی نذر مانی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو۔ ❶

اور رمضان شریف کے آخری عشرہ میں دس روز کا اعتکاف سنت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مرتے دم تک اعتکاف کیا۔ ❷

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہے ایک مرتبہ ایک سال رمضان میں نہیں کیا تھا تو شوال کے مہینے میں اس کو ادا فرمایا۔ ❸

اعتکاف کی حالت میں بلا ضرورت مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے۔ البتہ پیشاب پائخانہ اور فرض نماز اور جمعہ کی نماز کے لیے باہر جاسکتے ہیں اعتکاف کی حالت میں اپنی بیوی سے مباشرت اور ہم بستری کرنا درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلا رقم الحدیث ۲۰۳۲

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر.... رقم الحدیث ۲۰۲۹

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء رقم الحدیث ۲۰۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

(اعتکاف کی حالت میں تم اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔)

مرد کی طرح عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا۔ ❶

صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ داخل ہونا چاہیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اپنے معتکف میں داخل ہوتے۔ ❷

رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہیے تو بیسویں تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر مسجد میں آ جانا چاہیے اور پھر چاند دیکھ کر باہر نکلنا چاہیے رسول اللہ ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک دفعہ رمضان میں آپ کا اعتکاف چھوٹ گیا تو آپ نے شوال المکرم کے پہلے دس دنوں میں اس کی قضا کی۔ ❸

جس سال آپ ﷺ کا انتقال ہوا اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ ❹

شب قدر کی فضیلت

اس کے معنی عزت والی رات کے ہیں اور محاورے میں رمضان شریف کے آخری عشرہ میں پانچ طاق راتوں میں سے ایک رات کو کہتے ہیں جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اس کی بزرگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۝ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ﴾ (القدر: ۱-۵)

(بیشک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا اور آپ کو کس نے بتایا کہ شب قدر کیا چیز

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب الاعتکاف باب الا کاف فی العشر الاواخر.... رقم الحدیث ۲۰۲۹

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۲ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء، رقم الحدیث ۲۰۳۳

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء رقم الحدیث ۲۰۳۳

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷٤ کتاب الاعتکاف باب الا عتکاف فی العشر الاوسط من رمضان رقم الحدیث ۲۰٤٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں ہر کام کو سرانجام دینے کے لیے فرشتے اور روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں یہ رات سلامتی والی ہے فجر کے طلوع ہونے تک۔)

حضرت مجاہد اس کا یہ مطلب بیان فرماتے ہیں کہ اس رات کا نیک عمل اس کی نماز ایک ہزار مہینوں کی نماز روزے سے بہتر ہے جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے اس کی بھلائی سے محروم رہنے والا حقیقی بدقسمت ہے۔ ❶

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❷

''جو شب قدر میں قیام ایمانداری نیک نیتی اور اخلاص سے کرے گا اس کے اگلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

اس رات میں فرشتے اترتے ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

اس مقدس رات کو غنیمت سمجھ کر تمام مسلمان بہن بھائیوں کو چاہیے کہ نیک نیتی اور خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت الٰہی کریں قرآن مجید کی تلاوت اور تسبیح وتہلیل وتکبیر اور توبہ واستغفار میں رات بھر مشغول رہیں رسول اللہ ﷺ آخر عشرہ کے اندر عبادت کرنے میں اتنی کوشش کرتے کہ اور دنوں میں اتنی کوشش نہیں کرتے تھے۔ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

((وَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ.)) ❹

''جب آخر عشرہ آجاتا تو آپ کمر بستہ ہو کر شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کام کے لیے جگاتے۔''

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۲۳۰ و نسائی: کتاب الصیام باب ذکر الاعتکاف علی معمر فیه رقم الحدیث ۲۱۰۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۵۵ کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا و احتسابًا.... رقم ۱۹۰۱

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۲ کتاب الاعتکاف باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان. رقم الحدیث ۲۷۸۸

❹ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۱ کتاب فضل لیلة القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان رقم ۲۰۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دعا کو پڑھو۔

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.)) ❶

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔''

شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ اس رات میں سکون ہوتا ہے نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی اور نہ اس رات میں ستارے جھڑتے ہیں' آسمان روشن اور صاف ہوتا ہے اس کی صبح کو سورج کی شعاعیں ہلکی ہوتی ہیں۔ ❷

اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو قبول فرمائے اور تراویح اور شب بیداری کو بھی قبول فرما لے اور زیادہ سے زیادہ نیک عملوں کی توفیق دے۔ (آمین)

((وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ))

☆☆☆

---

❶ مسند احمد: ٦/ ١٧١، ١٨٢ و ترمذی: ٤/ ٢٦٤ کتاب الدعوات باب فی نسخة فی فضل سؤال العافية رقم الحديث ٣٥١٣

❷ مسند احمد: ٥/ ٣٢٤، مجمع الزوائد: ٣/ ١٧٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسائل زکوٰۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ (التوبة : ٦٠)

(صدقہ اور زکوٰۃ فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہے اور عاملین (تحصیلداروں) کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو اسلام کی طرف مائل ہوں اور گردن یعنی غلام وقیدی آزاد کرانے میں اور قرض داروں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کے معنی پاکی، صفائی، نمو کے ہیں اور اسلامی محاورہ میں مال کا وہ خاص حصہ جو اللہ تعالیٰ کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں کو دیا جائے تو جو مال مقررہ نصاب میں سے سال گزر جانے کے بعد اللہ کے واسطے محتاجوں وغیرہ کو دیا جاتا ہے اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حق کے ادا کرنے سے وہ مال پاک وصاف اور قابل ترقی ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ دینے والا بھی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اسی لیے اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ.)) ❶

---

❶ سنن ابی داوٗد: ٢/ ٥٠ كتاب الزكاة باب في حقوق المال رقم الحديث ١٦٦٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے زکوۃ اس لیے فرض کی ہے تا کہ اس کے ادا کرنے سے تمہارا باقی مال پاک وصاف ہو جائے۔''

قرآن مجید میں بیاسی جگہ زکوۃ نکالنے کا تاکیدی حکم آیا ہے اور اکثر جگہ نماز اور زکوۃ کا حکم ساتھ ساتھ آیا ہے ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ.﴾ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔) جو شخص زکوۃ دے گا وہ اپنے اسلام کو پورا کرے گا۔

زکوۃ نہ دینے سے بارش نہیں ہوتی اور لوگ قحط سالیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

((وَلَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِھِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْلَا الْبَھَآئِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا.)) ❶

''زکوۃ روکنے سے (ادا نہ کرنے سے) پانی آسمان سے روک دیا جاتا ہے اور اگر یہ جانور نہ ہوتے تو کبھی بھی بارش نہ ہوتی۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَمَنْ لَمْ یُزَکِّ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ.)) ❷

''ہم کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز بھی نہ ہوگی۔''

زکوۃ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ﴾ (التوبۃ: ٥)

(اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز پڑھنی شروع کر دیں اور زکوۃ ادا کریں تو ان کو چھوڑ دو ورنہ ان سے لڑو۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ط ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ○﴾ (التوبۃ: ٣٤- ٣٥)

---

❶ ابن ماجه كتاب الفتن باب العقوبات رقم الحديث ٤٠١٩ و مستدرك ٤/ ٥٤٠

❷ طبرانی كبير بحواله مجمع الزوائد ٣/ ٦٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر دیجئے جس دن اس کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیئے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ یہ وہی خزانہ ہے جس کو تم لوگوں نے اپنے لیے جمع کیا تھا اب تو اس خزانے کے عذاب کو چکھو۔)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کی زکوۃ نہ دے گا قیامت کے روز جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی اس کے مال کی تختیاں بنائی جائیں گی اور دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی پیشانی کروٹیں اور پیٹھ داغی جائیں گی پچاس ہزار برس کے دن میں یہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے فیصلہ کے بعد یا جنت میں یا جہنم میں داخل ہوگا۔ ❶

اگر اپنے جانوروں کی زکوۃ نہیں دی تو قیامت کے دن وہ جانور بہت موٹے تازے ہو کر اپنے مالکوں کو اپنے تیز سینگوں سے ماریں گے اور اسے روندتے کچلتے رہیں گے پچاس ہزار برس کے دن میں اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ ❷

اور فرمایا وہی مال گنجا سانپ بن کر اپنے مالک کا پیچھا کرے گا اور یہ مالک اس سے بھاگے گا۔ یہاں تک کہ وہ سانپ اس کو پکڑ کر اس کا ہاتھ چبائے گا اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور اسی کی باچھیں چیرتا ہوا کہے گا ((اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ.)) ''میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔'' جس کو تو جمع کرتا تھا۔ ❸

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا ﴾ (التوبة: ١٠٣)

(ان کے مالوں میں سے صدقہ زکوۃ لے کر ان کو پاک اور صاف اور قابل ترقی کر دو۔)

زکوۃ کا نصاب

نصاب سے کم میں زکوۃ فرض نہیں ہوتی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ.)) الخ ❹

---

❶ صحيح بخاری: ١/ ١٨٨ كتاب الزكاة باب اثم مانع الزكاة رقم الحديث ١٤٠٣

❷ صحيح مسلم: ١/ ٣١٨ رقم الحديث ٢٢٩٠ كتاب الزكوة- باب اثم مانع الزكوة

❸ صحيح بخاری: ١/ ١٨٨ كتاب الزكاة باب اثم مانع الزكاة رقم الحديث ١٤٠٣

❹ صحيح بخاری: ١/ ١٨٨ كتاب الزكاة باب ما ادى زكاته فليس بكنز' رقم الحديث ١٤٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''چاندی کے پانچ اوقیہ یعنی دوسو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے اور نہ غلہ میں پانچ وسق سے کم میں صدقہ وعشر ہے اس حدیث سے نصاب کی تعیین ثابت ہوتی ہے دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے وضاحت بیان فرمائی ہے۔

((إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَّحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ فِي الذَّهَبِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ.)) ❶

''جب تمہارے پاس دوسو درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم زکوۃ کے دینے پڑیں گے اور سونے میں بیس دینار سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور جب تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار فرض ہے۔''

ان حدیثوں سے نصاب کی تعیین معلوم ہوتی ہے چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے جو ساڑھے باون تولے کے برابر ہے۔ اور ساڑھے باون تولہ میں چالیسواں حصہ زکوۃ کا ایک تولہ چار ماشہ ہوا اور سونے کا ادنی نصاب بیس دینار ہے ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو بیس دینار ساڑھے سات تولے ہوئے اور ساڑھے سات تولہ میں چالیسویں حصہ سوا دو ماشہ زکوۃ دینا فرض ہے یا سوا دو ماشہ سونے کی قیمت دو جو اس وقت کے بھاؤ کے مطابق ہے اگر چاندی ساڑھے باون تولے سے کم ہو یا رقم اتنی چاندی کی قیمت سے کم ہو تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہے اگر اپنی مرضی وخوشی سے دو تو اور بات ہے اسی طرح سونے میں ساڑھے سات تولہ سے کم میں زکوۃ فرض نہیں ہے۔

چاندی سونے اور ہر قسم کے مال تجارت میں اور غلہ اور جانوروں میں زکوۃ فرض ہے جب کہ وہ پانچوں شرطیں پائی جائیں غلہ کا نصاب پانچ وسق ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع اسی تولے کے انگریزی حساب سے دو سیر ساڑھے دس چھٹانک کا ہوتا ہے تو ایک وسق چالیس سیر کے من کے حساب سے تقریباً چار من کا ہوتا ہے اس حساب سے پانچ وسق کا وزن تقریباً بیس من ہوا۔

- مال تجارت میں بھی زکوۃ فرض ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ﴾ (بقرة: ٢٦٧)

(اے ایمان والو! تم اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔)

---

❶ سنن ابی داوٗد: ١١/٢ كتاب الزكاة باب فی الزكاة السائمة رقم الحديث ١٥٦٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس سے مراد مال تجارت ہے اور مال تجارت کا نصاب دوسو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے برابر ہے یعنی تجارتی مال کی قیمت نصاب کو پہنچے ہوئے سونے یا چاندی کے برابر ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوۃ ادا کرو اگر دوسو درہم کے برابر ہے یعنی ساڑھے باون تولہ کے برابر ہے تو اس میں ایک تولہ ۴ ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ادا کرنی چاہیے اور اگر سونے کا نصاب لگائیں تو ساڑھے سات تولہ میں سوا دو ماشہ ہے مغنی لابن قدامہ میں ہے۔

((تَجِبُ الزَّكٰوةُ فِيْ قِيْمَةِ عُرُوْضِ التِّجَارَةِ فِيْ قَوْلِ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ.)) ❶

''تجارتی مال کی قیمتوں میں اکثر علماء کے قول کے مطابق زکوۃ فرض ہے۔''

بکری یا بھیڑ کا نصاب چالیس بکریاں یا بھیڑیں کم از کم میں چالیس بکریوں میں سے ایک بکری زکوۃ میں دینا فرض ہے گائے میں کم از کم تیس گائے ہوں تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا دینا فرض ہے اور اونٹوں میں کم از کم پانچ اونٹوں پر ایک بکری سال بھر میں دینا فرض ہے۔ ❷

چاندی سونے کے زیوروں میں بھی زکوۃ فرض ہے جب کہ زکوۃ کی سب شرطیں پائی جائیں حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت مقدسہ میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی اس لڑکی کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے آپ نے اس عورت سے فرمایا:

((اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا.)) ''کیا کنگنوں کی زکوۃ تم دیتی ہو''۔ اس عورت نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن تمہیں پہنائے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر اس کی زکوۃ ادا کرو اس نے دونوں کنگنوں کو آپ کے سامنے رکھ دیا کہ حضرت لیجئے یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔ ❸

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدَّى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.)) ❹

''میں نے سونے کی بالی پہنی تھی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کنز ہے فرمایا اگر یہ زکوۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو کنز نہیں ہے ورنہ کنز ہے (یعنی ناجائز اور

---

❶ المغنی لابن قدامه ❷ صحیح بخاری: کتاب الزکاة باب زکوٰة الغنم ۱/ ۱۹۵ رقم الحدیث ۱۴۵۴

❸ سنن ابی داؤد: ۲/ ٤ کتاب الزکاة باب الکنز ماهو و زکوٰة الحلی رقم الحدیث ۱۵۵۹

❹ سنن ابی داؤد: ۲/ ٤ کتاب الزکاة باب الکنز ماهو و زکوٰة الحلی رقم الحدیث ۱۵۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قابل عذاب خزانہ ہے۔''

اگر چاندی کا زیور ہو تو چاندی کا نصاب پورا ہو جانے کے بعد زکوۃ دو اور اگر زیور سونے کا ہو تو سونے کا نصاب لگا کر سونے کے حساب سے یا اس کی قیمت میں سے زکوۃ دو۔

عُشر کا بیان:

عشر کے معنی ہیں دسواں حصہ اور محاورہ میں زمین کی پیداوار میں سے دسواں حصہ زکوۃ میں دینے کو عشر کہتے ہیں اور اس کے لیے صرف ایک ہی شرط ہے وہ یہ کہ زمین کی پیداوار کم سے کم پانچ وسق ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.)) ❶

''پانچ وسق سے کم میں صدقہ (عشر) نہیں ہے۔''

ایک وسق آٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع دو سیر ساڑھے دس چھٹانک کا ہوتا ہے تو پانچ وسق کا وزن بیس من کا ہوا اگر صرف بارش سے غلہ کی پیداوار ہو تو عشر (دسواں حصہ) زکوۃ فرض ہے یعنی بیس من میں دو من عشر ہے اور اگر کنویں کے پانی اور ہاتھوں وغیرہ سے پانی کھینچ کر زمین سیراب کی ہے تو نصف عشر (بیسواں حصہ ہے) بیس من میں سے صرف ایک من ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

((فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.)) ❷

''جس کھیتی یا باغ کو آسمان یا چشمے کا پانی سیراب کرے یا وہ زمین خود بخود سیراب ہو تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس میں کنویں کا پانی کھینچ کر دیا جائے تو بیسواں حصہ۔''

یعنی جس کھیتی کی پیداوار برساتی پانی چشمے ندی' نالے' تالاب وغیرہ کے پانی سے ہو یا زمین کی تراوٹ سے پیداوار ہوئی ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے۔ اور جس کی پیداوار کنویں کے پانی سے محنت یا رقم کے ذریعہ سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے جو گیہوں مٹر' چنا' دھان' ارہر' مسور' کھجور' منقی اور کشمش وغیرہ کا نصاب بھی یہی بیس من ہے اس سے کم میں عشر نہیں ہے جب غلہ اور پیداوار میں یہ شرط پائی جائے گی تو عشر دینا فرض ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ.﴾ (کھیتی کا حق (زکوۃ) اس کے کاٹنے کے دن ادا کرو۔)

---

❶ صحيح بخاری: ١/ ١٨٨ كتاب الزكاة باب ما ادى زكاته فليس بكنز رقم الحديث ١٤٠٥

❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٠١ كتاب الزكاة باب العشر فيما يسقى من ماء السماء و الماء الجاری' رقم ١٤٨٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور فرمایا:

﴿ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ. ﴾ (البقرة: ٢٦٧)

(اور ہماری زمین کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کیا کرو۔)

ان دونوں آیتوں سے عشر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے' عشر کے لیے عشری زمین ہونا ضروری نہیں' خراجی اور عشری دونوں قسم کی پیداوار میں عشر فرض ہے' جیسا کہ ان آیتوں اور حدیثوں کے عموم سے ثابت ہوتا ہے۔

مصارف زکوٰۃ

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں جن کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہے وہ آٹھ قسم کے لوگ ہیں جن کا بیان آیت:

﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ الْاٰيَةَ. ﴾ میں ہے جو شروع خطبہ میں تلاوت کی گئی ہے اس کا ترجمہ بھی وہاں بیان کیا جا چکا ہے اب قدرے تفصیل کے ساتھ بھی اس کا بیان سن لیجئے۔

(۱) زکوٰۃ محتاجوں کو دی جائے خواہ وہ سائل ہوں یا غیر سائل ہوں مگر ہوں وہ حاجت مند جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ﴾ (البقرة: ٢٧٣)

(اس زکوٰۃ وخیرات کے وہ لوگ مستحق ہیں جو محتاج ہیں اور اللہ کے راستے میں اور دینی کاموں میں رکے ہوئے ہیں زمین میں چل پھر کر روزی نہیں کما سکتے اور نہ لوگوں سے چمٹ کر سوال کرتے ہیں اور اس بے نیازی کو دیکھ کر ناواقف لوگ ان کو مالدار سمجھتے ہیں۔)

حالانکہ وہ مالدار نہیں ہیں تو فقیر وہ ہوا جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ حاجت مند اور محتاج ہی ہے۔

(۲) مسکین وہ ہے جس کے پاس تھوڑا مال ہو مگر گزران کے لائق نہ ہو حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو مانگتا ہوا آئے اور دو ایک لقمے یا دو ایک کھجوریں لے کر ٹل جائے سچ مچ مسکین وہ ہے جو نہ تو اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور نہ اپنی کمزور حالت کو بیان کر کے لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا ہو ایسا مسکین زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے۔ ❶

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ١٩٩ كتاب الزكاة باب قول الله عزوجل لا يسئلون الناس الحافًا' رقم ١٤٧٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳) عاملین وتحصیلدار لوگ جن کو مسلمان حاکم زکوۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کرے وہ لوگوں کے پاس جا کر بادشاہ کے حکم سے زکوۃ وصول کرتے ہیں ان کو زکوۃ کے مال سے تنخواہ دے سکتے ہیں اور یہ لوگ تنخواہ میں زکوۃ کا مال لے سکتے ہیں۔

(۴) مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْبُ وہ لوگ ہیں جو اسلام کی طرف مائل ہوں ان کی چند قسمیں ہیں:
(الف) وہ جو ابھی مسلمان تو نہیں ہوئے لیکن ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ دیتے رہیں تا کہ وہ کھلم کھلا مسلمان ہو جائیں (ب) وہ لوگ جو مسلمان تو ہو گئے ہیں لیکن اسلام میں کمزور ہیں ان کو زکوۃ خیرات دیتے ہیں تا کہ وہ اسلام پر جم کر پکے مسلمان ہو جائیں۔

(۵) زکوۃ کا مال غلام آزاد کرنے اور قیدیوں کو قید خانے سے چھڑانے میں خرچ کر سکتے ہیں یعنی زکوۃ کے مال سے غلام خرید کر اللہ کے راستے میں آزاد کر دینا اور قیدیوں کو چھڑا دینا چاہیے اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

(۶) مقروض یعنی جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو تو ایسے مقروض کو زکوۃ دینی چاہیے اسی طرح کوئی شخص دو قوموں یا دو شخصوں کے درمیان صلح اور امن قائم رکھنے کے لیے قرض لے کر کام کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ لوگوں کی زکوۃ کے مال سے اس قرض کو ادا کرے۔

(۷) فی سبیل اللہ (اللہ کے راستہ میں) جہاد اور جہاد کے کاموں میں۔

(۸) مسافر جو سفر کی حالت میں ہو اور تنگدست ہو گیا ہو اگرچہ گھر کا مالدار بھی ہو لیکن جلد منگوا نہیں سکتا تو بقدر ضرورت لے جا سکتا ہے یہ آٹھوں قسم کے لوگ زکوۃ کے مستحق ہیں اور قرآن مجید نے زکوۃ کے یہ مصرف بتائے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ مالداروں سے زکوۃ لے کر غریب مسلمانوں کو دے دینی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ((تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ.)) (ترجمہ) ''مسلمان مالداروں سے زکوۃ لی جائے اور اسے مسلمانوں کے محتاجوں پر تقسیم کیا جائے۔'' [1]

کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ زکوۃ لے سکتے ہیں اور نہ کوئی دوسرا ان کو دے سکتا ہے وہ یہ ہیں اہل بیت نبوی سید بنو اور بنو ہاشم یعنی اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عقیل رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ وعباس رضی اللہ عنہ ان کو مال زکوۃ میں سے دینا

[1] صحیح بخاری: ۱/۱۸۷ کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ رقم الحدیث ۱۳۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جان بوجھ کر لینا حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.)) ❶

"ہم صدقہ نہیں کھاتے۔"

((اِنَّا لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.)) ❷

"ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔"

ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے بچپن کے زمانہ میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں رکھ لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.)) ❸

"دور کر دو اس کو پھینک دو کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔"

بلکہ آل رسول کو تو عامل بن کر اجرت لینا بھی زکوۃ کے مال سے جائز نہیں ہے جیسا کہ ابورافع سے آپ نے فرمایا تھا:

((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا يَحِلُّ لَنَا.)) ❹

"صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا:

((اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْ سَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وسلم).)) ❺

"یہ صدقہ زکوۃ لوگوں کا میل کچیل ہے محمد صلی ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔"

آپ کے آزاد کیے ہوئے لونڈی غلام کو بھی صدقہ لینا حرام ہے آپ نے فرمایا:

((وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ.)) ❻

"قوم کا آزاد کیا ہوا غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے۔"

غنی مالدار اور صاحب نصاب کو زکوۃ نہیں لینی چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶❷❸ صحيح بخاری: ۱/ ۲۰۲ كتاب الزكاة اخذ صدقة التمر عند صرام النخل الخ. رقم الحديث ۱۴۸۵ ❹ سنن ابی داؤد: ۲/ ۴۵ كتاب الزكاة باب الصدقة على بنی هاشم. رقم الحديث ۱۶۴۵ ❺ صحيح مسلم: ۱/ ۳۴۴ كتاب الزكاة باب ترك استعمال الٰ النبی على الصدقة' رقم الحديث ۲۴۸۲ ❻ سنن ابی داؤد: ۲/ ۴۵ كتاب الزكاة باب الصدقة على بنی هاشم' رقم الحديث ۱۶۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْلِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِينُ لِغَنِيٍّ.)) ❶

''کسی مالدار کو صدقہ زکوٰۃ لینا حلال نہیں لیکن پانچ قسم کے غنیوں کو لینا جائز ہے (۱) جہاد اور غزوہ کرنے والے کے لیے (۲) زکوٰۃ کے تحصیلدار کے لیے (۳) تاوان بھرنے والے کے لیے (۴) یا اس کے لیے جو اپنے مال سے زکوٰۃ کی چیزوں کو خریدے (۵) یا وہ شخص جس کا پڑوسی مسکین ہو اور کسی نے اسے صدقہ زکوٰۃ دیا ہو اور وہ مسکین اس کو کچھ ہدیہ میں دے دے تو اس کو ہدیہ میں زکوٰۃ کا مال لینا جائز ہے۔''

اپنے غریب رشتہ داروں کو زکوٰۃ کے مال کا دینا زیادہ بہتر ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور صلہ رحمی کا ثواب بھی پاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر میں اپنے خاوند پر اور زیر کفالت یتیموں پر خرچ کروں تو کیا وہ صدقہ ہو جائے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.)) ❷

''ان کو دگنا اجر ملے گا قرابت اور صلہ رحمی اور صدقہ خیرات کا۔''

لہٰذا اپنے بھائی بہن، چچا، بھتیجے، بھانجے، بھانجیوں، خالہ، پھوپھی، داماد اور ساس سسر وغیرہ رشتہ داروں کو اور اپنے پڑوسیوں کو جو غریب اور حاجتمند ہوں دینا زیادہ افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے صدقات وخیرات کو قبول فرما کر سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَّادٌ كَرِيمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوفٌ رَّحِيمٌ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. ﴾

---

❶ سنن ابی داؤد: ۲/ ۳۸، ۳۹ کتاب الزکاۃ باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی رقم الحدیث ۱۶۳۰ ❷ صحیح بخاری: ۱/ ۱۹۸ کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الزوج و الایتام فی الحجر، رقم الحدیث ۱۴۶۶

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فضائل ومسائل حج ❶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ o﴾

(سورہ ال عمران: ۹۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہیں' اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو خدا (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔)

حج کے معنی قصد اور زیارت کے ہیں' اسلامی محاورہ میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص عبادت اور اس کے گھر کی مخصوص طریقے سے زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں' اسلام کے پانچ رکنوں میں سے حج بھی ایک رکن ہے جو ہر مستطیع پر فرض ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا.)) ❷

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے' لہٰذا تم حج کرو۔''

اور فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے (۱) اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اس کے بندہ ہونے کی شہادت دینا (۲) نماز پڑھنا (۳) بیت اللہ کا حج کرنا (۴) رمضان

---

❶ یہ خطبہ راقم الحروف نے حج کو جاتے ہوئے جہاز میں اور مکہ مکرمہ میں اور واپسی کے وقت دیا تھا جو ماہنامہ ''الاسلام'' مجریہ مارچ ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکا ہے یادگار کے طور پر یہاں درج کر دیا ہے' عبدالسلام بستوی عفا اللہ عنہ القوی۔

❷ صحیح مسلم ۱/ ۴۳۲ کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر رقم الحدیث ۳۲۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے روزے رکھنا (۵) زکوٰۃ دینا۔ ❶

اس کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اس کی بڑی فضیلت بھی ہے کہ اس کے کرنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کے بعد جنت بھی ملتی ہے خدا بھی خوش ہو جاتا ہے اور اپنی ذمہ داری بھی ادا ہو جاتی ہے' خدا کے گھر کی زیارت نصیب ہوتی ہے مختلف جگہ کے مسلمانوں سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے' آخرت بھی سامنے آ جاتی ہے خلاصہ یہ کہ دین و دنیا دونوں کے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

((اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ.)) ❷

''کون سا عمل سب عملوں سے افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا' پھر عرض کیا گیا' اس کے بعد کون سا ہے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا عمل ہے' فرمایا حج مقبول ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.)) ❸

''جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور جماع اور عدول حکمی اور نافرمانی خدا کی نہیں کی وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اس کو پیدا کیا تھا۔''

یعنی گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی معصوم جنا ہے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا:

((اِنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ.)) ❹

''حج ان تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جو پہلے سے سرزد ہو گئے تھے''

((اَلْحَجُّ جِهَادٌ لِکُلِّ ضَعِیْفٍ.)) ❺

---

❶ صحیح بخاری: ۱/ ٦ کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم رقم الحدیث ۸

❷ صحیح بخاری: ۱/ ٦ کتاب الایمان باب من قال ان الایمان هو العمل رقم الحدیث ۲٦

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰٦ کتاب الحج باب فضل الحج المبرور رقم الحدیث ۱۵۲۱

❹ صحیح مسلم: ۱/ ۷٦ کتاب الایمان کون الاسلام یهدم ما قبله و کذا الهجرة و الحج رقم الحدیث ۳۲۱

❺ مسند احمد: ٦/ ۲۹٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر کمزور کا جہاد حج ہے یعنی حج کرنے سے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔''

((جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.)) ❶

''بوڑھے' کمزور' اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔''

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.)) ❷

''حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج وعمرہ دونوں کو ملاؤ' کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے' چاندی اور سونے کی میل کو دور کر دیتی ہے' اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ❸

حج میں جتنا بھی روپیہ پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ باعث خیر و برکت اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔

((اَلنَّفَقَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الدِّرْهَمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ.)) ❹

''حج میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسا جہاد میں خرچ کرنا۔ جہاد میں ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا:

((اِنَّ لَكِ مِنَ الْاَجْرِ عَلٰى قَدْرِ نَصِيْبِكِ وَنَفَقَتِكِ.)) ❺

''جتنی تم کو تکلیف ہوگی اور جتنا تم خرچ کرو گی اتنا ہی ثواب تم کو ملے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت دی اور اس کی دعوت کو آپ نے قبول فرمایا اور مہمانی کے لئے اور حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں یہ بڑی فضیلت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مہمان نواز ہے اور آپ اس کے مہمان ہیں اس کی تائید بزار اور ترغیب کی حدیث سے ہوتی ہے۔ ❻

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے دونوں اللہ کے مہمان ہیں' خدا نے ان کو بلایا'

---

❶ نسائی کتاب مناسك الحج باب فضل الحج رقم الحديث ٢٦٢٧

❷ صحيح بخاری: ١/ ٢٣٨ كتاب العمرة باب وجوب العمرة و فضلها رقم الحديث ١٧٧٣

❸ جامع ترمذی: ٢/ ٧٨ كتاب الحج باب ماجاء فی ثواب الحج و العمرة رقم الحديث ٨١٠

❹ مسند احمد: ٥/ ٣٥٥

❺ مستدرك: ١/ ٤٧١

❻ مسند بزار بحواله مجمع الزوائد: ٣/ ٢١٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور وہ آئے اور جو کچھ انہوں نے مانگا خدا نے ان کو دیا' اللہ آپ کو بھی بخشے اور اگر اپنے خویش واقارب کی مغفرت کے لئے سفارش اور دعا کریں گے تو خدا انہیں بھی بخش دے گا۔

آپ اس مقدس سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شرافت سے پیش آیا کیجئے اور ہر ممکن طریقے سے ان کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے رہئے اور خدمت کرتے رہئے ان کو تکلیف پہنچانا اور ان سے لڑائی جھگڑا کرنا انسانیت کے خلاف ایک جرم عظیم ہے خصوصیت سے اس مبارک سفر میں اللہ تعالیٰ نے جھگڑا کرنے سے منع فرمایا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ ﴾ (البقرة: ١٩٧)

(حج کے چند گنتی کے مہینے معلوم ہیں جو ان مہینوں میں حج کا احرام باندھے وہ اپنی بیوی سے ہم بستر نہ ہو اور فحش وبکواس نہ بکے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔)

آپ اس وقت دنیاوی کاروبار سے بالکل فارغ ہیں اس لئے ہر ممکن طریقے سے ہر وقت ذکر الٰہی میں گزاریئے اس سے بہتر وقت آپ کو نہیں ملے گا' فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کیجئے اور نہ کسی کی غیبت اور چغلی کیجئے اور نہ غیر محرم عورت کی طرف بری نظر سے دیکھئے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے (۱) اول حجامت بنوالو (۲) زیر ناف کے بال صاف کر ڈالو (۳) اس کے بعد غسل کرو' رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے سے پہلے غسل فرمایا تھا۔ ❶

اور آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو احرام کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ❷

(۴) اور وضو کرلو' اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دو اور ایک کپڑا تہبند کے طور پر باندھ لو' اور ایک چادر اوڑھ لو' احرام کے یہی دو کپڑے ہیں' اس کے بعد خوشبو لگالو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.)) ❸

---

❶ جامع ترمذی: ۲/ ۸۵ کتاب الحج باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام رقم الحدیث ۸۳۰

❷ مسلم: ۱/ ۳۸۵ کتاب الحج باب صحة احرام النفساء واستحباب... رقم الحدیث ۲۹۰۸

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۰۸ کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام وما یلبس اذا ارادان یحرم و یترجل و یدهن رقم الحدیث ۱۵۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کو میں احرام کے وقت خوشبو لگاتی تھی' احرام باندھنے سے پہلے' اور طواف سے پہلے حلال ہونے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔''

اس کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہے تو فرض نماز کے پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھ لو اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام کی نیت سے دو نفل پڑھو' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ حج کرنے کیلئے نکلے مسجد ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز دو رکعت ادا کرنے کے بعد حج کا احرام باندھا۔ ❶

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھو' سلام پھیرنے کے بعد سر ننگا کر لو اور اپنے دل میں حج یا عمرہ یا قران یا تمتع کی نیت کرو' یعنی اگر عمرہ کرنا ہے تو عمرہ کی نیت کر لو' اور یوں کہو ((لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ)) اور اگر صرف حج کرنے کا ارادہ ہے تو حج کا ارادہ کرو یعنی یوں کہو ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ.)) ❷ اور اگر قران یعنی حج وعمرہ دونوں ساتھ ساتھ ادا کرنا مقصود ہے تو دونوں کا ارادہ کرو' اور یوں کہو: ((لَبَّيْكَ عُمْرَةٍ وَحَجًّا)) ❸ حج فرض ادا کرنا ہے' تو فرض حج کی نیت کرو' نفل ادا کرنا ہے تو نفل کی نیت کرو' نیت کرنا فرض ہے بغیر نیت کے کسی عمل کا اعتبار نہیں ہے اگر مرد ہے تو احرام کے وقت سے قربانی تک سر کھولے رکھے۔

اس کے بعد زور زور سے تلبیہ پڑھو رسول اللہ ﷺ اس تلبیہ کو پڑھا کرتے تھے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) ❹

''الٰہی! میں تیری خدمت اور عبادت کے لئے حاضر ہوا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں تیری خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں' یقیناً تعریف اور نعمت صرف تیرے لئے ہے اور بادشاہت صرف تیرے لئے خاص ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ.)) ❺

''اے میرے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔''

لبیک کی بڑی فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان حاجی کی لبیک کی آواز سن کر اس کے

---

❶ صحیح مسلم کتاب الحج باب اشعار البدن و تقلیده عند الاحرام رقم الحدیث ۳۰۱۶

❷ صحیح بخاری' کتاب الحج باب من ... بالحج و سماه ❸ صحیح مسلم کتاب الحج

❹ صحیح بخاری ۲۱۰ کتاب الحج باب التلبیة رقم الحدیث ۱۵۴۹

❺ نسائی: ۲/ ۱۴ کتاب مناسك الحج باب اذا اهل بالعمرة هل يجعل معها حجا رقم ۲۷۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دائیں بائیں کے درخت پتھر وغیرہ تمام چیزیں لبیک پکارتی ہیں۔ ❶

اور لبیک کو نمازوں کے بعد اور رات دن اوپر نیچے چڑھتے اترتے اور قافلہ کے چلتے چلتے بار بار زور سے پڑھو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے مجھ سے فرمایا' کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور لَبَّيْكَ .)) کو زور سے پڑھیں۔ ❷

اور فرمایا:

سب سے افضل وہ حج ہے جس میں زور زور سے لبیک کہا جائے اور کثرت سے قربانی کی جائے۔ ❸

احرام کی قسمیں

احرام کی چار قسمیں ہیں:

(۱) افراد' یعنی صرف حج کا احرام باندھنا' اور صرف حج کا احرام باندھنے والے کو ''مفرد'' کہتے ہیں۔ ❹

(۲) تمتع یعنی پہلے حج کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھ کر طواف سعی ادا کرنے کے بعد حلال ہو جائے پھر حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال کو ادا کیا جائے ایسا کرنے والے کو ''متمتع'' کہتے ہیں۔ ❺

(۳) قران' یعنی حج وعمرہ دونوں کا ساتھ ساتھ احرام باندھنا ایسا کرنے والے کو ''قارن'' کہتے ہیں۔ ❻

(۴) حج کے مہینے کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھنا ایسا کرنے والے کو معتمر کہتے ہیں۔ ❼

یہ سب جائز ہیں یعنی نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو ادا کیا جیسا کہ کتب ستہ میں ہے۔

احرام کے کپڑے

مرد کے احرام کے کپڑے ایسے ہونے چاہیں:۔ نیا یا دھلا ہوا تہہ بند چادر اور جوتی رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ ترمذی: ۲/ ۸٤ کتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبیة رقم الحدیث ۸۲۸

❷ مؤطا امام مالك کتاب الحج باب رفع الصوت بالاهلال ص ۳٤۲

❸ ترمذی: ۲/ ۸٤ کتاب الحج باب ماجاء فی فضل التلبیة و النحر رقم الحدیث ۸۲۷

❹ بخاری: ۱/ ۲۱۲ کتاب الحج باب التمتع ولاقران والافراد بالحج رقم الحدیث ۱۵٦۱

❺ بخاری: ۱/ ۲۲۹ کتاب الحج باب من ساق البدن معه رقم ۱٦۹۱

❻ بخاری: ۱/ ۲۳۲ کتاب الحج باب نحر البدن قائمة رقم ۱۷٤۱

❼ بخاری: ۱/ ۲۳۹ کتاب العمرة باب کم اعتمر النبی ﷺ رقم الحدیث ۱۷۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمایا: ''ایک لنگی اور چادر اور جوتی میں احرام باندھو''۔ ❶

اگر تہ بند نہ ہو تو پائجامہ میں بھی احرام بندھ سکتا ہے۔ ❷

مردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے' زعفران اور ورس کی رنگی ہوئی چادر منع ہے' اور مرد احرام کی حالت میں اپنے سر کو کھلا رکھے اور عورتیں عام لباس میں احرام باندھیں لیکن لباس یا پردہ ہو جانا چاہیے۔ اور احرام کی حالت میں عورتیں اپنے چہرے کو کھلا رکھیں۔ چھپائیں نہیں البتہ اگر اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو گھونگھٹ نکال سکتی ہیں' احرام کی حالت میں بال ناخن کاتراشنا' جنگلی جانوروں کا شکار کرنا' نکاح کرنا اور کرانا' بیوی سے جماع کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا اور خوشبو لگانا ناجائز ہے۔ ❸

حرم شریف میں داخل ہونے کے آداب

حرم سے وہ مخصوص مقدس علاقہ مراد ہے جو مکہ شریف کے چاروں طرف واقع ہے یہ حدیں مکہ مکرمہ کی چاروں طرف کئی کئی میل تک ہیں جدہ کے راستے سے آتے ہوئے یہ حد مکہ مکرمہ سے دس میل دور جدہ کے راستے پر آتی ہے حرم میں جنگ وجدال وشکار کرنا اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ اِلَّا لِمُعَرِّفٍ۔)) ❹

''یہ شہر مکہ حرم ہے یہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گھاس سوائے اذخر کے کاٹی جائے اور نہ شکار بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔''

حجۃ الوداع کے خطبہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ زمین وآسمان کی پیدائش کے وقت سے یہ شہر مکہ حرم ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام بنایا ہے یہاں قتل وقتال اور جنگل جدال حلال نہیں ہے نہ یہاں شکار کرنا جائز ہے نہ کانٹا کاٹنا جائز ہے۔ ❺

اس حرم میں داخلہ کے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ عبداللہ

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۳

❷ بخاری: ۱/ ۲۴۹ کتاب جزاء الصید باب لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد النعلین رقم ۱۸۴۱

❸ بخاری: ۱/ ۲۴۸ کتاب جزاء الصید باب ما ینهی من الطیب للمحرم و المحرمة رقم ۱۸۳۸

❹ بخاری: ۲۱۶ کتاب الحج باب فضل المحرم رقم الحدیث ۱۵۸۷

❺ بخاری: ۱/ ۲۴۷ کتاب جزاء الصید باب لا ینفر صید المحرم رقم الحدیث ۱۸۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بن عمر رضی اللہ عنہ حرم میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا ملک ہے' اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس حرم محترم کا بڑا احترام کرنا چاہئے' کوئی کسی پر ظلم نہ کرے طوفان کے زمانے میں حرم محترم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا' لہٰذا انسان بھی کسی انسان یا چھوٹوں پر ظلم کر کے نہ کھائے' ہر لحہ ادب و احترام کو سامنے رکھے کہ کوئی لفظ خلاف ادب منہ سے نہ نکالے نہ کوئی ایسا کام کرے۔

شہر مکہ مکرمہ کو دیکھ کر وہی دعا پڑھو' جو عام شہروں کو دیکھ کر پڑھتے ہو' جب مکہ مکرمہ پہنچو تو غسل کر لو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول مکہ مکرمہ کے لئے ذی طویٰ مقام پر غسل فرمایا تھا۔ ❶

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے اللہ کے گھر کی زیارت کرنے کی کوشش کرو۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

مسجد حرام میں مقام ابراہیم کی طرف آؤ' مقام ابراہیم کے پاس باب بنی شیبہ ہے اس دروازے سے داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ' مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.)) ❷

''میں شیطان مردود کی برائیوں سے اللہ عظیم اور اس کے چہرہ کریم اور سلطنت قدیم کے طفیل سے پناہ پکڑتا ہوں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت جو اس دعا کو پڑھے گا' وہ سارا دن شیطان کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد) اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔)) ❸

''میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۱۴ کتاب الحج باب الاغتسال عند دخول مکة' رقم الحدیث ۱۵۷۳

❷ سنن ابی داؤد: ۱/ ۱۷۵ کتاب الصلاة باب مایقول الرجل عند دخول المسجد' رقم ۴۶۶

❸ ابن ماجه کتاب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد' رقم الحدیث ۷۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طواف

طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں' خانہ کعبہ کے اردگرد گھومنے اور چکر لگانے کو ''طواف'' کہتے ہیں۔

فضائل طواف

طواف کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ۔)) ❶

''جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَّا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهَا بِهَا خَطِيْئَةً وَّ كَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً.)) ❷

''جس نے بیت اللہ شریف کا سات پھیرا طواف کیا' تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرماتا ہے اور ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم پر درجہ بلند فرماتا ہے۔''

طواف کی قسمیں

طواف کی چھ قسمیں ہیں (۱) طواف قدوم جو آنے کے وقت سب سے پہلے کیا جاتا ہے' اس کو طواف الورود' اور طواف اللقا' اور طواف التحیۃ بھی کہتے ہیں یہ آفاقی یعنی مکہ سے باہر والوں کے لئے (۲) طوف الزیارت جو دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے یہ حج کا رکن ہے اس کو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں (۳) طواف صدر جو بیت اللہ سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے' اس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں (۴) طواف العمرہ جو عمرہ کی ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے' یہ عمرہ کا رکن ہے (۵) طواف نذر' جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے (۶) طواف النفل جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

---

❶ ابن ماجه كتاب المناسك باب فضل الطواف رقم الحديث ٢٩٥٦

❷ مسند احمد: ٢/٣' ١١' ترمذی: ٢/ ١٢٢ كتاب الحج باب فی نسخة ماجاء فی استلام الركنين' رقم الحديث ٩٥٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طواف قدوم کی ترکیب

(ا) وضو کر کے مرد اپنے احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانہ پر ڈال دے (دایاں شانہ کھلا رکھے) حجر اسود کے پاس آ کر اس کا بوسہ لے یا استلام کرے' استلام کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (مسند احمد) کہے یعنی اللہ کے نام سے طواف کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔ طواف کے دوران ذکر واذکار اور دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے دعاؤں میں مشغول رہیں۔

رکن یمانی کی دعا

اس کونے کو صرف چھونا چاہئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کونے پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جب ذیل کی دعا پڑھی جاتی ہے تو اس پر وہ آمین کہتے ہیں رکن یمانی پر استلام کے بعد اس دعا کو دونوں رکنوں کے درمیان پڑھو' نبی ﷺ اس کو اس جگہ پڑھتے تھے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.﴾ ❶

(اے میرے رب! تو مجھے دنیا میں نیکی عطا فرما' اور آخرت میں بھی بھلائی فرما اور دوزخ کے عذاب سے مجھے بچائیو۔)

اس دعا کو پڑھتے ہوئے حجر اسود پر آؤ' اب یہ ایک پھیرا ہوا' اگر حجر اسود کو بوسہ لینے کا موقع ملے تو بوسہ لو ورنہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ذکر واذکار کرتے ہوئے دوسرا پھیرا شروع کر دو اس میں بھی آہستہ دوڑ کر چال چلو اور مذکورہ دعائیں پڑھو تیسرا پھیرا بھی اسی طرح کرو رمل واضطباع نہ کرو جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ایک طواف پورا ہو گیا' حجر اسود سے طواف شروع کیا تھا اور حجر اسود پر ہی ختم کرو' اگر حجر اسود پر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لو ورنہ استلام کر کے مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔

حدیث شریف میں ہر چکر اور پھیرے کی الگ الگ دعائیں نہیں ہیں جو طواف میں پڑھنا ثابت ہے وہ میں نے عرض کر دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی قرآن وحدیث کے مناسب دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں آج کل کے معلمین نے طواف کے ہر پھیرے کے لئے الگ الگ دعائیں ترتیب دے رکھی ہیں اور حاجیوں کو وہی پڑھاتے ہیں ہر کام میں سنت کی پیروی مسنون ہے قرآن وحدیث کی دعاؤں میں جو تاثیر ہے وہ مصنوعی دعاؤں میں نہیں ہے۔

طواف کے ساتویں پھیرے کو ختم کر کے آیت ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ﴾ پڑھتے ہوئے مقام

❶ کتاب الام ۲/ ۱۷۲' مسند احمد: ۳/ ۴۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ابراہیم پر آ جاؤ' مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھو[1] سلام پھیرنے کے بعد نہایت عاجزی اور خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنے اور اپنے لواحقین کے لئے نیک عائیں کرو' کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے اس کے متعلق خاص طور پر کوئی صحیح دعا حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے قرآن وحدیث کی جو مناسب دعائیں سمجھ کر پڑھ سکتے ہو۔

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کے پاس آؤ اس کو بوسہ دے کر یا استلام کر کے باب بنی شیبہ سے نکل کر چاہ زمزم اور اس کی سبیل کے پاس آ کر زمزم پی لو آب زمزم پی کر باب الصفا سے نکل کر سعی کے لئے باہر آؤ۔

تنبیہ

یہ طواف قدوم کا بیان تھا اس میں رمل اور اضطباع ہے اس کے سوا کسی میں رمل اور اضطباع نہیں کرنا چاہئے اور عورتیں طواف قدوم میں بھی رمل اور اضطباع نہ کریں باقی طواف ویسا ہی کریں جیسا مرد کرتے ہیں حتی الامکان مردوں سے الگ ہو کر طواف کریں مرد بھی ان کو ماں بیٹی بہن سمجھیں نگاہ بد نہ ڈالیں یہ خدا کا دربار ہے نظر بازی کا مقام نہیں ہے نظر بازی سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

سعی کی ترکیب

طواف قدوم سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کا استلام کرو اور صفا پہاڑی کی طرف چلو پھر پہاڑی کے قریب پہنچو تو آیت کریمہ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ پڑھو یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس کے بعد ((اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ)) پڑھو' یعنی میں اس چیز کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے یہ کہہ کر سیڑھیوں سے صفا پہاڑی کے اوپر اتنا چڑھو کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے' رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا' (ابوداؤد' مسلم) پھر قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پہلے تین بار اللہ اکبر کہو پھر یہ دعا پڑھو نبی ﷺ نے اس کو یہاں پڑھا تھا۔

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.))[2]

---

[1] صحيح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبى ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

[2] صحيح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبى ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ملک کا مالک ہے اس کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی امداد کی' اس اکیلے نے کافروں کی تمام فوج کو بھگا دیا۔''

اس دعا کو پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنے خویش و اقارب اور ملنے والوں کے لئے دین و دنیا کی دعائیں مانگو یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

پھر واپسی پر پہلے ہاتھ اٹھا کے اسی صفا پر دعائیں مانگو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ .)) ❶

''خدایا تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے' جس طرح تو نے اسلام کی توفیق مرحمت فرمائی ہے' اسی طرح موت بھی مجھ کو اسلام کی حالت میں نصیب فرما۔''

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَا وَزْعَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ' رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .)) ❷

''اے میرے پروردگار! تو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما۔ اور جو گناہ تو جانتا ہے اس کو تجاوز فرما دے تو عزت والا بزرگ ہے اے میرے رب تو دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے ہم کو بچا۔''

یہ دعا اسی قسم کی قرآن و حدیث کی دیگر دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف آہستہ آہستہ چلو' صفا اور مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جن کو میلین اخضرین کہتے ہیں جب ان میں سے پہلے کے قریب پہنچو تو دوڑنا شروع کر دو' جب دوسرے نشان پر پہنچو تو دوڑنا ترک کر دو پھر آہستہ آہستہ چلو یہاں تک کہ جب مروہ پر پہنچ جاؤ اور مروہ پر اتنا چڑھ جاؤ کہ اگر سامنے دیوار نہ ہو تو بیت اللہ شریف نظر آنے لگے اب بیت اللہ نظر نہیں آتا اور داہنی جانب مائل ہو کر خوب بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور مروہ کی دعائیں اور یہاں بھی اسی طرح پڑھو' جس طرح صفا میں پڑھی تھیں اور دیر تک ذکر و دعا میں مشغول رہو' کیونکہ یہاں پر دعا مقبول ہوتی ہے یہ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوا' پھر مروہ سے اتر کر رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ الخ پوری دعا پڑھتے ہوئے معمولی چال سے سبز میل تک چلو' پھر اس سبز نشان سے دوسرے سبز نشان

❶ مؤطا امام مالك ص ٣٩١ كتاب الحج باب البدء بالصفا فى السعى

❷ المغنى عن حمل الاسفار ١/ ٢٨٥' (١/ ٣٢٤) فى النسخة الاخرى.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تک دوڑنا شروع کر دو اس سبز نشان پر پہنچ کر آہستہ آہستہ روزمرہ کی چال چلتے ہوئے اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا پر پہنچ جاؤ صفا پر پہنچ کر اسی ترکیب کے ساتھ ان ہی دعاؤں کو پڑھو جو پہلے پڑھ چکے ہو اب دو پھیرے ہوئے صفا سے مروہ تک تین اور مروہ سے صفا تک چار پھیرے ہوئے پھر صفا سے مروہ تک پانچ اور مروہ سے صفا تک چھ اور صفا مروہ تک سات پھیرے مذکورہ بالا طریقے سے کرو دوڑنے کی جگہ دوڑ کر اور آہستہ چلنے کی جگہ آہستہ چل کر اور دعا کی جگہ دعا پڑھ کر سعی کے ساتوں پھیرے پورے کرو۔

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد

سعی ختم کرنے کے بعد اگر عمرہ کا احرام تھا تو حلق یا قصر کر کے احرام کھول ڈالو اور اگر قارن اور مفرد ہو تو حلق و قصر مت کرو بلکہ اپنے احرام میں باقی رہو دسویں تاریخ کو حلق ذبح رمی وغیرہ کر کے حلال ہو جاؤ۔

آبِ زمزم

سعی و حجامت سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زمزم پر آ کر زمزم کا پانی پیو اور خوب شکم سیر ہو کر پیو کہ پسلیاں تن جائیں۔

زمزم کے سلسلہ میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

((مَآءُ زَمْزَمَ مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَآءُ سُقْمٍ۔)) ❶

''آب زمزم برکت والا ہے بھوکوں کے لئے کھانا ہے اور بیماروں کے لئے شفا ہے۔''

جب تک مکہ میں رہو مسافر ہونے کی حیثیت سے نماز قصر کرو لیکن مقیم امام کے پیچھے چار رکعت پڑھو اور ممکن طریقہ سے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی کوشش کرو ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر حاصل کرو۔

آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ

اگر آپ نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا اور عمرہ کر کے حلال ہوئے تھے تو آٹھویں ذی الحجہ کو جہاں کہیں بھی ہو صبح سویرے غسل اور وضو کر کے حج کا احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اگر قران و افراد کا احرام باندھا ہے تو پہلے کا احرام باقی ہے دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اب آپ اپنے معلم کے ساتھ ضروری سامان لے کر لبیک پکارتے ہوئے منیٰ کی طرف چلو منیٰ میں پہنچ کر جہاں آپ کے معلم نے ٹھہرنے کا

❶ مسند طیالسی ص ٦١ رقم الحدیث ٤٥٧ و بیهقی ٥/ ١٤٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انتظام کیا ہے وہاں ٹھہر و جگہ حاصل کرنے کے لئے جھگڑا مت کرو جہاں جو ٹھہر گیا' وہ اس جگہ کا مستحق ہو گیا۔

منیٰ میں

تین کام ہیں (۱) ظہر' عصر' مغرب' عشاء' فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنی (۲) ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف چلنا (۳) منیٰ میں ظہر و عصر اور عشاء' قصر کرو اور مغرب و فجر کو پوری پڑھو ان پانچوں نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر منیٰ تشریف لائے' اور ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور فجر کی نمازیں منیٰ میں پڑھیں۔ ❶

نویں کو عرفات جاؤ

نویں تاریخ کو جب آفتاب اچھی طرح نکل آئے اور پہاڑوں پر اس کی دھوپ چڑھ جائے' تو منیٰ سے عرفات کی حاضری کے لئے میدان عرفات کی طرف چلو۔

تہلیل و تسبیح و تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے چلو منیٰ سے آگے چل کر مزدلفہ کا میدان آئے گا' وہاں پہنچ کر سیدھے عرفات کو چلے چلو' یہاں ٹھہرو نہیں۔

نمرہ

عرفات سے پہلے ایک میدان کا نام نمرہ ہے یہاں پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے' جس کو مسجد آدم یا مسجد ابراہیم اور مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں' آپ طریق ضب سے آ کر اسی جگہ اترو' خیمہ یا کوئی اور سایہ بنا کر اس کے نیچے تھوڑی دیر آرام کر لو غسل و وضو کر لو' اور کچھ کھا پی لو' اور سورج ڈھلتے ہی ظہر و عصر کی نماز ملا کر جماعت سے مسجد نمرہ میں ادا کرو' پہلے یہاں خطبہ ہوگا' اسے سنو! پھر نماز با جماعت ملا کر قصر پڑھو جیسا کہ آگے بیان آ رہا ہے پھر عرفات کو چلو زوال سے پہلے میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے بلکہ زوال تک نمرہ میں رہنا ضروری ہے اس زمانہ میں ناواقف لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ دیا ہے اور زوال سے پہلے عرفات میں چلے جاتے ہیں۔

عرفات

یہ ایک کشادہ میدان ہے' جس میں لاکھوں آدمی آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں' مکہ مکرمہ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے اس جگہ پر حاجیوں کا آنا اور ٹھہرنا فرض ہے اور عرفہ میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا حج کے

❶ صحيح مسلم: ۱/ ۳۹۰ كتاب الحج باب حجة النبي ﷺ رقم الحديث ۲۹۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رکنوں میں سے ایک رکن اعظم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے۔ ❶

جو عرفہ میں نہیں ٹھہرتا اس کا حج نہیں ہوگا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم سب اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو۔ ❷

اس مبارک میدان میں تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو' اور اپنے نفس کو میدان حشر سے آشنا کراؤ' اس لئے اس کا نام عرفات پڑا ہے کہ دنیا کے سب حاجی اس میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے کی جان پہچان حاصل کرتے ہیں اور اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقف اکبر میں کھڑے ہونے کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔

یوم عرفہ اور میدان عرفہ کی فضیلت

عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔

یہاں پر آپ خدا کے مہمان ہوں گے' اور خدا میزبان ہوگا' یہاں کی حاضری سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے آپ کی تعریف فرماتا ہے' آپ کے قصوروں کو معاف فرماتا ہے' آپ پر رحمت خداوندی کی بارش ہوتی ہے' خدا کی رحمت آپ کو گھیر لیتی ہے' اور شیطان کو بڑا صدمہ ہوتا ہے۔

یہاں کی گھڑیوں کو ضائع نہ کیجئے' یہاں پر نہایت خشوع وخضوع' تضرع وعاجزی فروتنی وانکساری اور خاکساری سے دعائیں کیجئے' دین ودنیا کی بھلائیاں طلب کیجئے' خوب رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی چاہئے' خوب توبہ واستغفار کیجئے۔ باوضو قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کیجئے' میدان حشر کی تکالیف' قبر کی پریشانیوں' دوزخ کے عذاب اور پل صراط وغیرہ کو یاد کر کے خوب روئیے' ان ہولناک جگہوں سے نجات پانے کی دعائیں مانگئے' تسبیح وتہلیل وتکبیر اور درود ودعا اور ذکر واذکار سے غفلت نہ کیجئے' چند منٹوں کی تکلیف برداشت کرنے سے ہمیشہ کی تکلیفوں سے نجات پاؤ گے' اپنے لئے' اپنے ماں باپ' دوست واحباب' استاذ' پیر ومرشد اور دیگر مسلمانوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے' زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک دعاؤں کا وقت ہے۔

اپنی مادری زبان میں بھی اپنے مطلب کے موافق دعائیں مانگیں تب بھی جائز ہے۔ اپنی مادری زبان میں سیدھے سادے لفظوں میں چپکے چپکے مانگو' ریا ونمود سے بچو' جو مانگو اخلاص اور حضوری قلب سے مانگو برابر

❶ طبرانی الاوسط: ۷/ ۱۶۳ رقم الحدیث ۶۲۹۸

❷ سنن ابی داؤد: ۲/ ۱۳۴ کتاب المناسك باب موضع الوقوف بعرفة رقم الحدیث ۱۹۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توبہ واستغفار کرو' حمد وثناء سے شروع کرو' درود وسلام پر ختم کرو' دعا کیلئے اس دن سے بہتر اور کوئی دن نہیں ہے' جتنی بڑی' چھوٹی دعائیں ہیں سب مانگ لو' یا تو سب ہی قبول ہوں گی یا بعض آخرت کیلئے ذخیرہ ہوں گی' جتنا رویا جائے' روؤ' اگر رویا نہ جائے' تو رونے کی شکل بنالو' جتنے ہی آنسو بہاؤ گے' اتنا ہی دوزخ کی آگ سرد ہوگی' اپنے آنسوؤں سے دوزخ کی آگ بجھاؤ۔

یہ بہت بڑا اجتماع ہے' دنیا کے اطراف سے خدا کے نیک بندے یہاں جمع ہیں کوئی ان میں ولی ہوگا' کوئی مستجاب الدعوات ہوگا' کوئی خدا کا محبوب ہوگا' ان نیک بندوں کی وجہ سے ہم گنہگاروں کی دعائیں قبول ہوں گی' حدیث میں ارشاد ہے: ((هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ.)) ❶

''ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے ہیں' یہ محروم اور بدقسمت نہیں ہوں گے۔''

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

بہرحال اس میدان میں خوب مانگ لو' دین ودنیا کی بھلائی سب ہی کچھ طلب کرلو' اس سے بہتر کون سا وقت آئے گا' یہاں نصیب والے آتے ہیں' اور نصیب والے مانگتے ہیں' اس وقت کے نکل جانے کے بعد کف افسوس ملنا پڑے گا۔

جب تک عرفات میں رہو' ذکر الٰہی میں مصروف رہو ادھر ادھر سیر وتفریح اور تماشا اور مجمع واز دحام کا منظر دیکھتے دیکھتے وقت ضائع مت کرو' عرفات میں جہاں کہیں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ' لیکن کالے کالے پتھروں کے پاس وقوف کرنا سنت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قصواء اونٹنی کو صخرات کے پاس ٹھہرایا تھا۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا تھا۔ ❷

بطن عرنہ میں وقوف نہ کرو' کیونکہ وادی عرنہ عرفات سے خارج ہے' اور حدود حرم اور عرفات کے درمیان واقع ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَ ارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ.)) ❸

''تمام عرفات کا حصہ موقف ہے' لیکن وادی عرفہ سے الگ رہو۔''

بہرکیف اس میدان میں وضو کر کے تسبیح وتہلیل' تکبیر وتحمید اور تمجید' تلبیہ' درود وسلام' قراءت قرآن' مجید'

---

❶ صحيح بخاری: ٢/ ٩٤٨ كتاب الدعوات باب فضل ذكر الله عزوجل رقم الحديث ٦٤٠٨

❷ صحيح مسلم: ١/ ٣٩٥ كتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحديث ٢٩٥٠

❸ ابن ماجه كتاب الحج باب الموقف بعرفات رقم الحديث ٣٠١٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

توبہ واستغفار اور ذکر میں مصروف رہو' دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرو' حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھا۔ ((فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ)) ❶ ''آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔''

حیض ونفاس والی عورتیں بھی وضو کر کے دعا استغفار اور ذکر میں مشغول رہیں۔ حتی الامکان عرفات میں کھڑے کھڑے دعائیں کرو' یا اگر کوئی معقول عذر ہو' تو بیٹھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یا اونٹ وغیرہ کی سواری پر بیٹھ کر بھی ذکر کرنا جائز ہے' بلکہ یہ افضل ہے' رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر وقوف فرمایا:

عرفات میں پڑھنے کی بہت سی دعائیں ہیں' جو اسلامی وظائف میں لکھی ہوئی ہیں۔ اسے دیکھ کر پڑھو۔

عرفات سے واپسی

ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف اور ذکر و دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سورج چھپ جانے کے بعد مزدلفہ کی طرف چلو غروب سے پہلے مت چلو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ عرفات کے میدان سے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے چل پڑتے تھے۔ جب سورج لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا' چل پڑتے تھے ہم میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد چلیں گے' اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس ہوں گے ہم مشرکین اور بت پرستوں کے غلط راستے کے خلاف صحیح راستہ کی طرف راہ نمائی کئے گئے ہیں۔ ❷

عرفات سے' مزدلفہ کو لبیک اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے نہایت سکون اور وقار اور اطمینان کے ساتھ درمیانی رفتار سے چلو' نہ کسی کو دھکا دو' نہ گراؤ' اور نہ سواریوں کو مارو پیٹو' رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے مزدلفہ جانے لگے' تو راستہ میں اپنے پیچھے لوگوں سے سنا' کہ لوگ اونٹوں کو مار پیٹ کر تیز چلاتے ہیں' آپ نے فرمایا لوگو! اطمینان سے چلو' اونٹوں کے دوڑانے میں کوئی بھلائی نہیں۔ ❸

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے چلتے' اور کشادہ میدان میں آتے تو سواری تیز کر دیتے۔ ❹

چلتے چلتے اگر راستے میں پیشاب' پاخانہ کی ضرورت پیش آ جائے تو اتر کر ضرورتوں کو پورا کر لو' راستہ میں

---

❶ سنن نسائی: ۲/ ۳۹ کتاب مناسك الحج باب رفع اليدين فی الدعا' رقم الحديث ۳۰۱٤

❷ امام شافعی نے اس کو مسند (ترتیب) ۱/ ۳۵۵' رقم الحدیث ۹۱۶' ۹۱۷ میں ابن ابی شیبہ ۴/ ۸۷ سے روایت کیا ہے۔

❸ صحيح بخاری: ۱/ ۲۲۷ كتاب الحج باب امر النبی ﷺ بالسكينة عند الافاضة.... رقم الحديث ۱۶۷۱ ❹ بخاری: ۱/ ۲۲۶ كتاب الحج باب السير اذا دفع من عرفة رقم الحديث ۱۲۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نمازیں مت پڑھو' بلکہ مزدلفہ پہنچ کر نماز ادا کرو' حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے تشریف لے جا رہے تھے' راستہ میں اتر کر پیشاب کر کے وضو کیا' میں نے عرض کیا' نماز پڑھیے گا۔ آپ نے فرمایا' نماز آگے پڑھیں گے' مزدلفہ میں آ کر آپ نے مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ❶

راستہ میں ذکر الٰہی کرتے ہوئے آؤ۔

مزدلفہ

منیٰ وعرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستہ پر مزدلفہ واقع ہے جو حد حرم میں داخل ہے' یہاں زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے باپ دادوں کے کارنامے بیان کرتے تھے' اس کو مشعر الحرام بھی کہا جاتا ہے' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴾ (البقرة: ۱۹۸)

(جب تم عرفات سے واپس ہو' تو اللہ تعالیٰ کو مشعر الحرام کے پاس یاد کرو' اور جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے' اسی طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔)

اللہ کی یاد سے دونوں جہاں کی بھلائیاں ملتی ہیں' حج کے زمانہ میں یہاں بازار لگ جاتا ہے' کھانے پینے اور ضرورت کی سب چیزیں مل جاتی ہیں' مزدلفہ کو جمع اور مشعر الحرام بھی کہتے ہیں' مشعر الحرام کے پہاڑ کو جبل قزح کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز

مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ' سب سے پہلے اذان وتکبیر کہلوا کر پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرو' پھر دوسری اقامت کے بعد عشاء کی نماز قصر کر کے جماعت سے پڑھو' یہاں ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو:

((اَتٰى مُزْدَلِفَةَ وَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا الخ.)) ❷

''رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں تشریف لائے اور ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ مغرب وعشاء

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۲۶ کتاب الحج باب النزول بین عرفة و جمع رقم الحدیث ۱۶۶۷

❷ صحیح مسلم: ۱/ ۳۹۸ کتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحدیث ۲۹۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی نماز ادا فرمائی' اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔''

لہٰذا آگے پیچھے سنتیں مت پڑھو' وتر چاہے اسی وقت پڑھو' یا تہجد کے وقت پڑھو' مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے جہاں جگہ پاؤ وہیں ٹھہر جاؤ' البتہ عام راستوں اور وادی محسر میں مت ٹھہرو' رات کو جہاں تک ہو سکے خوب دعائیں اور ذکر الٰہی کرو' اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔

مزدلفہ کی شب باشی

مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے' البتہ عورتوں' کمزوروں اور بچوں کے لئے رخصت ہے' کہ وہ آخر شب کو کچھ دیر تک مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی اور دعا کر کے منیٰ کو چلے جائیں' منیٰ پہنچ کر آفتاب نکلنے کے بعد رمی کر کے احرام کھول دیں' عذر کے سبب عورتیں طلوع آفتاب سے قبل صبح کے وقت رمی کر سکتیں ہیں۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ اور دیگر بچوں کو رات ہی میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ❷

شب باشی کے بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز اول وقت اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت ادا کرو' اور مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ ❸

مشعر الحرام کے پاس سواری پر یا بغیر سواری کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ذکر الٰہی کرو' خدا کی وحدانیت بیان کرو' اور خوب اجالا ہونے تک تکبیریں اور تسبیحیں پڑھتے رہو' ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) پڑھتے رہو' مزدلفہ سے سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے لبیک پکارتے ہوئے نہایت سکون و اطمینان سے چلو' سورج نکلنے کے بعد چلنا خلاف سنت ہے مشرکین سورج نکلنے کے بعد چلتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف کیا۔ ❹

وادیٔ محسر

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی راستے میں ایک محسر نامی میدان آتا ہے۔

اس جگہ سے بہت جلدی چلے جاؤ' ابرہہ ظالم بادشاہ کو جو بیت اللہ شریف کو گرانے کے ارادے سے آ رہا تھا' خدا کے حکم سے چڑیوں نے چونچ میں کنکریاں لے کر اس پر اس کے لشکر پر پھینک پھینک کر اسی جگہ ہلاک

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۲۷ کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون.... رقم ۱۶۷۹

❷ بخاری: ۱/ ۲۲۸ کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون.... رقم ۱۶۸۰

❸ مسلم: ۱/ ۳۹۸ کتاب الحج باب حجة النبی ﷺ رقم الحديث ۲۹۵۰

❹ مسند شافعی: ۱/ ۳۵۵ رقم الحديث ۹۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر دیا تھا' جیسا کہ پورا واقعہ قرآن میں سورۂ فیل میں ہے۔

وادی محسر سے تھوڑا سا آگے ایک کشادہ میدان ہے۔ یہاں سے متفرق راستے نکلتے ہیں تم بیچ کے راستے میں لبیک پکارتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے جمرہ عقبہ پر آؤ جب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ایک منارہ ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

((اَوْضَعَ فِی وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَ هُمْ اَنْ یَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ۔)) ❶

''وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا تھا' اور سب کو ٹھیکری کے برابر کنکری پھینکنے کا حکم دیا تھا۔''

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ میں پہنچ کر رمی' ذبح اور حلق کر کے مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرو۔

رمی جمار

رمی کے معنی کنکری پھینکنے کے ہیں جمار اور جمرات' جمرہ کی جمع ہے' جمرہ کنکری کو کہتے ہیں' کیونکہ جمرہ عقبیٰ وسطیٰ' اولیٰ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں' اس لئے مجازاً ان کو جمرات یا جمار کہتے ہیں' منیٰ کے بیچ کے راستے میں یہ تین جگہیں ہیں' پتھروں کے یہ تین ستون بقدر قد آدم اونچے بنے ہوئے ہیں' ان تینوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں' الگ الگ ہر ایک کو جمرہ بولتے ہیں' ان میں سے جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے' اس کو جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ الاخری اور بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں اور تیسرے کو جو مسجد خیف کے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔

دسویں تاریخ کو صرف جمرہ اخری کی رمی ہوتی ہے اور جمرہ وسطی اور جمرہ اولیٰ کی نہیں ہوتی منیٰ میں بقر عید کی نماز نہیں پڑھی جاتی جمرہ عقبیٰ کی رمی کرنا عید کی دو رکعت نماز کے قائم مقام سمجھو' کنکری مارنے کا وقت دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے۔ مجبوراً زوال کے بعد بھی جائز ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو جمرہ عقبیٰ پر چاشت کے وقت کنکریاں ماری تھیں' بعد کی تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد۔ ❷

---

❶ مسند احمد: ۳/ ۲۳۲' ۶۷ و ترمذی: ۲/ ۱۰۱ کتاب الحج باب ماجاء ان الجمار التی یرمی بها مثل حصی الخذف رقم الحدیث ۸۹۷

❷ بخاری: ۱/ ۲۳۵ کتاب الحج رمی الجمار (تعلیقا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلی کنکری پر لبیک موقوف کردو، ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہو۔ (بخاری شریف)

جمرہ عقبہ پر کنکری مارنے کے بعد منیٰ کے میدان میں امام الحج خطبہ دے گا، توحید وسنت یوم النحر کے فضائل اور قربانی کے مسائل وفضائل کو اور حج کے دیگر احکامات کو بیان کرے گا، تم اس خطبے کو سننے کے لئے ضرور جاؤ، اور نہایت خاموشی سے خطبہ سنو، خواہ تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، رسول اللہ ﷺ نے رمی جمار کے بعد ایک بلیغ اور موثر خطبہ دیا تھا۔ رمی جمار اور خطبہ سننے کے بعد قربانی کی جگہ قربانی کرو، اگر آپ قارن و متمتع ہیں، تو قربانی ضروری ہے۔

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد حجامت کرلو۔ سر کے منڈانے کو حلق اور کترانے کو قصر کہتے ہیں، دونوں جائز ہیں، لیکن منڈانا افضل ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعائے رحمت فرمائی ہے، اور کترانے والوں کے حق میں صرف ایک دفعہ دعا کی۔ ❶

رمی، قربانی اور حجامت وغیرہ سے فارغ ہوکر طواف افاضہ کے لئے مکہ مکرمہ جاؤ، اور باب بنی شیبہ سے داخل ہوکر سیدھے حجر اسود پر آؤ، حجر اسود کی دعا پڑھ کر اس کا استلام کرلو، یعنی بوسہ لو اگر آسانی سے ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگاؤ اور ہاتھ کو بوسہ دو ورنہ اشارہ کرو اور آگے چل دو۔ پھر طواف کی دعائیں پڑھتے ہوئے بدستور سابق طواف کرو، سات پھیرے پورے کرکے دو رکعت نماز طواف کی مقام ابراہیم پر پڑھو، اگر تم متمتع ہو، تو نماز کے بعد صفا و مروہ کی سعی کے لئے بطریق مذکور سعی کرلو، کیونکہ متمتع پر طواف افاضہ کے بعد سعی لازم ہے، اور اگر تم قارن یا مفرد ہو اور شروع میں طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ کی سعی کر چکے ہو، تو اب باتفاق ائمہ صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے، اور طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرو، اس لئے کہ حلق اور ذبح کے بعد احرام کھول چکے ہو، یہ طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں، فرض ہے اور حج کا ایک رکن ہے، بغیر اس کے حج پورا نہیں ہوتا، طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس چلے جاؤ، اور تین روز تک یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ تک منیٰ میں رہو، وہاں قربانی کرو، اور جمرات کو کنکریاں مارو، گیارہ سے تیرہ تاریخ تک ایام تشریق کہلاتے ہیں، ان کی بڑی فضیلت آئی ہے ان دنوں میں روزانہ منیٰ میں زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے کنکریاں ماری جاتی ہیں اس لئے تیرہ تاریخ تک منیٰ میں قیام کرو، اور ہر دن کنکری مارو، اور اگر کوئی مجبوری پیش آجائے تو دو روز کی کنکریاں ایک ہی [illegible] میں مار کر آسکتے ہو، یعنی گیارہ بارہ کی اکٹھی چودہ چودہ کنکریاں مار کر جاسکتے ہو۔

---

❶ بخاری: ۱/ ۲۳۳ کتاب الحج باب الحلق و التقصیر عند الاحلال رقم الحدیث ۱۷۲۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر تیرھویں تاریخ کو مکہ میں واپس آ جاؤ' اب آپ کے حج کے افعال پورے ہو گئے' جب تک مکہ مکرمہ میں رہنا ہو' نفلی طواف وغیرہ کثرت سے کرتے رہو' اور ادھر ادھر بے کار تفریح مت کرو' اور نہ کسی کی غیبت' چغلی کرو' اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

حج کے بعد

اب حج کے پہلے کے ایمان سے زیادہ ایمانی شوق وجذبہ رکھو اور حج کی نیکیوں کو بچاؤ تقویٰ و پرہیز گاری میں زیادہ سے زیادہ حصہ لو' حج کے فائدے سے خوب واقف ہو گئے ہو' ان فائدوں کو حاصل کرو' ﴿لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ.﴾ جس طرح آپ حج میں احکام شرعیہ پر پورے کاربند رہے' حج کے بعد بھی اس سے زیادہ کاربند رہو' حج مبرور اور مقبول کی علامت یہی ہے' کہ حج کے بعد اخلاقی اور ایمانی اور دینی کاموں کا بہت زیادہ شوق ہو' نیکیوں سے رغبت ہو' برائیوں سے نفرت ہو' اعمال صالحہ کا زیادہ اہتمام رکھو' ہر کام سنت کے مطابق کرو' شرک و بدعت سے بچتے رہو' گناہ کرنا تو بہت دشوار جانو' بلکہ گناہ کا ارادہ بھی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ ہم کو' آپ کو اور سب مسلمانوں کو دین کی بھلائی' آخرت کی کامیابی' اور دنیا کی خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط﴾ (امین)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ﴿ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَ ھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ وَلَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِہٖ وَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّ اذْکُرُوْٓا اِذْکُنْتُمْ قَلِیْلًا فَکَثَّرَکُمْ وَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ وَاِنْ کَانَ طَآئِفَۃٌ مِّنْکُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖ وَطَآئِفَۃٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یَا شُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَا اَوْلَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ قَدِافْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنْھَا وَمَا یَکُوْنُ لَنَا اَنْ نَّعُوْدَ فِیْھَا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝﴾ (اعراف: ۸۵ تا ۸۹)

(اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! تم خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل آ چکی ہے۔ تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان چیزوں میں سے نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نفع بخش ہے اگر تم تصدیق کرو اور تم سڑکوں پر اس غرض سے نہ بیٹھا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو۔ اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کر دیا۔ اور دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیسے ہوا۔ اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جس کو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے ایمان لے آئیں اور بعضے ایمان نہ لائیں تو ٹھہر جاؤ کہ ہمارے درمیان میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی ہے ہم سے ممکن نہیں کہ پھر ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کہ مالک ہے مقدر کیا ہو ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق۔ آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔)

اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا۔ اگر تم شعیب کی راہ پر چلنے لگو گے تو بہت نقصان اٹھاؤ، اور انکو زلزلے نے آ پکڑا۔ اور وہ سب گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہوگئی جیسے کہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! تم کو میں نے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔

ان آیتوں میں حضرت شعیب علیہ السلام نے نہایت عمدہ نصیحت فرمائی جیسا کہ فرمایا:

﴿وَنَصَحْتُ لَكُمْ﴾ (میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔)

اسی طرح ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو نصیحت کی ہے۔ اسی صورت میں اور نبیوں کا ذکر خیر ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی تقریر کے آخر پر فرمایا:

﴿وَأَنْصَحُ لَكُمْ.﴾ (میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔)

دراصل یہی نصیحت دین ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.)) ❶

''دین خیر خواہی ہے آپ نے یہ جملہ تین دفعہ فرمایا ہم نے عرض کیا کہ کس کے لئے؟ اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلمانوں کے ائمہ کیلئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

نصیحت کے لئے معنی اخلاص اور بھلائی کے ہیں لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی کے تحت یہ لکھا ہے۔

نصیحت کے معنی خلوص کے ہیں اور خالص شہد کو ناصح کہتے ہیں اور ہر چیز جو خالص ہوتی ہے نصیحت ہوتی ہے یہاں خیر خواہی اور بھلائی چاہنا مراد ہے محاورے میں کہا جاتا ہے میں نے اس کو نصیحت کی اور یہ نصیحت ہر قول وفعل میں جاری ہوتی ہے جس میں دوسرے کی بھلائی مقصود ہو۔ نصیحت ووصیت دونوں کے ایک معنی ہیں مجمع البحار میں نصیحت کے یہی معنی ہیں۔

حدیث شریف کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت اور اخلاص اس میں ہے کہ اللہ کو ایک اور لاشریک سمجھنا اور اس کے وجود وہستی پر صحیح اعتقاد رکھنا کہ اللہ موجود ہے اور ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ اس کی اطاعت وعبادت، اخلاص نیت کے ساتھ اس کی رضا مندی کے لئے کرنا اور اس کے حقوق کو بجالانا اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے رک جانا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے خیر خواہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لئے خلوص یہ ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھنا اور اس کی تصدیق کرنا اور جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے اس پر عمل کرنا اور اس کی تلاوت کرنا اور اس کو اپنا دستور العمل بنانا اور اس کے مطابق دین ودنیا کے کاموں کا فیصلہ کرنا اور اس کی آیتوں میں غور وفکر کرنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لئے نصیحت ہے اور اللہ کے رسول کے لئے خلوص یہ ہے کہ رسول اللہ کو سچے دل سے ان کے رسول ہونے کا اقرار کرنا آپ کی نبوت کو تسلیم کرنا آپ کے اوامر ونواہی کا ربند ہونا اور اتباع وفرمانبرداری کرنا ہی رسول کے لئے نصیحت ہے

اور مسلمان حاکموں کے لئے اخلاص یہ ہے کہ جب تک وہ شریعت پر چلیں اور حق بات کی تلقین کریں، ان کی اطاعت کریں اور ان سے بغاوت نہ کی جائے۔ ان کا خیر خواہ رہنا اور دینی معاملات میں ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔ ان کی بدخلقی اور ظلم وستم پر صبر کرنا۔ اور علماء کے لئے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ جو حق بات کہیں اور صحیح فتویٰ دیں تو ان کی باتوں پر عمل کرنا۔ اور انکی عزت واحترام کرنا۔ عام مسلمانوں کے لئے مخلص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی دینی ودنیوی اصلاح کرنا ملی وقومی ترقی اور تعلیم واخلاق، اصلاح تمدن وغیرہ میں کوشش کرنا۔ ان کی تعلیم کا بندوبست کرنا۔ ان کے یتیموں اور بیواؤں کی پرورش کرنا۔ تکلیف دہ چیزوں سے

❶ مسلم، کتاب الایمان باب بیان ان الدین نصیحة (۱۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو بچانا اور نفع بخش چیزوں سے ان کو آگاہ کرنا اور ہر قسم کی ہمدردی وسلوک سے پیش آنا۔ عام مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.)) ❶

''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بیعت کی نماز کے قائم کرنے پر زکوۃ دینے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔''

یعنی مجھ سے آپ نے یہ شرط کر لی کہ تم جہاں کہیں بھی رہو ہر ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پابندی کی اور زندگی بھر اس پر عمل کرتے رہے جب یہ کسی سے کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو اس نصیحت پر اس کے ساتھ پیش آتے۔

فتح الباری شرح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو اس سے یہ فرمادیا کرتے تھے کہ جو چیز ہم نے تم سے لی ہے وہ اس چیز سے بہت بہتر ہے جو ہم نے دی ہے اب تم کو اختیار ہے چاہے رکھو چاہے چھوڑ دو۔

طبرانی میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے تین سو درہم کا ایک گھوڑا خریدا۔ انہوں نے جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑے کے مالک سے آکر فرمایا کہ تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے میں تم کو اس سے زیادہ اتنا اتنا دیتا ہوں از راہ ہمدردی وخیر وخواہی کے قیمت بڑھاتے گئے یہاں تک کہ اس کو آٹھ سو درہم دیئے۔ یہ بڑی ہمدردی اور ایثار ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.)) ❷

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ جو اپنے لئے چاہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ہر شخص اپنے لئے بھلائی ہی چاہتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان بھائی کے لئے بھلائی نہ چاہے وہ مسلمان نہیں لہذا نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اس کی برائی چاہے۔

---

❶ بخاری کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ الدین النصیحة (۵۷)

❷ بخاری کتاب الایمان' باب من الایمان ان یحب لا خیه ما یحب لنفسه (۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْمَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ.)) ❶

''اپنے مسلمان بھائی کی ہر حال میں مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مظلوم کی امداد کریں گے لیکن ظالم کی امداد ہم کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روکو یہی اس کی امداد ہے۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ.)) ❷

''یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ظالم کے ہاتھ میں چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں اور مرادیں بر لائے گا۔''

ایک دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.)) ❸

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ کسی ظالم کے حوالے کرے، اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی عیب پوشی کرے گا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کے عیوب کو چھپانا بھی اسلامی حق ہے اگر کوئی مسلمان بھائی کی آبروریزی کر رہا ہے تو حتی الامکان اس کو آبروریزی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

احمد، ترمذی، ابوداود کی روایت میں ہے:

---

❶ بخاری کتاب المظالم' باب اعن اخاك ظالما او مظلوما (۲۴۴۳، ۲۴۴۴)

❷ بخاری کتاب المظالم' باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه (۲۴۴۲)

❸ مسلم' کتاب البر والصلة' باب تحریم الظلم (۶۵۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ.)) ❶

''یعنی ہر مومن اپنے مومن بھائی کے لئے آئینہ ہے اور بھائی ہے اگر اس کے اندر کا عیب دیکھے تو نہایت نرمی سے اس کے عیب کو اس کے سامنے ظاہر کر دے تا کہ وہ اس کی اصلاح کرے۔''

ہر انسانی برادری کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی تو ضروری ہے ہی لیکن بعض لوگوں کے ساتھ نصیحت اور خیر خواہی انسانیت کا جوہر اور شرافت کا رکن اعظم ہے۔ اس میں سے پڑوسی اور ہمسایہ ہیں۔ ہمسایہ اور پڑوسی وہ رہنے والے دو آدمی ہیں جو ایک دوسرے کے قریب رہتے و بستے ہیں۔ انسانیت اور اس کے تمدن کے باہمی اشتراک عمل تعاون اور موالات پر قائم ہے۔ اس دنیا میں ہر انسان دوسرے انسان کا محتاج ہے، اگر ایک بھوکا ہے تو دوسرے پر حق ہے کہ اپنے کھانے میں سے اس کو بھی کھلائے۔ ایک اگر تندرست ہے تو اپنے بیمار بھائی کی تیمارداری کرے۔ ایک پر اگر کوئی مصیبت آئے تو دوسرا اس کا شریک اور ہمدرد بنے اور اخلاقی نظام کے ساتھ انسانوں کی مجموعی آبادی باہمی محبت اور حقوق کی ذمہ داریوں کی گرہ میں بندھ کر ایک ہو جائے۔

ہر انسان بظاہر جسمانی اور مادی حیثیت سے جتنا ایک دوسرے سے علیٰحدہ اور بجائے خود مستقل ہے اخلاقی اور روحانیت کی حیثیت سے فرض ہے کہ وہ اتنا ہی زیادہ ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو۔ اور ایک کا وجود دوسرے کے وجود سے پیوستہ ہو۔ اسی لئے ہر مذہب نے ان دونوں انسانوں پر جو ایک دوسرے کے قریب آباد ہوں' ایک دوسرے کی محبت اور مدد کی ذمہ داری رکھی ہے' کہ وہی وقت پر وروں سے پہلے ایک دوسرے کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں۔ اور ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ انسان کو اسی سے تکلیف اور دکھ پہنچنے کا اندیشہ بھی زیادہ ہے جو ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنا اور ایک دوسرے کو ملائے رکھنا ایک سچے مذہب کا سب سے بڑا فرض ہے تا کہ بُرائیوں کا سد باب ہو کر یہ پڑوس دوزخ کے بجائے بہشت کا نمونہ ہو۔

اسلام نے انہیں حکمتوں کو سامنے رکھ کر ہمسائیگی کے حقوق مقرر کئے ہیں عربوں میں دوسری قوموں سے زیادہ اسلام سے پہلے بھی پڑوسی اور ہمسائیگی کے حقوق نہایت اہم تھے بلکہ عزت و افتخار کے موجب تھے۔ اگر کسی عرب کے پڑوس کے لیے لئے بے عزتی اور عار کا موجب تھا تو اس کے لئے اس کی خاطر لڑنے مرنے کو وہ اپنی شرافت کا نشان سمجھتا تھا۔ اسلام نے آ کر عربوں سے اس احساس کو چند ترمیموں اور اصلاحوں کے ساتھ اور زیادہ قوی کر دیا۔

---

❶ ابو داؤد کتاب الادب' باب النصیحة و الحیاطة (٤٩١٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب اس سلسلے کی ان احادیث کو پڑھیے اور سنیے جن میں رسول اللہ ﷺ نے پڑوسی کے حقوق کی اہمیت بتائی ہے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے خواہ وہ پڑوسی رشتہ دار ہو یا اجنبی مسلمان ہو یا کافر۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الادب المفرد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔

((قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارًا يُؤْذِيْنِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَانْطَلَقَ فَاَخْرَجَ مَتَاعَهُ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا مَا شَاْنُكَ قَالَ لِيْ جَارٌ يُؤْذِيْنِيْ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَكَ اِلَى الطَّرِيْقِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهِ فَبَلَغَهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى مَنْزِلِكَ فَوَاللّٰهِ لَا اُوْذِيْكَ.)) ❶

''ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میرا ایک ہمسایہ مجھے تنگ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو اس نے سامان نکال دیا لوگ جمع ہو گئے اور اس سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا میرا ہمسایہ مجھے تنگ کرتا ہے میں نے نبی ﷺ سے عرض کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔ لوگ کہنے لگے یا اللہ اس پر لعنت کر اس کو ذلیل کر اسے معلوم ہوا تو اس کے پاس آ کر کہنے لگا۔ بھائی اپنے گھر واپس جاؤ اللہ کی قسم آئندہ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔''

اور برے پڑوسی سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ.)) ❷

''اے اللہ تعالیٰ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن' بری رات' بری گھڑی سے اور برے ساتھی اور برے ہمسایہ سے۔''

نیک پڑوسی باعث سعادت اور موجب برکت ہے اور برا پڑوسی باعث نحوست ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ الْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ وَ اَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَآءِ الْجَارُ السُّوْءُ وَ الْمَرْءَةُ السُّوْءُ وَ الْمَرْكَبُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ.)) ❸

---

❶ ابوداؤد کتاب النوم باب حق الجوار ٤/ ٥٠٤

❷ طبرانی کبیر ١٧/ ٢٩٤ ❸ ابن حبان (٤٠٢١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''چار چیزیں نیک بختی کے سبب ہیں(۱) نیک بیوی (۲) کشادہ مکان (۳) نیک پڑوسی (۴) اچھی اور فرمانبردار سواری جو اپنے سوار کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور چار چیزیں باعث شقاوت اور موجب نحوست ہیں (۱) بُرا پڑوسی (۲) بری بیوی (۳) بری سواری (۴) تنگ مکان۔''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَا ثَةً فَقُلْتُ فَمَنْ هٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَهٗ عِنْدَكُمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ قُلْتُ وَمَنْ قَالَ رَجُلٌ كَانَ لَهٗ جَارُسُوْءٍ يُؤْذِيْهِ فَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُ حَتّٰى يَلْقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ بِحَيَاةٍ اَوْ مَوْتٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کہ وہ تین آدمی خدا کے دوست کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ دوستی رکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک مجاہد فی سبیل اللہ صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت سے جہاد کرنے والا ہے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے تم قرآن مجید میں اس آیت کو پاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین سے محبت کرتا ہے جو صف بندی کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کا بُرا پڑوسی اس کو ستاتا ہو۔ اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف سے بچالے یا اللہ تبارک تعالیٰ اس کو موت دے دے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک پڑوسی جو اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتا ہے وہ خدا کا پیارا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ سب سے بہتر ساتھی ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں بہتر ثابت ہو اور پڑوسیوں میں سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔''

پڑوسیوں میں محبت کی ترقی اور تعلقات کی استواری کا بہترین ذریعہ باہم ہدیوں اور تحفوں کا تبادلہ ہے۔

---

❶ طبرانی کبیر ۲/ ۱۵۲، مسند احمد ۵/ ۱۵۱

❷ ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب حق الجوار ۳/ ۱۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آنحضرت ﷺ خود اپنی بیویوں کو اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے اس بنا پر ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس کے گھر کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہو۔ ❶

اس ہدیہ اور تحفہ کے لئے کسی بیش قیمت چیز ہی کی ضرورت نہیں بلکہ کھانے پینے کی معمولی چیزیں اس کے لئے کافی ہیں۔ کچھ نہ ہو سکے تو گوشت کا شوربا کافی ہے۔ خواہ وہ زیادہ پانی بڑھا کر ہی کیوں نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی تھی۔

((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَ تَعَاهَدْ جِيرَانَكَ.)) ❷

''جب تم کوئی شوربہ دار چیز پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ملالو اور اس سے اپنے پڑوسی کی خبر گیری کرو۔''

یعنی اس کے یہاں بھی بھیج دیا کرو۔ اسطرح کرنے سے آپس میں میل ومحبت زیادہ ہوگی اس قسم کے ہدئے اور تحفہ بھیجنے کا موقع عورتوں کو پیش آتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

((وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنُ شَاةٍ.)) ❸

''کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ دینے کے لئے بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔''

یہ نصیحت ووصیت دونوں پڑوسیوں کے لئے ہے یعنی نہ تو بھیجنے والی پڑوسن اپنے معمولی تحفے وہدیے کو حقیر سمجھ کر اپنی پڑوسن اس معمولی ہدیہ کو دیکھ کر منہ نہ پھیرے بلکہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لے۔ اسی طرح سے جب کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن سے روزمرہ کی برتنے والی چیز مانگے تو بلا کسی حیلے بہانے کے اگر موجود ہو تو دے دے جیسے آگ، پانی، نمک، چمچہ، چھلنی ہانڈی، طشتری، رکابی، کٹورا وغیرہ ایسی چیزوں کی بعض مرتبہ ضرورت پیش آجایا کرتی ہے اور نہ دینے کی صورت میں دوسرے کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔ قرآن مجید میں ایسی چیزوں کو مَاعُوْنَ کہا گیا ہے جس کی ممانعت سے روکا گیا ہے اور نہ دینے والوں کی بڑی مذمت بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ فرمارہا ہے:

---

❶ بخاری کتاب الاجارة، باب ای الجوار اقرب (۲۲۵۹)

❷ مسلم، کتاب البر والصلة باب الوصية بالجار و الاحسان اليه. (٦٦٨٨)

❸ بخاری کتاب الادب، باب لا تحقرن جارة لجارتها (٦٠١٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴾ (الماعون)

(کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔ ان نمازوں کے لئے افسوس ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے ادا کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو روک لیتے ہیں۔)

برتنے کی چیزوں سے مراد، آگ، پانی، ڈور، رسی، کدال، پھاوڑا، اس قسم کی چیزیں ہیں جو مانگنے پر موجود ہوتے ہوئے نہ دے وہ منافق ہے خواہ مرد ہو یا عورت، انسانی معاشرہ اس کا متقاضی ہے کہ اس قسم کی چیزیں فراخ دلی کے ساتھ دی جائیں

اگر پڑوسی کو دیوار میں میخ اور کھونٹی گاڑنے کی ضرورت پیش آ جائے اور گاڑنے سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے تو گاڑنے سے نہیں روکنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَايَمْنَعْ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشْبَتَهٗ فِيْ جِدَارِهٖ.)) ❶

''یعنی کوئی پڑوسی اپنے ہمسایہ پڑوسی کو دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔''

جس کا مکان مکان سے ملا ہوا ہو۔ اور دیوار، دیوار سے ملی ہو تو ایسی ضرورت پیش آ جایا کرتی ہے اور اس قسم کی ہمدردی کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.)) ❷

''یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس کے یہاں ہدیہ اور تحفہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قریب والے پڑوسی کا زیادہ حق ہے اگر آسودہ پڑوسی آسودہ ہو کر کھائے پیئے اور غریب و محتاج پڑوسی کی خبر گیری نہ کرے تو وہ کامل مومن نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنَ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ.)) ❸

---

❶ بخاری کتاب المظالم، باب لا یمنع جارجارہٗ ان یغرز خشبة فی جدارہ (۲۴۶۳)

❷ بخاری کتاب الاجارہ، باب ای الجوار اقرب (۲۲۵۹)

❸ مستدرك حاكم كتاب البر و الصلة باب ليس المؤمن الذى يبيت و جارہ ۴/ ۱۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یعنی وہ مومن نہیں ہے جو خود آسودہ ہو اور اس کے بغل کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

پڑوسی خواہ وہ دوست ہو یا دشمن، مسلمان ہو، یا غیر مسلم، سبھی کا برابر کا حق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں بکری ذبح کی گئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا۔

((هَلْ اَهْدَيْتُمْ مِّنْهَا لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ قَالُوْا لَا قَالَ ابْعَثُوْا لَهٗ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.)) ❶

''کیا تم لوگوں نے میرے یہودی ہمسائے کو اس بکری کے گوشت میں سے کچھ ہدیہ بھیجا ہے یا نہیں ؟ گھر والوں نے کہا۔ نہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں سے گوشت ہدیہ کے طور پر بھیج دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت جبریل علیہ السلام ہمسائے کے ساتھ نیکی کرنے کی اتنی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس کو ورثہ کا حصہ دار بنا دیں گے۔''

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ گوشت کا ایک ٹکڑا لئے جا رہے ہیں پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، کہ اے امیر المومنین! گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا تو ایک درہم کا گوشت خریدا ہے فرمایا۔ اے جابر رضی اللہ عنہ کیا اپنے پڑوسی یا عزیز کو چھوڑ کر صرف اپنے پیٹ کی فکر کرنا چاہتے ہو۔ کیا تمہیں یہ آیتیں یاد نہیں ہیں۔

﴿ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ﴾ (احقاف: ٣٤)

(یعنی جس دن کافر دوزخ کا سامنے پیش کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے اپنی زندگی میں خوب مزے لوٹ لئے اور زندگی سے خوب فائدہ اٹھالیا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور ارشاد پر پورا پورا عمل کیا جائے اور پڑوسی کی عزت کی جائے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْءِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاحَمَلَكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ

❶ ابوداؤد كتاب النوم، باب في حق الجوار ٤/ ٥٠٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جَوَارَمَنْ جَارَ.)) ❶

''ایک روز نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ نے وضو کے پانی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبرکاً منہ پر ملنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ ورسول کی محبت کی وجہ سے۔آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ ورسول سے محبت رکھے یا اللہ و رسول اس سے محبت رکھیں تو اسے چاہئے کہ جب بولے تو سچ بولے اور جب لوگ اس کا اعتبار کر کے اس کے پاس امانت رکھیں تو ان کی امانتیں جب وہ مانگیں ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خدا اور رسول کے ساتھ محبت کی نشانی ہے اور اگر اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تو یہ خدا اور رسول کے ساتھ دشمنی رکھنے کی علامت ہے۔

جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ لَايَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.)) ❷

''خدا کی قسم وہ پورا مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ کامل مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ کامل ایماندار نہیں ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون شخص ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہے جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے مامون ومحفوظ نہ ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا مومن نہیں ہے بلکہ پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا دوزخی ہے۔

جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِىْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِى النَّارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

---

❶ شعب الايمان للبيقى ٢/ ٢٠١- رقم الحديث ١٥٣٣

❷ بخارى كتاب الادب' باب اثم من لا يامن جاره بوائقه (٦٠١٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَلَاتُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ.)) ❶

''یعنی ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ وہ نماز بہت زیادہ پڑھتی ہے روزے بکثرت رکھتی ہے اور خیرات بہت کرتی ہے مگر ساتھ ہی ہمسایہ کو زبان سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت دوزخ میں جائے گی کیونکہ نماز، روزہ اور خیرات اگرچہ افضل العبادات ہیں مگر اس گناہ یعنی ایذائے ہمسایہ کی تلافی نہیں کر سکتے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کی نسبت کہتے ہیں کہ نماز کم پڑھتی ہے اور روزے تھوڑے رکھتی ہے اور خیرات بھی کچھ کم ہی دیتی ہے۔ ہاں ہمسائے کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں جائے گی کیونکہ ہمسایہ کو تکلیف نہ دینا دوسری باتوں کی تلافی کر دے گا۔''

پڑوسی کو ستانا گناہ کبیرہ ہے قیامت کے دن سب سے پہلے ان دو پڑوسیوں کی خدا کے سامنے پیشی ہوگی جنہوں نے دنیا میں ایک دوسرے کی حق تلفی کی ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ الْخَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ.)) ❷

''قیامت کے روز سب سے پہلے وہ دو پڑوسی خدا کے سامنے پیش ہوں گے جنہوں نے ایک دوسرے کا حق ادا نہیں کیا اور آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔''

نیک و بد کی یہ پہچان ہے کہ اگر پڑوسی اپنے پڑوسی کے بارے میں یہ کہے کہ یہ اچھا ہے تو وہ اچھا ہے اور جو بُرا کہے وہ بُرا ہے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ لِيْ اَعْلَمُ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاسَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْاَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ.)) ❸

''یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنے بھلے یا برے عمل کا علم کیونکر ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب

---

❶ مستدرك حاكم كتاب البر و الصلة باب ان الله لا يعطى الايمان الا من يحب ٤/ ١٦٦

❷ مسند: ٤/ ١٥١

❸ ابن ماجه كتاب الزهد' باب الثناء الحسن ٤٢٢٣' مسند احمد: ١/ ٤٠٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو اپنے ہمسایوں کو کہتا ہوا سنے کہ تو نے اچھائی کی ہے تو جان لے کہ تو نے اچھا عمل کیا ہے اور جب انہیں یہ کہتا ہوا سنے کہ تو نے بُرا کام کیا ہے تو سمجھ لے بے شک تو نے بُرا عمل کیا ہے۔''

یعنی اچھے اور برے ہونے کی یہی کسوٹی ہے کیونکہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے اخلاق حمیدہ اور افعال ذمیمہ سے خوب واقف ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّاخُذُ مِنِّيْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقُلْتُ اَنَا فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُّؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.)) ❶

''کون شخص ان کلمات کو (جو میں ابھی کہتا ہوں) مجھ سے سیکھتا ہے اس پر کاربند ہوتا ہے یا اس شخص کو سکھاتا ہے جو انہیں عمل میں لائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سیکھتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں فرمائیں۔ حرام سے بچو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے۔ اللہ کے دیئے پر راضی ہو جاؤ سب سے غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے۔ اور جو اپنے لئے چاہو وہی دوسروں کے لئے بھی چاہو تو کامل مسلمان بن جاؤ گے۔ اور زیادہ مت ہنسو اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کرنا کامل مسلمان ہونے کی دلیل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت و وصیت فرمایا کرتے تھے اپنے پڑوسی کو ستانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَايَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.)) ❷

''وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا سے امن میں نہ ہو۔''

بُرائی بُرائی ہے جہاں بھی ہو اور گناہ گناہ ہے جہاں پر بھی سرزد ہو۔ لیکن اگر وہ بُرائی اور گناہ اس جگہ پر ہو جہاں لازمی طور پر نیکی ہونی چاہئے تھی تو ظاہر ہے کہ اس گناہ اور بُرائی کا درجہ عام گناہوں سے بدرجہا زیادہ ہے ایک بدکردار انسان چوری ہر جگہ کر سکتا ہے مگر ظاہر ہے۔ کہ پڑوسی کے مکان میں چوری کرنا کتنا بُرا ہے۔

❶ ترمذی، کتاب الزهد باب من اتقى المحارم ۳/ ۲۵۷، مسند احمد: ۲/ ۳۱۰

❷ مسند احمد: ۳/ ۱۵٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بدکاری اس سے ہر جگہ ممکن ہے مگر پڑوس کے گھر میں جہاں سے دن رات کی آمدورفت ہے اور جہاں کے مرد پڑوس کے شریف مردوں پر بھروسہ کر کے باہر جاتے ہیں وہاں اخلاقی خیانت کس قدر شرمناک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا:

((مَاتَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ قَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوْا حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَاَنْ يَّسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ اَبْيَاتٍ اَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّسْرِقَ مِنْ جَارِهٖ.)) ❶

''زنا کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا حرام ہے جس کو خدا اور رسول نے حرام کیا ہے قیامت تک کے لئے وہ حرام ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دس عورتوں سے زنا کرنا چھوٹا جرم ہے بہ نسبت اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے سے۔ یعنی پڑوسی اور ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دوسری دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تم لوگ چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے اس لئے وہ حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دس گھرانوں کی چوری کرنا چھوٹا جرم ہے بہ نسبت اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے سے یعنی اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے کا گناہ دس گنا چوری کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔''

پڑوسی کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کا دوسرا پڑوسی بغیر اس کی مرضی و اجازت کے اپنا مکان و زمین فروخت نہیں کر سکتا ہے اور اگر بغیر اجازت کے بیع کر دے گا تو یہ بیع باطل ہوگی۔

اس کو شرعی محاورے میں شفعہ کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا اِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا.)) ❷

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے جبکہ دونوں کا ایک ہی راستہ ہو اگر وہ موجود نہیں ہے تو اس کا انتظار کیا جائے۔''

یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ انسان مدنی الطبع ہے اس لئے سب کو چاہئے کہ بلا شر و فساد اور بغیر جنگ و جدال

---

❶ مسند احمد: ٦/ ٨، طبرانی کبیر ٢/ ٢٥٧ (٦٠٥)

❷ ابوداؤد کتاب الاجارة، باب فی الشفعة ٣/ ٣٠٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے امن امان کی زندگی بسر کریں۔ اسی لئے اللہ نے قرآن مجید نازل کیا ہے کہ لوگ اس کی ہدایتوں پر عمل کریں تو فساد کا نام بھی سننے میں نہ آئے۔ خدا نے امن کے قائم کرنے کے لئے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان میں سے ایک حق ہمسایہ کا بھی ہے۔ ہمارے یہاں کہاوت کہی جاتی ہے ہمسایہ ماں کا جایا ہمسایہ کے حقوق میں ایک حق شفعہ بھی ہے جو اسلامی ضروریات وخصوصیات میں سے ہے اب اس کی ضرورت کو دوسرے مذہب والوں نے بھی تسلیم کرلیا ہے اور سب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جہاں اسلامی قانون کے مکمل ہونے کے اور بہت سے دلائل ہیں ان میں ایک حق شفعہ بھی ہے۔ بہرحال ہمسایہ کے بڑے حقوق ہیں

(۱) اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔

(۲) نہ اس سے بے ہودہ گوئی کی جائے۔

(۳) خوشی کے وقت اس کو مبارک باد دی جائے۔ اس کی بیماری میں بیمار پرسی کی جائے۔

(۴) مصیبت میں اس کی مدد کی جائے۔

(۵) اس کے عیبوں کو چھپایا جائے۔

(۶) اس کے بیوی بچوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔

(۷) اس کو تحفہ تحائف سے نوازا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ.)) ''دین خیر خواہی ہے۔'' (مسلم)

یعنی ہر ایک کے لئے بھلائی چاہنا خواہ وہ پڑوسی ہو یا غیر پڑوسی، مسلم ہو یا غیر مسلم بلکہ انسان ہو یا جانور۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا انسانیت کا بڑا جوہر ہے خواہ اس سلسلے میں جسمانی یا روحانی یا مالی کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑے مگر اس نیک عادت کو ہرگز نہ چھوڑو، یہی ایثار وقربانی اور ہمدردی ہے اور خیر خواہی ہے اس کی بہت سی مثالیں اور واقعات ہیں

تفسیر ابن کثیر اور دُرِ منثور میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ مرتے مرتے اور شہید ہوتے ہوئے بھی اللہ کے نیک بندوں نے ہمدردی کرتے ہوئے اپنی جان دے دی ہے۔

سنئے! حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اور ایک مشکیزہ پانی کا میں نے اپنے ساتھ لیا کہ ممکن ہے کہ وہ پیاسے ہوں تو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایک جگہ اس حالت میں پڑے ہوئے ملے کہ دم توڑ رہے تھے اور جان کنی شروع تھی۔ میں نے پوچھا کہ پانی کا گھونٹ دوں۔ انہوں نے اشارہ سے ہاں کی۔ اتنے میں دوسرے صاحب نے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قریب ہی پڑے ہوئے تھے۔ اور مرنے کے قریب تھے آہ کی۔ میرے چچازاد بھائی نے آواز سنی تو مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا میں ان کے پاس پانی لے کر گیا۔ وہ ہشام رضی اللہ عنہ بن ابی العاص تھے ان کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب اسی حالت میں ایک تیسرے صاحب دم توڑ رہے تھے انہوں نے آہ کی۔ ہشام رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا میں ان کے پاس پانی لے کر پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا میں ہشام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ بھی جان بحق ہو چکے تھے۔ ان کے پاس سے اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو اتنے میں وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پیاسے تھے مگر پیاسے ہی رہے
دریا کو چھلکتا چھوڑ گئے

یہی ایثار و ہمدردی ہے کہ ضرورت کے وقت بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے گھر کی سب چیزیں اللہ کی راہ میں دیدیتے تھے اور گھر میں سوائے خدا کے نام کے اور کوئی چیز بھی نہیں چھوڑتے تھے چنانچہ یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاقاً اس زمانے میں میرے پاس کچھ مال موجود تھا میں نے کہا کہ آج میرے پاس اتفاق سے مال موجود ہے اگر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کبھی بھی بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ جاؤں گا۔ یہ سوچ کر میں خوشی خوشی گھر میں آیا جو کچھ بھی گھر میں رکھا تھا اس میں سے آدھا لے آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا کہ آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ گھر میں رکھا تھا سب لے آئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کے لئے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت اور ان کی رضا جوئی اور خوشنودی کو چھوڑ آیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ ❶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایثار دنیا کو معلوم ہے اپنے آرام کو چھوڑ کر دوسروں کو آرام پہنچاتے۔ ایک مرتبہ رات کو گشت کرتے کرتے ایک میدان میں پہنچ گئے وہاں ایک خیمہ دیکھا جو پہلے نہیں تھا آپ تحقیق حال کے

❶ ابوداؤد کتاب الزکوۃ باب الرخصة فی ذالك ۲/ ٥٤ و ترمذی کتاب المناقب باب من مناقب ابی بکر ٤/ ۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے اس خیمہ کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا ایک صاحب خیمہ کے باہر مغموم بیٹھے ہوئے ہیں اور خیمے کے اندر سے کراہنے کی آواز آ رہی ہے سلام کر کے ان کے پاس بیٹھ گئے اور دریافت فرمایا۔تم کون ہو؟

انہوں نے کہا میں ایک دیہاتی مصیبت زدہ ہوں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ضرورت لے کر آیا ہوں۔رات ہوگئی تھی اس لئے اس میدان میں ٹھہر گیا کل صبح عدالت میں حاضر ہوں گا آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا اس خیمہ کے اندر کون ہے اور کراہنے کی آواز کیسی ہے؟

مسافر چونکہ مصیبت زدہ پریشان حال تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا اور نہ پہچانتا تھا اس نے جواب دیا۔تم جاؤ اپنا راستہ لو بار بار سوال کرنے سے کیا فائدہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اصرار کیا اور فرمایا۔ضرور بتاؤ کیا بات ہے اور کراہنے کی کیسی آواز ہے؟

مسافر نے کہا میاں میری بیوی خیمہ کے اندر ہے اس کی ولادت اور بچہ جننے کا وقت ہے درد زہ ہو رہا ہے۔آپ نے اس سے پوچھا کوئی اور عورت بھی ہے؟ اس مسافر نے کہا نہیں، اگر دوسری عورت ہوتی تو مجھے اس وقت پریشانی نہ ہوتی۔شہر کا دروازہ بند ہے۔کوئی دائی بھی نہیں آسکتی اور نہ یہاں کوئی آبادی ہے اور نہ یہاں سے اس وقت اس کو اکیلا چھوڑ کر جا سکتا ہوں اور نہ یہ کام ہی میرے اور تمہارے بس کا ہے اب خدا ہی محافظ اور وکیل ہے۔ ﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۝﴾ (مؤمن: ٤٤)

آپ وہاں سے اٹھ کر مکان پر تشریف لائے اور اپنی بیوی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لئے آج مقدر سے بڑے ثواب کی چیز ہاتھ آئی ہے اس کی قدر کرو۔حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا آخر کیا چیز ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک گاؤں کی عورت میدان میں پڑی ہے۔اس کو دردزہ ہو رہا ہے۔اس کے پاس کوئی عورت اور کوئی دائی نہیں ہے اس پر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر ارشاد ہو تو اس کام کی انجام دہی کے لئے میں چلنے کے لئے تیار ہوں اور کیوں نہ تیار ہوتیں آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں سید کونین کی نواسی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولادت کے لئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کو لے لو اور ایک ہانڈی اور کچھ تیل اور کھانے کی کچھ چیزیں لے لو۔اور میرے ساتھ چلو۔

وہ سب ضروری چیزیں لے کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلیں۔میدان میں پہنچ کر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا خیمہ میں تشریف لے گئیں۔اور دایہ کے کام کو انجام دینے لگیں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چولہا جلا کر کھانا پکانا شروع کیا۔ادھر حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کھانا پکا کر فارغ ہوئے ادھر حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا ولادت کی انجام دہی سے فارغ ہوئیں اور باہر آ کر فرمایا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اپنے دوست کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارک باد دیجئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا لفظ جب اس مسافر کے کان میں پڑا تو وہ بہت گھبرایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تمہارا خادم ہوں لو یہ کھانا تم میاں بیوی کھالو۔ تمہیں بڑی تکلیف ہوئی ہے رات بھر تم جاگتے رہے کل صبح کو آنا تمہارا انتظام کر دیں گے۔ یہ کہہ کر اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر واپس مکان پر تشریف لائے۔

اپنی نیند اور آرام چھوڑ کر دوسروں کو آرام پہنچانا۔ امیر المومنین ہو کر غریب مسافر کی خدمت میں جانا اور اپنی بیوی کو اس کام کے لئے لے جانا اور چولہا جلا کر کھانا پکا کر کھلانا ایثار و ہمدردی کی بات ہے۔ رہتی دنیا تک ان کی یادگار باقی رہے گی۔ خدا ہم کو بھی ایسے ہی توفیق دے (آمین)

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ دین تو ہمدردی اور غم خواری کا نام ہے۔ یعنی جب کسی پر مصیبت پڑ جائے تو اس کی مصیبت دور کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اگر کوئی مظلوم حق کی حمایت میں گرفتار ہو جائے تو اس کے چھڑانے کے لئے اور آزاد کرانے کے لیے کوشش کرنا اور آزاد کرانا بہت بڑی خیر خواہی اور اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مکہ کسی مسلمان کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیتے تھے۔ مدینہ منورہ سے مسلمان مکہ مکرمہ جا کر مسلمان قیدی کو چھڑا لاتے جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے کہ۔

حضرت مرثد بن ابو مرثد مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھا لایا کرتے تھے اور مدینہ منورہ پہنچا دیا کرتے تھے۔ عناق نامی ایک بدکار عورت مکہ میں تھی۔ جاہلیت کے زمانے میں ان کا اس عورت سے تعلق تھا۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک قیدی کو لانے کے لئے مکہ شریف گیا۔ ایک باغ کی دیوار کے نیچے میں پہنچ گیا۔ رات کا وقت تھا چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ اتفاق سے عناق آ پہنچی اور مجھے دیکھ لیا بلکہ پہچان بھی لیا اور آواز دے کر کہا کیا مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں اس نے بڑی خوشی ظاہر کی اور مجھ سے کہنے لگی چلو رات میرے یہاں گذارنا۔ میں نے کہا عناق، اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کر دی ہے جب وہ مایوس ہوگئی تو اس نے مجھے پکڑوانے کے لئے غل مچانا شروع کیا کہ اے مکہ والو! ہوشیار ہو جاؤ دیکھو چور آ گیا ہے۔ یہی ہے جو تمہارے قیدیوں کو چرا لے جایا کرتا ہے۔ لوگ بیدار ہو گئے۔ اور مجھے پکڑنے کے لئے آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں مٹھیاں بند کر کے بے تحاشہ خندق کے راستے سے بھاگا اور ایک غار میں جا چھپا۔ یہ میرے پیچھے ہی پیچھے غار میں آ پہنچے لیکن میں انہیں نہ ملا۔ یہ وہیں پیشاب کرنے کو بیٹھے واللہ ان کا پیشاب میرے سر پر آ رہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا۔ ان کی نگاہیں مجھ پر نہ پڑیں وہ ادھر ادھر دیکھ بھال کر واپس چلے گئے۔ میں نے کچھ دیر گزار کر جب یہ یقین کر لیا کہ وہ سو گئے ہوں گے۔ تو وہاں سے نکلا اور مکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی راہ لی وہاں پہنچ کر اس مسلمان قیدی کو اپنی کمر پر چڑھایا اور وہاں سے لے بھاگا چونکہ وہ بھاری بدن کے تھے جب اذخر پہنچا تو تھک گیا میں نے انہیں کمر سے اتار کر ان کے بندھن کھول دیئے اور آزاد کر دیا۔ اور وہ مدینہ پہنچ گئے۔

چونکہ عناق کی محبت میرے دل میں تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ میں اس سے نکاح کرلوں آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ یہی سوال کیا پھر آپ ﷺ خاموش رہے اور یہ آیت اتری:

﴿ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ (النور: ۳)

(زانی مرد نکاح نہیں کرسکتا مگر زانیہ عورت یا مشرکہ عورت کے ساتھ اور زانیہ عورت بھی نکاح نہیں کرسکتی سوائے زانی مرد یا مشرک مرد کے اور زانیہ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح کرنا مومنوں پر حرام کر دیا گیا۔)

تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے مرثد! زانیہ سے نکاح زانی یا مشرک ہی کرتا ہے تو اس سے نکاح کا ارادہ چھوڑ دے۔ ❶

بہر حال اس آیت کے شان نزول کے واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ مسلمان قیدیوں کو مکہ مکرمہ کے جیل خانہ سے نکال کر پیٹھ پر لاد کر آبادی سے باہر لایا کرتے تھے اور ان کو آزاد کرتے تھے یہ بہت بڑی ہمدردی اور خیر خواہی کی بات ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ وَمَا هُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِیْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَاِذَ دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.)) ❷

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں عرض کیا گیا وہ کیا ہیں فرمایا (۱) ملاقات کے وقت سلام کرے (۲) اس کی دعوت قبول کرے (۳) جب وہ خیر خواہی کا طلب گار ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔ (۴) اس کی چھینک کا جواب دے (۵) اس کی بیماری کے وقت بیمار پرسی کرے (۶) مرنے پر جنازہ میں شریک ہو۔''

ان چھ حقوق میں سے ملاقات کے وقت سلام کرنا دعوت قبول کرنا۔ چھینک کا جواب دینا تو آسان ہے

❶ ترمذی کتاب التفسیر، باب سورة النور (۳۱۷۷) ❷ صحیح مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

البتہ مصیبت میں کام آنا اور بیمار کی خدمت کرنا وہ بھی بلا ریا ونمود کے اور بلا ذاتی غرض اور طمع کے مشکل ہے اور اس میں امتحان اور کمال بھی ہے اور اسی سے ہمدردی وخیر وخواہی معلوم ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر کمزور انسان بلکہ جاندار جو اپنی خدمت آپ نہیں کرسکتا وہ ہماری ہمدردیوں کا زیادہ محتاج ہے۔ بیماروں کی دیکھ بھال انکی غمخواری، تیمارداری اور ان کی خدمت گزاری کو عیادت اور بیمار پرسی کہتے ہیں یہ عیادت بقدر ہمت ہر تندرست پر فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیمار کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے اس کے لئے آداب اور دعائیں سکھائی ہیں اور اس کا ثواب بھی بیان فرمایا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ.)) ❶

''جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور صبح کے وقت جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر وہ شام کو بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو صبح تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بارگاہ ایزدی میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اسے پختہ میووں والا باغ ملے گا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ.)) ❷

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور بیمار کی عیادت وخدمت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((وَمَنْ عَادٰى مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.)) ❸

''جو شخص کسی بیمار کی خدمت کو جائے اس کی تیمارداری کرے، تو آسمان سے فرشتے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں تم نے بہت اچھا کام کیا ہے تمہارا چلنا پھرنا مبارک ہو۔ تم نے اپنا ٹھکانا جنت میں بنالیا

---

❶ ابو داؤد كتاب الجنائز، باب فضل العيادة ۳/ ۱۵۲

❷ بخاری كتاب المرضى، باب وجوب عيادة المريض (۵۹۵۹)

❸ ابن ماجه كتاب الجنائز، باب ماجاء في ثواب من عاد مريضا (۱۴۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب کسی کی عیادت کے لئے جاؤ تو پہلے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر تسلی دو اور اس کے شفا پانے کی دعا کرو۔ ❶

آنحضرت ﷺ خود بھی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، یہاں تک کہ غیر مسلموں کی بیمار پرسی کیلئے اور مشرکوں یہودیوں اور منافقوں کی عیادت کے لئے بھی جایا کرتے تھے۔ ❷

حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ جب جنگ خندق ۵ھ میں زخمی ہو گئے تھے تو آپ ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب فرمایا تھا۔ تاکہ سب نمازی ان کی عیادت آسانی سے کر سکیں۔ ❸

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا علاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ان کا بھی خیمہ اسی مسجد میں رہا کرتا تھا تاکہ جنگ کے زخمی مسلمانوں کی تیمارداری اور مرہم پٹی کریں۔ ❹

اور بیماروں کی تیمارداری عورتیں ہی اچھی طرح کر سکتی ہیں۔ اس لئے غزوات میں بھی بعض ایسی بیویاں اور صحابیات ساتھ رہتی تھیں جو بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کو مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ ❺

بیمار پرسی کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَرِضْتُ فَلَمْ تُعِدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تُعِدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ.)) ❻

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو تو سارے جہاں کا پروردگار ہے میں تیری عیادت کیوں کرتا۔ تو پروردگار فرمائے گا کیا تجھے خبر نہ ہوئی میرا فلاں بندہ بیمار ہوا مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے بھی اسی کے پاس پاتا۔''

مسلمان بھائی کے مرجانے کے بعد اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اس کے کفن دفن کا انتظام کرے

---

❶ بخاری کتاب المرضی' باب وضع الید علی المریض (٥٦٥٩)

❷ بخاری کتاب المرضی' باب عیادة المشرك (٥٦٥٧)

❸ بخاری کتاب الصلوٰة' باب الخیمة فی المسجد وغیرهم (٤٦٣)

❹ سیرة ابن هشام ٣/ ٣٥٠

❺ بخاری کتاب الجهاد و السیر' باب مداواة النساء الجرحی فی الغزو (٢٨٨٢)

❻ مسلم کتاب البر و الصلة' باب فضل عیادة المریض (٦٥٥٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور جنازہ کی نماز پڑھے اور جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان جائے۔ اس کے لئے قبر کھودے۔ دفن کرے اور مٹی دے اور دعائے خیر کر کے وہاں سے واپس لوٹے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا وَّ كَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرِغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ.)) ❶

''جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور آخرت میں ثواب لینے کی غرض سے جائے اور اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس ہوتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو صرف جنازے کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن تک نہ رہے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔''

یعنی جو ایمان اور ثواب آخرت حاصل کرنیکی غرض سے بلا ریا و نمود کے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک رہا اور جنازہ کی نماز بھی پڑھی اور مٹی بھی دی تو اس کو دو پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا اور جو نماز پڑھ کر دفن ہونے سے پہلے واپس چلا آئے تو ایک پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا۔ قیراط کے معنی درہم کے بارھویں حصے کے ہیں اور پہاڑ کے بھی ہیں لیکن اس جگہ ڈھیر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا جنازہ پڑھا پھر اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے سر کی طرف تین دفعہ مٹی ڈالی۔ (ابن ماجہ)

یعنی مسلمان بھائی کی قبر پر تین لپ مٹی دینا سنت ہے اور یہ میت کا حق ہے یہ نیکی قیامت کے دن کام آئے گی اور یہ مٹی ترازو میں رکھ کر تولی جائے گی چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت میں لکھا ہے

((قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ فِى الْمَنَامِ مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ قَالَ وُزِنَتْ حَسَنَاتِىْ فَرَجَّحَتِ السَّيِّئَاتُ عَلَى الْحَسَنَاتِ فَسَقَطَتِ الصُّرَّةُ فِىْ كَفَّةِ الْحَسَنَاتِ فَرَجَحَتْ فَحَلَلْتُ الصُّرَّةَ فَاِذَا فِيْهَا كَفُّ تُرَابٍ اَلْقَيْتُهٗ فِىْ قَبْرِ مُسْلِمٍ.)) (ذكره فى المواهب)

''کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اس نے کہا کہ میری نیکیاں تولی گئیں تو برائیوں کا پلہ نیکیوں کے پلے پر بھاری ہو گیا پھر نیکیوں کے پلے میں ایک

❶ بخاری کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان ٤٧

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھیلی گر پڑی تو نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گیا تو میں نے اس تھیلی کو کھول کر دیکھا تو اس میں ایک مٹھی مٹی تھی جو کہ میں نے مسلمان میت کی قبر پر ڈالی تھی۔''

یہ جنازے کی نماز ہے اور اس کی قبر پر جا کر مٹی دینا یہ اس کی خیر خواہی ہے یعنی میت کے لئے اس کی بخشش کے لئے دعا کرنا کہ اے خدا اس کی غلطیوں کو معاف کر دے۔ اس کو بخش دے اور جہنم کے عذاب سے بچا اور قبر کے عذاب سے بچا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خیر خواہی ہو سکتی ہے۔ آپ جنازے کی دعا میں غور کیجئے تو میت کے حق میں خیر خواہی ہی خیر خواہی نظر آئے گی اور اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ کا پورا منظر سامنے آ جائے گا۔ آپ کو وہ دعا تو یاد ہو گی۔ خدانخواستہ اگر نہ یاد ہو تو سن لیجئے اور یاد کر لیجئے۔

پہلے اللہ اکبر کے بعد دعائے ثناء پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۂ پھر اللہ اکبر کے بعد درود شریف اور پھر اللہ اکبر کے بعد یہی دعاء پڑھتے ہیں۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَہٗ.)) ❶

''اے اللہ! تو ہمارے زندوں اور مردوں حاضر اور غائب چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو بخش دے اے اللہ! ہم میں سے تو جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو فوت کرے تو ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! تو اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔''

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.)) ❷

''اے اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کو پانی برف اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے۔ جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا کے گھر سے

---

❶ ابوداؤد کتاب الجنائز' باب الدعاء للمیت (۳۱۱۵)' ۳/ ۱۸۸

❷ مسلم' کتاب الجنائز' باب الدعاء للمیت فی الصلوٰۃ (۲۲۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہاں اچھا گھر دے اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما۔ اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑ عنائت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور قبر سے عذاب نار سے اس کو بچا۔''

یہ پاکیزہ دعائیں میت کے حق میں خیر خواہی ہی خیر خواہی ہیں۔ مرنے کے بعد اکثر تعلقات دنیاوی تو ختم ہو ہی جاتے ہیں مگر مومن کا تعلق مومن کے ساتھ مرنے میں بھی اور جینے میں بھی رہتا ہے یعنی زندگی تو خیر خواہی چاہتی ہی ہے۔ لیکن اپنے مرنے کے بعد بھی خیر وخواہی چاہتی ہے۔

آپ حضرات سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت تو کرتے ہیں اس میں آپ یہ بھی پڑھتے ہیں

﴿ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴾ (یٰسین: ۲۰ تا ۲۹)

(اور ایک شخص اس شہر کے کسی اور مقام سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو۔ ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے معاوضہ نہیں مانگتے۔ اور وہ خود راہ راست پر ہیں۔ مجھے کیا ہو گیا ہے جو میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں اگر خدائے رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکیں اور نہ مجھے بچا سکیں پھر تو میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں میری سنو! میں تو سچے دل سے تم سب کے رب پر ایمان لا چکا اس سے کہا گیا کہ جنت میں چلا جا کہنے لگا کاش کہ میری قوم کو بھی علم ہو جاتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے ذی عزت لوگوں میں سے کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا۔ اور نہ ہم اس طرح اتارا کرتے ہیں وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکا یک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے۔)

اصحاب القریہ (بستی والوں) کے پاس اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے متعدد رسولوں کو بھیجا ان لوگوں نے ان کی تکذیب وتردید اور تذلیل وتوہین کی۔ تو ایک کامل مومن خبر پا کر دوڑے ہوئے آئے اور ان نافرمانوں اور جھٹلانے والوں کو نصیحت کی جیسا کہ ان آیتوں میں اس کا بیان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مومن کامل کو کفار نے بری طرح مارا پیٹا۔ اس کو گرا کر اس کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھے اور پیروں سے روندنے لگے یہاں تک کہ اس کی آنتیں اس کے پیچھے کے راستے سے باہر نکل آئیں اسی وقت خدا کی طرف سے اس کو جنت کی خوشخبری سنائی گئی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے رنج وغم سے آزاد کر دیا اور امن وچین سے جنت میں پہنچا دیا۔ ان کی شہادت سے خدا خوش ہوا جنت ان کے لئے کھول دی گئی اور داخلہ کی اجازت مل گئی اپنے ثواب واجر اور عزت واکرام کو دیکھ کر پھر اس کی زبان سے نکل گیا۔ کاش کہ میری قوم جان لیتی کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور میری بہت ہی عزت کی۔ فی الواقع مومن سب کے خیر خواہ ہوتے ہیں وہ دھوکے باز اور بدخواہ نہیں ہوتے۔ اس باخدا شخص نے زندگی میں بھی قوم کی خیر وعافیت چاہی اور مرنے کے بعد بھی ان کا خیر خواہ بنا رہا۔ یہ مطلب ہے کہ وہ کہتا ہے کہ کاش میری قوم یہ جان لیتی کہ مجھے کس باعث میرے رب نے بخشا اور کیوں میری عزت کی تو لامحالہ وہ بھی اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی اور رسولوں کی پیروی کرتی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ اور ان سے خوش رہے کہ قوم کی ہدایت کے کس قدر خواہشمند تھے۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں تبلیغ دین کے لئے جاؤں اور انہیں دعوتِ اسلام دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قتل کریں جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا تو احتمال ہی نہیں کیونکہ انہیں مجھ سے اس قدر الفت وعقیدت ہے کہ اگر میں سویا ہوا ہوں تو وہ مجھے جگائیں بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پھر جاؤ' یہ چلے اور جب لات وعزیٰ بتوں کے پاس سے ان کا گذر ہوا تو کہنے لگے اب تمہاری شامت آ گئی اس بات پر پورا قبیلہ ثقیف بگڑ اٹھا۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ اے میری قوم کے لوگوں! تم ان بتوں کو ترک کر دو یہ لات وعزیٰ دراصل کوئی چیز نہیں۔ اسلام قبول کر لو تو سلامتی حاصل ہوگی' اے میرے بھائی بندوں! یقین مانو کہ یہ بت کچھ حقیقت نہیں رکھتے ساری بھلائی اسلام میں ہے وغیرہ۔

ابھی تین ہی مرتبہ اس کلمہ کو دہرایا تھا کہ ایک بدنصیب جلے تن نے دور سے ہی ایک تیر چلایا جو رگ اکحل پر لگا اور آپ اسی وقت شہید ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورۂ یٰسین والا۔ جس نے کہا تھا کاش میری قوم میری مغفرت اور عزت کو جان لیتی۔ ❶

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ کے پاس جب حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا جو قبیلہ ہوازن بن نجار سے تھے جن کو جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ملعون نے شہید کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ حبیب

❶ ابن ابی حاتم بحوالہ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۵۶۹' مستدرك حاكم ۳/ ۶۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھی اسی حبیب کی طرح تھے جن کا ذکر سورۂ یٰسین میں ہے ان سے اس کذاب نے حضور ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اس نے کہا میری نسبت بھی تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں تو حبیب نے فرمایا میں نہیں سنتا۔ اس نے کہا محمد ﷺ کی نسبت کیا کہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کی سچی رسالت کو مانتا ہوں اس نے پھر پوچھا کہ رسالت کے بارے میں تو کیا کہتا ہے جواب دیا کہ میں نہیں سنتا ان ملعون نے کہا ان کی نسبت تو سن لیتا ہے اور میری نسبت تو بہرا بن جاتا ہے چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ پوچھتا اور ان کے جواب پر ایک عضو بدن کٹوا دیتا پھر پوچھتا اور یہی جواب پاتا اور ایک عضو بدن کٹوا دیتا اسی طرح جسم کا ایک ایک جوڑ کٹوا دیا اور وہ اپنے سچے اسلام پر آخری دم تک قائم رہے اور جو جواب پہلے تھا وہی آخر تک رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے لیکن رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی پر آخری دم تک نہایت استقلال واستقامت کے ساتھ قائم رہے۔ رضی اللہ عنہ۔ حافظ الحدیث ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر نے ''الاستیعاب فی اسماء الاصحاب'' میں اس واقعہ کو بیان فرمایا اسی طرح سے حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں آیت ﴿اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ.﴾ کے تحت یہ تحریر فرمایا ہے کہ حافظ ابن عساکر عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی کے ترجمہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ کو رومی کافروں نے قید کر لیا اور اپنے بادشاہ تک پہنچا دیا۔ بادشاہ نے آپ سے کہا تم نصرانی بن جاؤ میں تمہیں راج پاٹ میں شریک کئے لیتا ہوں اور اپنی شہزادی کو تمہارے نکاح میں دے دیتا ہوں حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے دے اور تمام عرب کا راج بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اپنے دین محمدی سے پھر جاؤں تو یہ ممکن نہیں ہے بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا اور تیراندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے ہاتھ پاؤں اور جسم چھیدنا شروع کر دیا۔ بار بار کہا جاتا کہ اب بھی نصرانیت قبول کر لو تو آپ پورے صبر واستقلال سے فرماتے جاتے تھے کہ ہرگز نہیں آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سولی سے اتار لو اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ تپا کر آگ بنا کر لائی جائے۔ چنانچہ وہ پیش ہوئی بادشاہ نے ایک اور قیدی مسلمان کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو۔ اسی وقت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ مسکین صحابی اسی وقت چرمر ہو کر رہ گئے گوشت پوست جل گیا۔ اور ہڈیاں چمکنے لگیں پھر بادشاہ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب بھی بات مان لو اور ہمارا مذہب قبول کرلو ورنہ اسی آگ کی دیگ میں اسی طرح تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا آپ نے پھر بھی اپنے جوش ایمانی سے کام لے کر فرمایا۔

یہ ناممکن ہے کہ خدا کے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو۔ جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لئے چرخی پر اٹھائے گئے تو بادشاہ نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں اسی وقت اس نے حکم دیا کہ رک جائیں اور انہیں اپنے پاس بلا لیا اس لئے کہ اب اسے امید بندھ گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اب ان کے خیالات بدل گئے ہیں میری مان لیں گے اور میرا مذہب قبول کرلیں گے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی بن جائیں گے لیکن بادشاہ کا یہ خیال بے سود نکلا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اس وجہ سے رویا تھا کہ آج ایک ہی جان ہے۔ جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں کاش کہ میرے روئیں روئیں میں ایک ایک جان ہوتی کہ آج میں سب جانیں راہ خدا میں اسی طرح ایک ایک کر کے فدا کر دیتا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا اور کھانا پینا بند کر دیا کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے اس بھوک پر بھی اس کی طرف توجہ نہ فرمائی، بادشاہ نے آپ کو بلوا بھیجا۔ اور ان سے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا اس حالت میں یہ میرے لئے مباح تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔ اب بادشاہ نے کہا اچھا، تو میرے سر کا بوسہ لے لو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھ تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیتا ہوں آپ نے اسے قبول فرما لیا اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ آپ کو آپ کے تمام ساتھیوں سمیت چھوڑ دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر مسلمان پر حق ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ماتھا چومے اور میں ابتدا کرتا ہوں یہ فرما کر پہلے آپ نے ان کے سر کا بوسہ لیا۔

تاریخ اسلام میں اس قسم کے استقلال و استقامت کے بہت سے واقعات ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بتانا ہے کہ ہمارے اسلاف نے نصیحت اور انسانی ہمدردی میں تکلیف تو تکلیف جانیں بھی قربان کر دیں۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ جو دوسرے کا بھلا چاہے گا اپنا بھی بھلا ہوگا یہی مطلب ہے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ کا۔ خدا ہم سب کو نیک عمل کی توفیق بخشے آمین۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کسبِ حلال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o ﴾ (الجمعة: ۹ - ۱۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جمعہ کے دن جب نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آیا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہے پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور خدا کا فضل تلاش کیا کرو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔)

اللہ تعالیٰ نے حیوانوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور ان کی پرورش کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لازم ٹھہرائی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ﴾ (هود: ٦)

(زمین میں ہر چلنے پھرنے والے جانوروں کی روزی اللہ ہی کے ذمہ ہے۔)

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ o ﴾ (الذاريات: ٥٨)

(بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کو روزی دینے والا مضبوط طاقت والا ہے۔)

اللہ تعالیٰ ہی روزی کا سامان آسمان و زمین سے پیدا کرتا ہے آسمان سے بارش برساتا ہے اور زمین سے غلہ اگاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

ہر موضوع پر مستند مواد پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴾ (سورة الذاريات: ٢٢)

(اور آسمان میں تمہاری روزی ہے (وہاں سے مینہ برساتا ہے) اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرَازِقِيْنَ ﴾ (سورة الحجر: ٢٠)

(اور ہم نے اسی زمین میں تمہارے لئے روزی کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو (بلکہ ہم ہی روزی دیتے ہیں))

بے شمار جانوروں کو ان کے درجہ کے مطابق روزی اللہ تعالیٰ ہی پہنچا رہا ہے' غور فرمایئے صبح کے وقت پرندے اور جانور اپنے گھونسلوں اور بلوں سے بستیوں اور جنگلوں کی طرف نکلتے ہیں اور دن بھر اپنی روزی ادھر ادھر تلاش کر کے شام کو پیٹ بھر کر واپس ہوتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا.)) ❶

''اگر تم خدا پر کما حقہ اعتماد کرلو تو جس طرح وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے اسی طرح تم کو بھی دے گا' کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس ہوتے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ مختلف پیشے والوں کو بھی روزی عنایت فرماتا ہے' جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

﴿ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ﴾ (سورة الزخرف: ٣٢)

(ہم نے لوگوں کی روزیوں کو دنیا کی زندگی میں تقسیم کر دیا ہے کسی کو درجے میں اونچا کر دیا ہے' کسی کو اس سے کم۔)

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ط ﴾ (سور الرعد: ٢٦)

(اللہ تعالیٰ جس کی روزی کو کشادہ کرنا چاہتا ہے' کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی کم کرنا چاہتا ہے کم کر دیتا ہے۔)

---

❶ مسند احمد: ١/ ٣٠' ٢٥ و ترمذی ٣/ ٢٦٨ كتاب الزهد باب ماجاء فی الزهادة فی الدنيا رقم الحديث ٢٣٤٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

روزی کی کمی بیشی میں خاص حکمت اور مصلحت ہے زیادہ روزی پانے والے کو اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کیونکہ اس کے مال میں دوسرے لوگوں کا بھی حق ہے وہ صرف تن تنہا اس کو استعمال نہیں کر سکتا' اور تنگ روزی پانے والے کا بھی امتحان لیتا ہے' کہ وہ روزی کی تنگی میں کتنے ثابت قدم رہتے ہیں' ہر شخص کو اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق روزی تلاش کرنے میں جدوجہد کرنا ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى ﴾ (النجم: ۳۹)

(انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کی سعی اور کوشش سے ملتا ہے۔)

قرآن مجید میں متعدد جگہ کوشش اور محنت کا حکم دیا گیا ہے' جیسا کہ آپ پہلی آیت میں سن چکے ہیں' اور سورہ مزمل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ (سورة المزمل: ۲۰)

(اور کچھ ایسے ہیں جو زمین میں چلتے پھرتے ہیں اور اللہ کے فضل یعنی روزی کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَهُوَالَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴾ (سورة الملك: ۱۵)

(وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کر دیا کہ تم اس کے راستوں میں چلو اور اس کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ' اور اسی کے پاس مرنے کے بعد زندہ ہو کر جانا ہے۔)

حلال کی کمائی

حلال طریقے سے روزی کمانا اور رزق کی تلاش کرنا فرض ہے اسلام نے اس کی بڑی تاکید کی ہے' اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں اور نیک بندوں نے حلال طریقے سے روزی کمائی ہے روزی دو طرح سے حاصل کی جاتی ہے' ایک حلال طریقہ ہے' دوسرا حرام ذریعہ ہے' حرام ذریعہ سے روزی حاصل کرنا بہت ہی برا ہے' جس کو ہر شخص جانتا ہے' حلال کمائی کی بڑی بزرگی' دین و دنیا کی سعادت اسی میں پوشیدہ ہے حلال کمائی کرنے والا سب کی نظروں میں محبوب سمجھا جاتا ہے خدا بھی اس کو اپنا پیارا بنا لیتا ہے جو عبادت کرتا ہے اس کو قبول فرما لیتا ہے' حرام کھانے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَا الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَـآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنٰكُمْ. ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.)) ❶

''یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے' اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو نبیوں اور رسولوں کو حکم دیا ہے وہی عام مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے' چنانچہ فرمایا' اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور اچھے کام کرو' اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے ایمان والو! ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا' جو لمبا سفر کرتا ہے' پراگندہ حال' گرد آلود اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف کئے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے رب! یعنی گڑگڑا کر دعا مانگتا ہے کہ خدایا تو ایسا کر' یہ دے وہ دے' حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے' پینا حرام ہے' اور اس کا پہننا حرام ہے اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوتی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول کی جائے گی۔''

اس حدیث کا مطلب بالکل صاف ہے' کہ دعا اور عبادت کی قبولیت حلال روزی کے استعمال کرنے پر موقوف ہے' اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا کے دو بازو ہیں ایک اکل حلال' دوسرے صدق مقال یعنی حلال اور پاکیزہ کمائی' اور سچ بولنا۔

حرام مال میں سے صدقہ کرنے سے صدقہ قبول نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک وصاف کو قبول فرماتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ.)) ❷

''بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔''

یعنی حلال کمائی کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے' اور حرام کمائی کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

❶ صحيح مسلم: ١/ ٣٢٦ كتاب الزكاة باب قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها رقم الحديث ٢٣٤٦

❷ صحيح مسلم: ١/ ١١٩ كتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلاة رقم الحديث ٥٣٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط﴾ (سورة البقرة: ٢٦٧)

(اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی میں سے خرچ کرو اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو اور حرام مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو اور خود تم اس خراب مال کو نہیں لو گے یہ کہ تم چشم پوشی کر جاؤ تو دوسری بات ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبیث اور مال حرام کے خرچ کرنے سے منع فرمایا ہے' کیونکہ حرام مال خبیث اور ناپاک ہے وہ گناہ کو پاک وصاف نہیں کر سکتا۔

حرام مال سے پلا ہوا گوشت جہنم میں جلایا جائے گا

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰى سُحْتٍ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ.)) ❶

''جنت میں وہ گوشت اور خون داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پلا ہوگا اس کے لئے تو دوزخ ہی مناسب ہے۔''

کمائی میں حلال اور حرام کا خیال رکھنا چاہئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ.)) ❷

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی کو اس کی پروا نہیں ہوگی' کہ روزی حلال طریقے سے کمائی ہے یا حرام سے۔''

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

حرام روزی سے بچنا چاہئے' جو لوگ حرام روزی کھاتے ہیں' وہ خدا کے نزدیک بے حیا اور بے شرم ہیں' قیامت کے دن ان سے سخت باز پرس ہوگی' کہ روزی کہاں سے کمائی ہے اور کہاں خرچ کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا تَزَالُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ

❶ جامع ترمذی: ١/ ٤١٦ كتاب الصلاة باب ما ذكر فى فضل الصلوٰة رقم الحديث ٦١٤

❷ بخاری: ١/ ٢٧٦ كتاب البيوع باب من لم يبال من حيث كسب المال رقم الحديث ٢٠٥٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فِيمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ اَنْفَقَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ.)) ❶

''قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہٹ سکتے۔ جب تک چار چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔ (۱) عمر کہاں گنوائی (۲) جوانی کہاں برباد کی (۳) مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) اور جو علم سیکھا تھا اس پر کیا عمل کیا۔''

جس طرح حرام سے بچنا ضروری' اسی طرح شک وشبہ کی کمائی اور مشکوک مال سے بھی بچنا ضروری ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' حلال ظاہر ہے' اور حرام ظاہر ہے اور اس حلال وحرام کے بیچ میں بعض شبہ والی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ آیا وہ حلال ہیں یا حرام ہیں' جو بعض شک وشبہ والی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین' (عزت کو) بچا لیا اور جو ان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا تو اسکی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو شاہی چراگاہ کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے' قریب ہے کہ کوئی جانور اس میں گھس جائے' خبردار' ہر ایک بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہے' جس میں دوسرے کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے' سن لو' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ میں یعنی اس کی زمین' اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں' خبردار! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست رہا تو سارا جسم درست رہا۔ اور جب وہ خراب ہو گیا' تو سارا جسم خراب ہو گیا' سن لو وہ دل ہے۔ ❷

یعنی دل میں تقویٰ اور ڈر ہونا چاہئے اگر خدا کے خوف سے حرام اور شک والی چیزوں کو چھوڑ دے تو وہ نیک شمار ہوگا اور اگر بے خوف ہو کر حرام اور شبہ والی چیزوں کو استعمال کرے تو اچھا نہیں سمجھا جائے گا' اصل پرہیز گاری یہی ہے کہ شک وشبہ والی چیزوں کو بھی چھوڑ دیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شک وشبہ والی چیز کو چھوڑ کر وہ کام کرو جس میں شک وشبہ نہ ہو۔

مکر وفریب اور جھوٹ سے اور اصلی چیزوں میں نقلی ملا کر فروخت کر کے روزی کمانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والا مسلمان نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) ❸

''جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

---

❶ شعب الايمان ۲/ ۲۸٦ رقم الحديث ۱۷۸۵

❷ صحيح بخاری: ۱/ ۲۷۵ كتاب البيوع باب الحلال بين و الحرام بين و بينهما مشتبهات رقم الحديث ۲۰۵۱

❸ صحيح مسلم: ۱/ ۷۰ كتاب الايمان باب قول النبی ﷺ من غشنا فليس منا رقم الحديث ۲۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دین خیر خواہی کا نام ہے لین دین کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ رہیں تب دونوں کے معاملہ میں برکت رہے گی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.)) ❶

''اگر بیچنے خریدنے والے سچ سچ بولیں اور اپنی چیزوں کے عیب ونقصان کو بیان کر دیں تو دونوں کے معاملہ میں برکت ہوگی اور اگر عیب پوشی کریں اور جھوٹ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت نہیں ہوگی۔''

اور آپ نے ایک شخص کو فرمایا تھا کہ جب سودا بیچو تو لَا خِلَابَةَ . ❷ کہہ دیا کرو۔ کہ دھوکا بازی نہیں ہے اور نہ ہمیں کوئی فریب نقصان دے اور نہ ہم کسی کو دھوکا دیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا: ((بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.)) ❸ ''بیچنا مسلمان کا مسلمان سے ہے''۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دیتا ہے دین خیر خواہی کا نام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ.)) ❹

حافظ ابن حجر سے اس حدیث کی شرح میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا واقعہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ ان کے غلام نے تین سو روپے میں ایک گھوڑا خریدا جب حضرت جریر نے اس گھوڑے کو دیکھا تو بائع سے کہا تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے قیمت میں اضافہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آٹھ سو روپے عنایت فرمائے۔

اللہ کے نیک بندوں نے اپنے ہاتھوں سے کما کر کھایا پیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ.)) ❺

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ٢٧٩ كتاب البيوع باب ما يمحق الكذب و الكتمان في البيع رقم الحديث ٢٠٨٢

❷ صحيح بخاري: ١/ ٢٨٤ كتاب البيوع باب ما يكره من الخداع في البيع رقم الحديث ٢١١٧

❸ صحيح بخاري: ١/ ٢٧٩ كتاب البيوع باب نمبر ١٩ اذا بين البيعان ولم يكتما و نصحا (تعليقًا) و ترمذي: ٢/ ٢٢٩ كتاب البيوع باب ماجاء في كتابة الشروط رقم الحديث ١٢١٦

❹ صحيح بخاري: ١/ ١٣ كتاب الايمان باب قول النبي ﷺ الدين النصيحه (تعليقا) صحيح مسلم: ١/ ٥٤ كتاب الايمان باب بيان ان الدين النصيحة رقم ١٩٦

❺ صحيح بخاري: ١/ ٢٧٨ كتاب البيوع باب كسب الرجل و عمله بيده رقم الحديث ٢٠٧٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا سب کھانوں سے بہتر ہے اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔''

اور آپ نے سچی تجارت کے متعلق فرمایا:

((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ.)) ❶

''سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

اس کو ہم خرما و ہم ثواب کہتے ہیں' دنیا میں روزی ملی' اور قیامت میں جنت ملی اور ایسے پاکباز لوگوں کی رفاقت ملی' اس سے بڑھ کر اور کیا شرافت و سعادت ہو سکتی ہے قرآن مجید میں بھی تجارت اور اکل حلال کی بڑی اہمیت بتائی گئی ہے۔

اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا پیشہ تجارت تھا اور ان کو تجارت کے معاملہ میں مہارت تامہ حاصل تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے تاجر تھے' تجارتی کاروبار میں زیادہ مصروف رہنے کی وجہ سے دربار رسالت میں زیادہ تر نشست و برخاست کا موقع نہیں پاتے تھے' اس لئے حدیثیں ان سے بہت کم مروی ہیں اس کا انہیں خود اعتراف ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

((اَخْفٰنِی عَلٰی مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِی الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے اس وجہ سے مخفی رہ گئیں کہ میں تجارت کے کاروبار میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔''

آپ کا تجارتی کاروبار اس قدر پھیلا ہوا تھا' کہ دوسرے ملکوں کے بازاروں میں ان کی نکاسی ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

((لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُوْنَۃِ اَھْلِیْ الخ .)) ❸

''میری قوم خوب جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں ہے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے سوداگر تھے' اسلام لانے سے پہلے تجارت کرتے تھے اسلام قبول کرنے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی تجارتی کاروبار شروع کیا' اس سے

---

❶ جامع ترمذی ۲/ ۲۲۷ کتاب البیوع باب ماجاء فی التجار و تسمیۃ النبی ﷺ ایاھم- رقم الحدیث ۱۲۰۹

❷ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۷ کتاب البیوع باب الخروج فی التجارۃ رقم الحدیث ۲۰۶۲

❸ صحیح بخاری: ۱/ ۲۷۸ کتاب البیوع باب کسب الرجل و عملہ بیدہ رقم الحدیث ۲۰۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کو بہت فائدہ ہوا' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا' تو سعد رضی اللہ عنہ مال دار تھے' انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں اپنے مال کا آدھا حصہ تم کو دیتا ہوں' تمہیں ہر طرح کے تصرف کا حق ہے' اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ.)) ❶

''اللہ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے تم مجھے بازار کا رستہ بتادو (میں تجارت کر کے اپنی روزی پیدا کرلوں گا۔)''

چنانچہ انہوں نے بازار میں سودا بیچنا شروع کیا جس سے ان کو تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا فائدہ ہوا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو گئے۔

زراعت

کسب حلال جس طرح تجارت اور دیگر صنعت وحرفت سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح کھیتی باڑی اور باغبانی سے بھی حلال کمائی حاصل کی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے مطابق کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ.)) ❷

''جو مسلمان کوئی درخت لگائے' یا کھیتی کرے' اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا کوئی جانور کھائے تو اس باغ لگانے والے یا کھیتی کرنے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔''

گویا یہ انسان تمام انسانوں اور حیوانوں پر صدقہ کر رہا ہے اور سب اس کے صدقے کو کھا رہے ہیں' اس زراعتی پیشہ میں کوئی شرم اور بے عزتی کی بات نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے یہ پیشہ اختیار کر کے حلال روزی حاصل کی ہے' اس زراعتی کام کو خدا نے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے' جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝﴾ (الواقعہ:۲۳-۲۴)

---

❶ صحيح بخاري: ١/ ٢٧٤ كتاب البيوع باب ماجاء في قول الله عزوجل فاذا قضيت الصلاة. رقم الحديث ٢٠٤٩

❷ صحيح بخاري: ٢/ ٨٨٩ كتاب الادب باب رحمة الناس و البهائم رقم الحديث ٦٠١٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(یہ بتاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔)

یعنی زمین میں جو کچھ بوتے ہو دانہ اگانا ہمارا کام ہے تمہارا کام نہیں ہے کھیتی کا پیشہ نہایت حلال پیشہ ہے بشرطیکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اور نہ خدا کی عبادت میں کسی قسم کی کوتاہی ہو جو اس کاشتکاری کے کاروبار میں حد سے زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے عبادت الٰہی کو نہ بجالائے اور حقوق انسانی کی نگہداشت بھی نہ کرے وہ شرعی مجرم ہے نیز دوسرے کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والے بہت برے ہیں قیامت کے دن ان پر سخت عذاب ہوگا اور ان زمینوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ کے عذابوں اور دنیا کے فتنوں بلاؤں سے بچائے اور نیک عملوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ اِلٰهَ الْحَقِّ ﴾ (آمین)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حسن معاملہ اور حرمت سود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴾

(البقرة: ۲۸۲ - ۲۸۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل کے ساتھ لکھے۔ کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے خدا نے اُسے سکھایا ہے وہ بھی لکھ دے۔ اور جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ذمہ حق ہے وہ لکھوائے' اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اسکا رب ہے۔ اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں۔ جس شخص کے ذمہ حق ہے اگر وہ نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو' تو اسکا ولی سرپرست عدل کے ساتھ لکھوا دے' اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو' اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرو تا کہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے۔ گواہوں کو چاہیے کہ جب وہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں سستی نہ کرو خدا کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی زیادہ درست رکھنے والی ہے اور شک وشبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے ہاں یہ بات اور ہے کہ تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اسکے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو' نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے۔ اللہ سے ڈرو' اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو۔ ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے پر امانت ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اسکا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے' اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے معاملات کے احکام بیان کئے ہیں یعنی جب لین دین اور خرید وفروخت اور ادھار کا معاملہ کیا جائے تو معاملے کی صفائی کے لیے لکھ لیا جائے اور اس پر دو منصف گواہوں کی گواہی بھی ٹھہرا لی جائے۔ ہاں اگر نقد انقدی معاملہ کیا جائے اور دست بدست ہو تو نہ لکھنے میں اور گواہ نہ بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر قرض لینے کی ضرورت پیش آجائے اور کوئی دینے کے لیے تیار نہ ہو تو مقروض کو کوئی چیز رہن رکھ دینی چاہئے تا کہ اسے اطمینان ہو جائے یہ سب اس لئے ہے تا کہ معاملہ صاف رہے۔ کسی قسم کا جھگڑا فساد نہ ہو۔ کیونکہ زیادہ تر بدمعاملگی کی وجہ سے یہ نوبت آجاتی ہے۔ تجارت اور سوداگری میں معاملہ کو صاف رکھنے سے بڑی ترقی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں چند اجمالی باتیں ہم بیان کر رہے ہیں تا کہ ان پر عمل کرنے کی وجہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۱۔ ترقی وکامیابی کا راستہ ایمان داری اور دیانت داری میں مضمر ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کی بڑی تاکید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا. ﴾ (النساء: ۵۸)

(اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کرو۔)

۲۔ اس امانت داری کے ساتھ ساتھ محنت' جفاکشی' استقلال و استقامت بھی ضروری ہے۔ وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا جس کے کاروبار میں سخت سے سخت پریشانیاں نہ پیش آئیں۔ لیکن آزمائشوں میں ثابت قدم رہنا' مشکلوں کے دور ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۳۔ اس کے ساتھ ساتھ خوش اخلاقی بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بدخلق اور بدمعاملہ آدمی سے لوگ معاملہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ اسلئے وہ تجارت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ خوش اخلاقی تمام مشکل کاموں کو آسان بنا دیتی ہے۔ اور خلیق آدمی سے سب لوگ محبت بھی زیادہ کرتے ہیں اور اس کی اعانت اور ہمدردی بھی کرتے ہیں۔

مثل مشہور ہے: ''زبان شیریں' ملک گیری۔''

حدیث میں خوش خلق آدمی کی بڑی تعریف آئی ہے۔ تاجر کے لیے خوش خلق ہونا بہت ضروری ہے۔ خلیق تاجر کی تجارت نفع بخش اور کامیاب ہوتی ہے۔ اور بدخلق کی تجارت فیل ہو جاتی ہے جس کا تجربہ بارہا ہو چکا ہے۔

۴۔ تاجر کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس معاملہ میں اس کی نیت اچھی ہو۔ اور دوسروں کی خیرخواہی اور ہمدردی واعانت مقصود ہو' صرف اپنا ہی فائدہ مقصود نظر نہ ہو۔ اسلام میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.)) ❶

''خدا کی قسم! کوئی بندہ ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔''

۵۔ سچائی بھی بہت ضروری ہے جھوٹ و فریب ہرگز نہ ہو۔ خصوصاً معاملات میں کبھی اور کسی حالت میں بھی جھوٹ ہرگز نہ بولا جائے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَیْعِهِمَا.)) ❷

---

❶ بخاری' کتاب الایمان' باب من الایمان ان یحب لا خیه ما یحب لنفسه (۱۳)

❷ بخاری' کتاب البیوع' باب اذا بین البیعان و لم یکتما و نصحا (۲۰۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''بیچنے والے اور خریدار کو اختیار ہے۔ جب تک دونوں الگ نہ ہوں' دونوں سچ بولیں۔ اور اپنی اپنی چیزوں کے عیب کو ظاہر کر دیں تو دونوں کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی۔ اگر عیب پوشی کریں اور جھوٹ بولیں تو ان کو تجارت میں برکت نہ ہوگی۔''

شرعی اعتبار سے صداقت اور معاملہ کی صفائی تو ضروری ہے ہی لیکن دنیاوی حیثیت سے بھی سچائی بہت ضروری ہے۔ صاف اور سچے معاملے والے کے ساتھ لوگوں کا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی تجارت کامیاب ہوتی ہے' اور اس سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ فریبی اور دھوکہ باز کے ساتھ لوگ معاملہ نہیں کرتے۔ اس کی تجارت کامیاب نہیں ہوتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) ❶

''جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

بد دیانتی اور خیانت بہت بری چیز ہے۔ دین و دنیا میں خیانت کرنے والے کے لئے بڑی رسوائی ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے خطبہ میں اس کا بیان آ چکا ہے۔

۶۔ قول و قرار کی پابندی ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۳٤)

(عہد و قرار کو پورا کرو' کیونکہ اس کی باز پرس ہوگی۔)

عہد شکنی بہت بری چیز ہے خصوصاً تاجروں کے لئے تو قول و قرار کی پابندی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ تجارت کا دار و مدار اعتماد باہمی پر موقوف ہے' جو تاجر قول و قرار کا پابند نہیں ہے' اس کی تجارت فیل ہو جاتی ہے۔ اس کی تفصیلی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

۷۔ صاف معاملگی بہت ضروری ہے۔ جس کا معاملہ صاف رہتا ہے وہ اچھا سمجھا جاتا ہے اور جو کاروبار کرتا ہے اس میں برکت اور ترقی ہوتی ہے۔ بد معاملہ شخص ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ دھوکہ خیانت' مکر و فریب اور ضرر و نقصان کا ہرگز خیال نہیں ہونا چاہئے۔

۸۔ عجلت اور جلد بازی سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ تاجر کے لئے عجلت ایک خطرناک چیز ہے اطمینان اور استقلال و استقامت ضروری ہے۔

۹۔ تاجر کا فرض ہے کہ کاروبار کے ہر شعبہ کے لئے ایک نظام مقرر کر دے۔ ہر عمل کے لئے ایک وقت اور ہر چیز کے لئے ایک جگہ قرار دے لے۔ غرض نظام و ضابطگی کے ساتھ تجارت کرنے سے تو تجارت میں

❶ مسلم' كتاب الايمان' باب قول النبي ﷺ من غشنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ ہوتا ہے اور اس کے لئے بے ضابطگی نقصان دہ ہے۔

۱۰۔ اپنے گاہکوں سے نہایت خوش خلقی، صبر و تحمل اور مہربانی سے پیش آنا چاہئے۔ بدخلقی اور بدزبانی سے گاہک بدک جاتا ہے۔ جس سے تجارت کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰى سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى.)) ❶

''جو شخص بیچنے، خریدنے اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔ اللہ کی مہربانی اس کے شامل حال رہتی ہے۔''

۱۱۔ دنیا و آخرت کا کوئی کام بغیر محنت و مشقت کے نہیں ہوتا اور تاجروں کے لئے تو اس کی بہت ضرورت ہے۔ محنتی تاجر بہت جلد ترقی کر لیتا ہے

۱۲۔ یوں تو ہر شخص کے لئے کفایت شعاری ضروری ہے۔ لیکن ایک تاجر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے تجارت کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا ہے وہ چند دنوں میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ اس لئے حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اقتصاد کو نصف معیشت ٹھہرایا گیا ہے۔ آمد و خرچ کا پورا حساب لکھنا چاہئے۔ اور اگر لکھنا جانتا ہے تو ہر ضروری چیز کو لکھ لیا کرے تاکہ حساب میں سہولت ہو۔

۱۳۔ بیچنے اور خریدنے والے اپنی اپنی رضامندی سے معاملہ کو طے کریں۔ اگر ایک نے خوشی سے لیا لیکن بیچنے والے نے خوشی سے نہیں بیچا ہے۔ بلکہ زبردستی کر کے اس سے یہ کام لیا گیا ہے، تو یہ کام صحیح نہیں۔ اس لئے کہ سوداگری میں دونوں طرف سے رضامندی کا ہونا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ.)) ❷

''دونوں رضامندی سے جدا ہوں۔ بغیر رضامندی کے الگ ہونا جائز نہیں۔''

۱۴۔ ایجاب و قبول بھی ضروری ہے۔ ایک نے کہا میں نے بیچا ہے، دوسرے نے کہا، میں نے خریدا ہے اگر ایک طرف سے ایجاب ہو اور دوسری طرف سے قبول نہیں، اور اگر قبول ہے تو ایجاب نہیں ہے، تو اس قسم کا معاملہ جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ جو چیز خریدی جا رہی ہو اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ موجود نہیں ہے اور اس کے سپرد

---

❶ بخاری، کتاب البیوع، باب السهولة و السماحة فی الشراء و البیع (۲۰۷۶)

❷ ابو داؤد، کتاب الاجارة، باب فی خیار المتبایعین (۳/۲۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنے پر قادر نہیں ہے تو ایسا معاملہ درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.)) ❶

''جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کو مت بیچو۔''

جس چیز میں فریب ہو اس کو غرر کہتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے بیع غرر کو جائز نہیں فرمایا۔ ❷

۱۶۔ جب اصول کے مطابق ہر طرح سے یہ معاملہ ہو گیا تو بلا کسی شرعی خیار کے اس کا توڑنا جائز نہیں ہو گا۔ خیار کی چار قسمیں (۱) خیار مجلس (۲) خیار رؤیۃ (۳) خیار شرط (۴) خیار عیب

۱۷۔ مول بھاؤ پوری دیانت داری اور امانت داری سے کرنا چاہئے۔ بھاؤ پر بھاؤ لگانا درست نہیں ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی حرام ہے۔ ضرورت کے وقت غلہ روکنا اور نہ بیچنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا فَهُوَ خَاطِئٌ.)) ❸

''جس نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی وہ مجرم ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلہ اور ضرورت کی چیزوں کو گرانی کی نیت سے خرید کر روک رکھنا اور قحط یا بہت تکلیف کے وقت زیادہ گراں کر کے بیچنا منع ہے۔

بیع سلم یعنی پیشگی قیمت دے کر کوئی چیز خرید لینا جملہ شرائط کے مطابق جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ.)) ❹

''جو بیع سلم کرے وہ ناپ تول اور مدت کو معین کرے تاکہ بعد میں کسی قسم کا اختلاف نہ پیدا ہو۔''

یہ بیع سلف غلے میں کھانے پینے کی صورت میں جائز ہے۔ اس معاملے میں سود نہیں ہے رہن رکھنا درست ہے جیسا کہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیتوں میں آ چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے رہن رکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یک یہودی بنیا سے ادھار غلہ خریدا تھا۔

((وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ.)) ❺

---

❶ ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراهية بيع ما ليس عندك ۲/ ۲۳۶

❷ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر و حبل الحبلة

❸ مسلم، ترمذی، ابو داؤد

❹ بخاری، کتاب السلم، باب السلم فی کیل معلوم (۲۲۳۹)

❺ بخاری کتاب البیوع، باب شراء النبی بالنسیئة (۲۰۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''اور آپ نے یہودی کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔''

وہ زرہ آپ کے انتقال کے وقت تک گروی رہی۔

((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَ يَشْرَبُ النَّفَقَةُ.)) ❶

''سواری کے جانور پر بقدر اس کے خرچ کے سواری کی جائے جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو دودھیلے جانور کا دودھ پیا جائے بقدر اس کے خرچ کے جبکہ وہ رہن رکھا ہوا ہو سوار ہونیوالے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اسکا خرچ ہے۔''

یعنی جب کوئی سواری کا جانور یا دودھ والا جانور مرہون ہو۔ اور اس کو مرتہن دانہ گھاس چارہ وغیرہ کھلاتا ہے اور اس کی حفاظت و پرورش کرتا ہے تو مرتہن بقدر اپنے خرچ کے اس پر سوار بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کا دودھ بھی پی سکتا ہے۔ لیکن اپنے خرچ سے زیادہ نفع نہیں اٹھا سکتا۔ جو خرچ سے زیادہ ہو وہ راہن کو واپس کر دے۔ اگر خرچ سے زیادہ نفع حاصل کرے گا تو وہ سود ہے جو کہ حرام ہے۔ اس لئے کہ قرض کے بدلہ میں جو نفع اٹھایا جائے گا وہ سود میں داخل ہے۔ فائدہ نقصان راہن کا ہے یعنی اس جانور سے اگر بچہ پیدا ہو یا جانور مر جائے تو وہ بھی راہن جانور کے مالک کا ہوگا۔

اشیائے منقولہ جیسے زیور' گائے بیل' گھوڑا' اونٹ وغیرہ اور اشیائے غیر منقولہ جیسے زمین مکان وغیرہ کا رہن رکھنا جائز ہے' مگر مرتہن کو اپنے خرچ سے زیادہ نفع لینا جائز نہیں ہے نیز بعض لوگ جو اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کو رہن رکھ دیتے ہیں یہ بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

شفع کے سلسلے میں بھی یہ ضروری ہے کہ جس کا حق ہے اسی کو دینا چاہیے اس میں بدمعاملگی کرنا خیانت ہے شفع کے معنی ملانے اور جوڑنے کے ہیں اور شرعی محاورہ میں شریک کا وہ حصہ ہے جو دوسرے شریک کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ایک شرعی حق کہ جو شریک اور شفعہ کے درمیان میں ہوتا ہے۔ کسی عوض مسمی کے بدلے میں دینا' جیسے دو آدمی ایک زمین میں شریک ہیں ایک شریک اپنے حصے کی زمین بیچنا چاہتا ہے تو دوسرے شریک کو شرعی حق پہنچتا ہے کہ یہی خریدے بغیر اس شریک کی اجازت کے دوسرے کو خریدنے کا حق نہیں ہے۔ جو قیمت دوسرا اجنبی شخص دے سکتا ہے اتنی ہی قیمت دے کر یہ شفیع اپنے شریک سے اس کے حصے کی زمین خرید کر اپنے حصے کی زمین کے ساتھ ملالے اور شریک کو شفیع کی موجودگی میں اسی کے ساتھ شرعاً بیچنا پڑے گا اگر یہ موجود نہیں ہے تو اس کا انتظار کرنا پڑے گا۔

---

❶ بخاری' کتاب الرھن' باب الرھن مرکوب و محلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم دیا ہے۔ ہر اس چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بند ہو جائے اور ہر ایک کا راستہ الگ الگ ہو جائے تو پھر شفعہ نہ رہے گا۔''

اور یہ شفعہ زمین مکان باغ اور غیر منقول چیزوں میں ہے بغیر شریک کی اجازت کے دوسرے کے ہاتھ بیچنا جائز نہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

((قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ لَّا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ شَآءَ اَخَذَوَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَابَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَاَحَقُّ بِهٖ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم دیا ہر مشترک زمین میں جو کہ تقسیم نہ کی گئی ہو خواہ گھر ہو یا باغ ہو۔ اس کو بیچنا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے شریک کو آگاہ کر دے بس اس کے بعد اگر وہ چاہے تو خرید لے اگر نہ چاہے تو چھوڑ دے یعنی نہ خریدے اور اگر بغیر شریک کی اطلاع کے اس نے فروخت کر دیا تو بھی شفیع شریک حقدار ہے۔ شریک کو شرکت کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق ہے۔''

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَارُاَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَآئِبًا إِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا.)) ❸

''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے جبکہ دونوں کا ایک ہی راستہ ہو اگر وہ موجود نہیں تو اس کا انتظار کیا جائے۔''

شفعہ کا حق باطل کرنے کے لیے حیلہ بہانا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر بہانا بازی سے کسی کا حق باطل کر دیا تو قیامت کے دن حق تلفی کی وجہ سے سخت باز پرس ہوگی۔ اور حق شفعہ کا فروخت کرنا کرانا بھی جائز نہیں ہے۔ نا جائز سوداگری سے بچنا چاہئے۔ یعنی بعض ایسی چیزیں ہیں جن کی تجارت شرعاً جائز نہیں ہے۔ یہ

---

❶ بخاری' کتاب الشفعة' باب الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة (الحديث: ٢٢٥٧)

❷ مسلم' كتاب المساقاة' باب الشفعة

❸ ترمذی' كتاب الاحكام باب في الشفعة للغائب ٢/ ٢٩٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ممانعت کبھی حرمت، کبھی کراہت، اور کبھی شرط باطل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جیسے بغیر شکار کئے ہوئے دریا اور تالاب کی مچھلیوں کا بیچنا جائز نہیں پکڑ لینے اور شکار کر لینے کے بعد جائز ہے۔ اسی طرح سے کسی جانور کے پیٹ کا بچہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے بیچنا درست نہیں ہے۔ پیدا ہو جانے کے بعد درست ہے جانور کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے دوہنے سے پہلے اس کا بیچنا اور خریدنا منع ہے، دودھ نکالنے کے بعد جائز ہے یا درختوں کے کچے پھلوں کو توڑنے سے پہلے بیچنا منع ہے۔ پکنے کے بعد جائز ہے جیسے آم کا بور آتے ہی جس میں پھل ابھی تک نہیں آیا یا چھوٹے چھوٹے پھل آئے ہیں لیکن کھانے کے قابل نہیں تو ان کا بیچنا جائز نہیں، کیونکہ ان سب میں غرر اور ضرر ہے۔

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے کی بیع اور دھوکہ و نقصان دینے والے معاملہ سے منع فرمایا ہے۔''

جاہلیت کے زمانے میں بعض لوگ اس طرح کرتے تھے کہ خریدنے والا فروخت کرنے والے سے کہتا کہ میں تمہاری چیز پر کنکری پھینکتا ہوں۔ جس چیز پر میری کنکری پڑے گی۔ اس کو تمہیں دینا پڑے گا خواہ وہ کتنی ہی قیمتی چیز کیوں نہ ہو بیچنے والا اس کو تسلیم کر لیتا یا خود بیچنے والا خریدنے والے سے کہتا کہ جس چیز پر تمہاری کنکری پڑے گی اس کو تمہیں لینا پڑے گا، خواہ وہ چیز معمولی ہو یا قیمتی ہو یہ ایک قسم کی جوئے بازی تھی، اس لئے شریعت نے اس قسم کی سٹے بازی کو اور ایسی خرید و فروخت سے منع کر دیا ہے۔ اسی طرح دو تین سال پیشتر پھلوں کے پیدا ہونے اور پکنے سے پہلے سے بیچنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس میں خریدار کو نقصان کا احتمال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ.)) ❷

''چند سالوں کے بیع کرنے سے منع فرمایا۔ اور حکم دیا بقدر نقصان کے کم کرنے کا۔''

چند سالوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور بقدر نقصان قیمت میں کمی کر دینے کا حکم دیا ہے۔ یعنی چار چھ سال کا پھل اس کے وجود سے پہلے ہی خرید لیا۔ اور بعد میں اس باغ میں پھل نہیں آیا۔ یا ہوا آندھی وغیرہ کی وجہ سے آفت آئی۔ جن سے پھلوں میں بہت نقصان ہو گیا تو ایسی حالت میں بیچنے والے کو شرعاً حکم دیا گیا ہے کہ جتنا نقصان ہوا ہے اس کے حساب سے قیمت کم کر دے تاکہ خریدار کو نقصان نہ ہو۔ اس قسم کے معاملات میں عموماً اختلاف اور جھگڑا ہوتا ہے اس لئے اس قسم کے معاملہ سے منع کر دیا گیا ہے اس کو شرعی محاورہ

---

❶ مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة

❷ مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں بیع معاومہ یا بیع سنین کہتے ہیں اسی طرح سے جو پھل درختوں کی شاخوں پر لگے ہوتے ہیں ان کو خشک پھلوں کے بدلہ میں خریدنا ناجائز ہے جیسے تازہ کھجور جو درخت پر لگی ہوئی ہے اس کو دس پانچ من خشک کھجوروں کے بدلے میں خریدلے اس لئے کہ ایک جنس ہونے کی وجہ سے کمی وبیشی کا احتمال ہے جو سود کے حکم میں ہے اس کو شرعی زبان میں مزابنہ کہتے ہیں۔

اسی طرح جو غلہ ابھی کھیتوں میں ہے' کٹ کر اور صاف ہو کر نہیں آیا' اس کو پرانے غلے کے بدلہ میں بیچنا خریدنا جائز نہیں ہے۔ جیسے کھیتوں میں گیہوں کی کچی کھیتی کھڑی ہے اور اس کو پکنے اور تیار ہونے میں کافی دیر ہے اس کھیتی کو پرانے غلہ یا جنس کے بدلہ میں خریدنا بیچنا منع ہے کیونکہ اس میں کمی وبیشی اور سود کا احتمال ہے۔ اس کو محاقلہ کہتے ہیں مخابرہ اور مزارعت کی بعض صورتوں میں ممانعت ہے۔

بخاری ومسلم ❶ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ وغیرہ سے منع فرمایا ہے..... اور معاملہ میں شرط بھی منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِي الْبَيْعِ وَلَا رِبْحَ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعَ مَالَيْسَ عِنْدَكَ.)) ❷

''نہیں حلال ہے قرض اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں بھی حلال نہیں۔ جس کا ضمان نہیں دیا گیا اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے اور جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کا بیچنا بھی جائز نہیں۔''

اس قرض اور بیع کی یہ صورت ہے کہ کوئی کہے کہ یہ بیل سو روپے میں اس شرط پر تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں کہ ایک ہزار روپے مجھے قرض دو۔ وہ اس قرض سے فائدہ اٹھائے گا' اور جس قرض سے فائدہ اٹھانا مقصود ہو' وہ سود میں داخل ہے اسلئے یہ جائز نہیں ہے اسی طرح سے کوئی دو شرطیں مقرر کرے۔ جیسے یہ کہے کہ اس کپڑے کو میں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ میں دھلا دوں گا اور سلا بھی دوں گا یہ بھی درست نہیں ہے اور جو چیز اپنے قبضہ وتصرف میں نہ آئی ہو اسے اس سے نفع کمانے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ اس زمانے میں عام طور پر یہ دستور دیکھا جاتا ہے کہ زبانی طور پر مال خرید لیتے ہیں۔ اور نہ اس کی قیمت دی ہے اور نہ اس کو اپنے قبضہ وتصرف میں لایا ہے' اور نفع میں کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور اس نے کسی دوسرے کو اور اس نے کسی تیسرے کو' اور مال اب تک کسی کے قبضہ میں نہیں آیا ہے۔

---

❶ بخاری' کتاب البیوع' باب بیع المخاضرة

❷ ابوداؤد' کتاب الاجارة' باب فی الرجل یبیع ما لیس عندہٗ ۳/ ۳۰۲ (۳۴۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.)) ❶

''جو کسی غلے کو خرید لے تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو پورا لے لے یعنی قبضہ کر لے۔''

بغیر قبضہ کئے دوسرے کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بیعانہ لینا اور واپس نہ دینا جائز نہیں ہے۔ یعنی بعض لوگ وعدہ کی پختگی کے لئے کچھ رقم پیشگی لیتے ہیں کہ اگر وہ چیز لے لی گئی تو اس کی قیمت میں سے اتنی رقم کم وصول ہوگی نہیں تو یہ رقم واپس نہ ہوگی' اس کو محاورہ میں بیعانہ کہتے ہیں اگر کوئی بیعانہ کی رقم دے اور اس کے مطابق چیز نہ لے تو اس کو وعدہ خلافی کا گناہ ضرور ہے۔ لیکن اس کے روپے کا مار بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ اسی بیع عربان کو اردو میں بیانہ اور سائی کہتے ہیں۔

بعض لوگ تاجروں کے دلال ہوتے ہیں' وہ خریداروں کو دھوکہ دینے کے لیے جھوٹ موٹ خریدار بن جاتے ہیں' اور دام بڑھا دیتے ہیں تا کہ ناواقف گاہک دھوکے میں پھنس کر زیادہ قیمت دے دیں' اس کو عربی زبان میں نجش کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❷

مرے ہوئے حلال جانوروں کے کچے چمڑے کو بغیر دباغت دیئے ہوئے فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ دباغت کے بعد جائز ہے۔ ❸

راستے میں آنے والے قافلوں سے بازار میں پہنچنے سے پہلے مل کر ان کی چیزوں کو بازار کے بھاؤ سے سستا خریدنا منع ہے اگر کسی نے خرید لیا تو بازار میں آنے کے بعد مالک کو اختیار رہے گا چاہے اس معاملے کو رکھے چاہے توڑ دے۔ ❹

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَّلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ.)) ❺

''خریدنے کی نیت سے آنے والے قافلوں سے جا کر مت ملو۔ اور اپنے مسلمان بھائی کی خرید و فروخت پر خرید و فروخت مت کرو' اور نہ بھاؤ پر بھاؤ بڑھاؤ' اور نہ مصراۃ کرو۔''

---

❶ بخاری' کتاب البیوع' باب الکیل علی البائع و المعطی (۲۱۲۶)

❷ بخاری' کتاب البیوع' باب فی النجش (۲۱۴۲)

❸ بخاری' کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ علی موالی ازواج النبی ﷺ (۱۴۹۲)

❹ مسلم' کتاب البیوع' باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ.

❺ بخاری' کتاب البیوع' باب النھی للبائع ان لا یحفل الابل (۲۱۵۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی بائع اور مشتری دونوں ابھی مجلس سے الگ نہیں ہوئے کہ اس مجلس میں کوئی تیسرا شخص بائع سے یوں کہے کہ میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اس قیمت پر اس سے اچھا مال دیتا ہوں تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

دودھ دینے والے جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر جانور بیچنا تا کہ خریدار کو محسوس ہو کہ یہ جانور زیادہ دودھ دینے والا ہے یہ دھوکا ہے اس لئے منع ہے معلوم ہونے پر خریدار کو اس کے رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہوگا۔ ❶

اگر کوئی کسی درخت کے پھلوں کو بیچے اور یوں کہے کہ کچھ پھل نہیں بیچتا یا باغ فروخت کرے اور کہے کچھ درخت نہیں فروخت کرتا تو ایسا معاملہ جائز نہیں ہے کیونکہ استثناء کے تعین میں جھگڑے ہوں گے البتہ اگر ظاہر کر کے معین کر دے مثلاً یوں کہے کہ میں اس باغ کو فروخت کرتا ہوں لیکن فلاں ایک درخت کو نہیں بیچتا ہوں تو اس طرح جائز ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں استثناء کرنے سے منع فرما دیا ہے مگر جب معلوم ہو کہ استثناء معلوم جائز ہے مجہول جائز نہیں ہے۔''

کسی کی طبیعت بیچنے کو نہیں چاہتی تو اس سے زبردستی خریدنا جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضطر اور مکرہ کے بیع سے منع فرمایا ہے۔

نر جانور کا کسی مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا دینا درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❸

بغیر مقرر کئے ہوئے انعام اور بخشش کے طور پر لینے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❹

بیع عینہ بھی درست نہیں ہے اس کی صورت یہ ہی کہ ایک میعاد مقررہ پر اسباب و مکان اور زمین وغیرہ فروخت کر دے۔ پھر اس قیمت سے کم پر نقد دے کر خرید لے۔ اس میں سود و بیاج ہے۔ اس لئے یہ جائز نہیں ہے۔ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو حدیث اور فقہ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح سے وہ خرید و فروخت منع ہے جس میں سود لینا دینا پڑے۔

---

❶ بخاری کتاب البیوع' باب النهی للبائع ان لا یحفل الابل (۲۱۵۰)

❷ ابو داؤد کتاب البیوع' باب فی المنابذه (۳۳۹۹)

❸ بخاری' کتاب الاجارة' باب عسب الفحل (۲۲۸٤)

❹ ترمذی' کتاب البیوع' باب ماجاء فی کراهیة عسب الفحل ۲/ ۲۵٦

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سود

قرض کی رقم سے زیادہ لینے کو سود کہتے ہیں جیسے کسی کو سو روپے قرض میں دیئے اور کہا ایک سو پچیس روپیہ لوں گا اس کی اور بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ یہ سود لینا دینا حرام ہے اس کی قرآن مجید میں بڑی برائی آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرة: ۲۷۵)

(جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن کھڑے نہ ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے پس جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی ہے۔ اور وہ سود خواری سے باز رہا تو اسی کا ہے جو کچھ لے چکا ہے اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ اور جن لوگوں نے پھر سود لیا وہ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)

نیز اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة: ۲۷۶ - ۲۷۹)

(اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے اور ٹھیک نماز پڑھی۔ اور زکوٰۃ ادا کی انھیں اس کا ثواب ان کے رب کے یہاں ہے اور نہ انہیں کچھ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اے ایمان والو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ سے ڈرو اور اگر اہل ایمان میں سے ہو تو جو سود رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اور اگر ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اگر تم توبہ کر لو تو اصل قیمتیں تمہاری ہیں۔ نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے۔)

ان آیتوں کا مطلب بالکل صاف ہے کہ سود لینا اور کھانا حرام ہے۔ سود خور قیامت کے دن پاگلوں کی طرح گرتے پڑتے نظر آئیں گے دنیا میں ان کو بربادی اور آخرت میں جہنم کی مار ہے۔

سورۂ آل عمران میں فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾

(سورہ آل عمران: ۱۳۰)

(اے ایمان والو! سود مت کھاؤ دونے پر دونا اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم اپنی مرضی کو پہنچ جاؤ۔)

جاہلیت کے زمانے میں لوگ ایک مدت مقررہ کے اندر ادا کرنے کی شرط پر کچھ روپیہ سود پر قرض دیتے تھے اور ادا نہ ہونے کی صورت میں سود کو اصل رقم میں ملا کر سب پر سود قائم کر دیتے۔ اسی طرح سود در سود قائم کر کے تمام زمین و جائیداد پر قبضہ کر لیتے تھے۔ خصوصیت سے اسکی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سود کی بڑی مذمت بیان فرمائی ہے۔ اور اس کو موبقات و مہلکات میں سے ٹھہرایا ہے۔ سود خور دنیا و آخرت میں برباد ہوگا۔ اور سود دینے اور کھانے والے اور اس کا کاروبار کرنے والے ملعون ہیں۔ ❶

سود خور خون کی نہر میں سزا پائے گا۔ معراج والی حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو خون کی نہر میں دیکھا' اور ایک آدمی اس نہر کے کنارے پتھر لئے کھڑا ہے جب نہر والا شخص باہر نکلنا چاہتا ہے تو یہ پتھر اٹھا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ وہ چیختا ہوا اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے۔ دریافت کیا کہ یہ کون ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود خور ہے۔ ❷

جو دنیا میں سودی کاروبار کر کے لوگوں کا خون چوستا تھا آج وہ اسی خون کی نہر میں غوطہ زن ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دِرْهَمُ رِبًا يَّاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةٍ.)) ❸

---

❶ مسلم كتاب المساقاة' باب لعن اكل الربا و مؤكله.

❷ بخاری' كتاب البيوع' باب اكل الربا و شاهده و كاتبه ۲۰۸۵

❸ طبرانی كبير- مسند احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جان بوجھ کر ایک درہم سود کھا لینا چھتیس بار زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔''

بہر حال سود کے پیسے کی بڑی برائی ہے جو لوگ ڈاک خانہ اور بینک میں روپیہ جمع کرا کے اس کا سود لیتے ہیں' انھیں اس کا خیال کرنا چاہیے اسی طرح جوا' سٹہ لاٹری' بیمہ' معمہ اور دلالی وغیرہ کے ذریعہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔ کیونکہ یہ سب اعمال شیطانی ہیں اور ان سب کی کمائی حرام کی کمائی ہے۔

اگر کوئی قرض دے یا کسی کی سفارش کر دے تو اس کے بدلہ میں ہدیہ تحفہ بھی قبول نہیں کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تاریخ کبیر للبخاری میں ہے

((اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً.)) ❶

''جب کوئی آدمی کسی کو قرض دے تو اس کا ہدیہ نہ لے۔''

کیونکہ سود ہو جانے کا احتمال ہے اور نہ سفارش کرنے کا تحفہ لینا چاہئے وہ بھی سود کے حکم میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو.)) ❷

''جس نے سفارش کر دی اور اس نے ہدیہ دیا' پھر اس نے قبول کر لیا تو وہ سود کے ایک بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔''

دھوکہ سے روزی حاصل کرنا

مکر و فریب اور جھوٹ سے اور اصلی چیز میں نقلی ملا کر فروخت کر کے روزی کمانا سخت گناہ ہے اور ایسا کرنے والا مسلمان نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.)) ❸

''جو ہم کو فریب دے وہ ہم میں سے نہیں۔''

ایک واقعہ

ایک مرتبہ ایک بازار میں آپ تشریف لے گئے غلہ کی منڈی میں دیکھا کہ غلہ فروخت ہو رہا ہے۔

---

❶ تاريخ الكبير للبخاري' مشكوٰة (٢٨٣٢) باب الربا

❷ ابو داؤد' كتاب الاجارة' باب فى الهبة لقضاء الحاجة ٣/ ٣١٦

❸ مسلم' كتاب الايمان' باب قول النبى ﷺ من غشنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اس غلے کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھئے آپ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو نیچے کا غلہ گیلا تھا۔ اور اوپر کا سوکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاهٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ.)) ❶

''غلے والے کیا معاملہ ہے۔''

اس نے کہا: بارش سے یہ غلہ بھیگ گیا تھا اوپر سے یہ خشک ڈال دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' گیلا اوپر رکھ دیتا اور سوکھا نیچے رکھتا تا کہ سب لوگ دیکھ لیتے ایسا کرنا دھوکہ دینا ہے۔ اور جو دھوکہ دے گا وہ کامل مسلمان نہیں ہے۔ مسلمان دھوکہ نہیں دیتا ہے۔

ایک روایت میں آپ نے فرمایا:

((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدْعُ فِي النَّارِ.)) ❷

''دھوکہ باز ہم لوگوں میں سے نہیں ہے' دھوکا فریب جہنم میں لے جاتا ہے۔''

اور آپ نے ایک صحابی کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب سودا بیچو تو فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ ❸ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ بازی نہیں ہے) اور نہ ہمیں کوئی فریب ونقصان دے اور نہ ہم کسی کو دھوکہ دیں جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا:

((بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ.)) ❹

''بیچنا مسلمان کا مسلمان سے ہے۔''

یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دھوکہ نہیں دیتا ہے۔

دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔ اسی معنی کی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ.)) ❺

''مخلص ہونا ہی دین ہے''۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ فتح الباری میں لکھا ہے کہ

---

❶ مسلم كتاب الايمان باب قول النبى ﷺ من غشنا .....

❷ طبرانى كبير ١٠/ ١٣٨ (١٠٢٣٤)

❸ بخارى كتاب البيوع' باب ما يكره من الخداع فى البيع

❹ بخارى (تعليقًا) كتاب البيوع' باب اذا بين البيعان

❺ بخارى (تعليقًا) كتاب الايمان باب قول النبى ﷺ الدين النصيحة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کے غلام نے تین سو روپے میں ایک گھوڑا خریدا جب حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اس گھوڑے کو دیکھا تو بائع سے کہا کہ تمہارا گھوڑا تین سو سے بہتر ہے قیمت میں اضافہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آٹھ سو روپے عنایت فرمائے۔

یہ ہے سچی ہمدردی اور سچی تجارت میں برکت ہی برکت ہے اس کے فائدے بہت ہیں اس سلسلے کی چند باتیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ ہر سوداگر اس پر غور کرے مگر فوائد و برکات بیان کرنے سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تجارت کی اہمیت بھی بیان کر دوں۔

تجارت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں دیگر اقتصادی اور معاشی چیزوں کو فراموش نہیں فرمایا۔ وہاں تجارت کے مسئلے کو بھی فروگزاشت نہیں کیا بلکہ نہایت اہتمام اور تاکید سے تجارت پر متعدد جگہ زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾ (سورۃ بقرہ: ۲۷۵)

(اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سودی کاروبار کو حرام کیا۔)

نیز سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ﴾ (سورہ نساء: ۲۹)

(اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو۔)

اور تجارت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا:

﴿ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ (جمعۃ: ۱۰)

(نماز پڑھ کر زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ کا فضل یعنی روزی تلاش کرو۔)

اور یہ بھی فرمایا:

﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (بقرۃ: ۱۹۸)

(تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔)

غرض قرآن مجید نے تجارت کو فضل اور بزرگی سے تعبیر کیا ہے۔ اس لئے تجارت کرنیوالے فاضل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بزرگ ٹھہرے پہلے زمانے کے مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اور تجارت ہی کے ذریعے سے دنیا پر چھا گئے۔ اس زمانہ میں بھی تاجر ہی سب جگہ چھائے ہوئے نظر آتے ہیں چند تاجرین کرام کا بیان بطور نصیحت ذکر کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تجارت

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پیشہ تجارت تھا اور ان کو تجارت کے معاملہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے۔ تجارتی کاروبار میں مشغول رہنے کی وجہ سے دربار رسالت میں زیادہ تر نشست و برخاست کا موقع نہیں پاتے تھے۔ اس لئے حدیثیں ان سے بہت کم مروی ہیں اس کا انہیں خود اعتراف ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

((اَخْفٰی عَلَیَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِی الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے اس وجہ سے مخفی رہ گئیں کہ میں تجارتی کاروبار میں زیادہ مشغول رہتا تھا۔''

آپ رضی اللہ عنہ کا تجارتی کاروبار اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ دوسرے ملکوں کے بازاروں میں اس کی نکاسی ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے خود فرماتے ہیں:

((لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ اَهْلِیْ.)) ❷

''میری قوم خوب جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں ہے۔''

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے سوداگر تھے۔ اسلام لانے سے پہلے مکہ میں تجارت کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی تجارتی کاروبار شروع کیا۔ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے۔ انہوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں اپنے مال کا آدھا حصہ تم کو دیتا ہوں تمہیں ہر طرح کے تصرف کا حق ہے اس پر عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ بخاری کتاب' البیوع' باب خروج فی التجارة (۲۰۶۲)

❷ بخاری کتاب البیوع' باب کسب الرجل و عمالهٗ بیدہٖ (۲۰۷۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تمہارے مال واہل میں برکت دے تم مجھے بازار بتادو۔''

میں تجارت کر کے اپنے لئے روزی حاصل کرلوں گا۔ چنانچہ انہوں نے بازار میں سودا بیچنا شروع کیا جس سے ان کو تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا فائدہ ہوا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو گئے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تجارت کیا کرتے تھے آپ اپنے ایک تجارتی سفر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی آپ مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ کو اپنا مسکن بنایا تو علاوہ تجارت کے زراعت کا مشغلہ بھی جاری رکھا اس سے اس قدر ترقی ہوئی کہ ساڑھے تین ہزار روپے روزانہ آمدنی ہوتی تھی۔ (طبقات ابن سعد قسم اول جز ۲' ۳ صفحہ ۱۵۸)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش تجارت ہی تھا اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے مال میں عجیب برکت عطا فرمائی کہ جب بھی آپ کسی کام میں ہاتھ ڈالتے تھے' کامیابی ہی ہوتی تھی۔ (استیعاب جلد ا' صفحہ ۲۰۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور انہیں فروخت کر کے روزی پیدا کرتے تھے۔

حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ خیبر میں جاگیر دی تھی لیکن ان کا اصلی ذریعہ معاش تجارت ہی تھا۔

غرض اکثر صحابہ کرام تجارت کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے کسی غیر کے احسان مند نہیں ہوتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے مسلمانوں کا وظیفہ مقرر کرنا چاہا تو حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَدِيْوَانٌ مِّثْلُ دِيْوَانِ بَنِي الْاَصْفَرِ فَاكَلُوْا عَلَى الدِّيْوَانِ وَ تَرَكُوا التِّجَارَةَ.))

''کیا رومیوں کی طرح ہمارے نام بھی رجسٹروں میں درج ہوں گے اگر ان لوگوں کے وظیفے مقرر ہو گئے تو اسی کے عادی ہو جائیں گے اور تجارت کو چھوڑ بیٹھیں گے۔''

ائمہ عظام اور تجارت

علمائے امت اور بزرگان دین نے تجارت و زراعت اور صنعت و حرفت ہی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا تھا۔ کوئی لوہار تھا کوئی بڑھئی تھا کوئی درزی تھا' کوئی بزاز تھا' کوئی موچی تھا' کوئی جولاہا تھا' اور کوئی کسان تھا۔

---

❶ بخاری کتاب البیوع' باب ماجاء فی قول اللہ عزوجل فاذا قضیت الخ (۲۰۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سراج الامۃ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ امام شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تجارت دور دراز ملکوں تک پھیلی ہوئی تھی۔

مشہور محدث خالد الحذاء جوتے فروخت کرتے تھے امام قدوری برتنوں کی تجارت کرتے تھے امام ربیع اور علامہ کرخی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بڑے بڑے تاجر تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا تھا۔

ہندوستان کے مشہور بادشاہ سلطان ناصر الدین تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد قرآن مجید لکھتے تھے اور اس کے ذریعے گزراوقات کرتے تھے۔

غرض اللہ کے نبیوں اور رسولوں نے تجارت کی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور دیگر ائمہ دین نے تجارت ہی کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کی اشاعت کی۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسلامی اخلاق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَo وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَاهُمْ مُّبْصِرُوْنَo﴾ (الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

(اے نبی! آپ درگذری کے شیوہ اختیار کیجئے اور لوگوں سے اچھی بات کہیے اور نادانوں سے الگ رہیے اگر شیطان کے گدگدانے سے انتقام وغیرہ کی گدگدی آپ کے دل میں پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ لیا کیجئے کیونکہ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی شیطان کی طرف سے ان کے دل میں کوئی برا خیال آجاتا ہے تو فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ جاتا ہے تو اس وقت صحیح راستہ دیکھ لیتے ہیں۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو معاف اور درگذر کرنے کی تعلیم دی ہے اور یہ معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی مخلوق کی غلطیوں کو درگذر کرتا رہتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو کائنات عالم کی بستی برباد ہو جائے اللہ تعالیٰ کا نام غفور، غفار، غافر اور عفو ہے اور یہ مکارم اخلاق کی بہت بڑی صفت ہے وہ اسی مکارم اخلاق کی تعلیم دینے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجتا رہا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ.)) ❶

---

❶ مؤطا امام مالك ص ۷۰۵ كتاب الجامع باب ماجاء في حسن الخلق و مسند احمد: ۲/ ۳۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''میں حسن اخلاق کی تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

چنانچہ آپ نے اس کی تکمیل فرمادی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ (سورہ القلم: ٤)

(آپ بہت بڑے خلق والے ہیں۔)

اوراس خلق کی آپ نے بہت بڑی تعریف فرمائی ہے۔

((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.)) ❶

''مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ایمان کے کمال کا معیار جس چیز کو ٹھہرایا ہے' وہ حسن اخلاق ہے یہی وہ پھل ہے جس سے ایمان کے درخت کی پہچان ہوتی ہے۔ اسلام میں نماز اور روزہ کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے لیکن اخلاق حسنہ کو بھی ان کی تائم مقامی کا شرف کبھی کبھی حاصل ہوجاتا ہے ارشاد ہے۔

((اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَآئِمِ اللَّيْلِ وَصَآئِمِ النَّهَارِ.)) ❷

''انسان حسن اخلاق سے وہ درجہ پاسکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔''

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نفل نمازوں میں رات بھر کی شب بیداری اور نفلی روزوں میں دن بھر کی بھوک اور پیاس سے جو درجہ حاصل ہوسکتا ہے وہ درجہ حسن خلق سے بھی حاصل ہوسکتا ہے حسن اخلاق کی یہ حیثیت اس کو ایک گونہ عبادات کی کثرت سے بڑھا دیتی ہے اسلام میں اخلاق ہی وہ معیار ہے جس سے باہم انسانوں میں درجہ اور رتبہ کا فرق نمایاں ہوتا ہے فرمایا:

((خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا.)) ❸

''تم میں سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

---

❶ مسند احمد: ٢/ ٢٥٠، ٤٧٢، ٥٢٧ و سنن ابی داؤد: ٤/ ٣٥٤ كتاب السنة باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه رقم الحديث ٤٦٧٤

❷ مسند احمد: ٦/ ٩٠، ٦٤، ١٣٣، ١٨٧ و ابوداؤد: ٤/ ٤٠٠ كتاب الادب باب فى حسن الخلق رقم الحديث ٤٧٩٠

❸ صحيح بخارى: ١/ ٥٠٣ كتاب المناقب باب صفة النبى ﷺ رقم الحديث ٣٥٥٩ و مسلم: ٢/ ٢٥٥ كتاب الفضائل باب كثرة حيائه صلى الله عليه وسلم رقم الحديث ٦٠٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((مَا مِنْ شَیْءٍ یُّوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ.)) ❶

''(قیامت کی) ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی کہ حسن اخلاق والا اپنے حسن خلق سے ہمیشہ کے روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کا درجہ حاصل کرسکتا ہے۔''

یعنی یہ کہ حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز ترازو میں نہیں اس حدیث نبوی نے پوری طرح واضح کردیا ہے کہ اسلام کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بندہ کو خدا کی طرف سے جو کچھ ملا ہے اس میں حسن اخلاق کا عطیہ سب سے بڑھ کر ہے۔

((خَیْرُمَا اُعْطِیَ النَّاسُ خُلُقٌ حَسَنٌ.)) ❷

''لوگوں کو قدرت الٰہی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئی تھیں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔''

اس بشارت نے اخلاق حسنہ کی نعمت کو تمام انسانی نعمتوں سے بالاتر بنادیا ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا.)) ❸

''اللہ کے بندوں میں اللہ کا سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ حسن خلق خدا کی عبادت کا ذریعہ ہے اور درحقیقت رسول ﷺ کی محبت کا بھی یہی وسیلہ ہے فرمایا:

((اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَجَالِسَ مَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ فِی الْاٰخِرَةِ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا.)) ❹

''تم میں سب سے پیارا' نشست میں مجھ سے سب سے نزدیک وہ ہیں جو خوش خلق ہیں اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور وہ ہوں گے جو تم میں بداخلاق ہیں۔''

آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں دو صحابیہ تھیں' ایک رات بھر نماز پڑھتیں دن کو روزہ رکھتیں اور صدقہ

---

❶ مسند احمد: ٦/ ٤٤٦' ٤٤٨' ٤٥١ و ابوداؤد: ٤/ ٤٠٠ کتاب الادب باب فی حسن الخلق رقم الحدیث ٤٧٩١

❷' ❸ مسند احمد: ٤/ ٢٧٨ و مسند طیالسی ص ١٧١ رقم الحدیث ١٢٣٣ ابن حبان رقم الحدیث ٤٨٦ و ابن ماجه کتاب الطب باب ما انزل الله داء الا انزل له شفاءً رقم الحدیث ٣٤٣٦

❹ مسند احمد: ٤/ ١٩٣ و ابن حبان رقم الحدیث ٤٨٢ و ابن ابی شیبه ٨/ ٣٢٧ کتاب الادب باب ماذکر فی حسن الخلق و کراهیة الفحش.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیتیں لیکن اپنی زبان درازی سے پڑوسیوں کا ناک میں دم کیے رہتیں دوسری صحابیہ صرف فرض نمازیں پڑھتیں اور غریبوں کو چند کپڑے بانٹ دیتیں لیکن کسی کو تکلیف نہ دیتیں آنحضرت ﷺ سے ان دونوں کی نسبت پوچھا گیا تو آپ نے پہلی کی نسبت فرمایا' کہ اس میں کوئی نیکی نہیں وہ اپنی بدخلقی کی سزا بھگتے گی اور دوسری کی نسبت فرمایا' کہ وہ جنتی ہوگی۔ ❶

ان دونوں بی بیوں کی سیرتوں کے جو مختلف نتیجے پیغمبر اسلام ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوئے ہیں وہ اسلام میں اخلاق کی حیثیت کو پوری طرح نمایاں کر دیتے ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے وہ کام سکھایے جو مجھے جنت میں لے جائے فرمایا انسان کو غلامی سے آزاد کر' انسان کی گردن کو قرض کی بندھن سے چھڑا' اور ظالم رشتہ دار کا ہاتھ پکڑ' اگر یہ نہ کر سکے تو بھوکے کو کھلا' اور پیاسے کو پلا' اور نیکی بتا' اور برائی سے روک' اگر یہ نہ کر سکے تو بھلائی کے سوا اپنی زبان روک۔ ❷

غور کیجئے کہ یہ حدیث اخلاقی عظمت کو کہاں تک بڑھا رہی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا.)) ❸

''رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے۔''

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاداری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس کے باجود اپنے لیے حسن خلق کی یہ دعا مانگتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.)) ❹

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری بناوٹ اچھی بنائی ہے تو میری عادت کو اچھی بنا دے۔''

یہ دعا اس لیے ہے کہ اخلاق حسنہ درحقیقت صفات الٰہی کا سایہ وظل ہے اور اسی کی صفات کاملہ کے ادنیٰ

---

❶ مسند احمد: ٢/ ٤٤٠ و ابن حبان موارد ص ٥٠٣ كتاب البرو الصلة باب ماجاء فى اصحاب و الجيران رقم الحديث ٢٠٥٤

❷ مسند احمد: ٤/ ٢٩٩ و بيهقى ١٠/ ٢٧٣' دارقطنى ٢/ ١٣٥

❸ صحيح بخارى: ١/ ٥٠٢ كتاب المناقب باب صفة النبى ﷺ رقم الحديث ٣٥٨٩
صحيح مسلم: ٢/ ٢٥٨ كتاب الفضائل باب فى صفة النبى ﷺ رقم الحديث ٦٠٦٦

❹ مسند احمد: ٦/ ٦٨ [illegible] الترغيب: ٣/ ٤١٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترین مظاہر ہیں۔

ہم ان ہی صفات واخلاق کو اچھا کہتے ہیں جو صفات ربانی کا عکس ہیں اور ان ہی کو برا سمجھتے ہیں جو خدا کی صفات کے منافی ہیں البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ خدا کی بعض خاص صفتیں ایسی بھی ہیں جو اسی کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن کا تصور بھی دوسرے میں نہیں کیا جا سکتا جیسے اس کا واحد ہونا خالق ہونا نیز ایسی پر جلال صفتیں ہیں جو صرف خدا ہی کو زیبا ہیں جیسے اس کی کبریائی اور بڑائی وغیرہ اس قسم کی صفات کا بندہ میں کمال یہ ہے کہ ان کی مقابل کی صفتیں اس میں پیدا ہوں خدا کی کبریائی کے مقابلہ میں بندہ میں خاکساری اور تواضع ہو اور خدا کی بلندی کے مقابلہ میں پستی اور فروتنی ہو الغرض اسلام نے انسان کی روحانی تکمیل کا ذریعہ اخلاق کو اسی لیے قرار دیا ہے کہ وہ صفات الٰہی کے انوار کے کسب وفیض کا سبب ہے ہم جس حد تک اس کسب فیض میں ترقی کریں گے ہماری روحانی ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہی زندگی کی روحانی سیر کی آخری منزل ہے اخلاق کا اس سے بلند تر تخیل ممکن نہیں ہے۔

اخلاق حسنہ اور قرآن مجید

سارا قرآن مجید خلق عظیم کا داعی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ کا خلق قرآن ہی تھا۔ ❶

یعنی جو قرآن مجید میں الفاظ کی صورت میں ہے وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بصورت عمل تھا اگر غریبوں اور مسکینوں کی امداد واعانت کا حکم دیا تو پہلے خود اس فرض کو ادا کیا خود بھوکے رہے اور دوسروں کو کھلا دیا اگر آپ نے اپنے دشمنوں اور قاتلوں کے معاف کرنے کی نصیحت کی تو پہلے خود اپنے قاتلوں اور دشمنوں کو معاف کیا کھانے میں زہر دینے والوں سے درگذر کیا اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا جنہوں نے آپ پر تیر برسائے اور تلواریں چلائیں مسلح ہو کر بھی کبھی ان پر ہاتھ نہیں اٹھایا کپڑوں کی شدید ضرورت کے وقت میں بھی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا خود اپنی چادر اتار کر اس کے حوالے کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور خلیق بندوں کی مندرجہ ذیل آیتوں میں یہ شان بتائی ہے۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

❶ صحيح مسلم: كتاب صلوٰة المسافرين باب جامع صلوٰة الليل ومن نام عنه او مرض ..... رقم الحديث ۷۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝﴾ (سورة الفرقان: ٦٣ - ٧٧)

(اور رحمان کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے اپنی سی بات کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں سلام ہے اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کے عذاب کو ہٹا دے کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے وہ برا ٹھکانا اور برا مقام ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخیلی کا مظاہر کرتے ہیں اور درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا وہ بغیر حق کے قتل نہیں کرتے اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اس قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور جو شخص توبہ کر لے اور نیک عمل کرے تو وہ حقیقتاً خدا کی طرف سچا رجوع کرتا ہے اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغویت پر ان کا گذر ہوتا ہے وہ بزرگانہ طور پر گذر جاتے ہیں اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے اور یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بالا خانے دیے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے کہہ دے اگر تمہاری التجا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تم کو چمٹ جانے والی ہے۔)

www.KitaboSunnat.com

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اخلاق کریمانہ کی بعض اہم باتوں کو بیان فرمایا ہے جو غور و عمل کے لائق ہے اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی عبادت، ریاضت اور اطاعت والدین اور قرابتداروں محتاجوں کی امداد کی نصیحت اور اسراف و فضول خرچی کی مذمت بخل اولاد کشی بدکاری کسی بے گناہ کی جان لینے اور یتیموں کو ستانے کی ممانعت کی اس کے بعد ایفائے عہد کرنے ٹھیک ٹھیک ناپنے تولنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور زمین پر اکڑ کر اور اترا کر چلنے سے منع فرمایا ہے ان آیتوں کو غور سے پڑھیے اور سمجھئے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۝ اِنَّكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳- ۳۹)

(اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے ہوں تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسے ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے رشتے داروں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھول دیا کر کہ پھر ملامت کیا ہوا اور پچھتاتا ہوا بیٹھ جائے یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالا کرو ان کو اور تم کو ہم ہی روزیاں دیتے ہیں یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے تو ہم نے اس کے وارثوں کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہیے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقے کے جو بہتر ہے یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کیا کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہونے والی ہے اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے سوال کیا جائے گا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے اور سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسند ہے یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری تو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندہ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔)

اخلاق حسنہ اور نیکی

نیکی اور بھلائی اخلاق حسنہ کی بہترین قسموں میں سے ایک قسم ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ (البقرة : ۱۷۷)

(ساری بھلائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے سے ہی نہیں بلکہ حقیقتاً بھلا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر فرشتوں اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے۔ قرابت داروں یتیموں مسکینوں مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے۔ غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز کی پابندی کرے۔ اور زکوۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے۔ تب اسے پورا کرے۔ تنگدستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔)

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی اخلاق حسنہ کی روح اور جان ہے یعنی ہر حق والے کو پورا حق ادا کرنا اور جو جس درجے کے لائق ہے اس کو اسی درجہ پر رکھنا یہی عدل اور انصاف اور خدا کا امر اور اطاعت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ﴾ (النحل: ۹۰- ۹۱)

(اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور پورا کرو عہد

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کا جب آپس میں عہد کرو اور نہ توڑ قسموں کو پکا کرنے کے بعد اور تم نے کیا ہے اللہ کو ضامن اپنا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے اس کے ساتھ ایفائے عہد کی بھی تاکید فرمائی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کے سمندر کو ایک کوزے میں بند کر دیا ہے فطری اور اصولی طور پر اجمالی حیثیت سے سب باتیں آ گئی ہیں جن تین چیزوں کا خدا نے حکم دیا ہے وہ یہ ہیں عدل واحسان ایتاء ذی القربیٰ عدل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے تمام عقائد اعمال' اخلاق' معاملات' جذبات' اعتدال وانصاف کے ترازو میں تلے ہوں افراط وتفریط سے کوئی پلہ جھکنے یا اٹھنے نہ پائے سخت سے سخت دشمن کے ساتھ بھی معاملہ کرے تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو جو بات اپنے لیے پسند نہ کرتا ہو اپنے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے احسان کے معنی یہ ہیں کہ انسان بذات خود نیکی اور بھلائی کا پیکر بن کر دوسروں کا بھلا چاہے مقام عدل وانصاف سے ذرا بلند ہو کر فضل وعفو اور تلطف وترحم کی خو اختیار کرے فرض ادا کرنے کے بعد تطوع وتبرع کی طرف قدم بڑھائے انصاف کے ساتھ مروت کو جمع کرے اور یقین رکھے کہ جو بھلائی کرے گا خدا اسے دیکھ رہا ہے ادھر سے بھلائی کا جواب ضرور بھلائی کی صورت میں ملے گا ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ.﴾ (سورہ رحمن: ۲۰)

یہ دونوں خصلتیں یعنی عدل واحسان یا بالفاظ دیگر انصاف ومروت تمہارے اپنے نفس اور ہر ایک خویش وبیگانہ اور دوست دشمن سے متعلق تھیں لیکن اقارب کا حق اجانب سے کچھ زائد ہے جو تعلقات قرابت قدرت نے باہم رکھ دیے ہیں انہیں نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اقارب کی ہمدردی اور ان کے ساتھ مروت واحسان اجانب سے کچھ بڑھ کر ہونا چاہیے گویا احسان کے بعد ذوی القربیٰ کا بالتخصیص ذکر کر کے متنبہ فرما دیا کہ عدل وانصاف تو سب کے لیے یکساں ہے لیکن مروت واحسان کے بعض مواقع بعض سے زیادہ رعایت واہتمام کے قابل ہیں فرق مراتب کو فراموش کرنا ایک طرح قدرت کے قائم کیے ہوئے قوانین میں دخل اندازی ہے ان تینوں لفظوں کی ہمہ گیری کو پیش نظر رکھتے ہوئے سمجھ دار آدمی فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کون سی فطری خوبی بھلائی اور نیکی دنیا میں رہ گئی ہے جو ان تین فطری اصولوں کے احاطہ سے باہر ہو (فلله الحمد و المنة)

منع بھی تین چیزوں سے کیا ہے فحشاء منکر' بغی' کیونکہ انسانی قوتیں تین ہیں جن کے بے موقع اور غلط استعمال سے ساری خرابیاں اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں قوت شہوت بہیمیہ شہوانیہ قوت وہمیہ شیطانیہ اور قوت سبعیہ غالباً فحشاء سے وہ بے حیائی مراد ہے جن کا منشا شہوت وبہیمیت کی افراط ہو منکر معروف کی ضد ہے یعنی نامعقول کام جن پر فطرت سلیمہ اور عقل صحیح انکار کرے گویا قوت وہمیہ شیطانیہ کے غلبہ سے قوت عقلیہ ملکیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دب جائے تیسری چیز ''بغی'' ہے یعنی سرکش کر کے حد سے نکل جانا ظلم وتعدی پر کمر بستہ ہو کر درندوں کی طرح کھانے پھاڑنے کو دوڑنا اور دوسروں کے جان و مال یا آبرو لوٹنے کے واسطے دست درازی کرنا اس قسم کی تمام حرکات قوت سبعیہ غضبیہ کے بے جا استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

الحاصل آیت میں تنبیہ فرمادی کہ انسان جب تک ان تینوں قوتوں کو قابو میں نہ رکھے اور قوت عقلیہ ملکیہ کو ان سب پر حاکم نہ بنائے مہذب اور پاک نہیں ہوسکتا۔

اکثم بن صفی نے اسی آیت کریمہ کو سن کر اپنی قوم سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ یہ پیغمبر تمام عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔ اور کمینہ اخلاق و اعمال سے روکتے ہیں تو تم اس کے ماننے میں جلدی کرو ((فَكُوْنُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ رُؤْسًا وَلَا تَكُوْنُوْ فِيْهِ اَذْنَابًا)) ''یعنی تم اس سلسلہ میں سر بنو دُم نہ بنو۔''

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کو سن کر میرے دل میں ایمان راسخ ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزین ہوئی۔

کتاب اور سنت میں اخلاقی باتوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور ہر ایک کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے ان اخلاقی باتوں کی بہت لمبی فہرست ہے قرآنی اخلاق کی اجمالی فہرست ذیل میں بیان کرنے کے بعد احادیث کی اخلاقی اور اجمالی فہرست بیان کریں گے اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ان اخلاقیات کو پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

قرآنی اخلاق

سچ بولنا' جھوٹ کی برائی' علم بے عمل کی مذمت' عام عفو درگذر' توکل' صبر' شکر' حق پر استقامت' خدا کی راہ میں جان دینا' سخاوت اور خیرات کا حکم بخل کی برائی' اسراف اور فضول خرچی کی ممانعت' میانہ روی کی تاکید عزیزوں قرابت داروں یتیموں مسکینوں اور پڑسیوں کے ساتھ نیکی' مسافروں' سائلوں اور عزیزوں کے امداد غلاموں اور قیدیوں کے ساتھ احسان فخر اور غرور کی برائی امانتداری وعدہ کا ایفاء کرنا عہد کا پورا کرنا معاہدوں کا لحاظ رکھنا صدقہ وخیرات نیکی اور بھلائی کی بات کرنا آپس میں لوگوں کے درمیان محبت پیدا کرنا کسی کو برا بھلا نہ کہنا کسی کو نہ چڑانا نہ برے ناموں سے یاد کرنا والدین کی خدمت واطاعت ملاقاتوں میں باہم بھلائی اور سلامتی کی دعا کرنا حق گوئی انصاف پسندی سچی گواہی دینا گواہی کو نہ چھپانا جھوٹی گواہی کا دل کی گناہ گاری پر اثر' نرمی سے بات کرنا' زمین پر اکڑ کر نہ چلنا' صلح جوئی' اتفاق واتحاد' ایمانی برادری' انسانی برادری' اکل حلال' روزی خود حاصل کرنا' تجارت گداگری کی ممانعت' لوگوں کو اچھی بات کی تعلیم دینا' اور بری بات سے روکنا' اولاد کشی' خودکشی اور کسی دوسرے کی ناحق جان لینے کی ممانعت' یتیم کی کفالت اس کے مال وجان کی نیک نیتی کے ساتھ حفاظت' ناپ اور تول میں بے ایمانی نہ کرنا' ملک میں فساد برپا نہ کرنا' بے شرمی کی بات سے روکنا' زنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی حرمت آنکھیں نیچی رکھنا' کسی کے گھر بغیر اجازت داخل نہ ہونا' ستر اور حجاب' خیانت کی برائی آنکھ کان اور دل کی باز پرس' نیکی کا کام کرنا لغو سے اعراض' امانت اور عہد کی رعایت' ایثار' تحمل دوسروں کو معاف کرنا' دشمنوں سے درگذر بدی کے بدلے نیکی کرنا' غصہ کی برائی مناظروں اور مخالفوں سے گفتگو میں آداب کا لحاظ' مشرکوں کے بتوں تک کو برا نہ کہنا' فیصلہ میں عدل وانصاف' دشمنوں تک سے عدل وانصاف' صدقہ وخیرات کے بعد لوگوں پر احسان دھرنے کی برائی الا پنے کی مذمت' فسق اور فجور سے نفرت' چوری ڈاکہ رہزنی اور دوسروں کے مال کو بے ایمانی سے لینے کی ممانعت' دل کا تقویٰ اور پاکیزگی پاک بازی جتانے کی برائی' رفتار میں وقار ومتانت' مجالس میں حسن اخلاق' ضعیفوں کمزوروں اور عورتوں کے ساتھ نیکی' شوہر کی اطاعت بیوی کا حق ادا کرنا' ناحق قسم کھانے کی برائی' چغلی خوری طعنہ زنی اور تہمت دھرنے کی ممانعت' جسم وجان اور کپڑوں کی پاکیزگی اور طہارت' شرم گاہوں کی ستر پوشی' سائل کو نہ جھڑکنا' یتیم کو نہ دبانا خدا کی نعمت کو ظاہر کرنا' غیبت نہ کرنا' بدگمانی نہ کرنا' سب پر رحم کرنا' ریا اور نمائش کی ناپسندیدگی قرض دینا' قرض معاف کرنا' سود اور رشوت کی ممانعت' ثبات قدمی' استقلال اور شجاعت وبہادری کی خوبی' لڑائی کے میدان سے نامردی سے بھاگ کھڑے ہونے کی برائی شراب پینے اور جوا کھیلنے کی ممانعت' بھوکوں کو کھانا کھلانا' ظاہری باطنی اور ہر قسم کے بے شرمی کی باتوں سے پرہیز' بے غرض نیکی کرنا' مال ودولت سے محبت نہ کرنا' ظلم سے منع کرنا' لوگوں سے بے رحمی نہ کرنا' گناہ سے بچنا' ایک دوسرے کو حق پر قائم رکھنے کی فہمایش' معاملات میں سچائی اور دیانت داری وغیرہ' اگر ان سب کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیتیں لکھی جائیں تو ایک دفتر ناکافی ہوگا اگر آپ عالم باعمل ہیں تو قرآن مجید سے ان آیتوں کو تلاش کر سکتے ہیں اب آپ احادیث کے اخلاقیات کی اجمالی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

احادیث کے اخلاقیات کی اجمالی فہرست

صلہ رحمی' ماں باپ کے ساتھ سلوک' بچوں سے محبت' چھوٹوں کی محبت اور بڑوں کی عزت' اپنے بھائی کے لیے اپنے ہی مانند چاہنا' ہمسائے کے ساتھ سلوک غلاموں کا قصور معاف کرنا' اہل وعیال کی پرورش' یتیموں کی پرورش' بیوہ کی خبر گیری' حاجتمند کی امداد' اندھوں کی دستگیری' عام انسانوں کے ساتھ ہمدردی' قرض داروں پر احسان' فریادیوں کی فریاد رسی' خلق کو نفع رسانی' مسلمانوں کی خیر خواہی' جانوروں پر شفقت اور رحم محسنوں کی شکر گذاری' ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق' بیماروں کی خدمت وعیادت' رشک وحسد کی ممانعت' شجاعت بہادری لڑائی کے میدان سے بھاگنے کی برائی' امیر وامام کی اطاعت' مداومت عمل' اپنے ہاتھ سے کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرنا' شیریں کلامی' خوش خلقی' فیاضی' بدزبانی سے اجتناب' مہمان نوازی' شرم وحیا' حلم ووقار غصہ کو ضبط کرنا' عفوودرگذر' صبروتحمل' حسب ونسب پر فخر اور قمار بازی کی مذمت' بدگمانی کی برائی' کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہونا' دوسروں کے گھر جا کر ادھر ادھر نہ دیکھنا' دوسرے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے بددعا کرنا' رفق ونرمی قناعت استغفار' گداگری کی ممانعت' تہمت لگانے کی برائی' غیبت کی ممانعت' اپنے گناہوں کی پردہ پوشی' اپنے بھائیوں کے عیوب پر پردہ ڈالنا' چغل خوری کی ممانعت' بغض اور کینہ کی ممانعت' دوسرے کی ٹوہ لگانے کی ممانعت' کبروغرور کی مذمت' ہنسی مذاق کی برائی' رازداری' تواضع وخاکساری' امانتداری' گالی کی ممانعت' منہ پر مدح وستایش کی ممانعت' نفس انسانی کا احترام' ظلم کی ممانعت' عدل وانصاف' تعصب کی ممانعت' سخت گیری کی ممانعت' غم خواری وغم گساری' توکل' لالچ کی برائی' رضا بالقدر' ماتم کی ممانعت' قمار بازی کی ممانعت' سچائی کی ہدایت اور جھوٹ کی ممانعت' جھوٹی گواہی کی ممانعت' جھگڑا اور فساد کرنے کی ممانعت' باہم مصالحت کرانا' ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے' منافقت اور دورخی چال کی ممانعت' وعدہ خلافی کی ممانعت' خیانت اور فریب کی ممانعت' شراب خوری اور زنا کاری اور چوری کی ممانعت' طہارت اور صفائی' دوست واحباب کی ملاقات' سلام وتحیہ' مصافحہ ومعانقہ' دیگر آداب ملاقات' آداب مجلس' آداب طعام' آداب لباس' آداب نشست وبرخاست' خانہ داری کے آداب' سونے جاگنے کے آداب' عورتوں کے متعلق خاص آداب واخلاق اور سلوک کے احکام۔

اگر ان سب کی حدیثیں لکھی جائیں تو بہت لمبا مضمون ہو جائے گا ہم نے اسلامی اخلاق وآداب کے بارے میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں ان سب کا مدلل بیان آیا ہے طالب اخلاق کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے اور سیرت النبی کے اخلاق کا حصہ جو پانچویں جلد میں ہے اسی طرح دوسری اخلاقیات کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔

غور کرنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ اسلام کے ہر ہر حکم میں اخلاق مضمر ہے یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ اس نے حسن اخلاق کے تمام پہلوؤں کو بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے:

((بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ.)) ❶

''میں حسن اخلاق کی تعلیم کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

آئندہ ہم انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کو مستقل ایک خطبہ میں بیان کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی ﷺ کے اخلاق حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

---

❶ مؤطا امام مالك ص ۷۰۵ كتاب الجامع باب ماجاء في حسن الخلق و مسند احمد: ۲/ ۳۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقوق العباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. ﴾ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا اللہ کی رسی سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور خدا کی اس وقت کی نعمت کو یاد رکھو جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال کر اپنی مہربانی سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے اس نے تمہیں بچا لیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم راہ پاؤ۔)

اللہ تعالیٰ سے پورا پورا ڈرنا یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کا ذکر کیا جائے اور اس کی یاد نہ بھلائی جائے اس کا شکر کیا جائے اور کفر نہ کیا جائے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا چاہئے اللہ کی مضبوط رسی کو مل کر مضبوطی سے تھامے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں محبت والفت ڈال دی ہے جس کی وجہ سے سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اس احسان کا بدلہ احسان ہے کہ آپس میں مل جل کر رہیں اور دشمنی اور بغض نہ رکھیں اور انسانی حقوق جو انسان ہونے کے تعلق سے ایک دوسرے پر ہیں انہیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کسی کی حق تلفی کرنا ظلم اور جرم عظیم ہے جس کا جیسا کچھ حق ہے رتی رتی ادا کرنا چاہئے کیونکہ جب انسان اپنے نفس کا حق ادا کرے گا تو دوسرے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حق کو فراموش نہیں کرے گا۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں کثرت سے نفلی روزے رکھتا اور نفلی نمازیں پڑھتا تھا' جب آنحضرت ﷺ کی اطلاع ہوئی تو فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَ اَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ اِنْ يَّحْسِبَكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.)) ❶

''تو ایسا مت کر' روزہ رکھ اور افطار بھی کر' رات کو کھڑا ہو اور سو بھی' کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے' تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں' کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے۔''

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ.)) ❷

''جس نے اپنے کسی بھائی پر کسی طرح کا ظلم کیا ہو' یعنی اس کی آبرو ریزی کی ہو یا مال وغیرہ چھین لیا ہو' تو آج اس سے اس ظلم کو معاف کرا لے اس سے پہلے کہ دینار و درہم کچھ پاس نہ ہوں گے اور معاف نہ کرایا تو قیامت کے دن اگر اس (ظالم) کے پاس نیک عمل ہوں گے' تو بقدر ظلم اس سے چھین لئے جائیں گے اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔''

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.)) ❸

''(قیامت کے دن) حق داروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی

---

❶ بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم

❷ بخاری کتاب المظالم باب من کانت له مظلمة

❸ مسلم کتاب البر باب تحریم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بکری کا سینگدار بکری سے قصاص لیا جائے گا۔''

جب جانوروں تک کا حساب ہوگا تو انسانوں سے تو ضروری ہی حساب لیا جائے گا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ.)) ❶

''جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نقد جنس کچھ نہ ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میری امت میں درحقیقت وہ مفلس ہے' جو قیامت کے روز نیک اعمال نماز' روزہ' زکوٰۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی کسی کو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال ہضم کر لیا ہوگا' کسی کی خونریزی کی ہوگی' یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا' تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی' اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا باقی نیکیاں دے دی جائیں گی' پھر اگر ان مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں' اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں' تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے' پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔''

دنیا میں جو دوسروں کی حق تلفی کریں گے اور کسی حیلے بہانے سے دوسروں کی چیزوں کو اپنا لیں گے تو قیامت کے روز وہی چیز لے کر حاضر ہوں گے جس کا اسے پورا پورا بدلہ ملے گا' قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. ﴾ (سورۃ آل عمران: ۱۶۱)

(جو شخص خیانت کرے گا وہ خیانت کردہ چیز قیامت کے دن لے کر آئے گا' پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا' ذرہ برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز وعظ کے لئے کھڑے ہوئے' تو اس وعظ میں خیانت و چوری کا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس کا گناہ اور اس کی بڑی مذمت بیان فرمائی'

❶ مسلم كتاب البر باب تحريم الظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چنانچہ ارشاد فرمایا' میں تم کو قیامت کے دن اس حال میں ہرگز نہ پاؤں' کہ تم میں کوئی اپنی گردن پر اونٹ لادے ہوئے آ رہا ہو اور وہ بلبلاتا ہو یعنی غنیمت وغیرہ کے مال میں سے اونٹ کی خیانت کی ہوگی اور چرالیا ہوگا تو اس اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے میرے سامنے سفارش کے لئے آئے گا' اور کہے گا یارسول اللہ! میری امداد فرمایئے' تو اس وقت میں اس کو صاف جواب دے دوں گا' کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' اور نہ تیری امداد کرسکتا ہوں دنیا میں میں نے یہ بات پہنچادی تھی' کہ جو چوری کرے گا' وہ اسی چیز کو لے کر خدا کے سامنے حاضر ہوگا' میں اس کی حمایت نہ کروں گا' اور ہرگز نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لئے ہوئے آ رہا ہو' اور گھوڑا ہنہنا کر آواز کرتا ہو' کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کا گھوڑا ہے' وہ میرے پاس آ کر کہے گا یارسول اللہ! میری امداد کیجئے' تو میں اس سے کہوں گا' میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں' میں دنیا میں تم کو حکم پہنچا چکا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا' کہ میں تم کو ہرگز نہ پاؤں' کہ کوئی قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے ہوئے آ رہا ہو' اس بکری کی آواز ہوگی' وہ میرے پاس آئے گا اور کہے گا یارسول اللہ! میری امداد فرمائیں' میں کہوں گا کہ میں تیری کچھ امداد نہیں کرسکتا' میں یہ حکم تجھ کو پہنچا چکا ہوں' پھر فرمایا ہرگز تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں' کہ وہ قیامت کے دن کسی انسان غلام وغیرہ کو لادے ہوگا' وہ چیختا ہوگا' میرے پاس آ کر کہے گا' یارسول اللہ! میری امداد کیجئے' میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا' میں یہ حکم دنیا میں تجھے پہنچا چکا تھا' پھر ارشاد فرمایا' میں ہرگز نہ پاؤں تم کو اس حالت میں کہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی گردن پر کپڑا لادے ہوئے آئے گا' یعنی دنیا میں اس نے غنیمت کے مال میں سے کپڑے کی خیانت کر لی تھی' یا کسی کا کپڑا چرالیا تھا' یا بغیر حق کے غیروں کے کپڑے پہنے تھے' وہ کپڑے ہلتے اور حرکت کرتے ہوں گے' وہ کہے گا یارسول اللہ ﷺ میری امداد کیجئے' میں کہوں گا' کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا ہوں' میں یہ حکم دنیا میں پہنچا چکا تھا' پھر فرمایا میں تم کو قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں' کہ کوئی اپنی گردن پر بے زبان چیزیں مثلاً سونا' چاندی وغیرہ لادے ہوئے آئے گا وہ کہے گا' یارسول اللہ میری امداد کیجئے' تو میں کہوں گا' کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا' دنیا میں یہ حکم میں پہنچا چکا تھا۔ ❶

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت شریفہ تھی' کہ جب جہاد میں غنیمت کا مال حاصل ہوتا تھا' آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے تھے' کہ لشکر میں اعلان کردو' کہ جس کے

---

❶ بخاری کتاب الجہاد باب الغلول

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پاس غنیمت کے مال میں سے کچھ بھی ہو وہ لا کر جمع کر دے' چنانچہ سب لا کر جمع کر دیتے تھے آپ پانچواں حصہ نکال کر باقی کو سب میں تقسیم کر دیتے تھے' ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے تقسیم کرنے کے بعد ایک صاحب بال کی لگام لئے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ غنیمت میں سے لے لی تھی' آپ نے فرمایا۔ ((اَسَمِعْتَ بِلَالاً نَادٰی ثَلَاثًا)) الخ '' کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کی تین مرتبہ منادی سنی تھی'' اس نے عرض کیا یارسول اللہ سنی تھی' آپ نے فرمایا' اس وقت لانے سے کس چیز نے منع کیا تھا' اس نے کوئی معذرت بیان کی' جو قابل قبول نہیں تھی' آپ نے فرمایا:۔

((کُنْ اَنْتَ تَجِیْئُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَلَمْ اَقْبَلْهُ عَنْكَ.)) ❶

''یعنی تم ہی اس کو اپنے پاس رکھو' قیامت کے دن اس کو لاؤ گے آج میں اس کو قبول نہیں کرتا۔''

(۷) اسی طرح سے ایک مرتبہ آپ کے ایک خادم نے غنیمت کے مال میں سے ایک چادر چرالی تھی جہاد میں تیر لگنے سے شہید ہو گیا' لوگوں نے اسکے مرنے پر مبارک باد دی' کہ جنت مبارک ہو' یعنی شہید ہو گیا' جنت میں جائے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ تَشْعَلُ عَلَیْهِ نَارًا.)) ❷

''ہرگز نہیں' خدا کی قسم! جس چادر کو خیبر کی جنگ میں اس نے چرالیا تھا' اس حال میں کہ وہ تقسیم نہیں ہوئی تھی' وہ چادر اس غلام پر دوزخ کی آگ بھڑکا رہی ہے۔''

یعنی ایک چادر کی خیانت کی وجہ سے وہ دوزخ میں گیا' جب لوگوں نے اس کو سنا' تو ایک صاحب اٹھے' چمڑے کے ایک یا دو تسمے حضور کے سامنے پیش کر دیئے' آپ نے فرمایا یہ ایک یا دو آگ کے تسمے ہیں۔ ❸

پڑوسی اپنا رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار' مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہمسائیگی اور پڑوس میں سب برابر ہیں اور ہمسائیگی کے حقوق بھی ایک دوسرے پر ہیں' جن کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے' قرآن اور حدیث میں اس کی بڑی اہمیت آئی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ ﴾ (النساء: ۳۶)

(اور خدا نے ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بے گانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم

---

❶ ابو داؤد: ۳/ ۲۱ کتاب الجهاد باب فی الغلول اذا کان یسیرا یترکه الامام ولا یحرّق

❷ بخاری کتاب المغازی باب غزوة خیبر

❸ بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیا ہے۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ.)) ❶

''جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے (بلکہ اس کے ساتھ نیک سلوک کرے اور مہربانی سے پیش آئے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے' تو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو ستانا حرام ہے' پڑوسی کو ستانے والا جنت میں نہیں جائے گا' آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَآئِقَهٗ.)) ❷

''وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' کہ فلاں عورت زیادہ نماز پڑھتی ہے اور صدقہ خیرات کرتی ہے اور زیادہ روزے رکھتی ہے لیکن وہ اپنے ہمسائے کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ عورت جہنمی ہے۔ ❸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَآئِعٌ.)) ❹

''وہ مومن کامل نہیں ہے جو خود آسودہ ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کہ حضرت جبرئیل نے مجھے پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید فرمائی کہ میں نے سمجھا کہ اس کو وراثت کا حق دلائیں گے۔ ❺

اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ افضل ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو' اور

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ

❷ مسند احمد: ۳/ ۱۵٤ الترغیب ۳/ ۳٥٤

❸ مسند احمد: ۲/ ٤٤۰ مستدرك حاکم ٤/ ۱٦٦

❹ مسند ابو یعلی: ۳/ ۱٥۱ (۲٦۹۱)

❺ بخاری کتاب الادب باب الوصاۃ بالجار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑوسیوں میں سے وہ بہتر ہے' جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو۔ ❶

اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خدا کے سامنے دو پڑوسی پیش ہوں گے جنہوں نے ایک دوسرے کے حق کو ادا نہیں کیا تھا۔ ❷

بہر حال ہمسائے کے بڑے حقوق ہیں (۱) اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے (۲) نہ اس سے بے ہودہ گوئی کی جائے (۳) خوشی کے وقت اسے مبارک باد دی جائے (۴) اس کی بیماری میں بیمار پرسی کی جائے (۵) مصیبت میں اس کی مدد کی جائے (۶) اس کے عیبوں کو چھپایا جائے (۷) اس کی بیوی اور بچوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھا جائے (۸) اس کو تحفہ تحائف سے نوازا جائے۔

یتیموں کا حق

دیگر انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ یتیموں کا حق ادا کرنا ضروری ہے' یتیم وہ کمسن بچہ ہے' جو اپنے باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا ہو' یعنی باپ کا انتقال ہو گیا ہو' باپ کے مرنے سے یتیم بچوں کی زندگی بے سہارا اور بے یارو مددگار ہو جاتی ہے' ان کی تعلیم و تربیت کرنے والا' ان کے سر پر دست شفقت پھیرنے والا' اور ان کا پرسان حال کوئی نہیں ہوتا' اس لئے ان کی دلجوئی اور خدمت کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب اور مرتبہ ہے' یتیم کی خدمت کرنے والے جنت میں رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہوں گے حدیث شریف میں ہے کہ:

((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا.)) ❸

''میں اور یتیم کی پرورش کا ذمہ دار دونوں جنت میں اس طرح ساتھ رہیں گے' جس طرح یہ دونوں انگلیاں ہیں' یعنی شہادت والی اور درمیان کی انگلی اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔''

اس حدیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی خدمت کرنا کتنا بڑا ثواب ہے قرآن مجید میں بھی متعدد جگہ یتیم کا بیان آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ ﴾ (سورة الضحى: ۹)

(یتیم کو مت دباؤ اور اس کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ۔)

اور ان کے مال مت کھاؤ' جو لوگ یتیم کی خدمت اور عزت نہیں کرتے' ان کے اوپر عذاب نازل ہوتا

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۱۶۸

❷ مسند احمد: ٤/ ۱۵۱

❸ بخاری کتاب الطلاق باب اللعان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے اوران کی روزی تنگ ہوجاتی ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ط كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ ﴾ (الفجر: ١٦ - ١٨)

(جب اللہ انہیں آزماتا ہے اوران کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ہرگز نہیں' بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور نہ مسکین کے کھلانے پر کسی کو آمادہ کرتے ہو۔)

جولوگ یتیموں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی بڑی تعریف فرماتا ہے' ارشاد ہے:

﴿ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ ﴾ (الدھر: ٨)

(نیک بخت وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت اور اسکی راہ میں یتیم ومسکین اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔)

اور جولوگ ناجائز طور پر یتیم کے مال پر قبضہ کر کے کھا جاتے ہیں ان کے لئے سخت وعید ہے' جیسا کہ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ﴾ (سورة النساء: ١٠)

(جولوگ ناحق یتیم کے مال کو کھا جاتے ہیں' وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے۔)

یتیم بچوں کے مال کو خیانت اور اسراف سے خرچ نہیں کرنا چاہئے اور نہ ان کو بے سمجھی کے زمانے میں سپرد کرنا چاہئے' تاکہ وہ اپنی نادانی سے اس کو ضائع نہ کریں' سرپرستوں اور متولیوں کو زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ جب بچے شعور وبلوغ کی عمر کو پہنچ جائیں' اس وقت ان کا مال ان کے حوالے کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ ﴾ (النساء: ٢)

(اور یتیموں کو ان کا مال دے دو' اور حرام کو حلال کے عوض نہ لو' اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ' یہ بڑا گناہ ہے۔)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ق وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ۸۳)

(اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے اگلے بنی اسرائیل یعنی تمہارے بڑوں سے یہ پکا قول لیا' کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی طرح نرمی سے بات کرنا اور نماز پڑھتے رہنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا' پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا باقی سب پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی کچھ بے پرواہ کہ نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔)

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ (سورة البقرة: ۲۱۵)

(اے پیغمبر! تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں' تو ان کو سمجھا دو کہ خیر خیرات کے طور پر جو بھی مال خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ کا حق ہے اور قریب کے رشتہ داروں' یتیموں' محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے اور تم جو بھی بھلائی لوگوں کے ساتھ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔)

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا ﴾ (سورة الانفال: ۴۱)

(اور مسلمانو! جان رکھو کہ جو چیز تم لڑائی میں غنیمت میں حاصل کرو' اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا' اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ط وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (سورة الحشر: ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جو مال اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے بے لڑے مفت دلوا دے تو وہ اللہ کا حق ہے اور رسول ﷺ کا' اور رسول کے قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور (بے توشہ) مسافروں کا یہ (حکم) اس لئے دیا گیا ہے کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں' یہ (مال) ان ہی میں چلتا پھرتا نہ رہے اور مسلمانو! جو چیز تم کو پیغمبر ہاتھ اٹھا کر دے دیا کریں وہ لے لیا کرو' اور جس چیز کے لینے سے تم کو منع کر دیں اس سے دست کش رہو' اور اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو' کیونکہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔)

بیواؤں کا حق

رانڈ اور بیوہ عورت کا حق بھی ادا کرنا نہایت ضروری ہے' بیوہ وہ عورت ہے جس کا خاوند مر چکا ہو اور اپنے شوہر کے ظل عاطفت سے محروم ہو گئی ہو' اس کی زندگی کا سہاگ لٹ چکا' وہ اپنے سرتاج کے مرنے سے غم والم کے سمندر میں غوطہ زن رہتی ہے کوئی مونس وغم خوار نہیں یا مددگار نہیں' کوئی مربی و پرسان حال نہیں' وہ بہت سی مشکلات میں ڈوبی رہتی ہے' مخالفین ستاتے اور تنگ کرتے ہیں' بلکہ بے حامی اور بے محافظ دیکھ کر روحانی اور جسمانی تکالیف کے درپے ہوتے ہیں' ایسی حالت میں بیوہ کا خدمت کرنا انسانی اور اسلامی فریضہ ہے اس کی اعانت سے دنیا کے لوگ خوش اور خدا اور رسول بھی خوش ہوتے ہیں' اور اس کی مدد کرنے سے بڑے بڑے درجے ملتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ کَالْقَآئِمِ لَا یَفْتُرُ وَ کَالصَّآئِمِ لَا یُفْطِرُ.)) ❶

''بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا' اور ان کی خدمت کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ خدا کے راستے میں جہاد کرنے والا یا جیسا وہ تہجد گزار عابد جو نماز سے نہیں تھکتا اور وہ روزہ دار جو کبھی روزے سے ناغہ نہیں کرتا۔''

دوڑ دھوپ سے مراد خدمت ہے اور اگر اس کی رضامندی ہو' تو نکاح ثانی کرا دینا چاہئے' تاکہ وہ سہاگن بن جائے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ ﴾ (سورة النور: ۳۲)

(اور اپنے میں سے بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو۔)

غرض کہ بیوہ عورت کو قرآن اور اسلام نے بہترین مقام عطا کیا ہے اور لوجہ اللہ اس کی خدمت کرنے والا

❶ بخاری کتاب الادب باب الساعی علی المسکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بڑا ہی سعادت نصیب ہے یاد رہے کہ اسلام آنے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تھی تو اس بے چاری کی زندگی جیتے جی جہنم بن جاتی تھی بیوہ ہونے کے بعد نہ اسے سسرال میں رہنے دیا جاتا اور نہ اسے میکے میں جگہ ملتی تھی' ہر جگہ سے اسے دھکے دے کر نکال دیا جاتا تھا' کیونکہ وہ لوگ اسے قابل نفرت سمجھ کر اس کے سائے تک سے بچنا چاہتے تھے' اسلام نے آ کر بیوہ کو جینے کا حق اور عزت کا مقام عطا کیا' جس کا اعتراف یورپین مفکروں اور فرانسیسی مؤرخوں نے بھی کیا ہے۔

مہمانوں کا حق

تم یہ جانتے ہو کہ ہر انسان کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی شخص کا مہمان ضرور ہوتا ہے اس لئے اگر تم اپنے مہمانوں کی عزت واحترام اور خدمت کرو گے تو جب تم ان کے یہاں جاؤ گے' تو وہ بھی تمہاری خدمت کریں گے' دنیا کا عام دستور یہی ہے لیکن مسلمانوں میں اس کی بہت اہمیت ہے صفات عالیہ کی تکمیل اور مکارم اخلاق کی بلندی کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے' کہ مہمان کی عزت واحترام کے ساتھ خاطر تواضع کی جائے' مہمان کی خدمت اتنی اہم ہے کہ اس کو ایمان کا جزو بتایا گیا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ.)) ❶

''جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے' اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو' اس کو چاہئے کہ اپنے قرابت داروں کے حقوق ادا کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن کو سچا جانتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ بھلی بات کہے ورنہ چپ رہے۔''

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مہمانوں کی عزت و خدمت کرنا ایمان کامل کا ایک جزو ہے مہمانوں کی پوری عزت وخدمت نہ کرنے والے پورے مومن نہیں ہیں' مہمانوں کا بہت بڑا حق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.)) ❷

''بے شک تیرے مہمان کا تجھ پر بڑا حق ہے۔''

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ.

❷ بخاری کتاب الادب باب حق الضیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مہمانوں کی بڑی خدمت کرتے تھے' بعض دفعہ وہ خود نہیں کھاتے تھے۔ مگر اپنے مہمانوں کو ضرور کھلاتے تھے' جیسا کہ تم پہلے پڑھ چکے ہو' خود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کی بڑی عزت کرتے تھے' چنانچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا بیان قرآن مجید میں کئی جگہ پر آیا ہے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ o اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا ط قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ o فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ o فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ o فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ o ﴾

(الذاریات: ۲۴ – ۲۸)

(اے ہمارے نبی! کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے کہ جب یہ لوگ ان کے پاس آئے تو سب سے سلام کیا ابراہیم نے ان کے سلام کا جواب دیا اور اپنے دل میں سوچنے لگے کہ یہ اجنبی لوگ ہیں' کبھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی' پھر اپنے گھر جا کر موٹے تازے بچھڑے کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے سامنے رکھا' ان مہمانوں نے کھانے میں تامل کیا' تو ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا' کہ آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے؟ اس پر بھی ان مہمانوں نے نہ کھایا' تب ابراہیم اپنے جی میں ڈرے ان کی یہ حالت دیکھ کر مہمانوں نے کہا آپ کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں ہم لوگ فرشتے ہیں کھاتے پیتے نہیں ہیں ہم آپ کو ایک ہوشیار اور ذی علم فرزند کی خوشخبری دینے آئے ہیں چنانچہ انہوں نے حضرت ابراہیم u کو لڑکے کی خوشخبری دی۔)

یہ مہمان فرشتے تھے' جو انسانی شکل میں آئے تھے' حضرت ابراہیم نے انہیں انسان سمجھ کر ضیافت کا حق ادا فرمایا' اس واقعہ سے مہمان اور میزبان کے آداب پر آپ خود ہی غور کر لیں۔

مہمان کو بلا ضرورت کسی کے یہاں تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے کیونکہ اس سے میزبان کو تکلیف ہوگی اور اس پر بار پڑے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَآئِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ.)) ❶

---

❶ بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذجارہ و باب اکرام الضیف مسلم کتاب اللقطة باب الضیافة و نحوها

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن کو سچا جانتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا جائزہ عزت کے ساتھ ایک دن ایک رات کرے' اور مہمان کا حق تین دن ہے اس سے زیادہ ٹھہرے گا تو وہ مہمان صدقہ کھائے گا' اور اتنا زیادہ ٹھہرنا اس کے لئے حلال نہیں کہ اپنے میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔''

حقوق العباد کا بیان اور آ رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حق کو' رسول ﷺ کے حق کو' اور بندوں کے حق کو ہم سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حقوق الوالدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝ ﴾ (بنی اسرآئیل: ۲۳- ۲۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کو مت پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان کو اونھ' اف بھی مت کہو اور نہ ان پر خفا ہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے ادب' عزت اور نرم لہجہ میں بات چیت کرو اور ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے بچھا دو' اور کہو اے پروردگار! تو ان کی کمزوری میں ان پر ایسا ہی رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے مہربانی سے پالا پوسا ہے۔)

اللہ تعالیٰ مربی حقیقی ہے والدین' یعنی ماں باپ مربی مجازی ہیں اور پرورش کرنے والے ہیں اولاد پر ماں باپ کا بڑا احسان ہے کہ بچپن سے بچوں کی پرورش کرتے اور پالتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں' اس لئے اولاد پر حق ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کریں اور ہر طرح سے آرام پہنچانے کی کوشش کریں اور کسی قسم کی تکلیف نہ دیں' اس خدمت گذاری کو اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت میں فرمایا ہے۔

والدین کی اطاعت اور خدمت گزاری فرض ہے اگر وہ کافر مشرک بھی ہوں تب بھی ان کی دنیاوی خدمت کی جائے لیکن شرک اور کفر کے متعلق ان کی بات قابل تسلیم نہ ہوگی جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

(۱) ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَلَا تُطِعْهُمَآ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿ (عنکبوت ۸)

(اور ہم نے انسان کو جتا دیا۔ کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر وہ تجھ کو مجبور کریں کہ خدا کے ساتھ اس کو شریک کر جس کا تجھ کو علم نہیں ہے۔ تو تو ان کا کہنا نہ مان تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے اور تم کو تمہارے کرتوت سے آگاہ کروں گا۔)

اور دوسری جگہ فرمایا:

(۲) ﴿ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ط اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝ وَاِنْ جٰهَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ﴾ (سورۃ لقمان: ۱۴-۱۵)

(اور ہم نے انسان کو جتا دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اس کی ماں نے اس کو تھک تھک کر پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑایا' کہ وہ میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مانے میرے ہی پاس پھر آنا ہے اگر وہ دونوں تجھ کو اس پر مجبور کریں کہ میرے ساتھ اس کو شریک کر جس کو تو نہیں جانتا تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی سے گزران کر۔)

جو لوگ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں ان کی خدمت بجالاتے ہیں اور ان کے لئے خدا سے دعائے خیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس نیکی کے بدلہ میں ان کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اپنی خوشنودی کی لازوال دولت ان کو عطا فرماتا ہے:

(۳) ﴿ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ کُرْهًا ط وَّحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ط حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً لا قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ج اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ط وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ ﴾ (سورۃ الاحقاف: ۱۵-۱۶)

(اور ہم نے انسان کو تاکید کر کے کہہ دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اس کی ماں نے اس کو تکلیف کر کے پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف کر کے جنا اور تیس مہینوں تک اس کو پیٹ میں رکھا اور دودھ چھڑایا یہاں تک کہ وہ بچے سے بڑھ کر جوان ہوا اور چالیس برس کا ہوا اس نے کہا کہ میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر کیا اور اس کی کہ میں وہ کام کروں جس کو تو پسند کرے اور میری اولاد کو نیک کر میں تیری طرف لوٹ کر آیا اور میں تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں' یہی وہ ہیں جن کے اچھے کام ہم قبول کرتے ہیں اور برے کاموں سے درگزر کرتے ہیں یہ جنت والوں میں ہوں گے یہ سچائی کا وعدہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا۔)

نبی ﷺ نے اس کی مزید تاکید فرمائی ایک شخص نے آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں' تین دفعہ آپ نے یہی جواب دیا' چوتھی دفعہ اس نے پھر پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ۔ ❶

خدا نے ماؤں کی نافرمانی حرام کر دی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ.)) ❷

''خدا نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کر دی ہے۔''

اور فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا:

((ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ.)) ❸

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہونے پائیں گے (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) دیوث (۳) مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت۔''

اسلام میں مخلوقات انسانی میں والدین اور ماں باپ کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ یہی دونوں تخلیق انسانی کی ظاہر علت مادی ہیں' لیکن ان میں ماں کو باپ سے زیادہ تفوق اور برتری حاصل ہے' کیونکہ ماں نے اپنے بچے کو اپنا خون پلا پلا کر بڑھایا اور نو مہینے اس کی مشکل سہہ کر اور سختی اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر اس سے جننے کی ناقابل برداشت تکلیف کو ہنسی خوشی برداشت کیا پھر اس نو پید مضغۂ گوشت کو اپنی چھاتیوں سے لگا کر اپنا خون پانی ایک کر کے پلایا اور اس کی پرورش اور غور و پرداخت میں اپنی ہر راحت قربان اپنا ہر آرام ترک اور اپنی ہر خوشی نثار کر دی ایسی حالت میں کیا ماں سے بڑھ کر انسان اپنے وجود میں مخلوقات میں کسی اور کا محتاج ہے؟

اسی لئے شریعت محمدی نے اپنی تعلیم میں جو بلند سے بلند مرتبہ اس کو عنایت کیا ہے' وہ اس کی سزاوار ہے'

---

❶ بخاری کتاب الادب باب البر و الصلة.

❷ بخاری کتاب الاستقراض باب ما ینهی عن اضاعة المال.

❸ نسائی کتاب الزکوٰة باب المنان بما أعطی ۱/۲۹۲ (۲۵۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ماں کے ساتھ جو دوسری ہستی بچہ کی تولید وتکوین میں شریک ہے وہ باپ ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس کی نشوونما اور تربیت میں ماں کے بعد باپ ہی کی جسمانی اور مالی کوششیں شامل ہیں اس لئے جب بچہ ان کی محنتوں اور کوششوں سے قوت کو پہنچے تو اس پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ سے حاصل کی ہوئی قوت کا شکرانہ ماں باپ کی خدمت کی صورت میں ادا کرے' چنانچہ اسلام نے نہ صرف پہلے صحیفوں کی طرح ان کی عزت کرنے' اور ان کی نافرمانی سے ڈرتے رہنے کے وعظ پر اکتفا کی بلکہ ان کی خدمت ان کی اطاعت اور ان کی امداد' ان کی دلدہی وغیرہ ہر چیز فرض قرار دی' بلکہ یہاں تک تاکید کی کہ ان کی بات پر اف تک نہ کرو' ان کے سامنے ادب سے جھکے رہو' ان کی دعاؤں کو اپنے حق میں قبول سمجھو' ان کی خدمت انسان کا سب سے بڑا جہاد ہے بلکہ ان ہی کی خوشنودی سے خدا کی خوشنودی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.)) ❶

''خدا کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔''

ماں باپ کی اطاعت ومعصیت چونکہ خدا کے حکم سے ہی ہے اس لئے ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ.)) ❷

''باپ جنت کے دروازوں کا عمدہ ترین دروازہ ہے یعنی بہشت میں جانے کا سبب باپ کی رضا مندی کی نگہداشت ہے تو جو بہشت میں بہترین دروازے میں جانا چاہے اسے باپ کی رضامندی کی نگہداشت کرنی چاہئے۔''

اسلام میں جہاد کی اہمیت جو کچھ ہے وہ ظاہر مگر والدین کی خدمت گزاری کا درجہ اس سے بھی بڑھ کر ہے' ان کی اجازت کے بغیر جہاد بھی جائز نہیں' کہ جہاد کے میدان میں سر ہتھیلی پر رکھ کر جانا ہوتا ہے اور ہر وقت جان جانے کا امکان رہتا ہے اس لئے والدین کی اجازت کے بغیر ان کو اپنے اس جسم وجان کو کھونے کا حق نہیں ہے جس کو ان کی خدمت گزاری کے لئے وقف ہونا چاہئے تھا اسی لئے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا:

---

❶ ترمذی کتاب البر والصله باب الفضل فی رضا الوالدین ۳/ ۱۱۶
مستدرك حاكم: ٤/ ١٥١، ١٥٢

❷ ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء فی فضل برالوالدین ۳/ ۱۱۶
ابن ماجة كتاب الادب بر الوالدين (٣٦٦٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا.)) ❶

"یارسول اللہ! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے پاس مشورہ لینے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا ہاں فرمایا اس کی خدمت میں حاضر رہنے کو لازم پکڑ لے کیونکہ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے۔"

افضل اعمال میں والدین کے بعد ماں کی خدمت گزاری کا درجہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

((أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) ❷

"اللہ کو کون سا عمل بہت پسند ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا ہے میں نے عرض کیا پھر کون سا عمل؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔"

ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ اور حرام ہے اور ماں باپ کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا اس لئے کسی صورت میں بھی ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَّأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ.)) ❸

---

❶ مسند احمد ۳/ ۴۲۹ ابوداؤد کتاب الجهاد باب الرخصة في التخلف لمن له والدان (۲۵۲۹)

❷ بخاری کتاب الصلوة باب فضل الصلاة لوقتها، مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان بالله تعالیٰ افضل الاعمال

❸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی حالت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ اگر تم کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے (۲) ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگر وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے بال بچے اور مال دولت کو چھوڑ دو (۳) اور فرض نماز کو قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز کو قصداً چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے یعنی خدا کا امن باقی نہیں رہتا اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے (۵) گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رہو کیونکہ گناہ کے ساتھ خدا کا غصہ اترتا ہے (۶) اور کافروں سے لڑائی کے دن بھاگنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں (۷) اور جب لوگوں میں بیماری پھیلی ہو اور تم ان لوگوں میں موجود ہو تو تم وہاں ٹھہرے رہو یعنی موت کے خوف سے وہاں سے نہ بھاگو (۸) اپنے کنبے کے لوگوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرو (۹) اور ادب کی لاٹھی ان سے نہ ہٹاؤ اپنے بال بچوں کو ادب سکھاؤ اسی ادب میں اگر لاٹھی سے مارنے کی نوبت آ جائے تو مار سکتے ہو ان کو مارو (۱۰) اور خدا کے بارے میں ان کو ڈراؤ''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا (۱) والدین کے نافرمان کی طرف (۲) شراب پینے والے کی طرف (۳) احسان جتانے والے کی طرف۔ ❶

اور آپ نے فرمایا کہ اپنے والدین کو گالی دینے والے پر خدا کی لعنت برستی ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ۔

ماں باپ کی خدمت گزاری کرنے سے اور ان کی خدمت گزاری کرنے سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتا ہے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے والدین کی اطاعت کے ثواب کو ایک نہایت موثر حکایت میں بیان فرمایا تین آدمی جا رہے تھے کہ اتنے میں موسلا دھار بارش برسنے لگی تینوں نے بھاگ کر ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی اتفاق سے اوپر سے ایک چٹان گری کہ اس نے غار کا منہ بند ہو گیا اب ان کی بے کسی اور بیچارگی کا اندازہ کرنا بہت آسان ہے کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ نظر نہ آتا تھا اسی وقت ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ساتھیو! اس وقت ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال صالحہ کو یاد کر کے خدا سے دعا کرنی چاہیے۔

ایک نے کہا یا پروردگا! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے

---

❶ ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب ۶، حدیث ۲۷۰۸، عن عبداللہ بن عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور اسی پر ان کی روزی کا سہارا تھا' میں شام کو بکریاں لے کر جب گھر آتا تو دودھ دوھ کر پہلے اپنے ماں باپ کی خدمت میں لاتا تھا' جب وہ پی چکتے' تب میں اپنے بچوں کو پلاتا' ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں بکریاں چرانے کو دور نکل گیا' لوٹا تو میرے والدین سو چکے تھے' میں دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا' نہ ان کو جگاتا تھا کہ ان کی راحت میں خلل آ جاتا اور نہ ہٹتا تھا کہ خدا جانے کس وقت ان کی آنکھیں کھلیں' اور دودھ مانگیں' بچے بھوک سے بلک رہے تھے' مگر مجھے گوارا نہ تھا کہ میرے والدین سے پہلے میرے بچے سیر ہوں' میں اسی طرح پیالے میں دودھ لئے رات بھر ان کے سرہانے کھڑا رہا اور وہ آرام کرتے رہے خداوند تجھے معلوم ہے کہ میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو اس غار کے منہ سے چٹان کو ہٹا دے' یہ کہنا تھا کہ چٹان کو خود بخود جنبش ہوئی اور غار کے منہ سے تھوڑا سا سرک گئی اور اس کے بعد باقی دو مسافروں کی باری آئی اور انہوں نے بھی اپنے کاموں کو وسیلہ بنا کر دعا کی اور غار کا منہ کھل گیا اور وہ سلامتی کے ساتھ باہر نکل آئے۔ ❶

والدین کے لئے دعا

نیک بخت اولاد کی سعادت مندی یہ ہے کہ ماں باپ کے حق میں نیک دعائیں کرے اور اس کی تعلیم قرآن اور حدیث میں دی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے لئے دعا کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تم اس طرح دعا کرو۔

(۱) ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾ (بنی اسرائیل: ۲۴)

(اے میرے پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے' اور میرے حال پر وہ رحم کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تو بھی ان پر اپنا رحم کیجیو۔)

(۲) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾ (ابراهیم: ۴۱)

(ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کرتے وقت یہ بھی کہا کہ اے ہمارے پروردگار! جس دن (اعمال) کا حساب ہونے لگے۔)

مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو بخش دیجیو۔

(۳) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴾ (نوح: ۲۸)

---

❶ بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث الغار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(نوح (علیہ السلام) نے قوم کی طرف سے مایوس ہوکر یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص ایمان لاکر میرے گھر میں پناہ لینے آیا ہے اس کو اور عام باایمان مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ایسا کر کہ ان ظالموں کی تباہی روز بروز بڑھتی چلی جائے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کے بعد ماں باپ کا حق ہے اللہ تعالیٰ رب حقیقی ہے اور والدین رب مجازی ہیں' اس لئے ان دونوں کے حقوق کی ادائیگی سے آدمی نجات کا مستحق ہوسکتا ہے اور فلاح دارین حاصل کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو سعادت منداور ماں باپ کا مطیع اور فرمانبردار بنائے' آمین یارب العالمین۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نکاح کے مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ﴾ (رعد: ۳۸)

(اور آپ (ﷺ) سے پہلے ہم نے بہت سے رسولوں کو بھیجا۔ اور ان کو ہم نے بیویاں عنایت کیں، اور اولاد بھی عطا کی۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ہر نبی اور رسول نے نکاح کیا ہے اور ان کی اولاد بھی پیدا ہوئی۔ یہ نکاح کرنا تمام نبیوں کی سنت مستمرہ ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ.)) ❷

''اے نوجوانو! جو تم میں سے نان ونفقہ اور نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نظر کو نیچی رکھتا ہے اور بدکاری سے محفوظ رکھتا ہے اور جسے اس کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے اسلئے کہ اس سے اس کی نفسانی خواہش دب جائے گی۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح

❷ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم (٥٠٦٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.)) ❶

''تین شخص ایسے ہیں جن کی اعانت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ضروری ہے۔ غلام مکاتب جو مال کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، نکاح کرنے والا جو حرام سے بچنا چاہتا ہو، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد۔''

آپ نے فرمایا:

((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي.)) ❷

''جب بندہ نکاح کر لیتا ہے تو آدھے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے اور دین کو پورا کر لیتا ہے اب وہ باقی آدھے ایمان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔''

اور فرمایا:

((تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ.)) ❸

''زیادہ اولاد دینے والی اور محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو۔ کیونکہ میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.)) ❹

''انسان کے مرجانے کے بعد اس کے سارے اعمال موقوف ہو جاتے ہیں لیکن ان تین چیزوں کا برابر ثواب ملتا رہے گا۔ صدقہ جاریہ، نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔''

ان حدیثوں سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ نکاح کرنے سے آدمی زنا، بدکاری اور نظر بازی سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس کا معین و مددگار ہے۔

۳۔ اپنے آدھے دین اور ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔

---

❶ صحیح ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی المجاہد والمکاتب والناکح

❷ سنن الایمان للبیہقی، باب الحث علی التزویج من الفضل ۲۸۳

❸ ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب النہی عن تزویج من لم یلد النساء ۲/ ۱۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۴۔ اس سے اولاد پیدا ہوگی۔ امت محمدیہ ﷺ میں اضافہ ہوگی۔ جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو دیگر امتوں پر مباہات کا موقع ملے گا۔

۵۔ اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

۶۔ گناہوں سے پاک وصاف ہوکر اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

۷۔ اس سے اگر نیک اولاد پیدا ہوگی تو مرنے کے بعد دعا کرتی رہے گی۔ جس کے سبب سے ماں باپ کو ثواب ہوتا رہے گا۔

۸۔ اگر اولاد بچپن میں مرگئی تو والدین کے حق میں سفارش کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی سفارش منظور فرما کر والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۹۔ اس سے دل کو راحت ہوتی ہے اور نفس کی خواہش پوری ہوتی ہے جس سے زندگی آسانی سے گزر جاتی ہے۔

۱۰۔ کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس سے امداد ملتی ہے۔

۱۱۔ بیوی بچوں کی تربیت اور نان ونفقہ کی تکلیف برداشت کرنے کی وجہ سے اجر عظیم اور ثواب جزیل کا مستحق ہوجاتا ہے۔

۱۲۔ اس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ.)) ❶

''نکاح کے مثل محبت' دو محبت کرنے والوں میں اور کسی چیز میں نہیں دیکھو گے۔''

نکاح ہی جانبین میں محبت کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۳۔ نکاح کی عام مہذب اور متمدن قوموں میں اسلامی نکاح کا رواج نہیں ہے لیکن اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔

۱۴۔ نکاح نہ کرنے سے دنیا میں بہت فتنہ وفساد پھیلتا ہے۔ نکاح سے فتنہ دب جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ.)) ❷

---

❶ ابن ماجه' كتاب النكاح' باب ماجاء في فضل النكاح (١٨٤٧)

❷ ترمذی' كتاب النكاح باب من ترضون دينهٗ فزوجوهٗ ٢/ ١٦٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''جب کوئی ایسا نیک چلن اور دیندار آدمی تمہارے پاس نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اخلاق سے تم راضی ہو تم اس کا نکاح کر دو۔ اگر نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

نکاح کرنا فرض' سنت اور حرام بھی ہے۔ شہوت کے غلبہ کی وجہ سے اگر زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔ اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر ہے' اور نان ونفقہ اچھی طرح ادا کر سکتا ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گنہگار ہوگا۔ یہ تقریباً تمام انبیاء کی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نکاح سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ ❶

اور اگر زنا کا اندیشہ ہے تو زنا سے بچنے کے لئے نکاح کرنا فرض ہے اور اگر وہ نان ونفقہ کی طاقت بھی نہیں رکھتا اور نہ زوجیت کے حق ہی کو ادا کر سکتا ہے تو اس کے لئے نکاح کرنا حرام ہے۔

نیک سیرت و نیک صورت' کنواری محبت کرنے والی عورتوں سے نکاح کرنا افضل ہے یعنی چال چلن کی اچھی' دیندار اور خوبصورت دوشیزہ ہو۔ اولاد جننے والی ہو۔ بانجھ نہ ہو کم مہر والی اور کم خرچ والی' نسب والی اور اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے نیک اور دین دار سے نکاح کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَ لِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ.)) ❷

''ان چار باتوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال اور اس کے حسب و جمال اور دین کے سبب سے تم دین والی کو ترجیح دے کر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرو۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَّ أَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ.)) ❸

''تم دوشیزہ اور کنواریوں سے نکاح کرو۔ اس لئے کہ وہ شیریں دہن اور زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑی سی چیز سے زیادہ خوش ہونے والی ہوتی ہیں۔''

اور فرمایا:

((إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَّ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.)) ❹

---

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب الترغیب فی النکاح (۵۰۶۳)

❷ بخاری' کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین (۵۰۹۰)

❸ ابن ماجه' کتاب النکاح' باب تزویج الابکار (۱۸۶۱)

❹ صحیح مسلم' کتاب الرضاع' باب خیر متاع الدنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''دنیا کی ساری چیزوں سے نکما دوا اٹھایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ فائدے کی چیز نیک عورت ہے۔''

شرعی حیثیت سے جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اسے دیکھ لینا مستحب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ.)) ❶

''جب کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لینا چاہئے۔''

رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا کہ حضور میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

((هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا.))

''تم نے اسے دیکھ بھی لیا ہے۔''

میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا.)) ❷

''تم دیکھ لو۔ اس سے تم دونوں کے درمیان محبت والفت قائم رہے گی۔''

اور اس کے علاوہ کسی اور اجنبیہ عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ (نور)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کی ستر یعنی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی ستر کی طرف دیکھے۔ ❸

اور جس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اس کی رضامندی کو معلوم کرنا ضروری ہے۔ اگر اس سے اجازت نہیں لی گئی۔ اور اس نکاح سے اس کی رضامندی ظاہر نہیں ہوئی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

---

❶ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل ینظر الی المرأة وهو یرید تزویجها ۲/ ۱۹۰

❷ مسند احمد، ۴/ ۲۴۶، ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبة ۲/ ۱۶۹

❸ مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات (۷۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ.)) ❶

''بے خاوند والی کا نکاح نہ کیا جائے' یہاں تک کہ اس سے صاف صاف امر دریافت نہ کر لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے' لوگوں نے کہا' وہ شرم سے بات نہ کرے گی اس کی اجازت کیسے معلوم ہو گی؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔''

آپ نے فرمایا:

((اَلْیَتِیْمَۃُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِھَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَھُوَ اِذْنُھَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْھَا.)) ❷

''کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے میں دریافت کر لینا چاہئے اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو زبردستی نکاح جائز نہیں ہے۔''

اگر باپ بھی بیوہ کی مرضی اور اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے نکاح کر دے تو یہ نکاح صحیح نہیں ہو گا۔ حضرت خنساء بنت حزام فرماتی ہیں:

((اِنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِھَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَھَا.)) ❸

''ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا تھا اور اس سے وہ راضی نہیں تھیں' وہ بیوہ تھیں' رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں' آپ ﷺ نے ان کا نکاح رد کر دیا۔''

اور اگر کنواری کا بغیر اس کی مرضی کے نکاح کر دے تب بھی یہی حکم ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((اِنَّ جَارِیَۃً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ کَارِھَۃٌ فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.)) ❹

''ایک کنواری لڑکی نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس کہا کہ میرے باپ نے میری مرضی کے بغیر میرا نکاح کر دیا' تو آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا' اگر چاہے تو توڑ دے یا باقی رکھے۔''

---

❶ بخاری' کتاب النکاح' باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر و الثیب الا برضاھما (۵۱۳۶)

❷ ترمذی' کتاب النکاح' باب ماجاء فی اکراہ الیتیمۃ علی التزویج (۲/ ۱۸۱)

❸ بخاری' کتاب النکاح' باب اذا زوج الرجل ابنتہٗ وھی کارھۃ فنکاحھا مردود (۵۱۳۸)

❹ ابوداؤد کتاب النکاح' باب فی البکریز وجھا ابوھا ولا یستامرھا (۲۰۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حتی الامکان جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے نکاح کر دینے میں جلدی کرنا چاہئے۔ تاکہ کسی قسم کا گناہ ان سے نہ سرزد ہونے پائے۔

لڑکی کے نکاح کے لئے ولی (یعنی سرپرست) کا ہونا ضروری ہے جسے باپ دادا وغیرہ۔ بغیر ولی کی سرپرستی کے کسی لڑکی کا نکاح درست نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ بالغہ ہو یا صغیرہ ہو۔ اور نہ عورت خود بغیر ولی کے اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ.)) ❶

''سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔''

اور فرمایا:

((اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ.)) ❷

''جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا.)) ❸

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کرسکتی اور نہ ہی خود اپنا نکاح بغیر ولی کے کرسکتی ہے کیونکہ جو عورت خود اپنا نکاح کرلیتی ہے وہ زنا کار ہے۔''

نکاح میں دو گواہوں کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

﴿ وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ﴾ (سورہ طلاق: ۲)

(دو اچھے گواہوں سے گواہی دلاؤ۔)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ.)) ❹

''بغیر ولی اور دو سچے اور نیک گواہوں کے نکاح نہیں ہوسکتا۔''

---

❶ مسند احمد ٤/ ٣٩٤، ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی

❷ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی ٢/ ١٧٦

❸ ابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی (١٨٨٢)

❹ بیهقی، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بشاهدین عدلین

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَغَايَا اللَّاتِيْ يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ.)) ❶

''جو عورتیں بغیر گواہ کے اپنا نکاح کر لیتی ہیں' وہ زانیہ ہیں۔''

نکاح میں کفو کا ہونا بہتر ہے۔ اس کے معنی مثل اور برابری کے ہیں۔ اور نکاح میں کفو اور برابری سے مراد یہ ہے کہ دونوں میاں بیوی دین میں برابر ہوں۔ یعنی دونوں مسلمان ہوں اور حسب ونسب و مال و جمال حرفت و پیشہ میں برابری ہو جائے تو اچھا ہے۔ اگر نہ ہو تو ضروری نہیں۔

بہر حال نکاح میں دینی اور اسلامی برابری ضروری ہے۔ صحابہ' صحابیات کا نکاح بغیر حسب ونسب و مال کے کر دیا جاتا تھا۔

پیغام دینا سنت ہے۔ اور جب پیغام دینے سے دونوں طرف سے راضی ہو جائیں اور بات پکی ہو جائے تو دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس پر پیغام دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْيَاذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.)) ❷

''اور اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے البتہ اگر وہ اپنے پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام دینے والے کو اجازت دے تو جائز ہے۔''

نکاح کرنے والا اگر خود ہی پیغام دے تو جائز ہے۔ ❸

عدت کے اندر پیغام دینا حرام ہے۔ (البقرہ-۲۳۵)

جس چیز اور مال کے بدلے میں نکاح کیا جاتا ہے اس کو مہر اور صداق کہتے ہیں نکاح میں مہر کا دینا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ﴾ (النساء: ٢٤)

(جن عورتوں سے نکاح کرو ان کے مقرر شدہ مہر ان کو دو۔)

اور فرمایا:

﴿ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ (نساء: ٤)

---

❶ ترمذی' کتاب النکاح' باب ماجاء لا نکاح الا ببینة

❷ بخاری کتاب البیوع' باب لا یبیع علی بیع اخیه (۲۱۳۹)

❸ مفہوم موجود ہے لیکن کس روایت کی طرف اشارہ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور تم عورتوں کے مہروں کو خوشی خوشی ادا کرو۔)

حضرت سہل بن سعد نے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگی کہ حضور ﷺ میں نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا ہے، جو آپ ﷺ میرے متعلق فیصلہ فرمائیں گے مجھے منظور ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر سر نیچے جھکا لیا۔ وہ عورت وہیں بیٹھ گئی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اگر آپ ﷺ کو ضرورت نہیں ہے تو میرا ہی اس سے نکاح کرا دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس مہر دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا، خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کے پاس جا کر کچھ لے آ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا۔

((وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا.))

''خدا کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دیکھ۔

((وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ.))

''اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہی لے آ۔''

وہ پھر لوٹ کر آیا، کہنے لگا، خدا کی قسم لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ یہ میری لنگی حاضر ہے چادر نہیں تھی۔ آدھی لنگی اس کو دے دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بھلا اس لنگی سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت پر کچھ نہیں رہے گا وہ ننگی رہے گی۔ اور اگر عورت پہنے تو تیرے پاس کچھ نہیں رہتا ہے۔ یہ سن کر وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ بہت دیر تک بیٹھا رہا۔ دیر کے بعد اٹھ کر چلا۔ آپ ﷺ نے دیکھ لیا کہ وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا تو فرمایا۔ اس کو بلا لو۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.))

''تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں۔''

کئی سورتیں اس نے گنوا دیں۔ آپ نے فرمایا:

((قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.)) ❶

''اس قرآن کے بدلے میں میں نے اس عورت کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ جا کر قرآن اس کو سکھا دے۔''

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب السلطان ولی (۵۱۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نکاح کے لئے ضروری ہے کہ ولی اور دو گواہوں اور دیگر ضروری رکنوں اور شرطوں کے پائے جانے کے بعد سب لوگوں کے سامنے ایجاب وقبول ہو۔ یہ ایجاب وقبول نکاح کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے۔ جو پہلے کہے وہ ایجاب کہلاتا ہے۔ اور اس کے جواب میں جو دوسرا لفظ بولے اسے قبول کہتے ہیں' ایجاب مرد کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور عورت کی طرف سے بھی۔ اسی طرح قبول مرد کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور عورت کی طرف سے بھی۔

اگر عاقلہ بالغہ عورت کہے کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زوجیت میں دے دیا تو یہ ایجاب ہے عورت کی طرف سے' اور مرد نے کہا کہ میں نے اپنی زوجیت میں تجھے قبول کرلیا ہے تو یہ قبول ہے مرد کی طرف سے اور اگر کوئی باپ اپنی نابالغہ صغیرہ بچی کے لئے ایجاب کرے تو وہ یوں کہے میں نے اپنی بیٹی کو تیری زوجیت میں دے دیا۔ اور اگر نکاح کرنے والی کا کوئی وکیل ہے تو وکیل یوں کہے کہ میں نے اپنی مؤکلہ کو تیری زوجیت میں دے دیا۔ قبول کرنے والا اگر خود ہی اپنا نکاح کر رہا ہے تو یوں کہے کہ میں نے تجھے یا اسے اپنی زوجیت میں دے دیا ہے اور دوسرا کہے میں نے اس پانچ سو روپے مروجہ کے عوض اپنی زوجیت میں قبول کرلیا ہے اور اس ایجاب وقبول کے ساتھ ساتھ مہر کا ذکر بھی آجانا چاہئے۔ جیسے ایجاب کرانے والا مثلاً باپ یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی محمودہ کو پانچ سو روپے مروجہ مہر کے بدلے میں تیری زوجیت میں قبول کرلیا ہے' اور مجلس عقد نکاح میں یہ ایجاب وقبول کم سے کم دو ایسے گواہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے جو ایجاب وقبول کو اپنے کانوں سے سنیں تاکہ وہ ضرورت کے وقت گواہی دے سکیں۔ اور ایجاب وقبول صریح لفظوں سے ہونا چاہئے۔ اشارہ وکنایہ سے ٹھیک نہیں ہے۔ ایجاب وقبول سے پہلے سب لوگوں کے سامنے اس مسنونہ خطبہ کو پڑھنا سنت ہے۔ ❶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي

❶ ابوداؤد' کتاب النکاح' باب فی خطبة النکاح ۲/ ۲۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ (النساء: ۱۰۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا- يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.﴾ (الاحزب: ۲۹ تا ۷۱)

((وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ.)) ❶

(اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے' جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور ان سے پھیلا دیئے بہت سے جوڑے مرد اور عورتیں۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! ڈرنے کی طرح ڈرو اللہ سے اور مسلمان ہو کر مرو اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو' اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔) (احمد' ترمذی)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے' جس نے میری سنت سے اعراض کیا تو وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ اور بھی فرمایا' محبت کرنے والی عورتوں اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے میں اور امتوں پر فخر کروں گا۔''

اس خطبہ کے بعد ایجاب وقبول کرایا جائے۔ یعنی لڑکے سے مخاطب ہو کر یہ کہا جائے کہ فلاں شخص نے اپنی بیٹی مسماۃ مسعودہ کو اپنی ولایت میں تمہاری زوجیت میں پانچ سو مہر کے بدلے میں نکاح کر دیا ہے' آپ نے قبول کر لیا؟ وہ جواب دے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے اپنی زوجیت میں اسے قبول کر لیا ہے۔ اس کے بعد دونوں کو یہ دعا دی جائے۔

---

❶ ترمذی' کتاب النکاح' باب ماجاء فی خطبة النکاح ۲/ ۱۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میاں بیوی کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کرے۔''

اگر استطاعت ہے تو حسب توفیق لڑکی کو کچھ ضروری سامان دے دینا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنے خاوند کے گھر ان کو برت سکے۔ جس کو اصطلاح میں جہیز کہتے ہیں یہ سنت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَّوِسَادَةِ اَدَمٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ.)) ❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں یہ چیزیں عنایت فرمائی تھیں' ایک چادر حاشیہ دار اور ایک مشک اور چمڑے کا تکیہ جس کا بھراؤ اذخر گھاس کا تھا۔''

اور ریا نمود کے لئے جہیز دینا جائز نہیں ہے۔

آداب مباشرت میں سے یہ ہے کہ شب زفاف کی پہلی ملاقات کے وقت سلام کے بعد بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بیوی کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔''

جماع کے وقت ہم بستری سے پہلے یہ دعا پڑھنی بھی مسنون ہے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا.)) ❹

''اللہ کے نام سے میں کام شروع کرتا ہوں' الٰہی تو ہم کو شیطان سے بچا' اور جو چیز تو عنایت فرمائے'

---

❶ دارمی' کتاب النکاح' باب اذا تزوج الرجل ما یقال لہٗ ۲۱۷٤
ابو داؤد' کتاب النکاح' باب ما یقال للمتزوج ۲/ ۲۰۷

❷ مستدرک حاکم' کتاب النکاح' باب جهاز فاطمة رضی الله عنها ۲/ ۱۸۵

❸ ابن ماجه' کتاب النکاح' باب ما یقول الرجل اذا ادخلت علیه اهلهٗ (۱۹۱۸)

❹ بخاری' کتاب بدء الخلق' باب صفة ابلیس و جنوده (۳۲۸۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شیطان کو اس سے دور کر۔''

جماع سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا.)) ❶

''اے اللہ! جو چیز تو ہمیں عنایت فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

حیض کی حالت میں جماع حرام ہے۔ جماع کے بعد اگر سونے کا ارادہ ہے تو وضو کر کے سونا چاہئے۔ جماع کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔ شب زفاف کے بعد ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ولیمہ التیام سے مشتق ہے جس کے معنی اجتماع اور جمع ہونے اور ملنے کے ہیں۔ میاں بیوی کے اجتماع و ملاقات کے بعد شکریہ کے طور پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کو ولیمہ کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ولیمہ واجب ہے اور بعض کے نزدیک سنت اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔ حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا تھا:

((اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.)) ❷

''ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کے نکاح کے بعد ولیمہ کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ.)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے جتنا بڑا زبردست ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے عقد میں کیا تھا' اتنا بڑا ولیمہ کسی اور بیوی کا نہیں کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں بکری ذبح کی تھی۔''

اور آپ ﷺ نے بعض بیویوں کا ولیمہ ستو اور کھجور وغیرہ کا کیا تھا۔ یہ اپنی حیثیت پر موقوف ہے سنت کی پیروی مقصود ہو ریاء و نمود ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ❹

---

❶ مصنف ابن ابی شیبه' کتاب الدعاء' باب ما یدعو به الرجل اذا دخل علی اهله

❷ بخاری کتاب النکاح' باب الولیمة ولو بشاة (٥١٦٧)

❸ بخاری کتاب النکاح' باب الولیمة ولو بشاة (٥١٦٨)

❹ بخاری کتاب النکاح' باب من اولم باقل من شاة (٥١٧٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور آپ ﷺ نے فرمایا' جب ولیمہ کی دعوت تم کو دی جائے تو آؤ۔ ❶

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَ يُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَآءُ.)) ❷

''سب کھانوں میں ولیمہ کا کھانا برا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور محتاجوں کو چھوڑ دیا جائے۔''

اور جس جگہ فسق و فجور اور خلافِ شرع کام ہوتا ہے اور دعوت دینے والے فاسق ہوں تو ان کی دعوت میں نہیں جانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ.﴾

(گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔)

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تمام اعمال قرآن وسنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

☆☆☆

❶ بخاری کتاب النکاح' باب حق اجابة الوليمة (٥١٧٣)

❷ بخاری' کتاب النکاح' باب من ترك الدعوة (٥١٧٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اولاد کے حقوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o اُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا o خَالِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o ﴾ (سورة الفرقان: ٧٤- ٧٧)

(رحمان کے بندے وہ ہیں جو یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے' جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا' اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔)

اولاد کے لئے ہر شخص کو خواہش ہوتی ہے' حتی کہ نبیوں نے بھی طلب اولاد کے لئے دعا مانگی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی:

﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ o ﴾ (ال عمران: ٣٨)

(اے پروردگار! تو عطا فرما اپنی جانب سے نیک اولاد تو ہی تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ o ﴾ (الصافات: ١٠٠)

(اے اللہ! تو ہمیں نیک اولاد عطا فرما۔)

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے' جسے قرۃ عین یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعبیر کیا گیا ہے' جن کے یہاں ہوتی ہے وہ بہت خوش وخرم رہتے ہیں اور جن کے اولاد نہیں ہوتی' وہ ہمیشہ اسی صدمہ میں پڑے رہتے ہیں' چہرے پر پژمردگی چھائی رہتی ہے نہ چہرے پر مسرت کے آثار ہیں' نہ گھر میں چہل پہل اور خوشی ہے' کیونکہ دل کا سرور اور قرۃ العیون نہیں ہے اور جب اولاد ہو جاتی ہے تو گویا سب نعمتیں مل جاتی ہیں' ماں حمل میں بڑی تکلیف اٹھاتی ہے اور وضع حمل کے وقت بھی بڑی پریشانی اٹھاتی ہے اور جب اولاد ہو جاتی ہے تو گویا سب نعمتیں مل جاتی ہیں اور بچے کی پرورش میں سالوں مشقت برداشت کرتی ہے' باپ کو بھی بڑی محنت اور جفاکشی کرنی پڑتی ہے' جب یہ نعمت یعنی بچہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے' تو جب اسے صاف ستھرا کر کے نہلا دھلا چکیں' تو دیندار آدمی سے اس کے دائیں کان میں اذان دلائیں' اور بائیں کان میں تکبیر کہلوائیں پھر اس کے بعد تحنیک کریں' یعنی کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگا دیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَ يُحَنِّكُهُمْ.)) ❶

''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا جاتا' آپ ان کے حق میں برکت کی دعا کرتے اور ان کے تالو میں کھجور چبا کر لگا دیتے۔''

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے بچہ پیدا ہوا' تو انہوں نے اس بچہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں دے دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ ❷

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی تھی۔ ❸

(۲) بچے کی پیدائش پر خوشی ہوتی ہے' یعنی عموماً لڑکوں کے پیدا ہونے پر لوگ خوش ہوتے ہیں اور لڑکیوں کی پیدائش کے وقت ناخوش ہوتے ہیں' یہ مشرکانہ اور جاہلانہ رسم ہے' قرآن مجید میں ان کی اس حماقت کو یوں بیان کیا ہے:

﴿ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ﴾ (النحل: ۵۸)

(اور جب ان میں سے کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو غم کی وجہ سے

---

❶ مسلم كتاب الطهارة باب حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله

❷ بخاری كتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی ﷺ و اصحابه الی المدينه

❸ ابوداؤد كتاب الادب باب الصبی يولد فيؤذن فی اذنه ٤/ ٤٨٨

ترمذی كتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود ٢/ ٦٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ان کا منہ کالا ہو جاتا ہے' اور غصہ میں بھر جاتا ہے۔)

حقیقت میں ان لوگوں کی نادانی ہے' لڑکا اور لڑکی دونوں کا خالق خدا ہے اور دونوں رحمت کا سبب بنتے ہیں جس طرح لڑکوں سے فائدہ کی امید ہوتی ہے' لڑکیوں سے بھی اس کی توقع ہو سکتی ہے' جن لڑکوں کے پیدا ہونے پر خوش ہوتے ہیں' ممکن ہے کہ وہ ان کے حق میں برے ثابت ہوں اور جن لڑکیوں کی پیدائش سے ناخوش ہوتے ہیں وہ ان کے حق میں باعث خیر و برکت ثابت ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة: ٢١٦)

(یعنی کیا تعجب ہے کہ جس چیز کو تم برا سمجھتے ہو وہ تمہارے حق میں بہتر ہو' اور جس چیز کو اچھا سمجھتے ہو وہ تمہارے لئے بری ہو خدا ہی خوب جانتا ہے تم نہیں جانتے۔)

یعنی کہ ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں میں کون زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے اور کون زیادہ نقصان دینے والا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ ﴾ (النساء: ١١)

(تم اپنے باپ بیٹوں میں سے یہ نہیں جانتے' کہ نفع پہنچانے میں سب سے زیادہ کون قریب ہے۔)

بعض دفعہ لڑکے ہی تکلیف اور نقصان کا سبب بنتے ہیں اور لڑکیاں خیر و برکت کا سبب بنتی ہیں۔

حدیثوں میں لڑکیوں کی پرورش کی بڑی تعریف آئی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو لڑکیوں کو بالغ ہونے تک پرورش کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ ❶

بچے کی پیدائش کے بعد اگر ماں کے دودھ ہے اور وہ پلانے کے لئے خوشی سے تیار ہے' تو وہی پلائے' کیونکہ دودھ میں اچھائی اور برائی کا اثر ہے۔

بچہ کے پیدا ہونے کے ساتویں روز بچہ کے سر کے بالوں کو منڈا کر چاندی کے برابر تول کر اس چاندی کو صدقہ و خیرات کر دینا چاہئے اور اس کے بعد اللہ کے نام پر بچے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُسَمّٰى فِيْهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ.)) ❷

---

❶ مسلم كتاب البر والصله باب فضل الاحسان الى البنات (٦٦٩٥)

❷ ابو داؤد كتاب الاضاحى باب فى العقيقة ٣/ ٦٥' ترمذى: كتاب الاضاحى ٢/ ٣٦٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں گروی رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کیا جائے اور اسی دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کے بالوں کو مونڈ دیا جائے۔''

عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں' جو نوزائیدہ بچے کی طرف سے خدا کے شکریہ میں ذبح کیا جاتا ہے لڑکے کی جانب سے دو جانور خواہ بکری اور بکرا ہوں یا دونوں ہوں' اور لڑکی کی طرف سے ایک ہو' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.)) ❶

''لڑکے سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔''

عقیقہ کے دن بچے کا کوئی اچھا سا اسلامی نام رکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

سب سے زیادہ پسندیدہ نام اللہ کے نزدیک عبداللہ' عبدالرحمٰن ہیں۔ ❷

اگر کسی کا اچھا نام نہیں ہے' تو اس کو بدل کر اچھا نام رکھ لینا چاہئے' عقیقہ میں مذکورہ بالا کام مسنون ہیں' لیکن بعض جگہ اس عقیقہ میں بھی ناجائز رسمیں ادا کی جاتی ہیں' ان کو معلوم کر کے چھوڑنے اور چھڑانے کی کوشش کرو۔

بچہ کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے' اس سنت پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے' اس زمانے میں یہ گویا شعار اسلام سے ہے۔ اس سے مسلمان' غیر مسلمان سے پہچانا جاتا ہے' اس لئے بعض لوگ ختنہ کو مسلمانی کہتے ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) برس کی عمر میں اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کیا تھا۔ ❸

اگر کسی وجہ سے نابالغی کی حالت میں ختنہ نہیں ہو سکا' تو بلوغت کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے' ختنہ کے موقعہ پر بھی بہت سی خراب رسمیں ادا کی جاتی ہیں' ان سے بچنا ضروری ہے' جیسے ختنہ کی دعوت اور ناچ اور گانا بجانا وغیرہ۔

حضانت اور پرورش کا حق ماں ہی کو ہے' اپنے بچے کو صحیح طور پر وہی پرورش کر سکتی ہے وہی دودھ پلائے اور بدن اور کپڑے وغیرہ کی صفائی کرے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ

---

❶ ترمذی باب ماجاء فی العقیقه ۲/ ۳۶۲

❷ مسلم کتاب الاداب باب النهی التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء (۲/ ۲۰۶)

❸ بخاری کتاب الاستئذان باب الختان بعد الکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝﴾ (البقرۃ: ۲۳۳)

(مائیں اپنی اولادوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو' جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کی روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور ہو' ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق تکلیف دی جاتی ہے ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے' یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے' وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے' پس اگر دونوں یعنی ماں باپ اپنی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں' تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوا لینے کا ہو' تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں' جب کہ تم مطابق دستور جو ان کو دینا ہو' ان کے حوالے کر دو' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو' کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔)

(۱) ماں کا بچے کو دودھ پلانا ایک فطری محبت کی بنا پر ہے اسی طرح سے صفائی کرنا بھی ہے یعنی روزانہ بچے کا ہاتھ' منہ دھونا اور بدن صاف رکھنا ضروری ہے۔

(۲) پیشاب' پائخانے کے بعد فوراً ہی پانی سے اس جگہ کو دھو ڈالنا ضروری ہے' صرف کپڑے اور چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہیں کرنا چاہئے اس سے بچے کے بدن میں خارش ہوتی ہے' اگر سردی کا موسم ہے' تو معمولی گرم پانی سے استنجا کرانا چاہئے۔

(۳) گرمی کے زمانے میں بچے کو روزانہ نہلانا چاہئے' اس سے صفائی کے علاوہ چستی رہے گی اور صحت اچھی رہے گی اور سردیوں سے گرم پانی سے گاہے گاہے ضرور نہلانا چاہئے اور صابون سے نہلانا سب سے ضروری ہے۔

(۴) کبھی کبھی تیل وغیرہ سے بدن کی مالش بھی کر دینا چاہئے' اس سے اعضاء مضبوط ہو جاتے ہیں۔

(۵) حتی الامکان بچے کو اپنے سے علیحدہ دوسری جگہ چارپائی پر سلایا جائے اور برابر اس کی نگرانی کرتے رہنا چاہئے دونوں جانب تکئے رکھ دیئے جائیں' تاکہ بچہ گرنے نہ پائے اور بچے کی کروٹیں بدلتی رہنا چاہئے' اپنے ساتھ سلانے میں تکلیف' اور دب جانے کا اندیشہ ہے۔

(۶) بچے کو ماں ہی دودھ پلائے' ماں کا دودھ بچے کے لئے زیادہ مناسب ہے' دودھ پلانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقت کا خیال رکھنا چاہئے جب وہ روئے فوراً اسی وقت دودھ پلانے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے' بعض ناتجربہ کار عورتیں رونے سے دودھ پلانے لگتی ہیں' یہ ان کی غلطی ہے' کیونکہ یہ بے زبان ہوتا ہے اپنے آرام وتکلیف کو نہیں کہہ سکتا' بعض دفعہ کسی تکلیف سے یا پیٹ کے درد سے روتا ہے تو ایسی صورت میں دودھ دینے سے تکلیف زیادہ ہوگی' اگر کسی انا کا دودھ پلانا ہے تو نیک خلیق' دیندار' و تندرست انا کا دودھ پلانا چاہئے۔

(۷) بچے کو زیادہ دیر تک گود میں نہیں لے رکھنا چاہئے' ورنہ اس کا عادی ہو جاتا ہے' یہ اس کے حق میں نقصان دہ ہے اور اس سے عموماً صحت خراب ہو جاتی ہے اس کو کسی نرم بستر پر سلا دینا چاہئے وہ خود بخود پاؤں کی حرکت سے ورزش کرے اس سے اس کے ہاتھ پاؤں مضبوط ہو جائیں گے۔

(۸) بچے کو کسی چیز سے ڈرانا نہیں چاہئے' بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے' کہ روتے ہوئے بچے کو کسی چیز کا نام لے کر چپ کرانا چاہتی ہیں' بعض مرتبہ بچہ ڈر کر خاموش بھی ہو جاتا ہے یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچہ ڈرپوک اور کمزور ہو جاتا ہے اور زندگی بھر کے لئے بزدل ہو جاتا ہے۔

(۹) بچے کو سلانے کے لئے افیون وغیرہ نہیں دینا چاہئے' بعض عورتیں بچے کے سلانے کے لئے یہ تدبیر کرتی ہیں کہ اسے معمولی سی افیون چٹا دیتی ہیں' تاکہ وہ نشے میں چپ چاپ پڑا رہے یہ بہت بری عادت ہے' زندگی بھر کا افیونی بن جائے گا اور ساری زندگی خراب ہو جائے گی۔

(۱۰) بچے کو زیادہ بناؤ سنگار نہیں کرنا چاہئے' معمولی اور سادہ لباس پہنانا چاہئے اور صاف ستھرا رکھنا' منہ' ناک کو برابر صاف کرتے رہنا چاہئے۔

(۱۱) جب بچہ کچھ سمجھدار ہو جائے اور کھانا کھانے لگے تو اگر وہ اپنے ہاتھ سے کھا پی سکتا ہے تو اس کو داہنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈلواؤ' تو زندگی بھر یہی عادت پڑی رہے گی۔

(۱۲) بچپن میں بچوں کو کھیل کا زیادہ شوق ہوتا ہے تو اس میں ان کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے لیکن برے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے روکنا چاہئے' تاکہ برائی کا اثر نہ پڑنے پائے۔

(۱۳) سمجھدار بچوں کے ہاتھ سے غریبوں اور سائلوں کو کھانا اور روپیہ' پیسہ دلائیں تاکہ ان کو بھی دینے کی عادت پڑ جائے۔

(۱۴) جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے سے بچے کو ہمیشہ بچاتے رہو' اور اس پر اسے تنبیہ اور خدا کے خوف سے ڈراتے رہو' اور چوری چغلی اور دیگر بری باتوں سے نفرت دلاتے رہو۔

(۱۵) سات برس کی عمر میں نماز کی تاکید کرو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.)) ❶

''جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیں اور دس برس کی عمر میں اگر نماز نہ پڑھیں' تو ان کو ماریں اور ان کو الگ الگ سلائیں۔''

(۱۶) قرآن مجید اور دینی کتابوں کی تعلیم دیں' اور ادب اور تہذیب کی باتیں سکھائیں' اچھا ادب صدقہ اور خیرات کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

(۱۷) بچے کو اچھی تعلیم دینا دلانا ماں باپ کا فرض ہے' اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے خواہ اس کی تعلیم میں کتنی ہی تکلیف برداشت کرنا پڑے اور کتنی ہی رقم خرچ کرنی پڑے' حضرت امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے مشہور محدث اور عالم گزرے ہیں' جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد تھے' بچپن کے زمانے میں ان کے والد کسی سفر میں چلے گئے' چلتے وقت ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو تیس ہزار اشرفیاں دے گئے تھے' حضرت ربیعہ کی والدہ نے اپنے بچے کی اچھی تعلیم اور اچھی تربیت کے لئے نیک عالموں اور بڑے بڑے محدثوں اور ادیبوں کے پاس بٹھایا اور بچے کی تعلیم و تربیت میں تیس ہزار اشرفیاں ختم کر دیں' حضرت ربیعہ لکھ پڑھ کر فارغ ہو گئے' تو ربیعہ کے والد ایک عرصہ کے بعد تشریف لائے' تو بیوی سے دریافت کا' کہ وہ تیس ہزار اشرفیاں کہاں ہیں' بیوی نے کہا' بہت حفاظت سے رکھی ہیں' پھر جب مسجد میں آئے' تو اپنے بیٹے امام ربیعہ کو دیکھا' کہ درسِ حدیث کی مسند پر بیٹھے ہیں اور محدثین کو درس دے رہے ہیں' اور لوگ ان کو اپنا امام اور پیشوا بنائے ہوئے ہیں' تو مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے' جب گھر واپس تشریف لائے تو بیوی نے کہا کہ وہ تمام اشرفیاں تمہارے بیٹے کی تعلیم پر خرچ ہو چکی ہیں' آپ نے اب اپنے صاحبزادے کو دیکھ لیا ہے' اب فرمایئے کہ آپ کی تیس ہزار اشرفیاں اچھی ہیں یا یہ دولت جو صاحبزادے کو حاصل ہوئی ہے تو وہ فرمانے لگے' بخدا اس عزت کے مقابلے میں اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے' تم نے اشرفیوں کو ضائع نہیں کیا۔ (تاریخ خطیب جلد ۸ ص ۴۲۱' ۴۲۲)

بس جو آپ بچے کی تعلیم پر خرچ کرو گے' وہ ضائع نہیں ہوگا' بچوں کو قرآن مجید اور دینی کتابوں کی سب سے پہلے تعلیم دلاؤ' تاکہ شروع ہی سے دین کا اثر پڑے' جس کا اثر بڑھاپے تک رہے گا' جو لوگ شروع ہی سے دنیاوی علوم کی تعلیم دلاتے ہیں' وہ بچے عموماً دیندار نہیں ہوتے' کیونکہ ہر علم کا اثر ہوتا ہے اگر بچے کو قرآن و حدیث کی تعلیم دی جائے' تو اس کا اثر ہوگا' اور صرف دنیاوی تعلیم دی جائے' تو اس کا اثر ہونا ظاہر ہے' کیونکہ

❶ ابو داؤد: کتاب الصلاۃ باب متی یوم الغلام بالصلاۃ (۱/ ۱۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

غیر دینی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف شرع ہوتی ہیں' بچہ پڑھ کر اس سے بہت متاثر ہوتا ہے' بلکہ اس کے رنگ میں رنگ جاتا ہے' بچے فطرۃً معصوم اور بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں' جس رنگ میں ان کو رنگ دیا جاتا ہے' وہی رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے' اگر نیکیوں کے رنگ میں رنگا گیا' تو ہمیشہ نیکی کا رنگ باقی رہے گا اور اگر برائیوں کے رنگ میں رنگا گیا' تو اس کا اثر قائم رہے گا' سچ ہے۔

﴿ صِبْغَةَ اللّٰهِ ج وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز﴾ (البقرۃ: ۱۳۸)

(اور اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ' اس سے زیادہ اچھا رنگ کس کا ہے۔)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ.)) ❶

''ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی' عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

بچے چونکہ نقال ہوتے ہیں' ماں باپ کے لئے اور استاد کو جس روش پر پاتے اور دیکھتے ہیں وہی طریقہ اختیار کر جاتے ہیں اور یہی نیک بچے ماں باپ کے لئے نیک دعائیں کرتے رہیں گے' جو مرنے کے بعد کارآمد ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ.)) ❷

''جب انسان مر جاتا ہے' تو اس کے سارے کاموں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے' اور مرنے کے بعد ان کاموں کا ثواب مسلسل جاری نہیں رہتا' مگر تین کاموں کا ثواب بند نہیں ہوتا' بلکہ ان کا ثواب برابر جاری رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرتی ہے۔''

اور اگر ماں باپ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں گے تو یہی بچے دنیا و آخرت میں ان کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوں گے اور ماں باپ اور سرپرستوں کے ذمہ نہایت ضروری ہے' کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی ناشائستہ باتوں سے بچاتے رہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

---

❶ بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه (۱/ ۱۸۱)

❷ مسلم کتاب الوصیة باب ما یلحق للانسان من الثواب بعد وفاته (۲/ ۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝﴾ (التحریم:٦)

(اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں' جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کہا جائے بجالاتے ہیں۔)

یعنی خود بھی ایسا کام کرو' جس سے جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچالو' والدین اور سرپرستوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا' تو آخرت میں بھی سخت باز پرس ہوگی' ماں' باپ ہی اولاد کو بگاڑتے اور بناتے ہیں' اس لئے اولاد کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ.)) ❶

''سنو! تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہو' اور تم سب سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا' تو حاکم جو لوگوں کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا ہے رعیت کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے احوال سے پوچھا جائے گا' مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت یعنی اہل خانہ کی بابت پوچھا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اور اس سے ان کی بابت سوال کیا جائے گا' آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا' سنو! تم سب کے سب راعی ہو اور تم سب اپنی رعیت کی بابت سوال کئے جاؤ گے۔''

یعنی ہر مسلمان کی ذمہ داری دہری ہے' ایک تو وہ اپنے آپ کو ناپسندیدہ کاموں سے بچائے تاکہ آخرت میں اس کی پکڑ نہ ہو سکے اور دوسرے اپنے اہل وعیال کو ہر بری بات سے بچاتا رہے' جس سے دنیا و آخرت میں ان کو نقصان نہ پہنچے' اسی طرح سے ہر ایک ذمہ دار اپنے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذمہ دار ہے' خصوصا اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے' آئندہ نسلوں کا بگاڑ اور سدھار موجودہ نسلوں کے بگاڑ اور سدھار پر موقوف ہے' اس میں ہر ماں باپ کا اور مربی اور سرپرست کا امتحان و آزمائش ہے اگر ان بچوں کو بنالیا' تو کامیاب

❶ بخاری کتاب الاحکام باب قول الله اطیعوا الله' مسلم کتاب الامارة باب فضیلة الامام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو گئے' ورنہ نہیں' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (التغابن: ١٤ - ١٦)

(اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں' خبردار ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ' اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے' تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہے اور بہت بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور راہ خدا میں خیرات کرتے رہو' جو تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے' وہی کامیاب ہے۔)

یعنی بعض عورتیں اپنے مردوں کو اور بعض اولاد اپنے ماں باپ کو یادِ خدا سے روک دیتی ہے ان سے ہوشیار رہو' اپنے دین کی نگہبانی' ان کی ضروریات اور فرمائشات کے پورا کرنے پر مقدم رکھو' بیوی بچوں اور مال کی خاطر نہ کسی انسان کی حق تلفی کرو اور نہ خدا کی نافرمانی پر تل جاؤ' اور نہ ان کی محبت میں پھنس کر خدا کے حکموں کو پس پشت ڈالو' تمہارے اہل وعیال اور بال بچے معصیت الٰہی کا سبب نہ بنیں اور نہ تم کسی ایک بچے کو دو' اور دوسرے کو نہ دو' یہ حق تلفی ہوگی' اپنے بچوں کے درمیان بھی عدل وانصاف رکھو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف اور برابری رکھو۔''

ظاہری حقوق میں سب برابر ہیں' البتہ باپ کے مرنے کے بعد لڑکے کا دوہرا حصہ اور لڑکی کا اکہرا حصہ ہے' قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ

❶ بخاری کتاب الهبة و فضلها باب الاشهاد فی الهبة
مسلم کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة (٢/ ٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ج لَاتَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (النساء: ۱۱)

(اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ' دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ ہوں' تو مال متروکہ کی دو تہائی ملے گی اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے' اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اگر ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے' یہ حصہ اس وصیت کے بعد ہے جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد' تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے خدا کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ والدین کے مال میں اولاد کا حق ہے' اسی طرح والدین کے ذمے یہ بھی ضروری ہے کہ جب وہ شادی و نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے نکاح کا بندوبست کر دیں' اگر اس کی طرف توجہ نہیں' تو خدانخواستہ کسی ناجائز کام میں مبتلا ہو گئے' تو والدین ہی گناہ گار ہوں گے۔

بعض والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی میں کھلانے' پلانے اور شادی بیاہ کے خوف سے مار ڈالتے اور زندہ درگور کر دیا کرتے تھے' اب اسلام نے اولاد کشی سے منع کر دیا ہے' اور یہ فرمایا:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ (اسرآء: ۲)

(اور اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے مار نہ ڈالا کرو' ہم ہی ہیں' جو ان کو اور تم کو روزی دیتے ہیں ان کا مار ڈالنا بے شبہ بڑا گناہ ہے۔)

قتل اولاد کے جرم کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ اس کی ممانعت کو شرک کی ممانعت کے پہلو بہ پہلو جگہ دی گئی ہے' آنحضرت ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ ان عربوں کو جنہوں نے اپنی طرف سے بہت سی چیزیں حرام بنالی ہیں' بتا دو کہ اصلی چیزیں انسان پر کیا حرام ہیں:

﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَّلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج ﴾ (الانعام: ۱۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اے پیغمبر کہہ دے کہ آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام کیا ہے' خدا کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو نہ مارڈالو ہم تم کو اور ان کو روزی دیتے ہیں۔)

موجودہ زمانے میں بھی املاق یعنی محتاجی کے خوف سے برتھ کنٹرول پر زور دیا جارہا ہے' برتھ کنٹرول بھی اسی اولاد کشی میں داخل ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ہی سب کو روزی پہنچاتے ہیں تم کو بھی اور تمہاری اولاد کو بھی پھر تم فقر و فاقہ کے خوف سے کیوں ایسی حرکت کرتے ہو' جو شرعی اعتبار سے اور اخلاقی حیثیت سے جرم عظیم ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا گناہ کیا ہے فرمایا شرک پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا والدین کی نافرمانی' پھر عرض کیا' اس کے بعد' فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے مارڈالو' کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی' یہ جواب حقیقت میں آیت بالا کی تفسیر ہے' ان ہی تعلیمات نبوت کے اس پرتو فیض نے دلوں میں یہ یقین پیدا کر دیا' کہ رازق خدا ہے اس کے ہاتھ میں رزق کی کنجی ہے' ہر بچہ اپنے رزق کا سامان لے کر آتا ہے' اس ایمان اور یقین نے اس جرم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور عرب کی سرزمین اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے پاک ہوگئی' برتھ کنٹرول بھی ایک قسم کی اولاد کشی اور زندہ درگور کنی ہے۔ ❶

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴾ (سورۃ التکویر: ۸- ۹)

(اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ گاڑی گئی ہے۔)

صحیح مسلم میں ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا' یعنی بروقت نطفہ کو باہر ڈال کر ضائع کر دینا' تاکہ حمل ٹھہر نہ پائے' یہ کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ وأد خفی ہے' یعنی پوشیدگی سے اولاد کو مارڈالنا ہے' برتھ کنٹروں میں یہی ہوتا ہے کہ نطفے کو غیر محل میں پھینک کر ضائع کیا جاتا ہے' رحم میں نہیں جانے پاتا' تو برتھ کنٹرول اور عزل کا ایک ہی حکم ہے' برتھ کنٹرول اور ضبط ولادت اگر جائز ہوتا' تو خصی ہونے کی اجازت دی جاتی' حالانکہ انسانوں کو خصی ہونے کی ممانعت آئی ہے اور زیادہ سے زیادہ بچے جننے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❷

---

❶ بخاری کتاب التفسیر باب قولہ تعالی فلا تجعلوا للہ اندادًا

❷ مسلم کتاب النکاح باب جواز الغیلۃ و کراھۃ العزل (۱/ ٤٦٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْيَتَزَوَّجِ الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ.)) ❶

''تم زیادہ محبت کرنے والی' اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کیا کرو' کیونکہ میں قیامت کے روز اپنی امت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے دوسروں پر فخر کروں گا۔''

برتھ کنٹرول میں یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں نسلی تحدید کو مختلف طریقے سے غلط قرار دیا ہے وہ بار بار مختلف طریقوں سے یہ بات انسان کے ذہن نشین کرتا ہے' کہ روزی دینا اس کا کام ہے' جس نے اس کو پیدا کیا ہے اور روزی رسانی کی ذمہ داری کسی دوسرے پر نہیں ڈالی ہے اور اگر کسی دوسرے پر ڈال دیتا' تو وہ جس کو چاہتا روزی دیتا اور جس کو نہیں چاہتا' تو روزی نہیں دیتا' لیکن اللہ تعالیٰ سب کے لئے روزی پہنچانے کا ذمہ دار ہے' خواہ وہ کمائی کرے یا نہ کرے' خواہ وہ دوست ہو یا دشمن' عاصی ہو یا مطیع۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ﴾ (عنکبوت: ٦٠)

(اور کتنے ہی جاندار ہیں' کہ اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے وہی تم کو بھی رزق دیتا ہے۔)

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴾ (سورة الذاريات: ٥٨)

(درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا' بڑی قوت والا' اور زبردست ہے۔)

﴿ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط ﴾ (الشوریٰ: ١٢)

(آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے اختیار میں ہیں جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرَازِقِيْنَ ۝ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴾ (الحجر: ٢٠- ٢١)

---

❶ ابوداؤد كتاب النكاح باب النهى عن تزويج من لم يلد من النسآء (٢/ ١٧٦)
نسائي كتاب النكاح باب كراهية تزويج العقيم (٢/ ٦٣) (٣٢٢٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(اور ہم نے زمین میں تمہارے لئے بھی معیشت کا سامان فراہم کیا ہے اور ان دوسروں کیلئے بھی جن کے رزاق تم نہیں ہو' کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ان خزانوں سے جو چیز بھی نازل کرتے ہیں' ایک سوچے سمجھے اندازے سے نازل کرتے ہیں۔)

ان حقائق کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ انسان کے ذمے جو کام ڈالتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے خزانوں سے وہ اپنا رزق تلاش کرنے کی سعی کرے' بالفاظ دیگر رزق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور ڈھونڈنا انسان کا کام ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی اور برتھ کنٹرول کرنا' اولاد کشی اور اولاد کی حق تلفی اللہ تعالیٰ ان حق تلفیوں سے بچائے اور دین حق پر قائم رکھے۔ آمین

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بچوں کی دینی تعلیم وتربیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَايَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ وَمَانَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ﴾ (البروج: ۱ تا ۱۰)

(برجوں والے آسمان کی قسم، وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم، حاضر ہونے والے حاضر کئے گئے کی قسم کہ خندقوں والے ہلاک کئے گئے وہ آگ تھی ایندھن والی یہ لوگ اس کے پاس بیٹھے مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اپنے سامنے دیکھ رہے تھے یہ لوگ ان مسلمانوں کو کسی گناہ کا بدلہ نہیں دے رہے تھے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ غالب لائق حمد پر ایمان رکھتے تھے جس کی آسمان وزمین میں بادشاہت ہے اور جو خدا ہر چیز پر حاضر اور خوب واقف ہے بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ بھی نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کے عذاب ہیں۔)

بروج سے بڑے بڑے ستارے مراد ہیں اس سے چاند سورج کی بارہ منزلیں بھی بعض لوگوں نے مراد لی ہیں اور یوم الموعود سے مراد قیامت کا دن، شاہد سے جمعہ کا دن اور مشہود سے عرفہ کا دن مراد ہے یعنی ان چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خندق والے ہلاک و برباد کر دیئے گئے ان خندق والوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث میں نہایت مفصل طریقے سے یہاں فرمایا ہے اور اس واقعہ کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح مسلم میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اگلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کے ہاں ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا وقت آ رہا ہے۔ مجھے کسی بچے کو سونپ دو کہ میں اسے جادو سکھا دوں چنانچہ ایک ذہین لڑکے کو وہ تعلیم دینے لگا۔

جب لڑکا اس کے پاس جاتا تو راستہ میں ایک درویش کا گھر پڑتا جہاں وہ عبادت میں اور کبھی وعظ میں مشغول ہوتا یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور اس کے طریق عبادت کو دیکھتا اور وعظ سنتا اس طرح اب آتے جاتے یہاں رک جانا اس کا معمول بن گیا تھا۔ جادوگر بھی مارتا اور ماں باپ بھی کیونکہ دونوں جگہ یہ دیر سے پہنچتا تھا ایک دن اس بچے نے راہب کے سامنے اپنی شکایت بیان کی تو درویش نے کہا کہ جب جادوگر تم سے دیر ہونے کی وجہ پوچھے تو کہہ دینا کہ گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والے بگڑیں تو کہہ دینا کہ آج جادوگر نے روک لیا تھا یوں ہی ایک زمانہ گذر گیا کہ ایک طرف تو وہ جادو سیکھتا تھا اور دوسری طرف کلام اللہ اور دین الٰہی سیکھتا تھا۔

ایک دن یہ کیا دیکھتا ہے کہ راستے میں ایک زبردست وہیبت ناک جانور پڑا ہوا ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بند کر رکھی ہے سب لوگ دونوں جانب حیران و پریشان کھڑے ہیں اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آج موقع ہے کہ میں امتحان کر لوں کہ درویش کا دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے یا جادوگر کا اس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر اس پر پھینکا کہ خدایا اگر تیرے نزدیک درویش کا دین اور اس کی تعلیم جادوگر سے زیادہ محبوب ہے تو اس خطرناک جانور کو اس پتھر سے ہلاک کر دے تا کہ لوگوں کو اس بلا سے نجات ملے۔ پتھر کے لگتے ہی وہ جانور مر گیا۔ اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا پھر جا کر درویش کو خبر دی اس نے کہا کہ پیارے بچے! تو افضل ہے اب خدا کی طرف سے تمہاری آزمائش ہوگی۔ اگر ایسا ہوا تو تم کسی کو میری خبر نہ کرنا۔ اب اس بچے کے پاس حاجت مندوں کا تانتا لگ گیا اور اس کی دعا سے مادرزاد اندھے کوڑھی، جذامی اور ہر قسم کے بیمار اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کے ایک نابینا وزیر کے کان میں بھی یہ آواز پڑی وہ بڑے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر تو مجھے شفا دے دے تو یہ سب میں تجھے دے دوں گا۔ اس نے کہا کہ شفا میرے ہاتھ میں نہیں میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا۔ شفا دینے والا تو اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اگر تو اس پر ایمان لانے کا وعدہ کرے تو میں اس سے دعا کروں۔ وزیر نے اقرار کر لیا۔ بچے نے اس کے لئے دعا کی اللہ نے اسے شفا دے دی وہ بادشاہ کے دربار میں آیا جس طرح اندھا ہونے سے پہلے کام کرتا تھا کرنے لگا اور آنکھیں بالکل روشن تھیں۔ بادشاہ نے متعجب ہو کر پوچھا کہ تجھے آنکھیں کس نے دیں؟ اس نے کہا میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا ہاں یعنی میں نے۔ وزیر نے کہا نہیں میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے کہا اچھا تو کیا میرے سوا تیرا کوئی اور بھی رب ہے۔ وزیر نے کہا: ہاں، میرا اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے۔ بادشاہ اسے مارنا پیٹنا اور طرح طرح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تکلیفیں پہنچانے لگا اور پوچھنے لگا کہ یہ تعلیم تجھے کس نے دی؟ آخر اس نے بتا دیا کہ اس بچے کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو بلوایا اور کہا۔ اب تو تم جادو میں خوب کامل ہو گئے ہو کہ اندھوں کو دیکھتا اور بیماروں کو تندرست کرنے لگ گئے ہو، اس نے کہا غلط ہے نہ میں کسی کو شفا دے سکتا ہوں نہ جادو۔ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بادشاہ کہنے لگا نہیں میرے ہاتھ میں ہے کیونکہ اللہ تو میں ہی ہوں اس نے کہا ہرگز نہیں کہا پھر کیا تو میرے سوا کسی اور کو رب مانتا ہے۔ تو وہ کہنے لگا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اب اسے طرح طرح کی سزائیں دینی شروع کیں یہاں تک کہ درویش کا پتہ لگا لیا۔ درویش کو بلا کر اس سے کہا کہ تو اسلام چھوڑ دے اور اس دین سے پلٹ جا۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرے سے اسے چیر دیا اور دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔

بادشاہ نے پھر اس نوجوان سے کہا کہ تو اب بھی دین سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے سپاہی اسے فلاں پہاڑ پر لے جائیں اور اس کی بلند چوٹی پر پہنچ کر لڑکے سے اس کا دین چھوڑ دینے کو کہیں اگر مان گیا تو اچھا ہے ورنہ وہیں سے اس کو لڑھکا دیں چنانچہ یہ لوگ اسے لے گئے جب وہاں سے دھکا دینا چاہا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ۔ خدایا جس طرح چاہے تو مجھے ان سے بچا لے اس دعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا اور وہ سب سپاہی لڑھک گئے صرف وہ بچہ بچا رہا وہاں سے وہ اترا اور ہنسی خوشی پھر اس ظالم بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا ہوا۔ میرے سپاہی کہاں ہیں فرمایا میرے خدا نے مجھے ان سے بچا لیا۔

بادشاہ نے کچھ اور سپاہی بلوائے اور ان سے کہا کہ اسے کشتی میں بیٹھا کر لے جاؤ اور بیچوں بیچ سمندر میں ڈبو کر چلے آؤ، یہ اسے لے کر چلے اور بیچ و بیچ سمندر میں پہنچ کر جب اسے پھینکنا چاہا تو پھر اس نے وہی دعا کی کہ بارالٰہا! جس طرح چاہے تو مجھے ان سے بچا۔ موج اٹھی اور وہ سارے کے سارے سپاہی سمندر میں ڈوب گئے صرف وہ بچہ ہی باقی رہ گیا۔ یہ پھر بادشاہ کے پاس آیا اور کہا میرے رب نے مجھے ان سے بھی بچا لیا۔ بادشاہ اس کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ! تو چاہے تمام تدبیریں کر ڈال لیکن مجھے ہلاک نہیں کر سکتا۔ ہاں جس طرح میں کہوں اس طرح اگر کرے تو البتہ میری جان نکل جائے گی۔ اس نے کہا کیا کروں فرمایا۔ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر پھر کھجور کے تنے پر سولی چڑھا اور میرے ترکش میں سے ایک تیر میرے کمان پر چڑھا اور بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ۔ یعنی اس اللہ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے۔ کہہ کر وہ تیر میری طرف پھینک۔ وہ تیر مجھے لگے گا اور اس سے میں مروں گا چنانچہ بادشاہ نے یہی کیا تیر بچے کی کنپٹی میں لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا اور شہید ہو گیا۔ اس کے اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شہید ہوتے ہی لوگوں کو اس کے دین کی سچائی کا یقین ہو گیا اور ہر طرف سے یہ آوازیں اٹھنے لگیں۔ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ۔ (ہم سب اس بچے کے رب پر ایمان لے آئے)۔

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے ساتھی بہت گھبرائے اور بادشاہ سے کہنے لگے۔ اس لڑکے کی ترکیب ہم تو سمجھتے ہی نہیں دیکھئے اس کا یہ اثر پڑا کہ سب لوگ اسکے مذہب پر ہو گئے اور مسلمان ہو گئے۔ ہم نے تو اسی لئے اسے قتل کیا کہ یہ مذہب کہیں پھیل نہ جائے لیکن وہ ڈر تو سامنے ہی آ گیا۔ اور سب مسلمان ہو گئے۔

بادشاہ نے کہا اچھا ایسا کرو کہ تمام محلوں اور راستوں میں خندقیں کھدواؤ۔ ان میں لکڑیاں بھرواور ان میں آگ لگا دو، جو اس دین سے پھر جائے اسے چھوڑ دو اور جو نہ مانے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ ان مسلمانوں نے صبر سہار کے ساتھ آگ میں جلنا منظور کر لیا اور اس میں کود کر گرنے لگے البتہ ایک عورت جس کی گود میں دودھ پیتا چھوٹا سا بچہ تھا وہ ذرا جھجکی تو اس بچے کو اللہ نے بولنے کی طاقت دی اس نے کہا اماں کیا کر رہی ہو تم تو حق پر ہو صبر کرو اور اس میں کود پڑو چنانچہ وہ بھی بچہ سمیت اسی آگ میں شہید ہو گئی۔ ❶ یہ ہیں توحید کے وہ پروانے جنہوں نے اس جلتی ہوئی آگ میں کود کر توحید اسلام کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھا۔

اس واقعہ سے ہمیں بہت سے سبق اور عبرت کی باتیں حاصل ہو رہی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اسلامی معاملات میں کسی قسم کی تکلیف جانی اور مالی اٹھانی پڑے تو ہم کو شوق سے برداشت کر لینی چاہیے اسی کو عربی میں استقامت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اصحاب الاخدود کی طرح اور بہت سے واقعات ہیں ہم استقامت کے سلسلے میں قرآن مجید کی چند آیتیں پیش کر رہے ہیں اور ساتھ ہی صحابہ کرام کے سچے حالات بھی بیان کریں گے جس سے صحیح اندازہ ہو جائے گا کہ اسلام کو ہمارے اسلاف کرام نے اپنے خون سے سینچا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَّسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾ (البقرۃ: ۲۱۴)

(کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر تم سے پہلوں کے سے احوال نہیں آئے۔ ان کو سختی اور تکلیف پہنچتی رہی اور بہت زیادہ ہلائے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہنے لگے اللہ کی مدد کب آئے گی سن لو! اللہ کی مدد نزدیک ہے۔)

پہلے لوگوں کو بھی اس میں جانچا گیا جن میں سے جھوٹے اور سچے کا فرق ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❶ مسلم، کتاب الزهد، باب قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراهب و الغلام (۷۵۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (عنکبوت: ۲ تا ۳)

(کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ صرف ان کے اس بات کے کہنے کی وجہ سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ ان سے پہلے لوگوں کو ہم نے خوب جانچا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچے ہیں اور انہیں بھی جان لے گا جو جھوٹے ہیں۔)

اگلوں کی استقامت کے ان احوال میں سے جن کو محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے وہ واقعہ ہے جس کو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نقل کیا ہے کہ۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی مصیبتوں کا حال بیان کیا اور درخواست کی کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ چونکہ یہ بھی ایک قسم کی بیتابی کا اظہار تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایسا مرد بھی ہوا ہے کہ جس کو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور آرے سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے مگر باوجود اس کے وہ دین حق سے روگردانی نہیں کرتا۔ اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈی سے نوچ کر تار تار کر دیا جاتا تھا۔ مگر یہ تکلیف بھی اس کو اس کے دین سے نہ ہٹا سکتی تھی۔ ❶

پہلے خطبوں میں استقامت کی بعض مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ آج آپ خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے مختصر احوال بھی سن لیجئے جو نہایت ہی سبق آموز اور درد انگیز ہیں۔ ان کا واقعہ اس طرح لکھا ہوا ہے۔ کہ ۳ھ میں غزوہ رجیع ہوا آنحضرت ﷺ نے عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو دس آدمیوں پر امیر بنا کر تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ عسفان اور مکہ کے درمیان میں بنی ہذیل کا ایک قبیلہ لحیان رہتا تھا اس کو خبر ہوگئی اس کے سو تیر اندازوں نے اس مختصر جماعت کو گھیر لیا سات آدمی اس جگہ لڑ کر شہید ہو گئے۔ تین شخص جن میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ بھی تھے زندہ بچے یہ تینوں جان بخشی کے عہد و پیمان پر پہاڑی کے نیچے اترے۔ تیر اندازوں نے تیر کمان کے تانت کھول کر ان کے ہاتھ باندھے ایک غیرت مند مسلمان اس بے عزتی کو گوارہ نہ کر سکا اور مردانہ وار لڑ کر جان دے دی۔ اب صرف دو شخص باقی رہ گئے ان کو لے کر مکہ کے بازار میں فروخت کر دیا۔ اسلام کے اس یوسف کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا جسے غزوۂ بدر میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ عقبہ بن حارث نے اپنے گھر میں لا کر قید کیا۔ ہاتھ میں ہتھکڑیاں تھیں اور موہب کو نگرانی پر مقرر کیا۔ عقبہ کی بیوی کھانا کھلاتے وقت ہاتھ کھول دیا کرتی تھی کئی مہینہ قید میں رہے شہر حرام گزر گئے تو قتل کی تیاریاں ہوئیں۔

---

❶ بخاری کتاب الاکراہ باب من اخت و العرب و القتل و الهوان علی الکفر ۲/ ۱۰۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے موھب سے تین باتوں کی درخواست کی تھی: (۱) آب شیریں پلانا (۲) بتوں کا ذبیحہ نہ کھلانا (۳) قتل سے پہلے خبر کر دینا۔

یہ آخری درخواست عقبہ کی بیوی سے بھی کی تھی۔ قتل کا ارادہ ہوا تو اس نے ان کو آگاہ کر دیا انہوں نے صفائی کے لئے اس سے استرہ مانگا اس نے لا کر دے دیا۔ اس کا بچہ کھیلتا کھیلتا ان کے پاس چلا آیا انہوں نے اس کو اپنی ران پر بٹھایا۔ ماں کی نظر پڑی تو دیکھا نگا استرہ ان کے ہاتھ میں ہے اور بچہ ان کے زانوں پر ہے یہ منظر دیکھ کر وہ کانپ گئی۔ حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا تم سمجھ رہی ہو کہ میں اپنے خون کا بدلہ اس بچے سے لوں گا۔ حاشا یہ ہماری شان نہیں۔ حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کی باتوں کا اس پر خاص اثر ہوا چنانچہ وہ کہتی تھی کہ خبیب بن علی سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا۔ میں نے بارہا ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانے میں انگور کی فصل بھی نہ تھی۔ اس کے علاوہ بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے یقیناً وہ خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے قتل میں مشرکین نے بڑا اہتمام کیا حرم سے باہر مقام تنعیم میں ایک درخت پر سولی کا پھندا لٹکا دیا گیا۔ آدمی جمع کئے گئے۔ مرد و عورت، بوڑھے اور بچے، امیر غریب وضیع و شریف غرض ساری خلقت تماشائی تھی۔ جب عقبہ کے لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ دو رکعت نماز پڑھ لوں زیادہ پڑھوں گا تو تم لوگ کہو گے کہ میں موت سے گھبرا کر بہانہ ڈھونڈ رہا ہوں۔ نماز سے فارغ ہو کر مقتل کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں یہ دعا زبان پر تھی۔

((اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا.))

''اے پروردگار تو ان کے شمار کر کے اور ایک ایک کر کے قتل کر اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑ۔''

پھر یہ پڑھتے ہوئے سولی کے نیچے پہنچے۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَأْ ۔۔۔ یُبَارِكْ عَلٰی اَوْشَالِ شَلْوٍ مُمَزَّعِ

اگر مسلمان رہ کر میں مارا جاؤں تو مجھے غم نہیں کہ کس پہلو پر خدا کی راہ میں پچھاڑا جاتا ہوں جو کچھ ہو رہا ہے خدا کی محبت میں ہو رہا ہے اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں پر برکت نازل کرے گا۔ ❶

مولانا قاضی سلیمان صاحب منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے اشعار میں حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کے مفہوم کو یوں ادا فرماتے ہیں:

---

❶ بخاری کتاب الجهاد و السیر باب هل یستاسر الرجل و من لم یستاسر ۳۰۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب نکلتی جان ہے اسلام پر — تب نہیں پرواہ مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کامل خوشی سے اپنی جاں — چاہئے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پنہاں مرے سینے میں تھی — اس دل مشتاق پر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقت نزع — داعیٔ حق ہادیٔ ایمان کی

اے خدا پہنچا مرا ان کو سلام
جان جس پر میں نے ہے قربان کی

طبری اور سیرت ابن ہشام جلد دوم اور رحمۃ للعالمین جلد اول میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب سولی کے تختہ پر چڑھایا گیا تو ایک سخت دل نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے دل کو چھیدا اور کہا کہو اب تو تم بھی پسند کرتے ہو گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھنس جائے اور میں چھوٹ جاؤں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔ پھر ان سے کہا گیا کہ اسلام چھوڑ دو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تمام دنیا کی سلطنت بھی میرے سامنے پیش کر دو تب بھی میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا مشرکین نیزوں سے چھیدتے جاتے اور اس قسم کے سوال و جواب کرتے جاتے تھے۔ آخر کار عقبہ بن حارث اور مغیرہ عبدری نے گلے میں پھندا ڈالا اور ہمیشہ کے لئے ان کو راحت کی نیند سلا دیا۔ یہ کیسا عجیب منظر تھا اسلام کے ایک غریب الوطن فرزند پر کیسے ظلم و ستم ہو رہے تھے بطحائے کفر کا خونی وقاتل توحید کے فرزند کو کس طرح ذبح کر رہا تھا۔ یہ سب کچھ تھا مگر مجسمہ اسلام اب بھی پیکر صبر و رضا بنا ہوا تھا۔ اور بغیر کسی اضطراب کے نہایت سکون سے جان دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فاجعہ عظمیٰ کی خبر وحی کے ذریعے ہوئی تو فرمایا اے خبیب! تجھ پر سلام۔ ❶

اور عمر بن ربیعہ ضمری رضی اللہ عنہ کو اس شہید وفا کی لاش کے پتہ لگانے کے لئے مکہ بھیجا۔ عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رات کو سولی کے پاس ڈرتے ڈرتے گئے درخت پر چڑھ کر رسی کاٹی جسد اطہر زمین پر گرنا چاہا کہ اتر کر اسے اٹھا لیا لیکن یہ جسم زمین کے قابل نہ تھا بلکہ ان کو فرشتوں نے اٹھا کر اس مقام تک پہنچایا جہاں شہیدان راہ وفا کی روحیں رہتی ہیں۔

عمرو بن ربیعہ کو سخت حیرت ہوئی بولے کیا زمین تو نہیں نگل گئی قتل کرتے وقت انہیں مشرکین نے قبلہ رخ نہیں رکھا تھا لیکن جو چہرہ قبلہ کی طرف پھر چکا تھا وہ کسی دوسری طرف کیوں کر پھر سکتا تھا مشرکین نے بار بار

❶ فتح الباری ۷/ ۳۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھیرنے کی کوشش کی مگر ہر طرح انہیں ناکامی رہی۔ ❶

سعد بن عامر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمال میں سے تھے ان کا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی یکبارگی بے ہوش ہو جایا کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے وجہ دریافت کی تو بولے مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی اور شکایت ہے جب حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو میں اس وقت اس مجمع میں موجود تھا مجھے جس وقت حضرت خبیب بن علی رضی اللہ عنہ کی باتیں یاد آ جاتی ہیں تو میں کانپ کر بے ہوش ہو جایا کرتا ہوں مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہتا اور فوراً ہی میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ (رحمۃ للعالمین، جلد ا)

اس قسم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات اور سنئے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں چھوڑ دیتے تھے لیکن دھوپ کی شدت سے ان کی حرارت اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ کفار مکہ حضرت ابو فکیھہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں بیڑی ڈال کر دھوپ میں لٹا دیتے پھر پشت پر بڑے پتھر کی چٹان رکھ دیتے یہاں تک کہ آپ مختل الحواس ہو جاتے۔ ایک دن امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور آدمیوں کو ان کے گھسیٹنے کا حکم دے دیا اس کے بعد ان کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیا اتفاق سے راہ میں ایک گبریلا جا رہا تھا امیہ نے استہزاءً کہا۔ تیرا پروردگار یہی تو نہیں۔ بولے میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے اس پر اس نے زور سے گلا گھونٹا لیکن اس کے بے درد بھائی کو جو اس وقت اس کے ساتھ تھا اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی اور اس نے کہا کہ اس کو اور اذیت دو۔ (اسد الغابہ تذکرہ صہیب وابو فکیھہ)

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں ایک دن کفار نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا تھا اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو فرمایا۔ صبر کرو صبر، تمہارا ٹھکانہ جنت میں ہے لیکن ابوجہل کو اس پر تسکین نہ ہوئی اور اس نے برچھی مار کر ان کو شہید کر دیا چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرف شہادت انہی کو نصیب ہوا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اعلان کیا تو ان پر کفار ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے زمین سے لگا دیا۔ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اول اول خانہ کعبہ میں قرآن مجید کی چند آیتیں بآواز بلند پڑھیں تو کفار نے ان کو اس قدر مارا کہ ان کے چہرے پر نشان پڑ گئے لیکن انہوں نے صحابہ کرام سے کہا کہ اگر کہو تو کل

❶ دلائل النبوۃ للبیہقی ۳/ ۳۳۲

❷ صحیح مسلم ۲/ ۲۹۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پھر اسی طرح بآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت کروں۔ درحقیقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنسی خوشی ساری تکالیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ (اسد الغابہ تذکرہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

ان اذیتوں کے علاوہ کفار ان غریبوں کو اور بھی مختلف طریقوں سے ستاتے تھے پانی میں غوطے دیتے تھے مارتے تھے بھوکا پیاسا رکھتے تھے یہاں تک کہ کمزوری کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ (اسد الغابہ)

یہ وہ لوگ تھے جن میں اکثر لونڈی وغلام تھے یا غریب الوطن لیکن ان کے علاوہ بہت سے دولت مند اور معزز لوگ بھی کفار کی دست درازی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت معزز شخص تھے لیکن جب اسلام لائے تو خود ان کے چچا نے ان کو رسی میں باندھ دیا یہی ان کا ہر روز کا مشغلہ بنا رہتا تھا۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر لٹا دیتا پھر نیچے سے ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا۔ (ریاض النضرہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی سعید بن زید رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو رسی سے باندھ دیا۔ (بخاری)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو کفار نے دونوں کے پاؤں کو ایک ساتھ باندھ دیا (طبقات ابن سعد)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعہ دعوت اسلام دی کفار نے جب یہ نامانوس سی آواز سنی تو ان پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ قبیلہ بنو تمیم کو ان کی موت کا یقین آ گیا۔ وہ ان کو اٹھا کر گھر لے گئے شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی تکلیف بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ اب خاندان کے لوگ بھی ان سے الگ ہو گئے لیکن ان کو اسی محبوب کے نام کی رٹ لگی رہی۔ بالآخر لوگوں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو ان کے اوپر گر پڑے ان کا بوسہ لیا اور انتہائی رقت طبع کا اظہار فرمایا۔ (اسد الغابہ)

صبر واستقامت کی یہ بہترین مثالیں تھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں خود اہل کتاب تک ان کے معترف تھے۔ چنانچہ استیعاب میں ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شام میں گئے تو ایک اہل کتاب نے ان کو دیکھ کر کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وہ اصحاب جو آرّوں سے چیرے گئے اور سولی پر لٹکائے گئے ان مسلمانوں سے زیادہ تکلیفیں برداشت کرنے والے نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اسلامی تاریخ کے لق ودق میدان میں بہت دور چلا گیا۔ اصل موضوع اصحاب الاخدود کے ذکر کے ساتھ ہی ساتھ ان کے قائد اعظم اور ہادیٔ اکبر حضرت عبداللہ بن تامر رضی اللہ عنہ کے استقلال واستقامت کو بیان کرنا تھا۔ کہ اس نوجوان بچے میں یہ شجاعت وبسالت اور جرأت ودلیری کیسے پیدا ہوئی میں تو یہی کہوں گا کہ یہ دینی تعلیم اسلامی نصیحت سننے کی وجہ سے پیدا ہوئی کہ اس نے اپنے رنگ میں ہزاروں کو رنگ دیا۔ اگر ہم اپنے بچوں کو دینی اور اسلامی تعلیم دیں اور دلائیں اور اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں تو حضرت عبداللہ بن تامر رضی اللہ عنہ جیسے ہو سکتے ہیں۔

لڑکپن اور بچپن میں اگر بچے کی صحیح تربیت ہوئی اور تہذیب واخلاق کے سانچے میں اسے ڈھالا گیا تو زندگی کے آخری لمحات تک نیکیوں میں پھلیں اور پھولیں گے اور اس عمر میں اگر ان کی صحیح تربیت نہ ہوئی تو ہمیشہ کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ انسان کے اچھے یا بُرے اخلاق کی بنیاد پڑنے کا وقت بچپن کا ہی زمانہ ہے اس زمانہ میں جو بچہ اخلاق سیکھ لے گا وہ عمر بھر نیک بنا رہے گا اور جو خراب عادتیں سیکھ لے گا وہ ہمیشہ خراب ہی ہوگا۔ بچے کی مثال اک نرم شاخ کی طرح ہے کہ اس کو جس طرح اور جس طرف چاہو۔ موڑ سکتے ہو۔ مضبوط اور سخت یا خشک ہو جانے کے بعد اسے نہیں موڑ سکتے۔

والدین کا فرض ہے کہ بچے کی اسی بچپن ہی کی عمر سے اچھی پرورش کریں اچھی باتیں اور نیک عادتیں سکھائیں تاکہ اخیر وقت تک نیک رہیں اور ماں باپ کے لئے بھی نیک دعائیں کریں ان کی اچھی تعلیم وتربیت کا اثر کئی پشتوں تک جاری رہے گا۔ والدین کے مرنے کے بعد بھی برابر ثواب اور اجر عظیم ملتا رہے گا۔ جو ماں، باپ بچے کے لاڈ پیار میں آ کر اس کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کہتا ہے اپنے ماحول اور بری صحبتوں میں رہ کر بدزبانی وبداخلاقی سیکھتا ہے۔ ماں باپ بچے کی نہ نگرانی کرتے ہیں نہ بری صحبتوں سے بچاتے ہیں اور نہ اچھی باتیں سکھاتے ہیں اور نہ بری باتوں سے روکتے ہیں تو وہ والدین اپنے بچے کو خود ہی بگاڑ دیتے ہیں اور اس کے خطرناک نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر ماں باپ نیک ہوتے ہیں اور بچوں کو نیک کاموں کی تلقین کرتے ہیں تو اس کا خوشگوار اثر بچوں پر پڑتا ہے اور نیک ہوتا ہے اور اگر ماں باپ برے ہوتے ہیں اور بچوں کو بھی برائی سے نہیں روکتے ہیں تو ان کا بھی اثر بچوں پر ہوتا ہے۔

اسی نکتہ کی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ.)) ❶

---

❶ بخاری کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین (۱۳۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

ماں باپ اگر مومن موحد ہیں تو بچہ بھی مسلمان رہتا ہے۔ اگر ماں باپ یہودی یا نصرانی وغیرہ ہوتے ہیں تو بچہ بھی وہی روش اختیار کرتا ہے کیونکہ بچے نقال ہوتے ہیں ماں باپ کو جس روش پر دیکھتے ہیں وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں اسی لئے ماں باپ کا نیک ہونا بھی ضروری ہے۔ دنیا میں دراصل ماں باپ کی آغوش ہی پہلا مدرسہ اور تعلیم گاہ ہے اس جگہ بچے سب سے پہلے زبان اور بول چال سیکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَ هُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.)) ❶

''جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو نماز کے پڑھنے کا حکم دو اور اگر دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو اور الگ الگ سلاؤ۔''

غرضیکہ اسلام نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں بہت ہی تاکیدی حکم دیا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل کرتے اور اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالتے تو یہ بچے بڑے ہو کر دینی دنیاوی ترقیات حاصل کر کے سعادت دارین کے مستحق ہوتے، لیکن بے توجہی کی وجہ سے ان کے بچے خراب ہو گئے تو نہ وہ دنیا کے رہے نہ دین کے نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔

موجودہ زمانے میں اولاً تو کوئی صحیح تعلیم و تربیت نہیں کی جاتی اگر کسی نے کچھ تھوڑی بہت توجہ کی بھی تو دنیاوی اسکول میں داخلہ کرا دیا تو وہاں کی تعلیم اسلامی نقطۂ نگاہ سے مخرب اخلاق ہے اس تعلیم کو حاصل کر کے اور زیادہ گمراہ ہو جاتے ہیں بلکہ بے پڑھے لکھے ان سے اچھے ہوتے ہیں مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں اپنے زمانہ کے مسلمان اور شریفوں کے بچوں کا جو حال لکھا ہے اس سے کہیں زیادہ اب شرفاء کی اولاد کا برا حال ہے۔

موجودہ زمانے کے الحاد و دہریت کا سیلاب عالمگیر ہے اس بھنور میں مسلمان اور مسلمان بچے غرق ہو رہے ہیں۔ اس سے نجات یابی صرف اسلامی تعلیم ہی سے ہو سکتی ہے جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ خود بھی دینی اور اسلامی تعلیم سیکھے اور اپنے بچوں کو سکھائے۔ یہ کام نہ کبھی کسی حکومت کا تھا اور نہ اب ہے۔ ہر زمانے کی حکومت مذہبی تعلیم دلانے اور اس کے انتظام سے سبکدوش رہی ہے۔ اگر مسلمان اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم

❶ ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ (٤٩٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دلانے میں غفلت اور کوتاہی کریں گے تو مسلمان بچوں کا مسلمان رہنا بہت ہی مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ (تحریم: ٦)

(اے ایمان والوں! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں انہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے بجالاتے ہیں۔)

یعنی خود بھی ایسا کام کرو جس سے جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچالو اور اپنے اہل وعیال کو ایسی تعلیم اور ادب سکھاؤ جس سے تم ان کو جہنم کا ایندھن ہونے سے بچالو۔ والدین اور سرپرستوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اگر اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا تو آخرت میں بھی سخت باز پرس ہوگی، ماں باپ ہی اولاد کو بگاڑتے بناتے ہیں اس لئے ان سے اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ وَلَدِهٖ وَ هِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ.)) ❶

''سنو! تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہو اور تم سب سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا تو حاکم جو لوگوں کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا رعیت کا نگہبان ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت یا اہل خانہ کی بابت پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی محافظ ہے اور اس سے ان کی بابت سوال کیا جائے گا آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی بابت دریافت کیا جائے گا سنو! تم سب کے سب راعی ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا۔''

یعنی ہر مسلمان کی ذمہ داری دہری ہے ایک تو وہ اپنے آپ کو ناپسندیدہ کاموں سے بچائے تاکہ آخرت

❶ بخاری کتاب الاحکام' باب قول الله تعالیٰ: اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامرمنکم. (٧١٣٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں اس کی پکڑ نہ ہو سکے اور دوسرے اپنے اہل وعیال کو ہر بری بات سے بچاتا رہے جس سے دنیا وآخرت میں ان کو نقصان نہ پہنچے۔اسی طرح سے ہر ایک ذمہ دار اپنے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذمہ دار ہے خصوصاً اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے آئندہ نسلوں کا بگاڑ اور سدھار موجودہ نسلوں کے بگاڑ اور سدھار پر موقوف ہے اس میں ہر ماں باپ اور مربی سرپرست کا امتحان وآزمائش ہے اگر ان بچوں کو بنالیا تو کامیاب ہو گئے ورنہ نہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَ أَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَ أَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (تغابن: ١٤ تا ١٦)

(اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار تم ان سے ہوشیار رہنا۔اور اگر تم معاف کر دو۔اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور راہ خدا میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔)

موجودہ حالات میں جب کہ ایک طرف جہالت کی انتہائی ظلمت وتیرگی اور دوسری طرف حد سے بڑھی ہوئی روشنی اور آزادی، بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت سے ماؤں کی غفلت کا باعث ہو رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ زمانہ سلف کی مقدس خواتین کی علم ودینی کی چند ایسی مثالیں آپ کے سامنے پیش کروں جن سے آپ اندازہ لگا سکیں کہ ہماری ان ماؤں اور بہنوں کو اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا کتنا خیال تھا کیا وہ اپنے شوہروں کی دولت، بچوں کے عقیقے اور ختنے شادی بیاہ کی فضول رسموں میں تباہ کر دینا کمال سمجھتی تھیں یا علم وفضل کا چاند وسورج بنا کر دونوں جہاں کی بہبودی وسرخروئی حاصل کرنے کا شوق رکھتی تھیں۔حضرت امام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے ایک بہت بڑے فاضل زبردست فقیہ اور نامور محدث گذرے ہیں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کے والد جن کا نام فروخ تھا ایک دولت مند سپاہی تھے خلافت بنوامیہ کے زمانہ میں وہ لشکر میں ملازم تھے جس زمانے میں امام ربیعہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔دمشق کے خلیفہ نے ایک فوج خراسان کی طرف روانہ کی اور اس میں فروخ کو بھی جانا پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فروخ اپنی بیوی کو تیس ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی دے کر اور حمل کی حالت میں چھوڑ کر مہم پر روانہ ہو گئے اتفاق کی بات ہے کہ جنگوں کا سلسلہ ایسا شروع ہوا اور فتوحات اسلامی کا سیلاب اس طرح بہتا رہا کہ فروخ کو ستائیس برس تک وطن آنے کی مہلت نہ ملی۔ ستائیس سال کے بعد اس شان سے واپس آئے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہیں ہاتھ میں نیزہ ہے کمر میں تلوار ہے سیدھے اپنے گھر پہنچے۔ اور نیزے کی انی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ربیعہ نے آ کر دروازہ کھولا۔ اگرچہ باپ بیٹے نے ایک دوسرے کو نہیں پہچانا لیکن گھر اپنا تھا۔ اس لئے فروخ بے کھٹکے گھر میں داخل ہونے لگے تو ربیعہ نے للکار کر کہا کہ پرائے گھر میں اس طرح کیوں گھسا پڑتا ہے۔ فروخ جو ایک سپاہی منش آدمی تھے سن کر طیش میں آ گئے اور ڈپٹ کر کہا:

((اَنْتَ دَخَلْتَ عَلٰی حَرَمِیْ.))

''تجھے میرے حرم سرا میں داخل ہونے کا کیا کام؟''

جب باپ بیٹے کی لڑائی طول پکڑنے لگی تو محلے کے لوگ بھی جمع ہو گئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو بھی (جو ربیعہ کے شاگرد ہیں) اس جھگڑے کی خبر پہنچی تو استاد کا معاملہ سمجھ کر آئے اور فروخ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہی مشورہ دیا کہ بڑے میاں آپ کسی اور مکان میں ٹھہر جائیں ہم انتظام کر دیتے ہیں فروخ تعجب سے کہنے لگے جناب! میرا نام فروخ ہے میں مدینہ منورہ کا ہی باشندہ ہوں اور یہ گھر میرا ہے۔ ربیعہ کی والدہ نے نام سن کر فروخ کو پہچان لیا اور کہا ہاں یہ تو میرے شوہر اور ربیعہ کے باپ ہیں۔ اب تو باپ بیٹے گلے مل کر خوب روئے جوش محبت کی حرارت جب رونے سے کم ہوئی تو اندر داخل ہوئے۔ فروخ کو جب اطمینان سکون ہو چکا تو اپنی تیس ہزار اشرفیاں یاد آئیں۔ اور بیوی سے ان کا مطالبہ کیا۔ سمجھ دار بیوی نے کہا گھبرائیے نہیں وہ نہایت حفاظت سے رکھی ہیں۔ اس عرصہ میں حضرت ربیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جہاں شاگردوں کا ہجوم ان کا منتظر تھا درس دینے کے لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے حلقے میں جن میں حضرت امام مالک اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ بھی تھے بیٹھ کر درس میں مشغول ہو گئے۔ ادھر فروخ کی بیوی نے شوہر سے کہا کہ مسجد نبوی میں تشریف لے جا کر نماز پڑھ آیئے۔ فروخ مسجد میں آئے تو یہ منظر تھا کہ ایک نوجوان عالم بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور شاگردوں کا ایک جم غفیر ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ان کے علمی فیوض سے مستفیض ہو رہا ہے۔ شوق و حیرت سے دیر تک دیکھتے رہے امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر اس وقت ایک لمبی سی ٹوپی تھی اور انہوں نے قصداً اپنا سر جھکا لیا۔ اس لئے باپ کو پہچاننے میں ایک مرتبہ پھر دقت ہوئی آخر نہ رہا گیا اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجمع سے پوچھا کہ یہ کون عالم ہیں؟ لوگوں نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

((هٰذَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.))

''یہ ابوعبدالرحمٰن (فروخ) کے صاحبزادے امام ربیعہ ہیں۔''

فروخ کی اس وقت کی دلی کیفیت کا اندازہ بجز خدائے عالم الغیب کے کون کرسکتا ہے۔ وہ فرط مسرت سے بے خود ہوکر بے ساختہ بول اٹھتے ہیں:

((لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ ابْنِیْ.))

''اللہ نے میرے بیٹے کو بہت بڑا درجہ عطا کیا۔''

جب اسی دلی مسرت وبہجت کے ساتھ گھر لوٹ کر آتے ہیں تو بیوی سے فرماتے ہیں:

((لَقَدْ رَأَیْتُ وَلَدَكِ عَلٰی حَالَةٍ مَارَأَیْتُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ عَلَیْهَا.))

''(باوجود ستائیس سال تک بڑے بڑے ملکوں میں پھرنے کے بھی) میں نے آج تک اس شان کا عالم وفقیہ نہیں پایا جیسا کہ تمہارے بیٹے (ربیعہ) کو دیکھا۔''

زیرک بیوی نے فوراً کہا اچھا تو اب فرمایئے کہ وہ تیس ہزار اشرفیاں آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا بیٹے کی اعلیٰ شان؟ عقلمند باپ نے کہا۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ هٰذَا۔ واللہ (اشرفیاں تو اس کے مقابلے میں ٹھیکرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی) مجھے تو یہی شان زیادہ پسند اور عظمت زیادہ محبوب ہے۔

پھر تو بیوی نے حقیقت حال صاف صاف کہہ دی کہ اَنْفَقْتُ الْمَالَ كُلَّهٗ عَلَیْهِ۔ میں نے آپ کی کل اشرفیاں اور سارا مال اسی تعلیم پر خرچ کر دیا۔ فروخ نے اپنی سعادت مند بیوی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا:

((وَاللّٰهِ مَاضَیَّعْتِهٖ.)) ''خدا کی قسم تو نے میرا مال ضائع نہیں کیا۔'' (ابن خلکان)

میرے عزیز واور بزرگو! حضرت امام ربیعہ بن فروخ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کا یہ کارنامہ ایک طرف رکھو کہ باپ کی عدم موجودگی میں اپنی نگرانی میں رکھ کر، اپنے نان نفقہ میں تنگی کر کے تیس ہزار اشرفیوں کو تعلیم میں خرچ کر کے لخت جگر کو بلند درجہ پر پہنچا دیا۔ اور دوسری طرف اس زمانے کی ماؤں کو بھی سامنے رکھ کر سوچئے۔ جو عقیقہ، ختنہ اور شادی بیاہ وغیرہ کے مواقع پر ہزاروں روپے شوق اور خوشی سے خرچ کرا دیں گی لیکن تعلیم میں ایک پیسہ خرچ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتی ہیں اس میں صرف ان ہی کا قصور نہیں ہے بلکہ ہمارا قصور ہے کہ ہم ابتداء سے اپنی لڑکیوں کو صحیح تعلیم وتربیت نہیں دیتے بلکہ جاہل مطلق رکھتے ہیں اور اگر تعلیم دلانے کی توفیق بھی ہوئی تو غیر شرعی اور غیر اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھال کر ہمیشہ کے لئے زندہ درگور کر دیتے ہیں ہم نے ان کو یورپ کی عریاں تہذیب کا اس طرح دلدادہ بنا دیا ہے کہ وہ گھر کی زینت بننے کی بجائے محفل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ